اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُنیا میں انقلاب برپا کر دینے والی کتاب

# قرآن کا آفاقی اور انقلابی پیغام

## دُنیا کے تمام انسانوں کے نام

www.KitaboSunnat.com

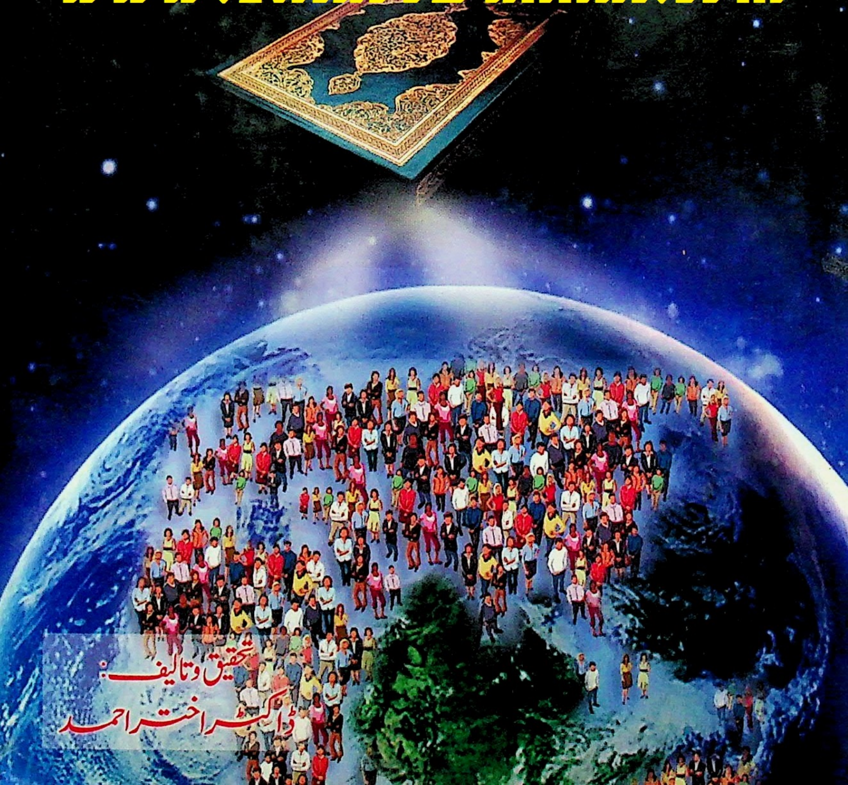

تحقیق وتالیف:
ڈاکٹر اختر احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com



المکتبۃ الرحمانیہ
۹۹-جے ماڈل ٹاؤن-لاہور
نمبر..........................

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ان شاء اللہ دنیا میں عظیم انقلاب برپا کرنے والی کتاب

# قرآن کریم کا آفاقی

# اور

# انقلابی پیغام

## دنیا کے تمام انسانوں کے نام

تحقیق وتالیف:

ڈاکٹر اختر احمد

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں


| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | قرآن کا آفاقی اور انقلابی پیغام |
| تحقیق و تالیف | : | ڈاکٹر اختر احمد |
| ایڈیشن | : | اوّل |
| اشاعت | : | فروری 2016ء |
| تعداد | : | 1000 |
| کمپوزنگ | : | میٹرکس |
| ناشر | : | گولڈن بکس، لاہور |
| پرنٹر | : | نواز پریس، موہنی روڈ، لاہور |
| قیمت | : | 350 روپے |



دنیا کے کسی بھی ملک سے کتاب منگوانے کے لیے رابطہ کریں۔

(0092) + 03335242146

(0092) + 03015435982


اس کتاب کی جزوی آمدنی گلوبل قرآن موومنٹ کے لیے وقف ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



☆

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

"عنقریب دکھائیں گے ہم انہیں اپنی نشانیاں، کائنات میں بھی اور ان کے اپنے (وجود کے) اندر بھی یہاں تک کہ ان کے سامنے کھل کر آ جائے گی، یہ بات کہ یہ کتاب (قرآن کریم) حق ہے۔ کیا یہ بات کافی نہیں کہ تیرا رب ہر چیز کا شاہد ہے۔ (حم سجدہ۔ 53:41)

## Japanese

われらは、われらの神兆が真理なることが彼等にわかるまで、遠隔の地に於ても、また彼等自身の中に於ても、常に之を彼等に示さん。汝、汝の主が万物の立証者なること、それでも不足なるか？（注 22）

## Turkish

Biz onlara, dünyanın dört bir yanında (da,) kendi canlarında (ve ailelerinde de) mucizelerimizi mutlaka göstereceğiz. Hatta onlara bu (Kur'an'ın) hak olduğu (tamamen) açıklanacaktır. Rabbinin her şeye gözetici olması (kendileri için) yeterli değil mi?

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## Indonesian

Kami akan memperlihatkan kepada mereka ayat-ayat Kami di daerah-daerah yang jauh dan di kalangan mereka sendiri;[2215] sampai menjadi terang bagi mereka bahwa itu adalah Kebenaran. Apakah belum cukup bagi Tuhan dikau bahwa sesungguhnya Ia saksi atas segala sesuatu?

## Farsi

خواهیم نمود ایشان را نشانه های خود در اطرافِ عالم ودرنفس های ایشان نیزتاآنکه واضح شود برایشان که این سخن راست ست آیا بس نیست پروردگار تو آنکه اوبرهرچیز مطلع است ۔

## Hindi

हम जल्द अपनी आयात उन्हें अतराफ़े आलम में और (खुद) उन की ज़ात में दिखा देंगे यहां तक कि उन पर ज़ाहिर हो जाएगा कि यह (कुरआन) हक है. क्या आप (स) के रब के लिए काफ़ी नहीं कि वह हर शै का शाहिद है।

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## قران کریم کے آفاقی اور انقلابی پیغام کو پوری دنیا تک پہنچانے کے لیے گلوبل قرآن موومنٹ کے تین بنیادی مقاصد

1۔ بائبل 475 زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے اور قرآن کریم 100 سے بھی کم زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے۔ انشاء اللہ گلوبل قرآن موومنٹ 500 سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ کرے گی۔

2۔ دنیا میں 6800 زبانیں (Laguages) ہیں انشاء اللہ گلوبل قرآن موومنٹ تمام زبانوں میں قرآن کی منتخب آیات جو کہ سائنسدانوں، ڈاکٹر، انجینئرز سمیت دنیا کے تمام لوگوں کو Apeal کریں۔ ترجمہ کر کے internet پر ڈالے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک سال کے اندر دنیا میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبانیں یعنی چائینیز۔ انگلش۔ فرنچ اور اردو میں ترجمہ کر کے internet اور کتابی شکل میں بھی پبلش کی جائے گی۔ (اُردو زبان میں آپ کے ہاتھ میں کتاب قرآن کا آفاقی اور انقلابی پیغام میں قرآن کی منتخب آیات ہیں)

3۔ آج کی دنیا کے دو ہی مسائل ہیں۔ ایک غربت اور دوسری جہالت۔ انشاء اللہ تعالیٰ گلوبل قرآن موومنٹ دنیا سے غربت اور جہالت کے خاتمہ کے لیے کوشش کرے گی۔ (انشاء اللہ بہت جلد ''دنیا سے غربت اور جہالت کے خاتمہ کا عالمگیر منصوبہ'' کتابی شکل میں آپ کے ہاتھ میں ہوگا۔)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



# ایک نظر ادھر بھی

آج دنیا کی اکثریت بے سکونی ' دکھ اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ لوگوں کے تمام مسائل کا حل قرآن کریم میں ہے۔ قرآن کریم کے پیغام کو تمام لوگوں تک پہنچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ ہم نے اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے قرآن کریم کا آفاق انقلابی پیغام پیش کر دیا ہے اب آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس پیغام کو دوسرے لوگوں تک پہنچائیں۔ ممکن ہے کہ اس کتاب کے مطالعے سے اگر چند افراد کی بھی زندگی سنور جائے تو یہ کارِ خیر آپ کے لیے ہمیشہ کے لیے صدقہ جاریہ ہوگا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# ترتیب

حرفِ آغاز 15

باب نمبر 1

☆...... اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا ذکر 17

☆...... اللہ تعالیٰ موجود ہے...... وجودِ ہستی باری تعالیٰ 23

☆...... پہلی دلیل 31

☆...... دوسری دلیل 32

☆...... تیسری دلیل 33

☆...... چوتھی دلیل 34

☆...... پانچویں دلیل 34

☆...... چھٹی دلیل 36

☆...... ساتویں دلیل 36

☆...... آٹھویں دلیل 37

☆...... نویں دلیل 37

☆...... دسویں دلیل 38

☆...... گیارہویں دلیل 38

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



☆...... دہریوں کے اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتراضات اور ان کے جوابات 40
☆...... عظیم سائنس دانوں اور اعلیٰ ماہرین کا اللہ تعالیٰ کے آگے سر تسلیم خم 45
☆...... کیا مذہب انسان کی ضرورت ہے؟ 78
☆...... لغوی معنی اور مذہب کی تعریف 79
☆...... دین کا مفہوم 79
☆...... دین/ مذہب کی ضرورت واہمیت 81
☆...... روحانی ضروریات 82
☆...... عائلی زندگی 82
☆...... معاشرتی ضرورت 83
☆...... اخلاق ساز قوت 84
☆...... سکون قلب کا ذریعہ 84
☆...... مابعد طبیعات کے مسائل 85
☆...... تہذیب ساز قوت 85
☆...... تاریخی شواہد 86
☆...... دین کے خوشگوار اور خوش کن اثرات ونتائج 88
☆...... 1۔ہدایت وفلاح 88
☆...... 2۔اللہ کی معرفت حاصل کرنا۔ 88
☆...... 3۔ذریعہ علم 89
☆...... 4۔محاسبے کا تصور 89
☆...... 5۔انسان کو اپنے بلند مقام تک پہنچانا 90

باب نمبر 2

☆...... قرآن ایک عظیم الشان معجزہ 91
☆...... غیر مسلم دانشوروں کا قرآن کی عظمت کا اعتراف 99

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



☆...... قرآن مجید کا سحر انگیز اثر 113
☆...... اسلام کا عروج قرآن سے وابستہ ہے 130
☆...... حضور ﷺ کے بارے میں غیر مسلم مفکرین کی آراء 143
☆...... گذشتہ مقدس کتب میں حضور ﷺ کے بارے میں حیران کن پیش گوئیاں 157
☆...... رحمتہ اللعالمین ﷺ کا ذکر ویدوں اور پرانوں میں 158
☆...... رحمۃ العالمین ﷺ کا ذکر خیر بدھ مت کی مذہبی کتب میں 163
☆...... رحمت العالمین ﷺ کا ذکر خیر پارسی مذہبی کتابوں میں 165
☆...... رحمت اللعالمین ﷺ کا ذکر خیر تورات مقدس میں 167
☆...... رحمت اللعالمین ﷺ کا ذکر خیر زبور مقدس میں 169
☆...... رحمتِ عالمین ﷺ کا ذکر خیر صحائف سلیمانی میں 170
☆...... رحمت عالمین ﷺ کا ذکر خیر انجیل مقدس میں 172
☆...... غیر مسلم مشاہیر کی طرف سے اسلام کی حقانیت کا اعتراف 175

## باب نمبر 3

☆...... تخلیق کائنات: تسخیرِ کائنات اور توسیع کائنات 185
☆...... عظیم دھماکے کا نظریہ 191
☆...... بلیک ہول (Black Hole) 193
☆...... زماں ومکاں (Time and Space) 194
☆...... معجزۂ معراجِ مصطفی ﷺ اور زماں ومکاں 198
☆...... زماں ومکاں پر کنٹرول رکھنے والے لوگ اس زمانے میں بھی ہیں 200

## باب نمبر 4

☆...... انسان ایک عظیم الشان زندہ معجزہ 204
☆...... انسانی زندگی کا حیاتیاتی ارتقاء 207

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com




| | |
|---|---|
| ☆...... جنین (Embyro) کی بطنِ مادر میں تین پردوں میں تشکیل | 213 |
| ☆...... ہماری پیدائش سے پہلے ہم پر اللہ تعالیٰ کے احسانات | 215 |
| ☆...... پیدائش سے پہلے غذا کی فراہمی | 217 |
| ☆...... جسمِ انسانی کے پُراسرار عجائبات | 221 |
| ☆...... انسانی جسم میں ہارمونز کا حیران کن کردار | 222 |
| ☆...... پیچوٹری گلینڈ | 223 |
| ☆...... ہائی پوتھیلمس گلینڈ | 225 |
| ☆...... تھائی رائیڈ گلینڈ (Thyride Glands) | 226 |
| ☆...... حیرت انگیز انسانی دفاعی نظام | 228 |
| ☆...... گردے جسم کے کیمیا دان | 230 |
| ☆...... ناک۔(غذائی چیک پوسٹ) | 231 |
| ☆...... ہمارا حیرت انگیز دماغ | 233 |
| ☆...... اعصابی خلیات سازی Neurogenesis | 236 |
| ☆...... اعصابی لچک (نیورو پلاسٹی سٹی) | 237 |
| ☆...... برجینیات (اپی جینٹکس) | 238 |
| ☆...... دل ایک حیران کن پمپنگ اسٹیشن | 239 |
| ☆...... دوران خون کا نظام | 240 |
| ☆...... فنگر پرنٹ (Finger Print) | 242 |
| ☆...... قرآن کریم اور جنیٹک انجینئرنگ (Genetic Engineering) | 243 |
| ☆...... بکری میں مکڑی (اسپائیڈر گوٹ) | 246 |
| ☆...... نئی جینیاتی دوائیں اور علاج | 247 |
| ☆...... ٹرانس ہیومن اِزم کیا ہے؟ | 248 |
| ☆...... ٹرانس ہیومنسٹ تنظیمیں | 250 |


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com




☆...... ٹرانس ہیومنز اور سرمائے کی دستیابی 251
☆...... انسانی حیوانی مخلوطہ 252
☆...... ٹرانس ہیومنز کی حدود 254
☆...... ٹرانس ہیومن ازم کے ''فوائد'' 257
☆...... فوق البشر: خیال سے حقیقت تک 258
☆...... اریزونا اسٹیٹ یونیورسٹی میں عجیب وغریب تحقیق 259
☆...... ٹرانس ہیومن ازم کے مخالفین 260
☆...... اپنا دماغ انٹرنیٹ پر لوڈ کریں 264
☆...... مثبت یا منفی اثرات 265
☆...... لافانی انسان 266
☆...... ایسا کب تک ممکن ہے؟ 267


## باب نمبر 5


☆...... قرآن کریم میں علم کی اہمیت اور غور وفکر کا الٰہی حکم 269
☆...... قرآن کریم کی بہترین اخلاقی تعلیمات پر مغربی ممالک میں عمل 273
☆...... پردہ کی ضرورت واہمیت 282
☆...... ایک نومسلمہ انگریز عورت کا پردے کے بارے میں قابلِ تقلید طرزِ عمل 284
☆...... نومسلم انگریز خاتون کا مسلم خواتین کے نام پیغام 285


## باب نمبر 6


☆...... زمین، آسمان اور سمندروں کا ذکر 287
☆...... سورج، چاند اور ستاروں کا قرآن میں ذکر 292
☆...... مختلف قسم کے جانوروں اور حشرات الارض کا قرآن میں ذکر 299
☆...... واٹر سرکل Water Circle 305
☆...... قرآن مجید کے حوالے سے حلال غذا کی اہمیت 308


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## باب نمبر 7

☆...... قرآنِ کریم میں قیامت کی علامات کا ذکر 312

☆...... عظیم آخری تباہی (Big Crunch) اور نئی کائنات کا ظہور 319

☆...... ایک دنیا ایک مذہب 321

☆...... بین المذاہب ہم آہنگی ۔ وقت کی ضرورت 325

☆...... انسانیت کو بچانے کے لیے آخری فیصلہ کن جنگ 340

☆...... شاید اُتر جائے تیرے دل میں میری بات 342

☆...... گلوبل قرآن موومنٹ 347

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# حرفِ آغاز

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ قرآن کریم دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو کہ 1400 سال بعد بھی اپنی اصلی حالت میں موجود ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک اپنی اصلی حالت میں موجود رہے گی۔ کیونکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں کہ ہم نے ہی ذکر (قرآن) اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ (الحجر۔ 9:15)

قرآن کریم کی حفاظت کا انتظام دو طریقے سے کیا گیا ہے۔ ایک زبانی یاد کرنے سے دوسرا کتابی شکل سے۔ یہی دو طبعی اور قدرتی طریقے ہیں قرآن مجید کو محفوظ کرنے کے۔ قرآن کریم ہی وہ واحد مقدس کتاب ہے جس کو حفظ کیا جاتا ہے۔

قرآن کریم کے عظیم الشان پیغام کو آج دنیا کے تمام لوگوں کو اُن کی زبانوں میں پہنچانا آج مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ یہ ذمہ داری ہم جتنی جلدی ادا کریں گے اتنی جلدی ان شاء اللہ تعالیٰ غلبہء اسلام کے آثار نمایاں ہو جائیں گے۔ کیونکہ آج جو لوگ مسلمان ہو رہے ہیں وہ قرآن کریم کو پڑھ کر ہی مسلمان ہو رہے ہیں۔ اُمتِ مسلمہ کی اجتماعی ذمہ داری کو ہم ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کا ترجمہ کسی بھی زبان میں اس طرح کرنا کہ اُس کا تمام پیغام سمجھا جا سکے ایک مشکل کام ہے۔ اسی لیے دانشور کہتے ہیں کہ قرآن کریم کا ترجمہ نہیں ہو سکتا بلکہ مفہوم بیان ہو سکتا ہے۔ کیونکہ قرآنِ کریم کی آفاقی تعلیمات قیامت تک کے لیے دنیا کے تمام انسانوں کے لیے ہدایت و لائحہ عمل ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کا ترجمہ ایسا رواں، سلیس اور شگفتہ ہو جو قرآنی روح اور عربی مزاج سے قریب تر ہونے کے ساتھ ساتھ لفظی اور بامحاورہ ترجمہ کا حسین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



امتزاج ہو۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی اُس پُرشوکت اور پُرجلال آفاقی اور الہامی کلام کی ہیبت دلوں میں پیدا ہو جائے۔ قرآنی آیات کا ترجمہ کرتے وقت اس بات کو پیش نظر رکھا گیا ہے تاکہ روح بے اختیار ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ ریز ہو جائے۔ قرآن کریم تمام عالمین کے لیے ہدایت ہے۔ قرآن کریم آخری مقدس الہامی کتاب ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی تعلیمات کو سمو دیا ہے۔ قرآن کریم ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ قرآن کریم تمام دنیا کے لیے ہی نہیں بلکہ تمام عالمین کے لیے ہدایت ہے اور دنیا کے تمام انسانوں کے تمام مسائل اور مشکلات کا حل قرآن میں موجود ہے۔ اس کو ایسا فخر حاصل ہے جو کہ دنیا کی کسی مقدس کتاب کو حاصل نہیں۔ قرآن کریم ایک کائناتی کتاب ہے جس میں کائنات کے رموز و اسرار پائے جاتے ہیں۔ یہ عظیم الشان کتاب دنیا کے تمام لوگوں اور قوموں کے لیے خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطہ سے تعلق رکھتے ہوں، کے لیے ہدایت کی روشنی دکھاتی ہے۔ قرآنِ کریم میں چھ ہزار سے زائد آیات موجود ہیں۔ ان میں سے فقہی مسائل پر تقریباً 500 کے قریب آیات ہیں۔ اور یہ قرآن کریم کا صرف 7.87% بنتا ہے۔ قرآن کریم کا باقی 92.13% مختلف علوم پر مشتمل ہے۔ قران مجید میں موجود بے شمار علوم میں سے صرف چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ان میں آفرینش، فزکس، کیمسٹری، نباتات، جمادات، حیوانات، برقیات، ارضیاتی سائنس، بحری علوم، موسمیات، فلکیات، علمِ معدنیات، زراعت، جہاز رانی، علم آثار، علم الحساب، طب، نفسیات، شہریت، تعلیم، جغرافیہ، انسان کی تخلیق کے مختلف مدارج کا ذکر، عمرانیات، علمِ سیاست، علمِ اقتصادیات، علمِ قانون، علمِ تمدن، علمِ طبقات الارض اور علم الجبال۔ ان سب علوم کے ساتھ ساتھ ایسے علوم بھی ہیں جن کے بارے میں آج کے انسان کو علم نہیں مگر آنے والے زمانے کے انسان قرآنِ کریم سے مختلف علوم حاصل کریں گے کیونکہ قرآن کریم قیامت تک کے علوم کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# باب 1

# اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا ذکر

دنیا کے سات ارب لوگوں میں سے پانچ ارب سے زائد لوگ کسی نہ کسی مذہب کے پیروکار ہیں اور وہ سب رب العالمین پر ایمان لاتے ہیں۔ ڈیڑھ سے دو ارب کے قریب وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور مذہب پر ایمان نہیں رکھتے مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ کائنات کو پیدا کرنے والا کوئی بگ مائنڈ ہے یعنی وہ اللہ کو ڈائریکٹ نہیں مانتے بلکہ ان ڈائریکٹ مانتے ہیں۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے مگر ایک بگ مائنڈ کو مانتے ہیں۔ اگر وہ تھوڑا غور وفکر کریں تو وہ بگ مائنڈ اللہ تعالیٰ ہی ہے اُس عظیم والشان ہستی کو بعض لوگ بگ مائینڈ کہتے ہیں بعض گاڈ بعض یزداں بعض ایشور اور مسلمان اُسے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ مفکرین کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر غور نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کب سے ہے کہاں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ کائنات پر غور کریں۔ آج ڈیڑھ سے دو ارب کے قریب جو لوگ اللہ کو نہیں مانتے اگر وہ کائنات پر غور کریں تو اُنہیں پتہ چلے گا کہ وہ رب العالمین کتنی عظیم الشان ہستی ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ کائنات خود بخود وجود میں آ گئی۔ مفکرین اس نظریے کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ نظریہ ایسا ہی ہے جیسے پرنٹنگ پریس میں ایک ڈکشنری خود بخود چھپ جائے۔ یہاں پر ہم رب العالمین کی عظمت اور جلال آپ کے دلوں میں بٹھانے کے لیے پہلے رب العالمین کی پیدا کردہ کائنات کے حیرت انگیز اسرار کا انتہائی مختصر طور پر ذکر کریں گے تاکہ آپ کو پتہ چل سکے کہ وہ رب العالمین کتنی عظیم الشان اور پُر جلال ہستی ہے۔

سائنسدانوں کے مطابق ہماری زمین کو کائنات میں ایسی ہی نسبت ہے جیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



صحرائے گوبی جو کہ دنیا کا ایک بڑا صحرا ہے اگر وہاں سے ایک ریت کا ذرہ لیا جائے تو جو ایک ذرہ ریت کو پورے صحرا سے نسبت ہے وہی نسبت ہماری زمین کی کائنات سے ہے۔ سورج ہماری زمین سے دس لاکھ گنا بڑا ہے Etracarinae نامی ستارہ ہمارے سورج سے پچاس لاکھ گنا بڑا ہے۔ ایک اور ستارہ Betal-Geuse ہمارے سورج سے 30 کروڑ گنا بڑا ہے اور پھر vy canismajoris کا کیا ہی کہنا جو کہ ہمارے سورج سے ایک ارب گنا بڑا ہے۔ جس کہکشاں میں ہم رہتے ہیں اُس کا نام ملکی وے (Milky Way) ہے۔ ہماری صرف اس ایک کہکشاں میں ہمارے سورج جیسے تین سو ارب سے زائد سورج موجود ہیں۔ اور ہماری یہ ملکی وے گلیکسی اتنی بڑی ہے کہ اگر ہم کسی ایسی مشین یا راکٹ میں سوار ہوں جو کہ ایک سیکنڈ میں 30 لاکھ کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتی ہو یعنی ایک سیکنڈ میں وہ زمین کے سات چکر لگا لے تو اُس مشین یا راکٹ کو بھی ہماری کہکشاں کو پار کرتے کرتے ایک لاکھ سال لگ جائیں گے۔ آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہماری ملکی وے گلیکسی کتنی بڑی ہے۔ اب ہم آپ کو اپنی ایک پڑوسی کہکشاں کا احوال سناتے ہیں جس کا نام andromeda galaxy ہے۔ یہ ہماری کہکشاں سے دگنی ہے۔ یعنی دو لاکھ نوری سال وسیع وعریض لیکن یہ کہکشاں بھی چھوٹی ہے۔ ایک اور کہکشاں جس کا نام گلیکسی M-81 ہے۔ یہ ہماری کہکشاں سے ساٹھ گنا بڑی ہے۔ جب کہ ایک اور کہکشاں IC-1011 گلیکسی ہماری کہکشاں سے چھ سو گنا بڑی ہے۔ ابھی یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ جیسے ستاروں سے کہکشائیں بنتی ہیں اسی طرح کہکشاؤں سے کلسٹر بنتے ہیں۔ اور جس کلسٹر میں ہماری کہکشاں ہے اُس کا نام ویرگو کلسٹر ہے صرف اس کلسٹر میں سنتالیس ہزار کہکشائیں ہیں اور معاملہ ابھی یہاں پر ہی ختم نہیں ہوا بلکہ کلسٹر بھی آپس میں مل کر سپر کلسٹر بناتے ہیں اور ہم جس سپر کلسٹر میں رہتے ہیں اُس کا نام لوکل سپر کلسٹر ہے۔ اور اس میں ایک سو کے قریب کلسٹرز ہیں۔ اور اس سپر کلسٹر جیسے کم وبیش ایک کروڑ سپر کلسٹر ہماری کائنات میں موجود ہیں۔ ان سب کو صرف ایک ذات یعنی اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ کیا اب بھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ذات کا انکار کرسکتا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے۔

☆ ”اور اُنہوں نے اللہ کی قدر ہی نہ کی جیسی اُس کی قدر کرنے کا حق تھا۔ (اور اُس کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



بڑائی کا یہ حال ہے کہ) قیامت کے دن زمین اُس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اُس کے سیدھے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔ (الزمر۔ 67:39)

☆ ”بے شک رات اور دن کے بدلتے رہنے میں اور ان جملہ چیزوں میں جو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا فرمائی ہیں اُن لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو تقویٰ رکھتے ہیں۔ (یونس۔ 6:10)

☆ ”اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف اُس کی نشانیوں میں سے ہیں بے شک اس میں علم رکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ (الروم۔ 22:30)

☆ ”وہی ہے جس نے سورج کو روشنی (کا منبع) بنایا اور چاند کو (اُس سے) روشن (کیا)۔ اور اس کے لیے منزلیں مقرر کیں تا کہ تم برسوں کا شمار اور (اوقات کا) حساب معلوم کر سکو اور اللہ نے یہ (سب کچھ) درست تدبیر کے ساتھ ہی پیدا فرمایا ہے۔ وہ (ان کائناتی حقائق کے ذریعے اپنی خالقیت، واحدانیت اور قدرت کی) علم رکھنے والے لوگوں کے لیے تفصیل سے واضح فرماتا ہے۔ (یونس۔ 5:10)

☆ ”اور بے شک ہم نے تمہارے اوپر (کرہ ارضی کے گرد فضائے بسیط میں نظامِ کائنات کی حفاظت کے لیے) سات راستے (یعنی سات مقناطیسی پٹیاں یا میدان) بنائے ہیں اور ہم کائنات (کی) تخلیق (اور اُس کی حفاظت کے تقاضوں) سے بے خبر نہ تھے۔ (المومنون۔ 17:23)

☆ ”اُسی نے اوپر تلے سات آسمان بنائے۔ تو رحمٰن کی کاریگری میں کوئی فرق نہ دیکھے گا۔ ذرا دوبارہ آنکھ اُٹھا کر دیکھ کیا تجھے کوئی خلل نظر آتا ہے (ہاں) پھر بار بار آنکھ اُٹھا کر دیکھ (ہر بار) تیری نگاہ تھک کر ناکام لوٹے گی۔ (الملک۔ 3,4:67)

☆ ہم عنقریب اُنہیں کائنات میں اور ان کے اپنے (وجود کے) اندر اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ اُن کے سامنے یہ بات آ جائے گی کہ یہ کتاب (قرآن کریم) حق ہے۔ کیا یہ بات کافی نہیں کہ تیرا رب ہر چیز کا شاہد ہے۔ (حم السجدہ: 53:41)

اگر انسان اسی ایک مندرجہ بالا آیت پر ہی غور فکر اور ریسرچ کریں تو اُسے کئی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



زندگیوں کی ضرورت ہے اگر ہم کائنات اور انسان کے اوپر تحقیق کا جائزہ لیں تو ہزاروں کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور پتہ نہیں کتنی ہزاروں کتابیں لکھی جائیں گی۔ یہ اتنی عظیم الشان آیت قرآنی ہے کہ اگر ہم اس کتاب میں صرف یہی آیت لکھ دیتے تو یقیناً تمام لوگوں کی ہدایت کے لیے یہی کافی تھی۔

اللہ تعالیٰ کی اتنی تخلیقات ہیں اور اتنے علوم ہیں جن کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اگر ہم انٹرنیٹ کو دیکھیں تو روزانہ ہزاروں علمی صفحات اپ لوڈ ہوتے ہیں اور روزانہ نئے سے نئے علوم دریافت ہوتے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ارشاد ربانی ہے:

☆ ''کہہ دیجیے اگر بن جائے سمندر روشنائی میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے تو ضرور ختم ہو جائے سمندر اس سے پہلے کہ ختم ہوں باتیں میرے رب کی اور خواہ ہم لے آئیں ہم اتنی ہی اور روشنائی (الکھف۔ 108:18)

☆ ''بس اُس کی شان تو یہ ہے کہ جب ارادہ کرتا ہے وہ کسی چیز کا اور حکم دیتا ہے اُسے کہ ''ہو جا'' اور وہ ہو جاتی ہے۔ (یٰسین۔ 82:36)

☆ ''اور اُس (اللہ) نے سماوی کائنات اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب کچھ تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے۔'' (الجاثیہ۔ 13:45)

☆ ''بے شک آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش اور رات اور دن کے آنے جانے میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے۔ (آل عمران۔ 190:3)

اگر آپ کائنات کی کسی بھی چیز پر غور کریں تو آپ کی حیرانیاں بڑھتی ہی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا عظیم الشان اور حیران کن نظامِ قدرت ہے کہ جو خاک کے حقیر ترین ذرّے کے باطن سے لے کر کہکشاؤں کے پیچیدہ ترین نظام تک محیط ہے۔ جدید ترین سائنسی انکشافات اور ایجادات ہر آن خالقِ کائنات کی نشانیوں کو انسان کے سامنے پیش کر رہی ہیں۔ کھلتی ہوئی ہر پرت اور اترتا ہوا ہر غلاف اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ یہ بے مثال نظام اس سے کہیں عمیق اور کہیں پیچیدہ ہے جتنا انسان ابتدا سے سمجھتا تھا۔ اس حیرت سرا میں کھلنے والا ہر دروازہ ایک نئے جہان کی خبر دیتا ہے۔ اور اس اعتراف کے بنا کوئی چارہ نہیں کہ انسان ابھی اس جہان کی صرف دہلیز پر کھڑا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ کائنات ایک خاص ''شعور و آگہی'' کے تحت تخلیق کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی موجودگی اور عظمت اور جلال کائنات کی بے شمار نشانیوں میں سے ٹپکتا ہے۔ دراصل اس روئے زمین پر ایک انسان بھی ایسا نہیں جو اس عیاں حقیقت کو تسلیم نہ کرتا ہو۔ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی ڈائریکٹ مانتا ہے کوئی ان ڈائریکٹ مانتا ہے۔ یعنی تمام لوگ ایک عظیم الشان تخلیق کار پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس حقیقت کو قرآن یوں بیان کرتا ہے۔

☆ ''اُنھوں نے سراسر ظلم اور غرور کی راہ سے ان نشانیوں کا انکار کیا۔ حالانکہ دل ان کے قائل ہو چکے تھے۔'' (النمل 27 :14)

کائنات کی تخلیق کے حوالے سے ایک ماہر فلکیات پروفیسر جارج گرین سٹائن نے اپنی کتاب ''The symbiotic Universe'' میں لکھتا ہے ''جب ہم پورے ثبوت کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ خیال بڑی شد و مد کے ساتھ ہمارے ذہنوں میں اترتا ہے کہ کوئی مافوق الفطرت طاقت یا واحد قوت اس میں ضرور شریک ہے۔ ایٹم جو مادے کے وجود میں اہم تعمیری سہارا بنتا ہے یہ بگ بینڈ کے بعد وجود میں آیا۔ پھر ان ایٹموں نے یکجا ہو کر اس کائنات کو بنایا جس میں ستارے، زمین اور سورج شامل ہیں۔ بعض ازاں انہی ایٹموں نے قرعہ ارض پر زندگی کی ابتدا کی۔ آپ کو گرد و پیش میں جو کچھ بھی نظر آتا ہے آپ کا اپنا وجود، میز، کرسی، آپ کے گھر یا آفس کی ہر چیز، آسمان، زمین، پھل اور پودے تمام جاندار اشیا اور وہ تمام مادی اشیاء جن کے بارے میں آپ تصور کر سکتے ہیں یہ سب ایٹموں کا ہی مجموعہ یعنی یہ ایٹموں کے جمع ہونے سے ہی وجود میں آئی ہیں۔ یہ بات نہایت اہم اور غور طلب ہے کہ آخر یہ ایٹم کیا ہے جو ہر شے کا تعمیری جزو ہے۔ یہ کس چیز کا بنا ہوا ہے اور اس کی ساخت کیا ہے؟ جب ہم ایٹم کی ساخت کا جائزہ لیں تو ہماری حیرانگیاں بڑھتی ہی جاتی ہیں۔ جدید سائنسی ریسرچ یہ کہتی ہے کہ اس کا ایک نمایاں ڈیزائن ہے اور یہ ایک خاص ترتیب اور نظم کے ساتھ وجود میں آئے ہیں۔ ہر ایٹم کا ایک مرکزہ ہوتا ہے جس میں مختلف تعداد میں پروٹون اور نیوٹرون ہوتے ہیں اس کے علاوہ ان میں ایسے الیکٹرون ہوتے ہیں جو کہ مرکزے کے گرد ایک مخصوص محور میں ایک ہزار کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے حرکت کرتے ہیں۔ ایک ایٹم کے اندر الیکٹرون اور پروٹون مساوی تعداد میں ہوتے ہیں اس لیے کہ مثبت اور منفی برقی قوت رکھنے والے الیکٹرون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ایک دوسرے کا توازن برقرار رکھتے ہیں۔ ان اعداد میں سے ایک بھی مختلف ہوتا تو ایٹم کا وجود ہی نہ ہوتا۔ اس لیے کہ اس سے برقی مقناطیسی توازن بگڑ جاتا ہے۔ ایک ایٹم کا مرکزہ پروٹون اور اُس کے اندر کے نیوٹرون اور اس کے گرد الیکٹرون ہمیشہ حرکت میں رہتے ہیں۔ یہ مخصوص رفتار کے ساتھ اپنے گرد اور ایک دوسرے کے گرد غلطی کیے بغیر گھومتے ہیں۔ یہ رفتار ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ متناسب ہوتی ہے اور ایٹم کی بقا کا باعث بنتی ہے۔ کوئی بدنظمی عدم مطابقت یا تبدیلی یا تغیر واقع نہیں ہوتا۔

اس کائنات کا بے مثل منصوبہ اور ترتیب ونظم یقیناً ایک ایسے خالق کی موجودگی کو ثابت کرتا ہے جو لامحدود علم، طاقت اور توانائی رکھتا ہے۔ اور جس نے مادے کو عدم سے وجود بخشا اور جو اُسے کنٹرول کرتا ہے۔ اور مسلسل اُس کا نظام چلا رہا ہے۔ یہ خالق یقیناً اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان ذات ہے جو آسمان اور زمین کا اور جو کچھ اس کے درمیان واقع ہے اُس کا مالک ہے۔

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

ایک مفکر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر نہیں بلکہ اُس کی تخلیقات پر غور کرو۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیزوں پر غور کریں تو ہمارا جسم اور روح اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے آگے جھکتا چلا جاتا ہے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# اللہ تعالیٰ موجود ہے...... وجود ہستی باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ لامحدود کو تحریر میں محدود نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اس کے ذکر کے بغیر رہا بھی نہیں جا سکتا۔ ہر قلب میں اس کا احساس اور ہر روح میں اس کی تڑپ ہونا اس کے وجود کا سب سے بڑا ثبوت ہے اگر تمام درختوں کے قلم بنا دیئے جائیں اور ساتوں سمندر روشنائی میں تبدیل کر دیے جائیں تو بھی اس لامحدود کی باتیں ختم نہ ہوں۔ یہ یگانہ و یکتا ہستی خود لامحدود ہے۔ مگر موجودات کو گھیرے ہوئے ہے۔ خود لامکان ہے مگر کوئی جگہ اس سے خالی نہیں۔ خود نظر نہیں آتے مگر ہر نظر کو پا لیتے ہیں۔ خود کہیں نہیں سماتے مگر ہر شے کو سمائے ہوئے ہیں۔ ہر انسان کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہو کر اس سے جدا بھی ہیں۔ وہ ہر ایک کا درد بھی ہیں اور درماں بھی۔ ہر ایک کی منزل بھی ہے اور محبوب اور مقصود بھی ہے۔ یہ یگانہ و یکتا ہستی اور قائم بالذات ہے وہ از خود قائم ہے اور باقی اس کی وجہ سے قائم ہیں۔ وہ از خود زندہ ہے اور باقی سب ان کی نسبت سے زندہ ہیں۔ اس عظیم ہستی کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اور نہ وہاں تھکان کا گزر ہے اور وہ ہر دن ایک نئی شان سے جلوہ گر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ہستی ہر لحاظ سے بے مثل و بے مثال ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں البتہ موجودات کی ہر شے اس کی محتاج ہے۔ وہ عظیم ہستی ازلی' ابدی اور ہر لحاظ سے مکمل ترین ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کا بحر بیکراں ہے جو اس عظیم ذات میں موجزن ہے۔ یہ رحمت ہی تھی جو موجودات کی تخلیق کا باعث بنی۔ انسان کی نفسیاتی ترکیب کچھ اس طرح کی ہے کہ وہ باآسانی خالق عظیم کا تصور قبول کرتا ہے۔ بصورت دیگر اللہ تعالیٰ کے عدم تصور کے لیے اسے دلائل دینا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پڑتے ہیں۔ بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ پر یقین کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے تصور کو رد کرنے کے لیے دلائل کی ضرورت پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جلوے ہر طرف اور ہر سو پھیلے ہوئے ہیں اور جس طرف بھی دیکھیں وہی راہ ہے اس کے دیدار کی۔ ہمارے پیارے رب کی ذات عظیم الشان ہے۔ اگر ہم رب العالمین کی پیدا کردہ کائنات پر غور کریں تو ہم حیران ہو جاتے ہیں جیسے جیسے انسان رب تعالیٰ کی تخلیقات پر غور کرتا جاتا ہے اس کے دل میں عظمت اور محبت گھر کرتی جاتی ہے اور انسان کا جسم ہی نہیں بلکہ انسان کی روح بھی اس عظیم الشان ہستی کے آگے جھکتی چلی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی گئی کائنات کے ہی لاکھوں اسرار ہیں۔ یہ کائنات جس میں ایک سو کروڑ سے زیادہ کہکشائیں ہیں اور ہر کہکشاں میں ایک ارب سے زیادہ ستارے ہیں اور کائنات اپنے حجم میں اتنی بڑی ہے کہ اگر روشنی اپنی رفتار یعنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے اربوں سال سفر کرتی رہے تو دوسرے کنارے تک نہیں پہنچ سکتی۔ کائنات ہر لحہ پھیلتی جاتی ہے اور روشنی ازل سے سفر میں ہے اور اسے ابھی تک دوسرا کنارہ نہیں ملا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا شاندار اور متوازن نظام تخلیق کیا ہے کہ چاند اور سورج یا کسی بھی سیارے کی مجال نہیں کہ وہ اپنے محور سے ادھر ادھر ہو جائے۔ کیا اس عظیم الشان نظام کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہے۔ جدید سائنس کے بانی البرٹ آئن سٹائن کی تحقیق کے مطابق زماں و مکاں کی قیود سے بالاتر ہر وقت ہر جگہ ایک ہی سائنسی قوانین کارفرما ہیں جو قانون زمین پر کارفرما ہیں وہی دوسری دنیاؤں کو بھی قابو میں رکھے ہوئے ہیں۔ اگر ان میں سر مو تفاوت آ جائے تو ساری کائنات تباہ و برباد ہو جائے۔ آج کی تحقیق کے بارے میں چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو ان الفاظ میں علم دے دیا تھا۔ ارشاد خداوندی ہے کہ

> ”اپنے رب کے نام کی تسبیح کرو جو سب سے اعلیٰ ہے جس نے یہ سب کچھ پہلی بار پیدا کیا۔ پھر اسے سنوارا ہر چیز کا حساب مقرر کیا اور سب کو اپنے اپنے کام پر لگا دیا“ (سورۃ اعلیٰ ۔ 1,3:87)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



سائنس کے نزدیک کائنات ایک انتہائی حساس کارخانہ کی مانند ہے جس کی ہر چیز ایک خاص حساب اور قواعد کے تحت کام کر رہی ہے۔ اس کے اٹل قوانین ہیں جس کے بارے میں سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ اگر ان میں انتہائی معمولی تفاوت بھی آ جائے تو کائنات تباہ ہو جائے۔ کشش ثقل، ایٹم کے اندر مقناطیسی طاقت کی نسبت کئی گنا کمزور ہے اگر یہ تھوڑی سی بھی زیادہ ہوتی تو یہ کائنات کب کی ختم ہو گئی ہوتی اور اگر تھوڑی سی کم ہوتی تو ابھی تک فضا دھویں سے بھری ہوتی۔ اگر ایٹم کے اندر الیکٹران کا چارج پروٹون کی نسبت اربوں حصہ بھی کم ہوتا تو کوئی نباتاتی اور حیوانی زندگی ممکن نہ ہوتی۔

ہم اور تمام نباتات اور حیوانات کاربن سے بنتے ہیں۔ کاربن کے ایٹم ہیلیم کے تین ایٹموں کی شراکت سے ستارے بنتے ہیں۔ اگر ہیلیم اور کاربن کے عناصر کے باہمی امتزاج میں ذرہ بھر بھی فرق ہوتا تو کاربن نہ بن سکتی اور نہ دنیا ہی وجود میں آتی۔ ہیلیم اور کاربن کے عناصر کی مشترکہ منصوبہ بندی آخر کس نے کی۔ جدید سائنس نے آج یہ دریافت کیا ہے کہ کائنات کی ہر چیز حرکت میں ہے یعنی حرکت میں ہے سارا جہاں۔ ہر کوئی اپنے اپنے مدار میں ایک خاص حساب کے مطابق چل رہا ہے۔ ایٹم کے اندر الیکٹران مرکز کے گرد گھوم رہے ہیں۔ سورج کے گرد سیارے اپنے اپنے محور میں چکر لگا رہے ہیں۔ سورج فضا میں ایک مقرر راستہ پر پچھلے پانچ ارب سال سے چھ سو میل فی سیکنڈ کی رفتار سے محو سفر ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے خاندان کے نو سیارے اور 27 چاند اور لاکھوں میٹرائٹ کا قافلہ اسی رفتار سے جا رہا ہے کبھی نہیں ہوا کہ تھک کر کوئی پیچھے رہ جائے یا کوئی آگے نکل جائے سب اپنی اپنی راہ پر پروگرام کے مطابق نہایت تابعداری سے چلے جا رہے ہیں۔ چاند تین لاکھ ستر ہزار میل دور زمین پر سمندروں کے پانیوں کو مدو جزر سے ہلاتا رہتا ہے تاکہ ان میں بسنے والی مخلوق کے لیے ہوا سے مناسب مقدار میں آکسیجن کا انتظام ہوتا رہے اور پانی صاف ہوتا رہے۔ اس میں تعفن پیدا نہ ہو۔ سمندروں کا پانی ایک خاص مقدار میں کھارا ہے۔ پچھلے تین ارب سال سے اس میں نمک کی مقدار نہ زیادہ ہوتی ہے اور نہ کم بلکہ ایک مناسب توازن برقرار رکھے ہوئے ہے تاکہ اس میں چھوٹے بڑے سب آبی جانور آسانی سے تیر سکیں اور مرنے کے بعد ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



لاشوں سے بھی بو نہ پھیلے۔

سمندروں میں کھاری پانی اور میٹھے پانی کی نہریں ساتھ ساتھ بہتی ہیں لیکن ان کے پانی آپس میں نہیں ملتے یعنی ان دونوں کے درمیان دیوار یا پردہ بھی پانی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں موجود تمام ستاروں' سیاروں زمین میں موجود انسانوں' جانوروں' چرند پرند' غرض تمام قسم کی مخلوقات میں ایک منظم اور مضبوط نظام موجود ہے۔ نومولود بچے کو کون سمجھتا ہے کہ بھوک کے وقت رو کر ماں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائے۔ حیوانات کے بچے بغیر سکھائے ماؤں کی طرف دودھ کے لیے کیسے لپکتے ہیں۔ پرندوں کے دلوں میں محبت کون ڈالتا ہے کہ اپنی چونچوں میں خوراک لا کر اپنے بچوں کے مونہوں میں ڈالیں۔ ان سب کو آخر کس نے آداب زندگی سکھائے۔ جس طرح کمپیوٹر میں پروگرام Belt in ہوتے ہیں بالکل اسی طرح رب کائنات نے کائنات کی تمام مخلوقات' شجر' حجر میں ایک پروگرام Belt in کر دیا ہے جس پر وہ ہمیشہ عمل کرتے ہیں۔

شہد کی مکھی باغوں میں پھولوں سے رس چوس کر ایک چھتے میں جمع کرتی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ صلاحیت بھی بخشی ہے کہ اسے علم ہے کہ کچھ پھول زہریلے ہیں وہ ان کے پاس نہیں جاتی۔ وہ ایک قابل انجینئر کی طرح اپنا چھتا بناتی ہے جسے دیکھ کر انسان اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ جب گرمی بڑھ جاتی ہے تو شہد کو پگھل کر بہہ جانے سے بچانے کے لیے اپنے پروں کی حرکت سے ٹھنڈا کرتی ہے۔ شہد کی مکھیاں ہزاروں کی تعداد میں ایسے منظم طریقے سے کام کرتی ہیں کہ عقل دنگ ہو جاتی ہے ہر ایک میں ایسا راڈار کا نظام لگا ہوا ہے کہ اگر وہ دور نکل جائیں تو بھی اپنے چھتے کا راستہ نہیں بھولتیں اگر انسان چھوٹے چھوٹے حشرات پر ہی غور کرے تو وجود باری تعالیٰ پر ایمان لانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مکڑی اپنے منہ کے لعاب سے شکار پکڑنے کے لیے ایسا جال بناتی ہے کہ بڑے سے بڑا انجینئر بھی ایسا باریک اور نفیس دھاگا بنانے سے قاصر ہے۔

اگر انسان ایک چھوٹی سی مخلوق چیونٹی پر ہی غور کرے تو اس کی حیرانی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ مثلاً چیونٹیوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی رہنمائی موجود ہے کہ وہ گرمیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں جاڑے کے لیے خوراک جمع کرتی ہیں۔ فصلیں اگاتی ہیں پھر اس کو کاٹتی ہیں۔ اپنے کئی منزلہ گھر بناتی ہیں اگر کوئی چیونٹی زخمی ہو جائے تو دوسری چیونٹیاں اپنے منہ سے ایک قسم کا لعاب نکال کر اس کے زخم کو سیتی ہیں۔ ایک نظم و ضبط کے ساتھ چلتی ہیں۔ ان کے کانسٹیبل بھی ہوتے ہیں جو کہ ٹریفک کو کنٹرول کرتے ہیں۔ چھوٹے بچوں کو آیا پالتی ہیں الغرض اگر اس کی تفصیل میں جایا جائے تو کئی صفحات درکار ہیں۔ ان میں اکٹھے رہنے سہنے کے معاشرتی نظام کے گر کس نے سکھائے۔ ہماری زمین اپنے محور پر 1/2-67 ڈگری پر جھکی ہوئی ہے تاکہ سارا سال موسم بدلتے رہیں۔ یعنی کبھی بہار، کبھی گرمی، کبھی سردی اور کبھی خزاں تاکہ زمین پر بسنے والے انسانوں کو طرح طرح کے پھل اور نباتات بطور خوراک ملتی رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو انسان کے لیے مسخر کر دیا ہے۔ زمین، سورج، ہوائیں، پہاڑ انسان کی خدمت پر معمور ہیں۔ سورج کی گرمی سے آبی بخارات اٹھتے ہیں۔ ہوائیں ہزاروں ٹن پانی کو اپنے دوش پر اٹھا کر پہاڑوں اور میدانوں تک لاتی ہیں۔ ستاروں سے آنے والی ریڈیائی ذرے بادلوں میں موجود پانی کو اکٹھا کر کے قطروں کی شکل دیتے ہیں اور پھر یہ میٹھا پانی خشک میدانوں اور کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔ سردیوں میں پانی کی چونکہ کم ضرورت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا ہوا ہے کہ یہ پہاڑوں پر برف کے ذخیرے کی صورت میں جمع ہوتا رہتا ہے اور گرمیوں میں چونکہ پانی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے تو یہ برف پگھل کر ندی نالوں اور دریاؤں کی صورت میں میدانوں کو سیراب کرتے ہوئے سمندر تک پہنچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا یہ ایک انتہائی شاندار اور متوازن نظام ہے جو کہ اربوں سال سے قائم و دائم ہے۔

اگر انسان ساری کائنات کو چھوڑ کر صرف اپنی ذات پر ہی غور کرے تو بڑے سے بڑا دہریہ بھی یہ ماننے پر مجبور ہو جائے گا کہ یقیناً انسان کو پیدا کرنے والی کوئی عظیم الشان ہستی موجود ہے۔ انسان کی ابتدا ایک حقیر سے سپرم سے ہوتی ہے جو کہ بغیر خورد بین کے نظر بھی نہیں آتا اور یہ سپرم بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے عدم سے وجود میں آیا ہے اور پھر نو ماہ میں اس میں مختلف تبدیلیاں آتی ہیں۔ اس کا سر بنتا ہے، جسم بنتا ہے، جسم کے اعضاء بنتے ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



صرف نو ماہ کے انتہائی قلیل عرصہ میں ایک مکمل انسان دنیا میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر آن انسانوں کے شامل حال رہتی ہے اگر وہ مددگار نہ ہو تو انسان ایک منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت مختلف انسانی اعضاء اور بہت سے نظام اپنے اپنے کاموں میں مصروف عمل ہیں مثلاً ہمارا دل ایک منٹ میں ستر مرتبہ دھڑکتا ہے اور بغیر کسی تھکان کے خون کو سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک پہنچاتا ہے۔ اگر انسان صرف انسانی دل پر ہی غور کرے تو بے اختیار انسان کے منہ سے نکلتا ہے کہ سب تعریفیں اس عظیم انسان ذات کے لیے ہیں جس نے اسے بنایا ہے۔ انسانی دل سکڑنے اور پھیلنے کے اس انتہائی مختصر وقفہ میں آرام بھی کرتا ہے۔ یہ جسم انسانی کا ایک ایسا عضو ہے جو کہ انسان کی پیدائش سے لے کر اس کے مرنے تک مسلسل مصروف عمل رہتا ہے اور 75 سالہ زندگی میں یہ تقریباً تین ارب بار دھڑکتا ہے۔ انسانی جگر ایک عظیم الشان کیمیکل فیکٹری ہے جو کہ تقریباً پانچ ہزار کیمیکلز کو بناتا ہے اور انہیں کنٹرول کرتا ہے۔ ہمارا جگر جتنے کیمیکلز بناتا ہے ہمیں دنیا میں بنانے کے لیے ایسی فیکٹری بنانی پڑے تو کئی ایکڑ پر محیط جگہ کی ضرورت ہو گی۔ ہمارے گردے جسم انسانی کو بہترین فلٹریشن مہیا کرتے ہیں اور خون میں سے جو مفید ہے اسے جسم کے اندر رکھ لیتے ہیں اور فضلات کو باہر پھینک دیتے ہیں۔ انسانی معدہ بھی ایک عظیم شاہکار ہے جو کہ اس خوراک کو جو ہم کھاتے ہیں کاربوہائیڈریٹ کو علیحدہ کر کے فضلات کو باہر پھینک دیتا ہے۔ انسانی دماغ بھی عجوبات کا مجموعہ ہے۔ یہ چونکہ انتہائی نرم ہوتا ہے اس کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے ہڈیوں کے خول میں بند کر دیا ہے۔ ایک خاص قسم کے محلول میں تیرتا ہوا عقل کا خزانہ، معلومات کا سٹور، احکامات کا مرکز اور انسانی اعضاء کے درمیان رابطہ کا ذریعہ۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان سپر کمپیوٹر ہے اور آج کے ترقی یافتہ دور کا انسان اس کی بناوٹ اور ڈیزائن کو ابھی تک سمجھ نہیں پایا اور لاکھ کوششوں کے باوجود انسان کا بنایا ہوا کمپیوٹر بھی اس کے عشر عشیر تک نہیں پہنچ سکا۔

انسان کا ایک ایک خلیہ شعور رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے وجود کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔ خلیہ کے جینز میں ہماری پوری قسمت لکھی ہوئی ہے اور زندگی اس بند پروگرام کے مطابق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



خود بخود کھلتی رہتی ہے۔ انسانی جسم اربوں خلیوں پر مشتمل ہے۔ اس میں ہزاروں' لاکھوں خلیے ختم ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ پر نئے خلیے وجود میں آ جاتے ہیں۔ جسم کا ہر خلیہ اپنے وجود میں مکمل شخصیت ہے۔ ہماری زندگی کا پورا ریکارڈ' ہماری شخصیت' ہماری عقل و دانش' غرض ہمارے متعلق سب کچھ ڈی این اے (DNA) میں لکھا جا چکا ہے۔ کیا یہ سب خود بخود ہو گیا یا اس کے پیچھے کسی عظیم الشان ہستی کی کارفرمائی ہے۔ ڈی این اے (DNA) انسانی خلیہ میں پوشیدہ ضخیم انسائیکلو پیڈیا ہے جس میں ہماری لمبائی' چوڑائی' وزن' ناک' نقشہ' چہرہ مہرہ' بالوں اور آنکھوں کا رنگ' جلد کی رنگت' خون کا گروپ' سب کچھ موجود ہوتا ہے۔ ڈی این اے ہمارے جسم کے سو ٹریلین خلیوں میں سے ہر ایک خلیے کے مرکزے Nucleus میں نہایت محفوظ حالت میں موجود ہوتا ہے۔ ڈی این اے میں قدرت کی طرف سے محفوظ معلومات کا ذخیرہ کوئی معمولی ذخیرہ نہیں۔ سائنسدانوں کی ریسرچ کے مطابق ایک ڈی این اے میں وہ معلومات درج ہیں جو دنیا کے سب سے بڑے انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا سے چالیس گنا زیادہ ہیں اور جس میں متعدد معلومات کی پانچ بلین قسمیں یا جزئیات محفوظ ہیں اور اگر ہر چیز کو پڑھنے پر صرف ایک سیکنڈ صرف کیا جائے اور چوبیس گھنٹے متواتر پڑھنے کا سلسلہ جاری رہے تو اسے صرف ایک مرتبہ پڑھنے کے لیے سو سال درکار ہوں گے۔ قدرت نے یہ سب معلومات اس ذرے میں رکھ دی ہیں جو پروٹین' چربی اور پانی کے چند مالیکیولوں سے مرکب ہے۔ ایک سائنسدان لکھتا ہے کہ ہماری زمین میں کل جاندار اشیاء ایک ہزار ملین ہیں۔ اگر ان تمام اشیاء کی معلومات ڈی این اے کی شکل میں جمع کی جائے تو چائے کے ایک چمچے میں آ جائیں گی۔ جسم انسانی میں خلیئے برابر پیدا بھی ہوتے ہیں اور مرتے بھی رہتے ہیں اور ہر چھ ماہ بعد ہم ایک نئے انسان کے روپ میں ہوتے ہیں یعنی ہمارے جسم میں چھ ماہ پہلے جو خلیئے تھے ان میں سے آج ایک بھی باقی نہیں۔ ہمارے جسم میں نئے خلیئے بننے کا عمل کمال مہارت سے مکمل ہوتا رہتا ہے۔ اور کسی غلطی کا امکان تین بلین میں سے صرف ایک میں ہو سکتا ہے اور اس غلطی کو بھی قدرت بڑے اعلیٰ انداز سے سنوار دیتی ہے۔ یہ عظیم الشان نظام جس طرح انسان میں belt in ہے بالکل اسی طرح کائنات کی ہر چیز میں یہ نظام موجود ہے۔ زمین چوبیس گھنٹوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اپنے محور پر گھوم کر دن رات کو وجود میں لاتی ہے چرند پرند اسی اندرونی نظام یا کلاک کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اپنی افزائش نسل کا انتظام کرتے ہیں۔ ریڈیائی عناصر ایک مقرر حساب کے مطابق ہر آن شعاؤں کو چھوڑتے ہیں۔ الغرض کائنات کی ہر چیز اور ہر نظام اپنے اپنے پروگرام پر جو اس عظیم الشان اور مہربان ہستی نے belt in کیے ہوئے ہیں کے مطابق اپنی اپنی زندگی گزارتے اور اپنے اپنے مقررہ راستے پر چل رہے ہیں درخت اسی پروگرام کے مطابق آکسیجن خارج کرتے ہیں جو کہ انسان کی ضرورت ہے اور کاربن آکسائیڈ جو انسان کے لیے مضر ہے کو جذب کرتے ہیں۔

کائنات نغمہ سرا ہے۔ اس کا ایٹم ایٹم پکار کر یہ باور کراتا ہے کہ اس کا کوئی موجد ہے۔ رب کائنات بے مثل ذات پاک جو ہر جگہ موجود' ہر ایک کا محافظ' ہر چیز سے واقف' ہر آہٹ کا سننے والا' زمان و مکان کا خالق' عقل کل' سراسر علم ہے۔ جو مسبب الاسباب ہے جس نے ہر چیز کو محیط کیا ہوا ہے۔ وہ جو ہر پکارنے والے کی پکار سنتا ہے وہ جو ہر طاقت کا سرچشمہ ہے وہ جو اول بھی ہے اور آخر بھی اور جو ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے۔ وہ جس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے وہ جو اپنی ذات میں بے مثل' لامنتہی اور کمال میں لاجواب ہے یہ وہی رب العالمین ہے جس پر ہمارا جسم اور روح قربان ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ جس کی ہستی کا گواہ ہے پھول ہو کہ پتہ' ریت کا ذرہ ہو یا پانی کی بوند آسمان ہو یا زمین' شجر ہوں یا حجر' چرند ہو یا پرند' سبھی اس کی حمد وثناء میں رطب اللسان ہیں۔ سبھی اس کے حکم کے منتظر ہیں اور اس کے بنائے ہوئے قوانین کے پابند ہیں۔ سب کا خالق سب کا مالک' سب سے حساب لینے والا' سب کی زندگی اور موت کا فیصلہ کرنے والا ہمارا پیارا رب ہے جس کا حکم ہر جگہ ہر وقت کارفرما ہے۔ کسی بھی چیز کو بنانے کے لیے اسے کنٹرول کرنے کے لیے نہ اسے وقت چاہیے نہ جگہ۔ زمان و مکان توانائی و مادہ سبھی اس کے پیدا کردہ ہیں جو کائنات کے اندر اور باہر کے ہر ذرے کو محیط کیے ہوئے ہیں۔ ہر چیز کا ماضی حال اور مستقبل بیک وقت اس کے سامنے ہے۔ ساری کی ساری کائنات اس کے ''کن'' کے اشارے سے معرض وجود میں آئی تھی۔ یہ وہ ہی ہمارا پیارا رب العالمین ہے جس کی قدرت کو کوئی انتہا نہیں ہے۔ اپنی عظمت' شان وشوکت اور طاقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کے باوجود وہ ہم سے اتنی محبت اور پیار کرتا ہے کہ ماں سے ستر گنا زیادہ ہم سے پیار کرتا ہے اوراس نے رحمت اپنے اوپر لازم کر لی ہے۔ حلیم اتنا ہے کہ اگر کوئی اس کی مخلوق پر کوئی احسان کرے تو وہ فرماتا ہے کہ تم نے مجھ پر احسان کیا۔ کسی کو کچھ کھلایا پلایا تو گویا تم نے مجھے کھلایا پلایا۔ اپنے دیئے ہوئے مال و دولت کے بارے میں فرماتا ہے کہ تم مجھے میرے ہی عطا کردہ مال سے مجھے قرض حسنہ دو تاکہ میں اس کو اس دنیا میں بھی اور قیامت کے بعد کئی گنا عطا کروں۔ وہ گناہوں کو معاف کرنے والا ہے اور جب انسان اس عظیم الشان رب کی طرف ایک قدم بڑھاتا ہے تو وہ دس قدم اس کی طرف بڑھاتا ہے اور اگر چل کر آئے تو وہ دوڑ کر اپنے بندے کی طرف آتا ہے۔ وہ انسان کی شہ رگ سے بھی قریب ہے۔ ایسا عظیم جو زمین و آسمان میں نہیں سماتا۔ لیکن مومن کے دل میں سما جاتا ہے۔ یعنی اگر کوئی انسان حقیقی مومن بن جائے اور اپنے دل کو ہر قسم کی غلاظتوں اور آلائشوں سے پاک کرے تو وہ پیارا خدا اس کے دل میں سما جاتا ہے۔ وہ رب العالمین واحد یکتا' بے نیاز' ہر نقص سے پاک' اپنی حقیقت میں بے مثال' کمال میں لاجواب' اپنی ذات میں اٹل اور مکمل ہے۔ نہ وہ پیدا کیا گیا نہ اس سے کوئی پیدا ہوا وہ وحدہ لاشریک زماں و مکاں سے بالاتر اور جس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔ الفاظ اس کی شان کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ کیسی عجیب بات ہے کہ انسان جو اس کا پیدا کردہ ہے اور اس کی پیدا کردہ چیزوں کو کھاتا اور استعمال میں لاتا ہے مگر پھر بھی اس کو ماننے میں پس و پیش سے کام لیتا ہے۔ اب وجود باری تعالیٰ پر چند دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔

## پہلی دلیل

اللہ تعالیٰ کی ذات پر یہ ایک نہایت قوی دلیل ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ کوئی عظیم ہستی ہے جس نے کل جہان کو پیدا کیا۔ مختلف ممالک اور احوال کے تغیر کی وجہ سے خیالات و عقائد میں فرق پڑتا ہے لیکن باوجود اس کے جس قدر مذاہب ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے وجود پر متفق اللسان ہیں۔ موجودہ مذاہب یعنی اسلام' عیسائیت' یہودیت' بدھ ازم' ہندوازم' زرتشتی وغیرہ سب کے سب ایک اللہ' خدا' ایلوہیم' پرمیشور' پرماتما' ست گرو اور یزداں کے قائل ہیں۔ یعنی وہ عظیم الشان ہستی جس کے لاتعداد نام ہیں اس کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



خواہ کسی بھی نام سے پکارو تو وہ سنتا ہے اور جواب دیتا ہے۔ ان مذاہب کے علاوہ وہ مذاہب جو کہ دنیا کے پردہ سے مٹ چکے ہیں ان کے متعلق بھی آثار قدیمہ سے یہ پتہ لگتا ہے کہ وہ بھی تمام ایک خدا کے قائل تھے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ یہ اتفاق مذاہب کیونکر ہوا۔ پہلے زمانے میں نہ تو ریل تھی اور نہ تار اور ڈاک کا مربوط نظام موجود تھا اور اکثر ممالک ایک دوسرے سے نا آشنا تھے۔

اہل تاریخ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ جس مسئلہ پر مختلف اقوام کے مورخ متفق ہو جائیں اس کی سچائی پر شک نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ کی اس عظیم الشان ذات پر ہزاروں' لاکھوں اقوام نے اتفاق کیا ہے تو پھر کیوں نہ یقین کیا جائے کہ اس دنیا کو بنانے والی ہستی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے اظہار کے لیے لاکھوں انبیاء کرام دنیا میں بھیجے اور ان سے الہام کے ذریعے اپنا رابطہ رکھا اور تمام انبیاء کرام نے مبعوث ہو کر دنیا کو بتایا کہ اس کائنات کو بنانے والا ایک خدا ہے۔ اس کی عبادت کرو اور اس سے محبت کرو۔

## دوسری دلیل

اگر ہم تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جس قدر نیکی اور اخلاق کے پھیلانے والے گزرے ہیں اور جنہوں نے اپنے اعمال سے دنیا پر اپنا سکہ بٹھا دیا تھا وہ سب کے سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ایک ایسی ذات ہے جسے مختلف زمانوں میں اللہ' خدا' پرمیشور اور یزداں کہہ کر پکارا گیا تھا۔ دنیا میں کروڑوں راست باز آئے وہ سب یک زبان ہو کر پکارتے رہے کہ خدا ایک ہے اور یہی نہیں بلکہ وہ کہتے تھے کہ خدا ہم سے ہم کلام بھی ہوتا ہے۔ ان راست بازوں نے آخر کوئی ایسا جلوہ خداوندی دیکھا ہی تھا کہ جس کی خاطر انہوں نے بے پناہ تکالیف برداشت کیں لیکن کبھی ان کا قدم اپنی جگہ سے پیچھے نہیں ہٹا۔ ان کے قتل کے منصوبے بنائے گئے۔ ان کو اپنے گھروں اور شہروں سے نکالا گیا' ان کو گلیوں اور بازاروں میں ذلیل و رسوا کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ انہوں نے دنیا سے قطع تعلق کرنا منظور کر لیا مگر اپنے پیارے اور عظیم رب سے تعلق توڑنا پسند نہ کیا۔ کیا ان کروڑوں راست بازوں کی شہادتیں جو کہ ان کے دینی مشاہدہ پر مشتمل ہیں' جن پر ان کو اپنی ذات سے بڑھ کر یقین تھا دنیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کیسے رد کر سکتی ہے۔

ہمارے دنیاوی عدالتی نظام میں دو گواہوں کی گواہی پر انسان کو پھانسی دے دی جاتی ہے مگر افسوس ان کروڑوں راست بازوں کی گواہی پر یقین نہیں کیا جاتا اور یہ وہ عظیم اور نیک لوگ تھے جن کی زندگی لوگوں کے لیے مشعل راہ تھی اور نیکی کا مجسمہ تھے اور وہ جھوٹ سے نفرت کرتے تھے تو پھر آخر ان کو یہ جھوٹ بولنے کی ضرورت کیا تھی کہ خدا ہم سے ہم کلام ہوا تھا۔ یقیناً انہوں نے جھوٹ نہیں بولا بلکہ سچ بولا تھا۔ خدا ہی سب سے بڑی سچائی ہے جس کو آج نہیں تو کل ساری دنیا نے ماننا ہی ہے۔

## تیسری دلیل

انسان کی فطرت خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک بین دلیل ہے۔ کیونکہ بعض ایسے گناہ ہیں جن کو فطرتِ انسانی قطعی طور پر ناپسند کرتی ہے۔ مثلاً ایسی خواتین سے ازدواجی تعلقات جن سے مذہب اور فطرت منع کرتی ہے۔ دھریہ بھی ان ہدایات پر عمل کرتے ہیں۔ آخر ان کو کس نے مجبور کیا ہے۔ یقیناً ہر انسان میں نیکی کی فطرت موجود ہوتی ہے۔ آخر یہ چیز فطرت انسانی میں کس نے رکھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کے ذریعے احکامات نازل کئے جن پر عمل کر کے انسان دنیا میں خوشی سکون اور راحت حاصل کرتا ہے اور مرنے کے بعد بھی ایک ابدی خوشگوار زندگی حاصل کرتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے بدکاری سے منع فرمایا ہے۔ جو لوگ ان احکامات پر عمل نہیں کرتے وہ دنیا میں بھی دنیاوی عذاب یعنی آتشک' سوزاک اور ایڈز میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور انتہائی تکلیف دہ زندگی گزارتے ہیں اور سسک سسک کر جان دے دیتے ہیں کبھی اِن لوگوں نے جو خدا کی ذات کے منکر ہیں اس بات پر غور کیا کہ اگر وہ خدا کے احکامات پر عمل نہ کریں تو پھر یہ دنیاوی سزا ان کو کون دیتا ہے اور آخر کیا وجہ ہے کہ جو لوگ خدا کے احکامات کے تحت شادی کرتے ہیں وہ تو ان بیماریوں سے دور رہتے ہیں۔ ازدواجی تعلقات کی نوعیت تو دونوں قسم کے لوگوں کی یکساں ہوتی ہے۔ یعنی وہ لوگ جو خدا کے احکام کے مطابق شادی کے بندھن میں بندھے ہوں وہ ازدواجی تعلقات سے وہ خوشی اور راحت حاصل کرتے ہیں۔ اس خوشی اور راحت کی گرد کو بھی وہ لوگ نہیں پہنچ سکتے جو کہ خدا کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



احکامات پر عمل نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل اور خدا کی ذات پر یقین انسان کے لیے فائدہ ہی فائدہ ہے اور انسان تو کبھی نقصان کا سودا کرتا ہی نہیں۔ یہ بڑی حیران کن بات ہے کہ دہریے کیوں نقصان کا سودا کیے ہوئے ہیں۔

## چوتھی دلیل

ایک عظیم مفکر کا قول ہے کہ علم کی انتہا حیرانگی ہے' اگر انسان کائنات کے اسرار پر غور کرتا ہے تو اس کی حیرانگی روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور اگر انسان چاہے تو کائنات کی ہر چیز اس کی رہنمائی کرتی ہے اور تمام اشیاء ایک ذات واحد کی طرف اشارہ کرتی ہیں اگر انسان اپنی ذات پر غور کرے کہ اس کی پیدائش ایک نطفہ سے ہے جو کہ خوردبین کے بغیر نظر بھی نہیں آتا مگر صرف نو ماہ کے ایک قلیل عرصہ میں ایک جیتا جاگتا وجود دنیا میں آ جاتا ہے۔ انسان اپنا خالق خود نہیں بلکہ اس کا خالق یقیناً کوئی اور ہے جس کی طاقتیں غیر محدود اور اس کی قدرتیں لا انتہا ہیں۔ آخر بڑے بڑے سائنسدان جو کہ پہلے خدا کی ذات کے منکر تھے جب ان پر ریسرچ کے نتیجہ میں کائنات کے اسرار کھلنے لگے تو ان کی بولتی بند ہو گئی اور آخر وہ کہنے پر مجبور ہو گئے یقیناً اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان جب ریسرچ کرتا ہے اور آخر ایک جگہ جا کر تمام دنیاوی علوم کہہ دیتے ہیں کہ یہاں اب ہمارا دخل نہیں اور ہم نہیں جانتے ہیں کہ یہ کیوں ہو گیا اور یہ وہی مقام ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا قانون قدرت کام کر رہا ہوتا ہے اور ہر ایک سائنسدان کو آخر ایک نہ ایک دن اسے ماننا پڑتا ہے کہ ہر ایک چیز کی انتہا آخر ایک ایسی ہستی پر ہوتی ہے کہ جس کو اپنی عقل کے دائرہ میں نہیں لا سکتے اور وہ عظیم ہستی ہی خدا ہے یہ ایک ایسی موٹی دلیل ہے کہ جسے ایک جاہل سے جاہل انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔

## پانچویں دلیل

بعض سائنسدان جو ابھی علم کے اعلیٰ معیار تک نہیں پہنچ سکے وہ کہتے ہیں کہ یہ تمام کائنات اتفاقاً پیدا ہو گئی اور اتفاقی طور پر مادہ کے ملنے سے یہ سب کچھ بن گیا۔ اس بات کا جواب بھی ایک سائنسدان نے دیا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اس کائنات کے خود بخود پیدا ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جانے کی مثال بالکل اس طرح ہے کہ کسی پرنٹنگ پریس میں دھماکہ ہو اور اس کے نتیجے ڈکشنری بنی بنائی وجود میں آ جائے۔ اس اعتراض کا جواب ہم کئی طریقوں سے دے سکتے ہیں۔ اتفاقی طور پر بن جانے والی چیزوں میں کبھی کوئی خاص اور مخصوص سسٹم اور انتظام نہیں ہوتا مثلاً اگر مختلف رنگوں کو ایک کینوس پر پھینک دیں تو کیا اس طرح کوئی تصویر بن سکتی ہے۔ یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ مکان اینٹوں کو ایک خاص طرح سے جوڑنے سے بنتا ہے لیکن کیا اینٹوں کو ایک جگہ پھینک دیں تو کیا ان سے مکان خود بخود بن جائے گا۔ بفرض محال اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ عالم کائنات اتفاق سے بن گئی ہے مگر کائنات کے اسرار پر غور کرنے والے حیران ہیں کہ کائنات ایک خاص کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم کے تحت چل رہی ہے جس کو ایک عظیم الشان ہستی کنٹرول کرتی ہے۔

دنیا میں ہم کسی خوبصورت تصویر کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ اُس مشہور مصور نے بنائی ہے ایک عمدہ تحریر کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ فلاں مشہور مصنف کی تحریر ہے۔ دنیا میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ کسی بھی ملک کو چلانے کے لیے بہترین دماغ اکٹھے کئے جاتے ہیں جو کہ دن رات اپنے ملک کی ترقی کے لیے کوششیں کرتے ہیں مگر بعض دفعہ ان سے ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں جن سے ملک کو خطرناک حد تک نقصان پہنچ جاتا ہے۔ یہ بات سوچنے اور سمجھنے کی ہے کہ اگر اس دنیا کا کاروبار صرف اتفاق پر ہے تو تعجب ہے کہ ہزاروں دانا اور عقل مند دماغ تو غلطی کر سکتے ہیں لیکن یہ اتفاق یعنی کائنات کا خود بخود وجود میں آنا غلطی نہیں ہوتا بلکہ ایک نظم وضبط کے تحت اربوں سالوں سے ایک مخصوص راستہ پر رواں دواں ہے۔ یقیناً یہ ایک عظیم حقیقت ہے کہ اس کائنات کا ایک مالک ہے اور اگر وہ نہ ہوتا تو یہ انتظام نظر نہ آتا۔ اگر انسان کائنات کی کسی بھی چیز مثلاً چاند' سورج' ستارے' کہکشاں' درخت' انسان اور جانور کسی بھی چیز پر غور کرے تو اس میں ایک نظم وضبط اور خوبصورتی پائی جاتی ہے۔ پھولوں کو رنگ کون دیتا ہے' ان میں خوشبو کون ڈالتا ہے۔ الغرض یہ ایک وسیع مضمون ہے۔ جس پر ریسرچ کرنے کے لیے کئی زندگیاں درکار ہیں اور حیرانگی کی بات یہ ہے کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ سب کچھ خود بخود وجود میں آ گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## چھٹی دلیل

اللہ تعالیٰ کی ہستی کی ایک دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مخالف یا منکر ہمیشہ ناکام و ذلیل وخوار ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کے مقابل اللہ تعالیٰ اپنے ماننے والوں کو ہمیشہ فتوحات سے نوازتا ہے اور وہ اپنے مخالفوں پر غالب رہتے ہیں۔ اگر کوئی خدا نہیں تو پھر یہ نصرت اور فتح کہاں سے آتی ہے۔ ایسی ہزاروں مثالیں ہیں جو کہ انسانی تاریخ میں ہیں کہ جو لوگ خدا کے منکر اور مخالف ہوئے وہ ہمیشہ ناکام و نامراد رہے لیکن جو خدا پر ایمان لانے والے تھے ہمیشہ کامیاب و کامران رہے۔ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ یہ دو چار نہیں بلکہ ہزاروں مثالیں تاریخ کے صفحات پر موجود ہیں۔ یقیناً اس کائنات میں ایسی عظیم ہستی موجود ہے جو کہ اپنے ماننے والے سے محبت کرتی ہے۔ اور ان کا خیال کرتی ہے اور نہیں مشکلات سے دور کرتی اور کامیابیاں عطا کرتی ہے۔ اگر یہاں منکرین خدا کی ناکامیوں اور خدا کے ماننے والوں کو کامیابیوں کا ذکر کیا جائے تو اس کے لیے ہزاروں صفحات درکار ہیں اور موضوع اتنا طویل ہے کہ سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے۔

## ساتویں دلیل

اللہ تعالیٰ کی ہستی کی ایک دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور یہ ثبوت صرف کسی خاص زمانہ کے متعلق نہیں بلکہ ہر زمانہ میں اس کے نظارے موجود ہیں۔ اگر کوئی یہاں اعتراض کرے کہ کیونکر معلوم ہو کہ خدا موجود ہے اور سنتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کام خود بخود ہو جاتے ہوں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بعض دعائیں ایسی ہوتی ہیں جن کے پورے ہونے کا دنیاوی طور پر ہونا ناممکن نظر آتا ہے مگر اللہ تعالیٰ ناممکن کو ممکن میں بدل دیتا ہے۔ ایسی ہزاروں مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ مثلاً ایک دفعہ حضور ﷺ نے صحابہ کو ایک میدان میں مختلف جگہ دکھائیں اور فرمایا کہ یہاں فلاں دشمن اسلام اور یہاں فلاں دشمن اسلام کی لاش ہوگی اور غزوہ کے بعد حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق وہاں وہاں ان دشمن اسلام کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ بہت سی ایسی مثالیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



موجود ہیں کہ بعض مریضوں کو ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا تھا مگر بزرگوں کی دعاؤں سے لوگ موت کے منہ سے بھی نکل آئے تھے جن کے بارے میں ڈاکٹرز بھی حیران ہوتے تھے۔ آخر ایسی عظیم اور مہربان ہستی موجود ہے جو کہ انسانوں پر مہربان ہے اور انسانوں کی دعاؤں کو بھی سنتی ہے۔

## آٹھویں دلیل

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان اور نہایت پیاری ذات کی نہیں مانتے وہ اگر لاکھوں کروڑوں کتابیں بھی خدا کی ذات کے خلاف لکھ لیں اور اللہ تعالیٰ کا ایک لفظ انا الموجود کہنا ان کی تمام لاکھوں کروڑوں کتابوں کی نفی کرتا ہے۔ حیرانگی اس بات کی ہے کہ لاکھوں انبیاء کرام اور کروڑوں اولیاء اللہ سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا اور سب نے ایک ہی بات کی کہ ہمارا پیدا کرنے والا اور مالک ایک ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کو غیب کی خبریں اور مستقبل کے بارے میں اطلاع دی اور بعض دفعہ سینکڑوں' ہزاروں سالوں بعد کی بھی پیش خبریوں کے بارے میں بتایا اور وہ عظیم الشان پیش خبریاں سینکڑوں' ہزاروں سال کے بعد بھی پوری ہوگئیں۔ پھر بھی ان لوگوں پر حیرانگی اور افسوس ہے جو کہتے ہیں کہ دنیا خود بخود پیدا ہوگئی اور دنیا میں کوئی خدا نہیں ہے۔

## نویں دلیل

دہریوں کے نزاع کے فیصلہ کے لیے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یعنی جو لوگ ہمارے متعلق کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنی راہ دکھاتے ہیں۔ دہریے کہتے ہیں کہ خدا موجود نہیں اور ہم کہتے ہیں کہ یقیناً ہمارا پیارا خدا موجود ہے۔ اس کا آسان حل یہ ہے کہ دہریے حضرات اس بات کے فیصلے کے لیے کہ خدا موجود ہے یا نہیں۔ سچے دل اور تڑپ کے ساتھ کم ازکم چالیس دن تک یہ دعا ضرور کریں کہ اگر دنیا میں کوئی خدا موجود ہے تو مجھ پر رحم کر اور میرے دل میں بھی یقین ڈال دے کہ تو موجود ہے اگر کوئی بھی دہریہ خواہ وہ کسی بھی ملت سے تعلق رکھتا ہو اگر وہ سچے دل سے کوشش کرے گا تو ضرور اللہ تعالیٰ اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



رہنمائی فرمائے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ اس طریقہ سے دنیا میں ایک دہریہ کم ہو جائے گا۔ یعنی وہ خدا کی ذات پر ایمان لے آئے گا۔ اے لوگو جو خدا پر ایمان نہیں لاتے۔ تمہارے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ اگر خدا موجود ہے جو کہ یقیناً موجود ہے تو پھر آخر قیامت کے دن تمہارے پاس کیا عذر رہ جائے گا۔

## دسویں دلیل

وجود باری تعالیٰ پر ایک بہت بھاری دلیل یہ ہے کہ نظام کائنات میں ایک ترتیب ہے۔ ایک نظم و ضبط ہے اور کائنات کی ہر شے ایک نظام کے تحت ہے۔ مثلاً سورج اربوں سالوں سے اپنی ڈیوٹی دے رہا ہے اور ہمیں گرمی اور روشنی فراہم کرتا ہے۔ فصلوں کو پکاتا ہے اور چاند رات کو روشنی دیتا ہے۔ الغرض کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی خدمت کے لیے لگا رکھی ہے۔

ان تمام اُمور کے متعلق تین ہی صورتیں عقل میں آ سکتی ہیں مثلاً یہ کہ سب اتفاق سے ہو رہا ہے لیکن یہ بات عقل سے غلط ثابت ہوتی ہے کیونکہ اتفاق وہ ہے کہ جو کبھی ہو اور کبھی نہ ہو۔ سورج اربوں سالوں سے اپنے مدار میں چل رہا ہے اور کبھی یہ نہیں ہوا کہ سورج کسی دن نہ نکلا ہو۔ دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ سب اپنی مرضی سے ایسا کرتے ہیں جو کہ کوئی بھی ثابت نہیں کر سکتا۔ مثلاً کبھی چاند یہ کہے کہ میں نے طلوع نہیں ہونا یا میں نے آج اپنے مدار میں سفر نہیں کرنا۔

تیسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ہم کہیں کہ نہ یہ سب اتفاقی ہے اور نہ اپنی مرضی سے کام کرتے ہیں بلکہ سب کے سب ایک عظیم حکمران کے قبضہ قدرت کے ماتحت کام کرتے ہیں۔

## گیارہویں دلیل

دنیا میں اگر ہم کسی گاڑی کو دیکھتے ہیں، کسی مشین کو دیکھتے ہیں تو ہمارے ذہن میں فوراً یہ بات آتی ہے کہ ان چیزوں کو بنانے والا یقیناً کوئی شخص ہے۔ کیا کسی نے کبھی دیکھا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کوئی گاڑی خودبخود بن گئی ہو یا کوئی مشین خودبخود وجود میں آ گئی ہو۔ یہ بات دہریوں کے لیے قابل غور ہے کہ کوئی چھوٹی سی چھوٹی سوئی بھی خودبخود نہیں بن سکتی تو یہ عظیم الشان کائنات جس میں اربوں قسم کی نباتات' جمادات موجود ہیں خودبخود پیدا ہو گئیں یا کوئی عظیم ہستی ان کو وجود میں لانے والی ہے۔

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

ایک ہی بات یاد رکھنے کے قابل اور قابلِ غور ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کو ثابت کرنے کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ یہ ثابت کرنے کے لیے کہ دنیا میں کوئی رب نہیں ہے دلائل کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایک دنیاوی دانشور ایک گاؤں میں گیا۔ وہاں کچھ لوگ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے اُس نے اُن سے سوال کیا کہ آپ کو سامنے پہاڑ نظر آ رہا ہے۔ درخت نظر آ رہے ہیں۔ کھیت نظر آ رہے ہیں۔ لوگوں نے کہا نظر آ رہے ہیں۔ اُس نے کہا کہ یہ وجود رکھتے ہیں اس لیے نظر آ رہے ہیں۔ تم جس کی عبادت کرتے ہو کیا وہ نظر آتا ہے؟ ایک بزرگ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے پوچھا کہ تمہیں یہ شخص نظر آ رہا ہے۔ اس کا جسم نظر آ رہا ہے۔ لوگوں نے کہا نظر آ رہا ہے۔ بزرگ نے کہا کہ اس کی عقل نظر آ رہی ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ بزرگ نے کہا کہ عقل وجود رکھتی تو نظر آتی۔ وہ شخص شرمندہ ہو کر واپس چلا گیا۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# دہریوں کے اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتراضات اور ان کے جوابات

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو ثابت کرنے کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں کیونکہ ساری کائنات بہ زبان حال یہ کہتی ہے کہ اسے پیدا کرنے والا ایک رب ہے۔ یہ ثابت کرنے کے لیے کہ دنیا میں نعوذ باللہ کوئی خدا موجود نہیں کے لیے دلائل کی ضرورت پڑتی ہے۔

آج وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور اس کی عظیم ذات پر اعتراض کرتے ہیں وہ قابل رحم ہیں اور اسی جذبہ کے تحت ان کے اعتراضات کے جوابات دیئے جا رہے ہیں تاکہ وہ بھٹکے ہوئے لوگ واپس رب کائنات کی آغوش میں آ جائیں۔ ان لوگوں کی مثال اس ناراض بچے کی سی ہے جو اپنی ماں سے کسی بات پر ناراض ہو جاتا ہے اگر دہروں کے اللہ تعالیٰ پر اعتراضات کا جائزہ لیا جائے تو وہ گنتی کے صرف چند اعتراضات ہیں۔ یہاں ان اعتراضات کا جواب اس جذبہ سے دیا جا رہا ہے کہ شاید ان کے دل میں اتر جائے میری بات اور وہ اپنی ناراضگی ختم کر کے اللہ پر ایمان لا کر دنیا میں بھی حقیقی خوشی، حقیقی سکون اور صحت حاصل کریں اور مرنے کے بعد بھی نجات یافتہ بن جائیں۔

**اعتراض:** چونکہ خدا نظر نہیں آتا اس لیے معلوم ہوا کہ اس کا وجود وہم ہے۔

**جواب:** دنیا میں بہت سی چیزیں ہیں جو نظر نہیں آتیں۔ مثلاً خوشبو، خیال، ہوا، روح، بجلی اور زمانہ وغیرہ۔ کیا وہ لوگ ان کا انکار کر سکتے ہیں۔ یقیناً نہیں تو پھر یہ اعتراض اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کی ذات پر بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اگر بالفرض محال ان کی بات مان لی جائے کہ خدا تعالیٰ لوگوں کو نظر بھی آ جائے تو بھی اس کو ہر شخص تسلیم نہ کرتا۔ مثلاً اندھوں کو کس طرح نظر آتا۔ اگر لوگ اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا نظارہ کر بھی لیں تو پھر دین کا نظام ہی باطل ہو جائے اور ایمان بالغیب پر جو اجر و ثواب مقرر ہے وہ ضائع ہو جائے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ آنکھوں سے تو وہی چیز نظر آتی ہے جو کسی خاص سمت پر واقع ہو اور محدود ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی تو سمتوں سے پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ موجود ہے۔

**اعتراض:** اگر خدا ہوتا تو مذہب میں اختلاف نہ ہوتا بلکہ سب مذاہب آپس میں متفق ہوتے کیونکہ ان کو اتارنے والا ایک مانا جاتا ہے۔

**جواب:** مذاہب کے درمیان اختلافات سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس کا بھیجنے والا کوئی نہیں۔ کیونکہ مذاہب اور شریعت لوگوں کے لیے بطور علاج ہے جو کہ انسانوں کی تمام اور ہر قسم کی جسمانی اور روحانی بیماریوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس طرح ایک ہی دوا تمام مریضوں کو نہیں دی جا سکتی کیونکہ لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں جس طرح ایک اچھا ڈاکٹر مختلف بیماروں کی حالت اور بیماری کے مطابق نسخہ تجویز کرتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ جو کہ رب العالمین ہے یعنی ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے اور جو کسی چیز کو بناتا ہے وہی سب سے بہتر اس چیز کو جانتا ہے۔ لوگوں کے مختلف حالات اور ان کے مختلف روحانی اور جسمانی بیماریوں کے مطابق مختلف وقتوں میں مختلف علاقوں اور قوموں میں اپنی شریعت اتارتا رہا۔ مثلاً بنی اسرائیل عرصہ دراز تک محکوم رہنے کی وجہ سے ڈرپوک اور بے ہمت ہو چکے تھے۔ اس وقت ان کے لیے ایسی شریعت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی جو کہ ان کے حالات کے مطابق تھی۔ شریعت موسوی کے مطابق کان کے بدلے کان، ناک کے بدلے ناک، آنکھ کے بدلے آنکھ اس طرح کی ایک جلالی شریعت بنی اسرائیل کو دے کر ان میں جوش و جذبہ اور ہمت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی پھر جب چودہ سو برس کا لمبا عرصہ گزر گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہونے کا وقت آیا اس وقت یہودی نہایت انتقام گیر بن چکے تھے۔ ان کی ہدایت اور رہنمائی اور اس وقت کی ضرورت کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نرمی کی تعلیم لے کر آئے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص تیرے داہنے گال پر تھپڑ مارے تو بایاں بھی آگے کر دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



حضرت عیسیٰعلیہ السلام کے تقریباً 500 سال بعد جب مختلف رسل و رسائل کے وسائل پیدا ہو گئے اور جب وہ زمانہ آ گیا کہ دنیا کے دور دراز کے ملکوں سے لوگ ایک دوسرے سے ملنے لگے اور انسانی شعور اس قابل ہو گیا کہ اسے آخری اور دائمی شریعت دی جائے اور ایسی تعلیم لوگوں کو دی جائے جو اعتدال پر مبنی ہو۔ یعنی انتقام کے موقع پر انتقام' عفو کے موقع پر عفو کی تعلیم دی گئی۔

الغرض مذاہب میں جو بظاہر اختلاف یا تعلیمات میں فرق محسوس ہوتا ہے تو یہ لوگوں کی تربیت اور حالات کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعلیم اتاری جاتی تھی۔ اگر تمام مذاہب کا مطالعہ کیا جائے تو سب اس بات پر متفق ہیں کہ ان کو اور تمام انسانوں اور پوری کائنات کو بنانے والا ایک ہی عظیم الشان رب ہے اور تمام مذاہب کی اخلاقی تعلیم بھی ایک ہے اور جو لوگوں کو اختلاف نظر آتا ہے وہ بعد میں شامل ہونے والے لوگوں کی تحریف کا نتیجہ ہے۔

**اعتراض:** اگر خدا ہوتا تو دنیا میں یہ تفرقہ نہ ہوتا کوئی امیر ہے کوئی غریب' کوئی تو تندرست اور کوئی بیمار' کوئی کمزور ہے اور کوئی طاقتور ہے۔

**جواب:** ایک مشہور کہاوت ہے کہ تو بھی رانی اور میں بھی رانی تو پھر کون بھرے گا پانی۔ یعنی اگر دنیا میں سارے امیر لوگ ہوتے تو پھر دنیا کا کاروبار نہ چل سکتا۔ یعنی بڑھئی' مستری' صفائی کرنے والے' عمارت بنانے والے اور دوسرے کاموں کے لیے کیا انتظام ہوتا اور اگر سارے غریب ہی ہوتے تو وہ بغیر کام وغیرہ کے بھوکے ہی مر جاتے اور یہ اعتراض کہ کوئی بیمار اور کوئی تندرست' یہ بھی علم کی کمی کے باعث اعتراض کیا گیا ہے۔ انسان بیمار اکثر اپنی بے احتیاطیوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس میں ہم کس طرح اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تمام لوگوں کے لیے بے پناہ وسائل مہیا کیے ہیں۔ اب ان لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ محنت کر کے اعلیٰ مقام حاصل کریں اور ترقی کر کے طاقتور اور امیر بھی بن سکتے ہیں۔

**اعتراض:** جو لوگ خدا کو مانتے ہیں وہ بھی گناہ کرتے ہیں اگر خدا ہے تو اس کے قائل کیوں گناہ سے نہیں بچتے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جواب: دنیا میں چونکہ خیر بھی ہے اور شر بھی ہے۔ نیکی بھی ہے اور بدی بھی ہے۔ خدا کا سیدھا راستہ بھی ہے اور شیطان کا پر فریب راستہ بھی ہے اور دنیا بطور آزمائش گاہ ہے اور جو لوگ خدا کے قائل ہیں ان تمام کے ایمان کے معیار ایک جیسے نہیں ہیں اور جو کمزور ایمان والے ہیں وہ گناہ بھی کر لیتے ہیں مگر اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے معافی کے طلب گار ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ چونکہ بہت غفور رحیم ہے وہ ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ بالکل اسی طرح کہ اگر آپ کا بیٹا آپ کی بات نہیں مانتا تو آپ اس کو گھر سے نکال نہیں دیتے بلکہ پیار سے سمجھاتے ہیں اور اکثر بچے سمجھ بھی جاتے ہیں اور آپ اس کی نافرمانی معاف بھی کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو ماں سے بھی ستر گنا زیادہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے۔

اعتراض: اگر خدا ہے تو کہاں ہے اور کب سے ہے؟

جواب: اگر دیکھا جائے یہی پہلا اور آخری اعتراض دہریوں کے پاس ہے۔ اگر وہ خدا پر اعتراض کرنے سے پہلے اس کی پیدا کردہ کائنات پر غور کر لیتے تو انہیں اپنے بہت سے سوالات کے جوابات مل جاتے۔ کسی بھی کام کو کرنے کا ایک لائحہ عمل ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص نے مکان بنانا تھا تو اس نے ٹھیکیدار سے Estimate لگوایا اور پوچھا کہ ڈبل سٹوری پر کتنا خرچہ آئے گا۔ ٹھیکیدار نے کہا کہ 50 لاکھ نیچے والی منزل پر اور 30 لاکھ اوپر والی اسٹوری پر خرچ آئے گا۔ اس شخص نے ٹھیکیدار سے کہا کہ ابھی تو میرے پاس 30 لاکھ ہیں تم پہلے اوپر والی اسٹوری ہی بنا دو۔ دہریہ حضرات کا بھی یہی حال ہے کہ وہ خدا کی ذات پر اعتراض کرتے ہیں اس کی کائنات پر غور نہیں کرتے۔ ایک مفکر کہتا ہے کہ اگر دہریہ حضرات اللہ تعالیٰ کے خلاف کروڑوں کتابیں بھی لکھ لیں اور دوسری طرف صرف اللہ تعالیٰ کا "انا الموجود" فرمانا ان تمام کروڑوں کتابوں کو بھسم کر دیتا ہے اور یہ اعتراض کہ وہ کب سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ازل سے ہے اور ہمیشہ کے لیے ہے۔ اس سلسلہ میں اگر دہریہ حضرات مختلف سائنسدانوں کی ریسرچ کا مطالعہ کریں جو کہ انہوں نے کائنات کے اسرار پر کی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ کائنات اربوں سالوں سے ہے اور کائنات ہر دم پھیل رہی ہے۔ ہماری زمین کی مثال اگر کائنات سے دی جائے تو محققین اور سائنسدانوں کے مطابق اگر صحرائے گوبی میں سے ایک ذرہ لیا جائے جو نسبت ریت کے اس ذرے کی پورے صحرا سے ہے ہماری زمین کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بھی کائنات سے وہی نسبت ہے اور اگر ہم اپنی ذات پر غور کریں تو ہماری تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔اس لیے دہریوں سے یہ درخواست ہے کہ ان کا محدود علم اور عقل اس عظیم الشان ربِ کائنات کا ادراک نہیں کر سکتی اور اگر وہ اپنے اعتراضات کے جوابات چاہتے ہیں تو کائنات کے اسرار پر غور کریں تو امید ہے ان کو اطمینان نصیب ہو جائے گا کیونکہ دنیا میں ایسے ہزاروں لاکھوں لوگ صاحب علم و فضل والے سائنسدان تھے جو کہ پہلے خدا کو نہیں مانتے تھے مگر جب انہوں نے کائنات کی تخلیق اور اس کے اسرار پر غور کیا تو وہ ایک خدا کو ماننے پر مجبور ہو گئے۔

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

ایک مفکر کہتا ہے کہ علم کی ایک حد انسان کو دہریا بنا سکتی ہے مگر علم کی انتہا انسان کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے پر مجبور کر دیتی ہے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# عظیم سائنس دانوں اور اعلیٰ ماہرین کا اللہ تعالیٰ کے آگے سر تسلیم خم

دور جدید کے ایسے سینکڑوں ممتاز اور بڑے بڑے سائنسدان ہیں جو کہ پہلے خدا کے وجود کے قائل نہ تھے مگر جب وہ اپنی اپنی ریسرچ کے انتہائی مقامات پر پہنچے تو ایک خدا کے قائل ہونے پر مجبور ہو گئے۔ان ممتاز سائنسدانوں نے صرف اللہ تعالیٰ کی ہستی کا اقرار نہیں کیا بلکہ نہایت مضبوط علمی و عقلی دلائل سے اس کا ثبوت بھی دیا ہے۔ یہ بات آج کے اکثر سائنسدانوں کو سمجھ آ چکی ہے کہ عقل اور سائنس اور مذہب میں کوئی اختلاف اور لڑائی نہیں ہے بلکہ عقل اور سائنس دونوں اپنا وزن پوری طرح ایک خدا کے عظیم وجود کے ہونے کے پلڑے میں ڈالتے ہیں۔ عقل اور سائنس دونوں کی رو سے کائنات کے وجود اور اس کے نظام و قانون اور اس کی ہر چیز کی ساخت اور اس کے اندر صریح طور پر کام کرتی ہوئی حکمت و مقصدیت کی معقول ترین توجیہ اگر کوئی ہو سکتی ہے تو یہ ہے کہ یہ سب ایک عظیم الشان تخلیق کا نتیجہ ہے اور اس کی سب سے زیادہ غیر معقول توجیہ اگر ممکن ہے تو وہ یہ ہے کہ یہ سب کچھ خود ہی ہو گیا ہے اور ہوئے جا رہا ہے۔موجودہ جدید سائنس نے دہریت اور مادہ پرستی کے ساتھ ساتھ شرک کی بھی پوری طرح کمر توڑ دی ہے۔آج سائنس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پوری کائنات ایک ہی مادے سے بنی ہے اور ایک ہی طرح کے قوانین اس میں کارفرما ہیں۔

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ آج کے دور جدید کے سائنسدان جو کہ ریسرچ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دوران اس حقیقت کو ماننے پر مجبور ہو گئے کہ اس کائنات کو پیدا کرنے والی ایک عظیم ہستی ہے۔ ان سینکڑوں سائنس دانوں میں سے یہاں صرف چند کا ذکر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے خدا کو کیسے پہچانا۔

☆ پروفیسر فرینک ایلن جو کہ حیاتی طبیعیات میں پی ایچ ڈی ہیں لکھتے ہیں کہ حرکیات حرارت (Thermodynamics) کے قوانین سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کائنات بتدریج انحطاط پذیر ہے اور ایک وقت آنے والا ہے کہ جب تمام موجودات اپنی حرارت کھو بیٹھیں گے۔ اس حقیقت کے جامع شواہد موجود ہیں کہ اس کائنات کا کوئی نقطہ آغاز ضرور ہے اور یہی حقیقت اس امر کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ یہ کائنات خود بخود وجود میں نہیں آ گئی بلکہ یہ کسی کی قوت تخلیق کا کرشمہ ہے۔ یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ علت اولیٰ کی حیثیت سے ایک ازلی اور ابدی ذات اور ایک حکیم و قدیر ہستی کا وجود لازماً ہونا چاہیے۔ جس نے کائنات کو پیرہن وجود بخشا اور اس کی صورت گری کی۔ زندگی کو قائم و برقرار رکھنے کے لیے اس کرۂ ارض پر اتنے انتظامات نظر آتے ہیں کہ یہ کسی طرح باور نہیں کیا جا سکتا کہ یہ سب محض کسی اتفاق کا نتیجہ ہے۔

کرۂ زمین ایک گولے کی شکل میں خلا میں معلق ہے اور اپنے قطبی محور پر اس طرح گردش کر رہا ہے کہ اس کے دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن آتا ہے پھر یہ کرہ سورج کے گرد بھی گھوم رہا ہے اور سال کی معین مدت کے اندر اپنا ایک چکر پورا کرتا ہے۔ یہ حرکات خلاء میں اس کو صحیح سمت میں قائم رکھتی ہیں۔ قطبی محور پر اپنے مدار کی جانب زمین کا 23 درجہ جھکاؤ موسموں میں باقاعدگی پیدا کرتا ہے جس کے نتیجے میں زمین کا زیادہ سے زیادہ رقبہ آباد کاری کے قابل ہو جاتا ہے اور مختلف انواع و اقسام کی رنگا رنگ روئیدگی زمین کو رونق و افادیت کو دوبالا کر دیتی ہے۔ اگر یہ کرہ زمین گردش کرنے کی بجائے ساکن و جامد ہوتا تو زمین میں نباتات اور پیداوار میں اتنی متنوع اور گوناگوں اقسام ممکن نہ ہوتیں اگر ہماری زمین سورج جتنی بڑی ہوتی اور اس کی کثافت برقرار رہتی تو اس کی کشش ثقل ڈیڑھ گنا ہو جاتی۔ اگر زمین کا سورج سے موجود فاصلہ بڑھا کر دوگنا کر دیا جاتا تو سورج سے حاصل ہونے والی حرارت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مقدار گھٹ کر صرف ایک چوتھائی رہ جاتی اور اس کی گردش کی رفتار نصف رہ جاتی۔ موسم سرما کا دورانیہ طویل ہو کر دوگنا ہو جاتا اور زندگی منجمد ہو کر رہ جاتی۔

اگر سورج اور زمین کا درمیانی فاصلہ گھٹا کر نصف کر دیا جاتا تو سورج سے حاصل ہونے والی حرارت سے چار گنا ہو جاتی اور زمین کی رفتار گردش دوگنی تیز ہو جاتی اور موسموں میں اول تو تغیر کا امکان نہ رہتا اور اگر سردی کا موسم آتا بھی تو اس کی مدت نصف رہ جاتی اور کرۂ زمین پر تپش اس درجہ بڑھ جاتی کہ اس میں زندگی کا برقرار رہنا ممکن نہ ہوتا۔

کرۂ زمین کی موجودہ جسامت اس کے سورج سے موجودہ فاصلے اور اس کی مقررہ رفتار گردش کے برقرار رہنے کا یہ نتیجہ ہے کہ اس زمین میں جینا ممکن ہے اور بنی نوع انسان طبیعی' ذہنی اور روحانی زندگی کی مسرتوں سے ہمکنار ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی موجودگی کے بارے میں پی ایچ ڈی ڈاکٹر جان کلایوی لینڈ جو کہ ماہر ریاضی و کیمیا ہیں لکھتے ہیں کہ دنیا کے نامور ماہرین طبیعات میں سے ایک ممتاز شخصیت لارڈ کلیون کا ایک بڑا معرکتہ الآراء قول ہے کہ آپ جتنا زیادہ غور و فکر سے کام لیں گے اتنا ہی سائنس آپ کو خدا کے ماننے پر مجبور کرے گی۔ ڈاکٹر جان کلیوی لینڈ لکھتے ہیں مجھے اس قول سے سو فیصد اتفاق ہے۔

اس کائنات کے بارے میں بحیثیت مجموعی ہماری جو کچھ بھی معلومات ہیں ان پر اگر علم و عقل کی روشنی میں غور کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ تین بڑے حقائق پر مشتمل ہیں۔ یہ تینوں مادہ' عقل و ادراک اور روح ہیں۔ کیا کوئی باخبر اور استدلالی ذہن یہ باور کر سکتا ہے کہ جامد اور بے شعور مادہ کسی حادثے کے نتیجے میں از خود وجود میں آ گیا۔ کسی ارادے اور کارفرما قوت کے بغیر خود بخود ایک نظام میں ڈھل گیا۔ محض اتفاق ہی سے اس نے اس نظام کی پابندی بھی شروع کر دی اور اس کے بعد اس نظم کا اس طرح قائم و دائم رہنا ایک حسن اتفاق کے سوا کچھ نہیں۔ یقیناً اس کا جواب نفی میں ہو گا۔ جب توانائی کسی نئے مادے میں تبدیل ہوتی ہے تو یہ عمل تغیر ایک سوچے سمجھے اور متعین ضابطے کے مطابق ہوتا ہے اور اس عمل سے وجود میں آنے والا نیا مادہ بھی انہیں قواعد و ضوابط اور اسی نظام کی پابندی کرتا ہے جو اس سے پہلے موجود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مادے پر نافذ ہیں۔ سائنس دانوں کی ریسرچ کے مطابق مادہ اپنی ذات میں ازلی اور ابدی نہیں۔ مادہ کسی طویل تدریجی عمل کے نتیجے میں وجود میں نہیں آیا بلکہ یک لخت وجود میں آیا گویا یہ ثابت ہو گیا کہ یہ کائنات ایک مقرر گھڑی پر یکبارگی سجائی گئی۔ یہ کسی دانا و بینا ہستی کی قوت تخلیق کا کرشمہ ہے اور جب سے یہ کائنات وجود میں آئی ہے اس وقت سے یہ مقررہ قوانین کی پابندی کر رہی ہے۔ کائنات کی رنگارنگی اور بوقلمونی اور اس کا حیرت انگیز جامع نظام یہ بتاتا ہے کہ اس کا خالق فہم و ادارک کی اعلیٰ ترین قوت کا مالک ہے۔ گویا اس ساری بحث سے ایک منطقی اور ناقابل انکار حقیقت کی حیثیت سے یہ امور سامنے آتے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ اس کائنات کو کسی نے تخلیق کیا ہے بلکہ اس کی تخلیق ایک منصوبے اور ایک نظام کے تحت بھی ہوئی ہے اور ایک ایسی ذات کے ارادے نیز اختیار نے اس منصوبے کو بنایا اور اس کو عملی جامہ پہنایا ہے۔ جو عقل کل رکھتا ہے۔ علیم و حکیم ہے اور قادر مطلق ہے اس کارخانہ عالم کے نظم کو قائم و دائم رکھ سکتا ہے۔ حاضر و ناظر ہے اور ہر جگہ موجود اور ہر چیز پر نگران ہے۔

☆ ماہر اراضی وطبیعات ڈونلڈ ہینری پورٹر لکھتا ہے کہ علم طبیعات میں مختلف مسائل پر تحقیق اس بنیاد پر ہوتی ہے کہ یہ کیسے ہوا کہ آج تک علم طبیعات اتنی ساری ترقیوں کے باوجود یہ بتانے سے قاصر ہے کہ یہ کیوں ہوا۔ برطانیہ کے ریاضی دان اور معروف فلسفی برنیڈرسل نے خدا کے وجود کو تسلیم کرنے سے محض اس بناء پر انکار کر دیا کہ وہ اس سوال کا کوئی جواب نہ پا سکا کہ اگر خدا اس کائنات کا خالق ہے تو (العیاذ باللہ) خدا کا خالق کون ہے۔ آخر اس میں معقولیت ہے کہ ہم وجود باری کے سلسلے میں ایک سوال کا جواب معلوم نہ کر سکنے پر سرے سے اس حقیقت سے ہی انکار کر دیں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میں تو اس کائنات اور اس کے مظاہر میں خدا کے دست قدرت کی کارفرمائی کو تسلیم کرتا ہوں کیونکہ میرے نزدیک عقل و منطق کا یہی تقاضا ہے۔ آپ فطرت کے قوانین کے بارے میں جو رائے بھی قائم کریں اور اس کائنات کی جو اساس و بنیاد بھی معین کریں۔ ایک سائنسدان کی حیثیت سے میرے نزدیک وہ تصور اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس میں ناظم و محرک کی حیثیت سے خدا کے وجود کو تسلیم نہ کیا جائے۔ یہ خدا ہی کی قدرت ہے جو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کائنات کی ہر شے میں جلوہ گر نظر آتی ہے۔

☆ ڈاکٹر ایڈورڈ لوتھر کیسل ماہر حیوانات وحشرات اور پی ایچ ڈی ہیں۔ لکھتے ہیں کہ حال ہی میں سائنسی تحقیق نے تصور وجود باری کے روایتی دلائل میں بعض نئے دلائل وشواہد کا اضافہ کیا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس سے پہلے وجود باری کے جو دلائل دیے جاتے تھے وہ کمزور تھے اور نئے سائنسی دلائل وشواہد نے ان کو تقویت واستحکام بخشا ہے کیونکہ آج تک وجود باری کے جتنے اور جو دلائل پیش کیے جا چکے ہیں وہ ایک غیر متعصب اور آزاد ذہن کو مطمئن اور قائل کرنے کے لیے بالکل کافی ہیں لیکن میں خدا کا قائل ہوتے ہوئے اس حیثیت سے ان نئے شواہد کو مفید اور خوش آئند سمجھتا ہوں کہ ان کے ذریعے خدا کی بعض صفات و خصوصیات کی وسعت اور اہمیت کا بہتر اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ مجھے یقین ہے کہ ان دلائل وشواہد سے بہت سے ایسے لوگوں کی آنکھیں کھل جائیں گی جو ایمانداری کے ساتھ خدا کے وجود کو سمجھنے سے قاصر رہے ہوں اور انہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ واقعی خدا ہے۔

گزشتہ چند سال سے ہماری قوم میں بھی وسیع پیمانے پر مذہبی بیداری پیدا ہو رہی ہے اور اس کے اثرات صرف کالج کی نئی پود میں ظاہر نہیں ہو رہے بلکہ اعلیٰ علمی وتحقیقی اداروں کی ذہنی فضا میں بھی سرایت کر گئے ہیں اور اس ذہنی تبدیلی میں سائنس کے پیش کردہ جدید دلائل وشواہد نے نہایت اہم کردار ادا کیا ہے کیونکہ ان شواہد نے اس کارخانہ عالم کے لیے ایک خالق کی ضرورت کو ناگزیر ثابت کر دیا ہے۔ غیر ارادی طور پر سائنس کی تحقیق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس کائنات کا کوئی نقطہ آغاز ضرور ہے اور اگر یہ بات ثابت ہو جائے تو پھر خدا کا وجود آپ سے آپ ثابت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر چیز جو اپنی ذات میں ازلی نہیں ہے اس کا وجود یقیناً کسی محرک اول اور کسی خالق یعنی خدا کے کرشمہ قدرت کا رہین منت ہے۔ سائنس کی تحقیق نے صرف یہی ثابت نہیں کیا کہ یہ کائنات ازلی نہیں ہے اور اس کی ایک ابتداء یا آغاز ہے بلکہ تازہ انکشافات یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ اب سے تقریباً پچاس ارب سال پہلے ایک تخلیقی دھماکے کے نتیجے میں آن واحد میں یہ کائنات وجود میں آ گئی اور آج بھی اس میں توسیع کا عمل جاری ہے۔ جو لوگ سائنس کی تحقیقات کو کوئی وزن دیتے ہیں وہ حقیقت تسلیم کرنے پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مجبور ہیں کہ کائنات تخلیق کی گئی ہے اور یہ عمل تخلیق لگے بندھے قوانین فطرت سے ماورا کسی طاقت کا کرشمہ ہے کیونکہ یہ قواع فطرت تو خود کسی کی تخلیق کا نتیجہ ہیں اسی ذات خالق کو ہم خدا کہتے ہیں۔اس خالق حقیقی نے جب قدرتی مادے کو وجود بخشا اور مادے کے عمل کے لیے قواعد وضوابط معین کر دیئے تو پھر اس نے اس مادے کو اس مقررہ عمل کے ذریعے تخلیق مسلسل میں لگا دیا۔ ایک ارتقاء جو بتدریج نشونما کے ذریعے ہوتا رہتا ہے۔

اگر ان سائنسی دلائل پر جو اوپر پیش کیے جا چکے ہیں ہمارے سائنسدان بلا کسی ذہنی تحفظ و تعصب ایمانداری کے ساتھ اسی طرح غور کریں جیسے وہ خود اپنی تحقیق کے نتائج پر غور و خوض کرتے ہیں اور اگر وہ اپنے جذبات کو عقل پر حاوی نہ ہونے دیں تو ان حقائق پر غور و حوض کے بعد یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ خدا ہے۔ یہی وہ آخری اور قطعی نتیجہ ہے۔ جس کی طرف تمام حقائق رہنمائی کرتے ہیں۔ کھلے ذہن کے ساتھ سائنس کا مطالعہ آدمی کو قائل کر دیتا ہے کہ کوئی نہ کوئی علت علل ضرور ہونی چاہیے۔ اس علت العلل کو ہم خدا کہتے ہیں۔ اس دور میں خدا کے فضل وکرم سے سائنسی تحقیق نے جو انکشافات کر کے علم کی نئی سرحدوں تک ہماری رہنمائی کی ہے ان کی روشنی میں ہمیں عقائد ونظریات پر نظر ثانی کرنی چاہیے جس طرح ایک سائنسدان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان سائنسی شواہد کو خاطر خواہ وزن دے اور وجود باری کا اعتراف کرے۔ اسی طرح ایک غیر سائنسدان کو بھی ان دلائل کی بناء پر تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ تخلیق و ارتقاء خدا کی قدرت تخلیق کا شاہکار ہے۔ فطرت کے تمام مظاہر و شواہد تخلیقی ارتقاء کے تصور کی تائید کرتے ہیں۔ چاہے وہ ہیت و تشکیل' حیاتی کیمیا' طبیعات' قواعد و تناسل وغیرہ کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتے ہوں۔ سائنس میں ہم ارتقاء کی جو تدریج اور مراحل دیکھتے ہیں وہ سب بلاشبہ اس صانع حقیقی کی کاری گری کے ادنیٰ مظاہر ہیں کیونکہ ارتقائے کائنات تو اس کے عمل تخلیق کا صرف ایک مرحلہ ہے۔ مضمون کے خاتمے پر میں پھر اسی بات کو دہراؤں گا کہ اگر کھلے دماغ کے ساتھ سائنس کا مطالعہ کیا جائے تو آدمی کے لیے خدا پر ایمان لانے کے سوا چارہ نہیں۔

☆ ڈاکٹر والٹر آسکر لنڈ برگ (پی ایچ ڈی) ماہر عضویات' حیاتی کیمیا وجود باری تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کے بارے میں لکھتے ہیں کہ سائنسی طریق فکر جن اساسی اصولوں پر مبنی ہے وہ بجائے خود وجود باری کے مظہر ہیں اور ایسے لوگ جن کی عمریں سائنسی تحقیق و تجسس میں گزرتی ہیں خدا کے وجود کو دوسروں کی نسبت زیادہ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اس کی طرف توجہ دیں۔ خدا کے جاننے کا سائنسی طریقہ یہ ہے کہ مظاہر فطرت میں نظم و ترتیب اور اسباب و علل کی تلاش کی جائے کیونکہ یہی نظم و ترتیب اور اسباب و علل ایک ناظم و خالق اور ایک علت علل خدا کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کیونکہ کائنات میں نظم و ترتیب اور اسباب و علل کی موجودگی میں ایک ایسی ذات کے وجود سے انکار جو اس کارخانہ کائنات کو چلانے کا ذمہ دار ہو بالکل بے معنی اور لغوسی بات ہو جاتی ہے۔

سائنس کی ساری ترقیوں کے باوجود ابھی انسان کی رسائی اسرار کائنات کی مبادات تک ہی ہو سکی ہے۔ ابھی اتنا اندازہ ہوا ہے کہ نجوم و کواکب بے اندازہ و بے شمار اور خلاء کی وسعتیں بے کراں ہیں۔ مادہ اور توانائی کے بنیادی اجزاء ناقابلِ بیان حد تک دقیق ہیں اور انسان کی اپنی زندگی کائنات کی رفتار' وقت کے مقابلے میں ایک سیکنڈ کا کروڑواں حصہ بلکہ اس سے بھی کہیں کم ہے۔ توانائی' وسعت اور وقت کے نہ جانے کتنے نئے پیمانے اور مظاہر ایسے ہیں جن میں سے کچھ کا تو وہ ایک دھندلا سا تصور کرنے کے قابل ہو گیا ہے لیکن بیشتر کا تو ابھی وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔ وہ زندگی کو ایک حقیقت ہی کی حیثیت سے دیکھتا اور سمجھتا ہے لیکن ابھی اس کی سائنٹفیک اصل و حقیقت کو نہیں پا سکا ہے۔ اس کا محدود علم اسے زیادہ سے زیادہ جو کچھ بتا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ حقائق کے بحر بیکراں کے کنارے کھڑا ہے۔ ایسے حقائق جن میں نظم و حکمت کارفرما ہے اور جن کے پیچھے مختلف اسباب و علل کام کر رہے ہیں۔ گویا ابھی سائنس نے انسان کو خدا کی عظمت و بزرگی کی ایک ادنیٰ سی جھلک دکھائی ہے۔ انسان چونکہ ابھی عقلی طور پر وجود باری اور مظاہر فطرت کا بہت محدود سا ادراک کر سکا ہے۔ انسانی زندگی خدائی ذات پر ایمان انسان کے لیے سرمایہ راحت و سکون ہوتا ہے لیکن ایسے سائنسدان کے لیے جو خدا کے وجود پر ایمان رکھتا ہے۔ ہر نیا مشاہدہ اور تجربہ اس کے ایمان کو تازگی اور اس کی روح کو فرحت بخشتا ہے کیونکہ اس کا ہر مشاہدہ اور اس کی ہر تخلیق اس کے سامنے وجود باری کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اہمیت' حقیقت کو واضح سے واضح تر کرتی ہے۔

☆ پال کلیرنس (پی ایچ ڈی) لکھتے ہیں آج سے تین صدی پہلے ایک انگریز مفکر اور فلسفی فرانس بیکن نے جب یہ کہا تھا کہ فلسفے کا سطحی مطالعہ انسان کو الحاد کی طرف لے جاتا ہے لیکن اسی فلسفہ کی گہرائیوں میں اتریں تو آپ مذہب کے قائل ہو جائیں گے۔ اس فلسفی نے بڑی گہری حقیقت کی طرف اشارہ کیا تھا جس وقت سے یہ دنیا قائم ہے لاکھوں انسانوں نے اس کائنات کی حقیقت پر غور کیا ہے اور ان کے سامنے ایک ہی نوعیت کے سوالات آئے ہیں۔ وہ کون سی حکیم وقوی ذات ہے جو انسان اور اس پوری کائنات پر فرمانروا ہے۔ انسان نے عقلاً بھی اور روحانی طور پر بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ اس کائنات میں نظم و تربیت اور حکمت و صناعی کے جو مظاہر سامنے آتے ہیں وہ کسی ایسے حادثے یا اتفاق کا کرشمہ نہیں ہو سکتے۔ جس کے نتیجے میں بے جان مادہ اچانک زندگی سے بھرپور دنیا کا روپ دھار سکتا ہو اور یہ چیز کہ انسان عالمگیر طور پر ان حقائق کی دریافت کی خود ضرورت محسوس کرتا ہے جو اس کے فہم وادراک سے ماوراہیں۔ بجائے خود اس امر کی ایک بین دلیل ہے کہ ایک عقل کل اور ایک بے مثل مدبر اس کارخانہ رنگ وبو کے پیچھے کارفرما ہے۔

خدا کا غیر مبہم اور کامل اقرار وتعین خالص عقلی وسائنسی ثبوت سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہ ایقان و ایمان اور اپنے اور خدا کے درمیان تعلق کا عرفان مادی علم کے ساتھ ساتھ وجدان و روحانی واردات کے اشتراک وتعاون سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک طرف اس لامحدود کائنات کے مادی وجود کی توجیہات وتاویلات اور دوسری طرف اپنے ذاتی احساسات' مشاہدات اور واردات قلب ان دونوں کو یکجا کرنے کے بعد ان پر غور وفکر مذکورہ عرفان حق کے لیے راہیں ہموار کر دیتا ہے۔ اگر دنیا بھر کے کروڑوں اصحاب فہم و ذکا کے ان دلائل اور مشاہدات و تجربات کو مرتب کر دیا جائے جن کے ذریعے وہ خدا پر ایمان لانے پر مجبور ہوئے تو نہ صرف یہ دلائل و تجربات انتہائی متنوع اور رنگا رنگ ہوں گے بلکہ ان سے وجود باری کا ناقابل تردید اثبات ہو جائے گا۔ سائنس کے مطالعہ کے دوران شروع شروع میں مَیں انسانی عقل و استدلال کی بے پناہ قوت سے اس درجہ مرعوب ہو گیا کہ میں سمجھنے لگا کہ اب کائنات کی کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



گتھی ایسی باقی نہیں رہے گی جسے عقل انسانی سلجھا نہ سکے اور اب سائنسدان زندگی کے منبع و مبداء شعور و عقل کے سرچشموں بلکہ اس کائنات کی ہر چیز کی حقیقت اور اس کے مقصد و منشاء کے بارے میں مکمل علم حاصل کر لیں گے۔ لیکن جوں جوں میرے علم میں اضافہ ہوا اور سالموں سے لے کر نظامہائے سیارگان تک جرثومے سے لے کر حضرت انسان تک ہر چیز کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہو گیا تو مجھے اندازہ ہوا کہ ابھی تو اس کائنات کے اسرار و رموز کی ابجد کی بھی مجھے ہوا نہیں لگی۔

سائنس اور بشری قوت استدلال اس بات کی کوئی توجیہ پیش کرنے سے یکساں قاصر ہیں کہ یہ سالمات' ستارے' نظام ہائے سیارگان' یہ انسان اور اس کی بے مثل قوتوں اور صلاحیتیں آخر کیوں ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سائنس اس کائنات کے عمل آفرینش کے بارے میں بڑے ناقابلِ یقین نظریے پیش کر سکتی ہے کہ یہ ستارے نظامہائے شمسی اور یہ انسان اور یہ زندگی کی رونقیں کس طرح وجود میں آ گئیں۔ لیکن اس سوال کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں کہ آخر یہ مادہ اور توانائی کہاں سے وجود میں آ گئی اور اس کائنات میں یہ نظم اور حسن ترتیب کس طرح قائم ہو گیا۔ فکر صحیح اور سلجھے ہوئے استدلال کا تقاضا ہے کہ یہاں آ کر انسان خدا کے تصور کو قبول کر لے۔

ایک بات جسے ہم سب یقیناً محسوس کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ کائنات اور یہ عالم انسانیت خود بخود عدم سے وجود میں نہیں آ گیا اس کو کسی متعین گھڑی میں وجود بخشا گیا اور اس کو وجود بخشنے والی کوئی قادر اور علت العلل ہستی ضرور تھی۔ ہم اس بات کو بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ کائنات کے پیچ در پیچ نظام اور اس کے کارفرما قوانین انسانی عقل سے ماورا ہیں اور انسانی زندگی کا وجود بجائے خود کسی مافوق الطبیعات ہستی کی کارفرمائی کا رہین منت ہے اور اسی کی صناعی کا کرشمہ ہے اور وہی ہستی وہ روحانی وجود ذات باری تعالیٰ ہے۔

☆ ماہر عضویات مالن بکس لکھتے ہیں کہ میرا ایمان ہے کہ خدا ہے۔ نہ صرف ایک انسان کی حیثیت سے بلکہ ایک سائنسدان کی حیثیت سے بھی جس کی ساری عمر سائنس کے مطالعہ و تحقیق میں گزری ہے۔ مجھے خدا کے وجود کے بارے میں ذرہ بھر بھی تو کوئی شک و شبہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نہیں لیکن وجود باری کو دو اور دو چار کی طرح ثابت نہیں کیا جا سکتا نہ کسی عمل سے اس کی ذات کا تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔ وہ ایک غیر مادی وجود ہے وہ ایک ایسی قوت ہے جو حکمت و دانائی' روحانیت' تخلیق اور ربوبیت کی جملہ صفات سے بدرجہ کمال آراستہ ہے۔ اگرچہ اس کے وجود کے اثبات کے لیے عام سائنسی طریق استدلال چنداں بارآور ثابت نہیں ہوتا لیکن مظاہر قدرت اور خود انسانی فطرت کی بوقلمونیاں صبح سے شام تک لاتعداد شہادتیں پیش کرتی ہیں کہ یہ کارخانہ بے مقصد اور از خود وجود میں نہیں آ گیا اس کے پیچھے کوئی کارفرما قوت اور کوئی حکیم مدبر ضرور موجود ہے۔ یہ ساری شہادتیں بہت واضح ہیں اور دل کو لگتی ہیں۔ مزید براں ہر حقیقت کی توضیح و تشریح اور اس کی تحقیق و تصدیق کے لیے سائنسی طریق استدلال کافی بھی نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر محبت کو لے لیجئے۔ یہ انسانی جذبات میں سب سے زیادہ موثر طاقت ہے لیکن اگر آپ اس کا تجزیہ سائنس کی زبان میں کرنے کی کوشش کریں یا اس کے وجود کو سائنسی طریق سے استدلال سے ثابت کرنا چاہیں تو اس میں قطعاً کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ یہی صورت حسن یا نغمے کی ہے کہ اگر ایک شخص آپ سے اس کی حقیقت سمجھنی چاہے تو آپ اسے کچھ نہیں بتا سکتے کہ حسن یا نغمہ کی صحیح تعریف کیا ہے۔ اس بناء پر اس کے وجود سے انکار کی جرات بھی نہیں کی جا سکتی۔ بعینہ یہی معاملہ ذات باری کے وجود کا بھی ہے کہ اس کے دلائل و شواہد سے زیادہ قرین عقل اور وزنی ہیں۔ لیکن ہستی باری تعالیٰ کے اثبات و نفی دونوں کے لیے دو اور دو چار کی طرح کوئی حتمی ثبوت پیش کرنا ممکن نہیں۔

جہاں تک وجود باری کے شواہد کا تعلق ہے اس کا سب سے پہلا ثبوت نظام کائنات ہی میں ملتا ہے۔ ایک ایسی کائنات جس میں مختلف فطری قوتیں پوری باضابطگی سے مصروف عمل ہیں اور ہر چیز میں ایسا نظام وضبط اور باقاعدگی ہے کہ اس کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا کہ یہ نظم وضبط کسی ناظم کے بغیر بھی ممکن ہو سکتا ہے۔

دوسری نوع کے شواہد زندگی کے مظاہر اور نامیاتی ڈھانچے میں پائے جاتے ہیں ایک ماہر طبیعات کی حیثیت سے مجھے سب سے زیادہ جس چیز نے متاثر کیا وہ انسانی نیز حیوانی جسم کے کسی عضو کی تخلیق یا ساخت بھی دنیا کے کسی ذہین ترین انسان کے بس کی بات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نہیں وہ زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتا ہے کہ ان ہی میں سے بعض اعضاء کی حرکات اور اس کے افعال کی محدود پیمانے پر مصنوعی طریقوں سے نقالی کر لے۔ مصنوعی دل، پھیپھڑے، گردے اور مشینی دماغ اسی قسم کی مساعی کی معراج ہیں۔ دماغ ہی کو لے لیجیے یہ ناقابل یقین صلاحیتوں کا مالک ہے لیکن اس کی طبعی حقیقت کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں پتہ چل سکا کہ اس میں کچھ برق صفت اثرات پیدا کرنے کی صلاحیت ہے۔ درحقیقت دماغ کی اس مشینری کے ان گنت کام ہیں جن کا بیان کرنا ہی ممکن نہیں۔ یہ دماغ ہی ہے جو اعضاء کو حرکت میں لاتا ہے۔ قوت حافظہ اسی کا کرشمہ ہے اور اسی کے نہاں خانے میں ہزاروں شکلیں اور خاکے محفوظ رہتے ہیں اور ذرا سے اشارے پر وہ ہماری آنکھوں کے سامنے پھر جاتے ہیں۔ پھر کیا کسی کے لیے ممکن ہے کہ وہ دماغ کی اس صلاحیت کی کوئی طبعی توجیہہ پیش کر سکے کہ وہ مشکل سے مشکل مسائل کی عقدہ کشائی کس طرح کر لیتا ہے یا اس میں استدلال و استدراک خواہش وتحریک اور سکون و اطمینان کی گوناگوں خصوصیات کس طرح پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن ان میں سے کون سی چیز ایسی ہے جس کی کوئی طبعی توجیہہ پیش کرنا تو خیر الگ بات رہی کوئی عقلی توجیہہ پیش کی جا سکے۔

پھر جسم کی پیچیدہ مشینری کو لیجیے اور اس مختلف النوع کیمیائی تعامل میں ضبط ونظم کا نظام دیکھیے جس کے عمل کو جسم کے باہر اگر کہیں دہرانے کی کوشش کی جائے تو کبھی کامیابی حاصل نہ ہو وہ نظام جو نمکیات ہاضمہ کے مضر اثرات اور تکان کو زائل کرتا ہے جس پر بیماریوں کے جراثیم کے حملہ آور ہونے کی صورت میں خون کے اندر دفاعی ذرات وجود میں آتے اور نظام جسمانی کو بیماری سے بچاتے ہیں۔ پھر ہر بیماری کے لیے ان دفاعی ذرات کی الگ اور متعین نوعیت ہوتی ہے یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ آخر وہ کون ہے جو اتنے گوناگوں اور مختلف النوع کیمیائی امتزاج پیدا کرنے پر قادر ہے۔

پھر جسمانی نظام کے ان گوناگوں مظاہر سے قریبی تعلق رکھنے والی زندگی بذات خود ایک ایسا راز ہے جس کی عقدہ کشائی ساری کوششوں کے باوجود آج تک کسی سائنسدان کے لیے ممکن نہیں ہو سکی۔ یہ تعین کرنا ابھی مشکل ہے کہ زندگی کیا ہے۔ اس کا جواب یہ دیا جاتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے کہ یہ طبیعی قوتوں کے ماسواء جو لوازمات زندگی میں شمار ہوتی ہیں ایک طاقت کا نام ہے۔ البرٹ آئن سٹائن اس حکیم وعلیم طاقت کا اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ ایک لامحدود اور اعلیٰ ترین قوت وعلت ہے جس کے مظاہر اس ناقابل فہم کائنات میں ہر جگہ نظر آتے ہیں اور یہی طاقت ہے جس کو میں خدا کہتا ہوں' وہی بات جو میں نے مضمون کا آغاز کرتے ہوئے بھی کہی تھی۔ میرا مشاہدہ یہ ہے کہ اس نظام کائنات کو وجود بخشنے اور حرکت میں لانے والی چیز نہ تو لافانی توانائی یا مادہ ہے اور نہ اس کا سبب اسی عناصر کا کوئی اتفاقی اجتماع ہے اور نہ یہ کوئی عظیم نامعلوم محرک ہے بلکہ یہ درحقیقت خدائے عظیم و برتر کا کرشمہ قدرت ہے اور میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ میرے اس موقف سے زیادہ قرین عقل اس باب میں کوئی موقف نہیں ہوسکتا۔ ہم جیسے فانی انسانوں کی' جن کی عقل کی رُسائی اتنی محدود ہو جس کی طرف میں نے اس مختصر مضمون میں اجمالی اشارے کیے ہیں بھلائی اسی میں ہے کہ ہم اپنی محدود عقل پر اتنا انحصار نہ کریں کہ جو چیز ہمارے فہم وادراک میں آئے اسے تو ہم معقول قرار دیں اور جہاں ہمارے فہم وادراک کی رسائی نہ ہو اسے ناقابل یقین اور غیر معقول قرار دے کر اس سے انکار کر بیٹھیں۔ میرا تو یہی عقیدہ اور یہی ایمان ہے اور یہ کوئی اندھا عقیدہ نہیں ہے بلکہ میں نے دلیل سے اس کو اپنایا ہے۔

☆ ڈاکٹر جارج ارل ڈیوس ماہر طبیعات لکھتے ہیں کہ ایک عالم طبیعات کی حیثیت سے مجھے کائنات کے اس ناقابل یقین حد تک پیچیدہ نظام کے مطالعہ کا موقع ملا ہے اور میں نے ایک ذرے سے لے کر بڑے سے بڑے ستارے میں حیرت انگیز ضابطہ بندی اور نظم پایا ہے' اس کائنات میں روشنی کی ہر شعاع' ہر طبیعاتی اور کیمیائی ردعمل اور ہر ذی حیات شے کی ہر خصوصیت اسی نظم اور اسی ضابطے کے تابع فرمان نظر آتی ہے۔ یہ اس کائنات کی وہ تصویر ہے جو سائنس کے انکشافات نے ہمارے سامنے پیش کی ہے۔ آپ سائنس کا جتنا گہرا مطالعہ کریں اتنے ہی زیادہ کائنات کے اس پر پیچ اور دل کش نظام سے آپ مسحور ہو جائیں گے۔

جب ہم خدا کے وجود یا عدم وجود کو ثابت نہیں کر سکتے تو ہمارے لیے بہترین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



صورت یہ ہے کہ ہم جو کچھ بھی اس کائنات کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں ان سے عقلی استنباط کریں اگر کائنات از خود پیدا ہوسکتی ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ تخلیق کی قوت سے بھی متصف ہے جسے ہم خدا کی صفت قرار دیتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں گویا ہم اس کائنات ہی کو خدا قرار دیں گے۔ اس طرح اگرچہ ہم خدا کے وجود کو تو تسلیم کرلیں گے لیکن وہ نرالا خدا ہوگا جو بیک وقت مافوق الفطرت بھی ہوگا اور مادی بھی۔ میں اس طرح کے کسی مہمل تصور کو اپنانے کے بجائے ایک ایسے خدا پر عقیدے کو ترجیح دیتا ہوں جس نے ایک عالم مادی کی تخلیق کی ہے اور اس کا وہ خود کوئی جز نہیں بلکہ اس کا فرمانروا اور ناظم و مدبر ہے۔

☆ ڈاکٹر تاس ڈیوڈ پارکس پی ایچ ڈی اور ماہر کیمیا ہیں۔ وجود باری تعالیٰ کے بارے میں لکھتے ہیں وہینکر چیمرز نے اپنی کتاب شہادت میں ایک معمولی واقعہ کا ذکر کیا ہے جو نہ صرف اس کی زندگی کا رخ موڑنے کا باعث بنا بلکہ پوری انسانیت کے معاملات اور مسائل پر اس کا اثر پڑا۔ وہ بیٹھا ہوا اپنی چھوٹی بچی کی طرف دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر بچی کے کان پر جا پڑی اور غیر شعوری طور پر وہ اس کی ساخت کی طرف متوجہ ہوگیا۔ اسے خیال آیا کہ یہ کتنی ناممکن سی بات ہے کہ اتنی پیچیدہ اور نازک چیز اتفاقاً وجود میں آ جائے۔ یہ یقیناً پہلے سے سوچے سمجھے نقشے اور منصوبے کے تحت ہی ممکن ہوسکی ہوگی لیکن پھر اچانک اسے احساس ہوا کہ اگر وہ یہ بات مان لے تو اس کا منطقی نتیجہ یہ ہوگا کہ اسے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ خدا ہے کیونکہ اگر اس کائنات کو تخلیق مان لیا جائے تو خالق کا ماننا لازم آتا ہے۔ میں اپنے پروفیسروں اور تحقیقی رفقائے کار میں سے کئی سائنسدانوں کے بارے میں جانتا ہوں کہ علم کیمیا اور طبیعات کے مطالعے نیز تجربات کے دوران میں انہیں بھی متعدد مرتبہ اسی طرح کے احساسات سے دوچار ہونا پڑا۔

میں اپنے گردوپیش اس غیر نامیاتی عالم میں ہر طرف ایک نظم اور منصوبہ کارفرما پاتا ہوں اور یہ باور کرنا میرے لیے کسی صورت ممکن نہیں کہ یہ مختلف جوہروں کے کسی اتفاق امتزاج و اتصال سے وجود میں آ گیا ہوگا۔ میرے نزدیک یہ نظم و ترتیب کسی حکیم کی گہری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



حکمت کی مظہر ہے اور اسی حکیم و علیم ذات کو میں خدا کہتا ہوں۔

جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے ان معجزات فطرت کی میں نے تو ایک توجیہہ دریافت کر لی ہے۔ ایک نہایت اطمینان بخش توجیہ' اور وہ توجیہ یہ ہے کہ کائنات کا یہ مثل نظم و ضبط ایک حکیم کی حکمت کا کرشمہ ہے اور اس کائنات کا وجود ایک عظیم خالق کی کاریگری کا شاہکار ہے اور اس کائنات میں صرف یہی نہیں کہ ہر چیز کی منصوبہ بندی نہایت جامع اور مکمل ہے۔ بلکہ اس منصوبہ بندی میں خالق کائنات کی اپنی مخلوق کے لیے رحمت اور شفقت اور محبت اور خیر خواہی بھی پوری طرح نمایاں ہے۔

☆ جان ولیم کلاٹز ماہر حیاتیات، وعضویات اسرار فطرت اور ذاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ زیر بحث موضوع پر کچھ کہنے سے پہلے ایک قدیمی کہاوت میرے ذہن میں آ رہی ہے جو اس طرح ہے کہ

"زمینوں اور آسمانوں میں خدا کی عظمت کا ڈنکا بجتا ہے اور یہ چرخ نیلی فام اس کی صناعی پر شاید ہے۔ احمق ہے وہ شخص جو اس کے بعد یہی رٹ لگائے کہ خدا نہیں ہے۔"

یہ دنیا جس میں ہم بستے ہیں اتنی پر پیچ اور پہلو دار ہے کہ یہ بات کسی طرح عقل تسلیم نہیں کرتی کہ یہ اتفاقی حادثے کی صورت میں وجود میں آ سکتی ہے۔ اس کائنات کی گونا گونی اور اس کی پیچیدگیاں کسی اتفاق کا نتیجہ ہی نہیں بلکہ ان کی نوعیت خود پکار رہی ہے کہ یہ کسی بڑی حکیم و علیم ذات کی حکمت ہی کا کرشمہ ہو سکتی ہے۔ سائنس نے کائنات کی ان گتھیوں کی عقدہ کشائی میں بلا شبہ ہماری کافی مدد کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ذریعے عرفان خداوندی میں بھی ہمیں کافی مدد ملی ہے خدا کے ہر کام میں بڑی گہری مصالحت بھی ہوتی ہے۔ اس نے نظام عالم میں جو توازن و اعتدال قائم کیا ہے۔ وہ دور اندیشی پر مبنی ہے اور انسان اگر اس میں دخل دینے کی کوشش کرتا ہے۔ آدمی کو یہ حماقت نہیں کرنی چاہیے کہ وہ خدائی نظام میں اصلاح کی کوششیں کرے کیونکہ انسانی عقل قدرت کی حکمتوں اور مصلحتوں کی گرد کو بھی نہیں پا سکتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



☆ ڈاکٹر آسکر لیو برائر ماہر طبیعات و کیمیا (پی ایچ ڈی) لکھتے ہیں کہ راقم کو یقین ہے کہ نوع بشری کے سامنے سب سے اہم مسئلہ اشیاء کے آغاز کا ہے۔ کسی فلسفے کی صحت کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ چیزوں کے مبداء کی نشاندہی کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوا ہے۔ آیئے ہم اس کرۂ ارض کا جائزہ لیتے ہیں جس پر ہم زندگی بسر کر رہے ہیں جو شخص کچھ بھی ہوش وخرد رکھتا ہے وہ اس کے وجود اور کائنات کی دوسری اشیاء کے وجود سے صرف نظر نہیں کر سکتا۔ اس بناء پر ہم اس وقت ایک ایسی شے کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ جو فی الواقع موجود ہے۔

زمین ایک اتنا بڑا کرہ ہے کہ اس کے حجم کا کچھ اندازہ نہیں ہو سکتا۔ انسانی ذہن تو ایک کھرب کا بھی پوری طرح احاطہ نہیں کر سکتا۔ ایک مزدور بڑی بے تکلفی سے یہ کہہ سکتا ہے کہ اس کی ایک دن کی مزدوری اگر ایک ڈالر ہے تو دس لاکھ دن کام کر کے وہ دس لاکھ ڈالر کما سکے گا۔ دس لاکھ دن تو کہنا آسان ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص دو ہزار سات سو بیالیس سال مسلسل کام کرے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ سارا کرہ جسے زمین کہا جاتا ہے آخر کہاں سے آیا سورج جو نظام شمس کا سب سے اہم اور سب سے بڑا رکن ہے اس کا حجم زمین کے مقابلے میں 230,000 گنا زیادہ ہے۔ زمین کا وزن چھ ہزار چھ سو بلین ٹن ہے اور سورج کا وزن کرنے کے لیے کون سا پیمانہ استعمال کیا جائے۔ یہ کہکشاں جو ہمیں نظر آتی ہے اس میں کم از کم ایک لاکھ کہکشاں اس طرح کی موجود ہیں۔ یہ سب شواہد اس حقیقت کے آئینہ دار ہیں کہ یہ کائنات لاتعداد سماوی اجسام پر مشتمل ہے۔ ان سب کے مجموعی وزن سے انسانی تصور کانپ اٹھتا ہے۔ آخر یہ بڑے بڑے کرے کس طرح معرض وجود میں آئے۔ اس سوال کے دو ہی جوابات ممکن ہیں یا تو یہ ابدالآباد سے چلے آ رہے ہیں۔ یعنی قدیم فلسفہ کی اصطلاح میں قدیم ہیں یا انہیں بعد میں تخلیق کیا گیا ہے۔ یعنی حادث ہے۔ ایک چیز تو بہرحال ثابت ہے کہ انسانی روح میں ایک ایسا احساس ضرور موجود ہے جو انسان کو بار بار اس حقیقت کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ اسے اور کائنات کو پیدا کرنے والی ایک مافوق الفطرت ہستی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سائنس تو انسان کی اس حد تک رہنمائی کرتی ہے کہ اس کے ذہن میں یہ خیال راسخ کر دے کہ کسی علیم وخبیر ہستی نے اس کائنات کو پیدا کیا ہے اور پھر اس نہایت ہی پیچیدہ نظام کی معرفت ہمیں صرف وحی الٰہی کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔ جب ہم کائنات کے اس وسیع اور پیچیدہ طلسم پر ایک نگاہ ڈالتے ہیں جس میں بے شمار سیارے اور ستارے شامل ہیں اور یہ سب کچھ خالق کائنات کے بغیر ہو رہا ہے ہمیں اپنے دوستوں پر سخت تعجب ہوتا ہے جو خدائے واحد پر ایمان نہیں رکھتے۔ ہمیں ان لوگوں کی عقل پر بھی حیرت ہوتی ہے جو اپنے آپ کو تعلیم یافتہ کہلانے کے باوجود ذات باری تعالیٰ کے وجود کو تسلیم نہیں کرتے۔ خدا کو اس کائنات کے خالق اور حاکم ماننے کے یہ معنی ہیں کہ انسان کو انسان کے بندھن سے آزاد کر دیا جائے۔ اس عقیدے سے انسان میں ایک نئی روح بیدار ہوتی ہے۔ اس کا ضمیر پاک اور مصفا ہو جاتا ہے اور اس کے دل میں عدل وانصاف کے احساسات پرورش پاتے ہیں اور وہ حق کا پرستار بن جاتا ہے۔ الحاد جنگ و جدل کا دوسرا نام ہے۔ ایک سائنسدان کی حیثیت سے میں اسے کبھی قبول نہیں کر سکتا۔ میرے نزدیک یہ چیز بالکل غلط ہے اور عملی اعتبار سے سراسر تباہی ہے۔

☆ ڈاکٹر اروِنگ ولیم ماہر علوم طبیعات (پی ایچ ڈی) لکھتے ہیں کہ وہ سائنسدان جنہیں علوم طبعی پر بے جا اعتماد ہے یہ کہا کرتے ہیں کہ سائنس میں سارے مسائل کو حل کرنے کی پوری صلاحیت موجود ہے۔ ان کی نظر میں زندگی محض قوانین طبعی اور کیمیا کی کرشمہ سازی ہے اور زندگی کے وہ مظاہر جنہیں انسان شروع ہی سے مافوق الطبیعی قوتوں کا نتیجہ سمجھتا رہا ہے زندگی کا کوئی مقصد و مدعا نہیں اور یہ ساری کائنات ایک دن ٹھنڈی ہو کر خود بخود ختم ہو جائے گی۔ سائنس ہر وقت اپنے نظریات میں تبدیلی کرتی رہتی ہے۔ یہ اس امر کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتی ہے۔ فطرت اپنی ضخیم کتاب کے اوراق کھولے کھڑی ہے تاکہ اپنے خالق کی حمد وثناء وسیع دنیا میں پھیلا سکے کہ حق وصداقت کی تلاش کرے لیکن چند قدم اٹھا لینے کے بعد اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کی سعی و جدوجہد محض حکایت تشنہ وسراب ہے۔ اس کائنات کے بارے میں پورے احساسات اور معلومات کا سرچشمہ ہمارے محدود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



حواس ہیں جو چند منزلیں طے کر جانے کے بعد اپنی بے بسی کا اعتراف کر لیتے ہیں۔ ایک امریکی طبیب نے ایک دفعہ یہ کہا کہ جوں جوں علم ترقی کرتا ہے اسی رفتار سے سائنس کا مذہب پر تفوق ختم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ سائنس سے اگر صحیح کام لیا جائے تو انسان خود بخود خدا پر ایمان لے آتا ہے۔ سائنس کے پاس اس بات کا کوئی معقول جواب نہیں کہ مادے کے یہ چھوٹے چھوٹے ذرات کیوں کر معرض وجود میں آئے۔ محض اتفاقات تو ان کے وجود کا سبب نہیں ہو سکتے۔ پھر سائنس اس معمہ کو بھی حل کرنے سے قاصر ہے کہ ذرات سے زندگی کیوں کر پیدا ہوگئی وہ نظریہ جو وثوق کے ساتھ اس بات کا دعویدار ہے کہ زندگی کی یہ ترقی یافتہ حالتیں محض اتفاق کی رہین منت ہیں ایک قسم کا اندھا اعتقاد ہی ہے۔ سائنس بھی ایمان کے بغیر ایک قدم آگے نہیں بڑھا سکتی۔

سائنس کے انکشافات مذہب کی صداقت پر گواہ ہیں۔ یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ جوں جوں سائنس کی ترقی ہوگی اس نسبت سے مذہب کا موقف مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔ علم ہیئت اس کائنات کی ابتداء کا پتہ دیتا ہے اور علم طبیعات اس کی انتہا کی نشاندہی کرتا ہے۔ جس شخص نے سائنس کے جدید نظریات کا مطالعہ کیا ہے وہ کبھی بھی یہ بات نہیں کر سکتا کہ یہ کائنات قدیم سے ہے۔ تغیر و انقلاب اس کائنات کا بنیادی اصول ہے اور اس معاملے میں سائنس اور مذہب ایک دوسرے کے ہمنوا ہیں۔ مجھے خدا پر پختہ یقین ہے میں اس غیر متزلزل عقیدے پر ایمان رکھتا ہوں کیونکہ میں اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہوں کہ مثبت اور منفی برقیے' ابتدائی ذرات' اولین بیج یا سب سے پہلا دماغ یونہی کسی حادثے یا اتفاق سے پیدا نہیں ہو گئے۔ میں اسے اس لیے مانتا ہوں کہ اس کی ذات کے ذریعے ہی اس کائنات کی صحیح اور معقول توجیہہ ممکن ہے۔

☆ رسل لوبل جو کہ ماہر حیوانات ہیں۔ وجود باری تعالیٰ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ حیرت تو یہ ہے کہ اس قدر زیادہ اور اتنے متفرق حیوانات میں نظم و ضبط قائم ہے۔ ان دس لاکھ اقسام میں سے صرف ایک صنف ہی کو لے لیں۔ ایک ہد ہد میں جو اوصاف ہیں سارے جہاں کے ہد ہد انہیں اوصاف کے حامل ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اس سے یہ بات واضح ہے کہ کائنات میں اتنے عظیم اجتماع مخلوقات کے باوجود بدنظمی نہیں۔ اگر ایک بنیادی جزو مادہ (گوشت اور مادہ حیات) لاتعداد مختلف صورتوں میں زندہ مخلوق میں موجود ہوسکتا ہے اور اگر ایک ہی وقت میں ایک ہزار گروہوں میں بہت سی مشترک صفات دریافت ہوسکتی ہیں تو یہ بھی بالکل فطری سی بات ہے کہ ان سب کی پشت پر ایک خالق اعظم کی بے مثال منصوبہ بندی کام کر رہی ہے جس نے مادے کے بنیادی اجزاء کی تخلیق کی اور پھر اسے اپنے جیسے بے شمار افراد کو پیدا کرنے کی قوت عطا کر دی۔

☆ ماہر نباتات و حیوانات رسل جارلز وجود باری تعالیٰ کے دلائل دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''زندہ خلیوں کا مشاہدہ ایک حیرت انگیز تجربہ ہے۔ ایک پتے کا سرا خوردبین پر لگایئے اور اسے قریب سے مشاہدہ کیجئے۔ ایک حسین اور منظم مظہر حیات آپ کے سامنے ہے۔ ہر خلیہ ایک عظیم الشان ساخت پیش کرتا ہے۔ پتے کے اس سرے میں خلیوں کی دو تہیں موجود ہیں لیکن عمیق مشاہدے سے ہر خلیے کی پوری بناوٹ نظر آ سکتی ہے۔ ہر خانہ اپنی جگہ ایک اکائی ہے اور ہر خانے میں اپنی زندگی کو گزارنے کی پوری صلاحیت موجود ہے۔ خلیوں کی دیواریں ایک خلیے کو دوسرے سے جدا کرتی ہیں۔ یہ دیواریں سخت اور ناقابل تغیر ہیں۔ پورا پتہ ایسے سینکڑوں خلیوں سے مل کر بنا ہے۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ یوں پیوست ہیں جیسے ایک دیوار کی اینٹیں۔

اس سلسلے میں یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ کسی خلیے میں سے مرکز نکال دیا جائے تو وہ جلد مر جاتا ہے اور اس کو زندہ رکھنے کی تمام تر تدابیر اکارت جاتی ہیں۔ خلیے کا منتظم جا چکا ہوتا ہے۔ اب اس میں حیات کی قوت کہاں۔ اسی طرح کائنات کے خلیے میں بھی ایک منظم درکار ہوگا۔ کچھ لوگوں نے بے جان مادے سے جاندار خانوں اور خلیوں کو نکالنے کی سعی لاحاصل کی ہے اور اس مادہ حیات کو پروٹین کے ذرات کی طرف منسوب کیا ہے لیکن ایسی تمام مساعی ناکام ہو کر رہ گئیں۔

خدا تعالیٰ کے منکر بھی تو یہ مانتے ہیں کہ اول اول کوئی حادثہ رونما ہوا جس سے یہ اشیاء وجود میں آ گئیں۔ لیکن اس امر کا اعتراف بھی اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایمان باللہ کی

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



قسم کی ایک چیز ہے۔ میرا خیال ہے کہ ایسے کھربوں پیچیدہ نازک اور منظم خلیوں میں سے ہر ایک خلیہ ایسی ذات، ایسے ذہن اور اسے خیال کی طرف اشارہ کرتا ہے جسے ہم خدا کہتے ہیں۔ سائنس بھی اسے تسلیم اور قبول کرتی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ خدا موجود ہے۔

☆ ماہر علم طبیعات جارج ہربرٹ لکھتے ہیں۔ میں خدا پر نہ صرف ایمان رکھتا ہوں بلکہ اس پر بھروسہ بھی کرتا ہوں۔ میرے لیے معبود کا تصور ایک فلسفیانہ نکتہ نہیں بلکہ ایک عملی چیز ہے۔ خدا میری روزمرہ زندگی کے ساتھ گہرا رابطہ رکھتا ہے۔

یہ نظریہ بعض اعلیٰ درجہ کے مفکرین کے نظریات کے خلاف ہے۔ بہت سے ذہین افراد نے اپنی دنیا سے خدا کو بالکل خارج کر دیا ہے۔ دہریت کے مبلغین کی بدولت خدا کی جلا وطنی کو بہت پسندیدگی سے دیکھا جا رہا ہے۔ اس لیے ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ خدا پرستی کی معقولیت ثابت اور واضح کریں۔ اس فرض سے عہدہ برا ہونے کے لیے میں اپنے ہی خیالات اور تصورات پیش کروں گا۔ اول میں خدا پرستی کے حق میں اہم دلائل کا ذکر کروں گا۔ جن پر غور کرنے سے ایمان باللہ کی ضرورت محسوس ہونے لگتی ہے۔ دوسرے یہ بتاؤں گا کہ انسان خدا پر ایمان کیوں رکھتا ہے۔ انکار خداوندی کے شواہد کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ وہ سارے کے سارے منفی ہیں۔ وجود معبود کے مثبت ثبوت دستیاب نہ ہونے کا مطلب یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ معبود کا وجود ضروری نہیں۔ مثال کے طور پر کائنات کے متعلق شواہد کو یہ کہہ کر رد کر دیا جاتا ہے کہ مادہ اور قوت میں غیر اختتام پذیر ادل بدل ہوتا رہتا ہے۔ اس لیے یہ چیز جسے تم لوگ حقیقت خیال کرتے ہو سراب سے زیادہ نہیں۔ کائنات کی تنظیم و ترتیب کو ایک فرضی داستان تصور کیا جاتا ہے۔ فطرت کے تمام پہلوؤں میں مفکرین کو اختلال نظر آتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کئی مرتبہ خدا تعالیٰ سے ملاقات کا شرف ایک ذاتی تجربہ ہے جو میں آپ کو پیش نہیں کر سکتا۔ آپ کو خود یہ کوشش کرنی چاہیے کہ آپ کو لقاء ربانی کی سعادت نصیب ہو جائے۔

☆ کلاڈیم جو کہ پیشہ کے لحاظ سے انجینئر اور ماہر طبیعات ہیں لکھتے ہیں کہ اس سے قبل کہ میں ایمان باللہ کی عقلی توجیہات پر بحث کروں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرا ایمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میرے ذاتی تجربہ پر مبنی ہے۔ اب میرے اعتقادات کی عقلی و استدلالی بنیادوں کا بیان کرنا چاہتا ہوں کہ ہر خاکہ ایک خاکہ ساز' ہر نقشہ ایک نقشہ ساز اور ہر منصوبہ ایک منصوبہ ساز کے وجود پر دلالت کرتا ہے اور بہت ہی سادہ سی حقیقت ہے جس کی تائید انجینئری کے تجربات نے بھی کی ہے۔ سالہا سال کے تجربے نے جو مشینوں اور بجلی کے مختلف کاموں کی منصوبہ بندی کی بناء پر حاصل ہوا ہے۔ مجھے اس کا خوگر بنا دیا ہے کہ جہاں کوئی عمدہ خاکہ یا نقشہ یا منصوبہ دیکھنے میں آئے اس کی تعریف و تحسین کی جائے۔ ان حالات کی وجہ سے میرے لیے یہ بات ناقابل تصور ہے کہ ہمارے اردگرد خوبصورت نقشہ یا منصوبہ موجود ہے۔ وہ کسی نقشہ ساز اور منصوبہ ساز کے بغیر ہی عالم وجود میں آ گیا۔ یہ دلیل پرانی تو ہے لیکن جدید سائنس نے اس کو از سر نو قوت اور تازگی عطا کر دی ہے۔

ایک انجینئر ربط و تنظیم کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وہ ان کی مشکلات کا بخوبی اندازہ کر سکتا ہے جو کسی منصوبے کو عملی جامہ پہنانے میں پیش آتی ہیں۔ وہی منصوبے کے حسن کا صحیح اندازہ کر سکتا ہے کیونکہ اسے خود ایسے کام سے سابقہ پڑتا رہتا ہے۔ ہمارے اردگرد ربط و تنظیم اور منصوبہ سازی کا وسیع نمونہ کائنات کی صورت میں پھیلایا ہوا ہے جو ہر پابندی سے آزاد بھی ہے اور مربوط بھی ہے۔ کائنات کی منصوبہ بندی کے لیے ایک ایسا منصوبہ ساز درکار ہے جو فوق الفطرت ہو۔ میرا ایمان ہے کہ خدا فوق الفطرت ہے کیونکہ ماہر طبیعات کی حیثیت سے مجھے ایک فوق الفطرت "علت اولیٰ" پر لازمی طور پر ایمان لانا پڑتا ہے۔ میرا فلسفہ مجھے فوق الفطرت پر یقین کرنا اس لیے سکھاتا ہے کہ وہ طبعی حواس سے محسوس نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے علاوہ جدید طبیعات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ فطرت خود اپنی تنظیم سے قاصر ہے۔

☆ ماہر ریاضیات و فلکیات مولن گرانٹ سمتھ لکھتے ہیں کہ خدا کے بارے میں انسان کے دل میں جو سوال پیدا ہوتا ہے اس کا خالق اور مخلوق دونوں کے سامنے جواب دہی سے بڑا قریبی تعلق ہے۔ اسی لیے جواب کا فیصلہ کرنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ اگر خدا ہے تو وہ صرف ہمارا پیدا کرنے والا ہی نہیں بلکہ ہمارا مالک و آقا بھی ہے اس لیے ہمیں اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دونوں قسم کے پسندیدہ افعال و اعمال کے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہیے۔ یعنی ان افعال کے بارے میں بھی جن کا تعلق براہ راست خدا سے ہے اور ان کے بارے میں جن کا تعلق ہمارے ہم جنس انسانوں سے ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بہت چوٹی کے فضلاء نے حال ہی میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ خدا ہے۔ میں ان میں سے چند اقوال یہاں پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ مثلاً سر جیمز جنیز کہتے ہیں۔ ''ہماری کائنات ایک بڑی مشین کے مقابلے میں ایک عظیم خیال سے زیادہ مشابہ ہے۔ میں یہ بات ایک سائنسی حقیقت کی طرح نہیں بلکہ گمان کے طور پر کہتا ہوں کہ یہ کائنات کسی بڑے آفاقی ذہن کی پیداوار ہے جو ہمارے تمام ذہنوں سے مطابقت رکھتا ہے۔ اور سائنس کے تصورات بھی اب اس طرف اقدام کرتے نظر آتے ہیں۔''

کانٹ نے لکھا ہے کہ ''دو چیزیں ایسی ہیں جن پر میں جتنی زیادہ دیر تک اور جتنے زیادہ خلوص سے غور کرتا ہوں اتنا ہی زیادہ مجھ پر ان کی ہیبت اور تحسین کا جذبہ طاری ہوتا ہے ایک تاروں سے بھرا آسمان عالم ظاہر میں دوسرے اخلاقی اصول عالم باطن میں۔''

ڈاکٹر الیکس کیرل جنہوں نے نوبل پرائز حاصل کیا ہے لکھتے ہیں۔ ''ہماری مادی دنیا اپنی عظیم وسعتوں کے باوجود بھی انسان کے لیے بہت تنگ ہے۔ انسان کے معاشی اور معاشرتی ماحول کی طرح یہ دنیا بھی اسے راس نہیں۔ ریاضیاتی اصولوں کی مدد سے اس کا ذہن برقیوں اور ستاروں کی ماہیت سمجھ لیتا ہے۔ اسے ارضی پہاڑوں' دریاؤں' سمندروں کی مناسبت سے بنایا گیا ہے۔ لیکن دراصل اس کا تعلق ایک اور ہی دنیا سے ہے جو اگرچہ اس کے باطن میں بند ہے لیکن زمان و مکان سے ماورا ہے۔''

اس کے علاوہ لاکھوں آدمیوں کی گواہی موجود ہے۔ ان انسانوں میں ان پڑھ بھی اور علماء فضلاء بھی ہیں۔ یہ لوگ ہر دور میں اس بات کی گواہی دیتے رہے ہیں کہ انہوں نے روحوں میں سچ مچ خدا کی موجودگی محسوس کی ہے۔ اس شہادت کو ہم کہاں لے جائیں کیا اس کو رد کر دیں؟ نظر انداز کر دیں؟ یہ مسرت جو ناقابل بیان اور انتہائی پرعظمت ہے جو لاتعداد انسانوں نے محسوس کی ہے کیا ہم اسے فراموش کر دیں؟ بھلا دیں۔ شہیدوں اور مبلغوں کا وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جذبہ ایمانی جس کے لیے انہوں نے خلوت کی زندگی گزاری مصائب برداشت کیے' ظلم سہے' قتل ہوئے کیا ہم اس اہمیت کو ختم کر دیں۔ محو کر دیں اور ان کے تمام کارناموں کو حماقت تصور کر لیں۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میں اس بات کا قائل ہوں کہ خدا موجود ہے اور وہ ان لوگوں کو انعام سے سرفراز کرتا ہے جو اسے خلوص سے تلاش کرتے ہیں۔ تمام الہامی کتابوں کے شروع کے چار الفاظ یہ ہیں۔

''آغاز خدا کے نام سے'' میں ان الفاظ کو اپنی ذاتی فلسفہ حیات کی بنیاد قرار دیتا ہوں۔

☆ مسٹر البرٹ ماہر حیاتیات لکھتے ہیں کیا ایک سائنسدان کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ خدا کی ذات پر اس قسم کا اعتقاد رکھے اور وجود باری تعالیٰ کا اسے انتہائی پختہ یقین ہو جتنا اس شخص کو ہو سکتا ہے جس نے سائنس کا مطالعہ نہ کیا ہو۔ سائنسی معلومات میں کوئی چیز ایسی ہے جو وجود باری تعالیٰ کی عظمت اور قدرت میں کمی کر سکے۔ اس قسم کے سوالات اکثر ان لوگوں کے ذہن میں آتے ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ سائنس دان اپنے وسیع تحقیقی مشاغل کے دوران ایسے حقائق معلوم کر لیتے ہیں جو الہامی تعلیمات کے خلاف ہوتے ہیں۔ مگر میرا ذاتی تجربہ اس سے کافی مختلف ہے۔

آج میں بڑی مسرت کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایک طویل مدت تک سائنس کا مطالعہ کرنے اور اس میدان میں کام کرنے کے باوجود ذات باری پر میرا اعتقاد بجائے کمزور ہونے کے اور زیادہ پختہ ہو گیا ہے اور اس کی بنیادیں بہت زیادہ مستحکم ہو چکی ہیں۔ سائنس کا مطالعہ خداوند تعالیٰ کی عظمت اور اس کی قدرت کی بصیرت پیدا کرتا ہے اور یہ بصیرت ہر انکشاف سے عمیق تر ہوتی ہے۔ آدمی کسی فنکار کی تخلیقات اس وقت تک صحیح طریقے سے نہیں سمجھ سکتا جب تک اس کی فطرت کو اچھی طرح سے نہ پہچان لے۔ اس طرح ہم دنیا اور اس کے باشندوں کے متعلق جس قدر زیادہ باریک بینی سے کام لیتے ہیں اس قدر خدا کی اعلیٰ فنکاری کے نمونے دیکھ کر اس کی زیادہ قدر کرتے ہیں جس نے ان کی تخلیق کی۔

انسانی تاریخ کے تمام ادوار میں انسان کے ذہن میں تین اہم ترین سوالات اٹھتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



رہے ہیں۔ میں کہاں سے آیا' میں یہاں کیوں آیا ہوں' میں کہاں جارہا ہوں۔ مابعد الطبیعات اورالٰہیات کی سینکڑوں کتابوں میں ان سوالات کے جوابات دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ زندگی کا یہ معمہ ایک بہت پرانا مسئلہ ہے۔ اس باب حیات کا موضوع یہ ہے کہ ایک معقول ذہن کے لیے خدا پرستی سب سے زیادہ اطمینان بخش جواب ہے۔ یہ نظریہ تمام دوسرے نظریات کے مقابلے میں مظاہر حقیقت کی بہتر توجیہہ پیش کرتا ہے اور ایسے سوالات رہ جاتے ہیں جن کا یہ جواب مہیا نہ کر سکے۔ ماورائی اعتقادات کے متعلق ہمارے موجودہ سائنسدان دو بڑے گروہوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ ایک کو نیچری یا فطرت پرست کہہ سکتے ہیں دوسرے کو خدا پرست کہہ لیجئے۔

فطرت پرستی کے لیے باطنی حقائق کی توجیہہ کرنا بہت مشکل ہے کیمیاوی اور طبیعاتی اصولوں کو یہ ثابت کرنے کے لیے بڑی حد تک استعمال کیا جاسکتا ہے کہ ہمارے دماغ اور جسم کس طرح کام کرتے ہیں لیکن ان سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ انسان جانوروں سے اس قدر مختلف کیوں ہوتا ہے۔ صرف اسی کو خدا کا شعور کیوں ہے۔ انسانی تحقیق کی پوری تاریخ میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں آتا کہ کسی جانور نے کبھی کوئی عبادت گاہ بنائی ہو۔ کیا یہ کافی ہے کہ دماغ اور ذہن کو ایک سمجھ لیا جائے اگر ان میں کوئی فرق نہیں تو پھر ہم حافظہ' تصور اور استدلال کی کیا توجیہہ پیش کریں گے۔ فطرت پرستی کے پاس ان تمام باتوں کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں ہے۔

خدا پرستی کا تصور کائنات ان تمام سوالات کے بڑے معقول جوابات مہیا کرتا ہے۔ اس کے مطابق ایک مافوقی ذہن جو تنظیم' تدبر اور تناسب پیدا کرتا ہے۔ ان تمام چیزوں کی پشت پر ہے۔ اس ذات نے ایک خاص وقت تمام مادہ اور قوت پیدا کی۔ اس نے اجرام فلکی کو اپنی اپنی جگہ متعین کیا اور کائنات میں وسیع ہونے کی صلاحیت پیدا کر دی۔ اس نے زمین پیدا کی اور اس پر ایسے حالات پیدا کیے کہ زندگی اس پر باقی رہ سکے۔ ان حالات کے خلاف جو اتفاقیہ حادثات پیش آجاتے ہیں وہ ایڈنگٹن کے قول کے مطابق لاکھوں میں ایک کی نسبت سے ہوتے ہیں۔ اس ذات نے انسان کو اپنی عقل کے مشابہ پیدا کیا ہے اور ایک روح عطا کی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جس میں ارادہ اور شخصیت موجود ہیں۔ اس نے انسان کے ذہن میں خدائی شعور پیدا کر دیا اس نے انسان کی تخلیق میں اخلاقی فطرت شامل کر دی اور اس کو بھی اپنی فطرت کے مماثل بنایا۔ اس کی خواہش کے مطابق تنظیم اور باقاعدگی قائم ہیں۔ حسن، سچائی، ہمت، وفاداری، بھلائی، محبت اور دوسری، نیکیاں خدا کی اس قسم کی صفات سے حاصل کی جاتی ہیں۔ انسان کا دماغ خدا کے دماغ کا پرتو ہے اور اس میں ماورائے مادہ بھی کچھ ہے جو دماغ کا آلہ کار ہے۔

☆ محقق کیمیا ایڈمنڈ کارل کہتے ہیں کہ پروفیسر ایڈون ماہر حیاتیات پرنسٹن یونیورسٹی اکثر کہا کرتے ہیں کہ زندگی کا بطور حادثہ وقوع پذیر ہو جانا ایسا ہی ہے جیسے ایک مطبع میں دھماکے سے ایک ضخیم لغت کا تیار ہو جانا۔ میں اس سے پوری طرح متفق ہوں۔ میرا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ خدا موجود ہے۔ اس نے کائنات کو پیدا کیا ہے اور وہی اس کا رب اور پالنہار ہے لیکن میں اس کی زیادہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ لفظ خدا مختلف زبانوں میں جہاں استعمال ہوا ہے اربوں کھربوں انسانوں کے لیے مختلف معانی کا حامل رہا ہے۔ اس کائنات کی تخلیق کے متعلق صرف دو نظریے ممکن ہیں۔ یا تو اسے فطرت میں پوشیدہ ایک اعلیٰ تخلیقی ذہن کی کرشمہ سازی مانا جائے یا تسلیم کر لیا جائے کہ یہ سب کچھ محض حادثے یا اتفاق کا نتیجہ ہے۔ ایک ایسے شخص کے لیے جس نے حیرت انگیز پیچیدگیوں کے باوجود نامیاتی کیمیا میں تنظیم کا مشاہدہ کیا۔ خصوصاً ذی حیات اشیاء میں حادثے یا محض اتفاق کا نظریہ قبول کرنا کسی طرح کبھی ممکن نہیں۔ کوئی شخص سالمے کی ساخت کا جتنا زیادہ سائنسی مطالعہ کرتا اور اس کے ردعمل پر غور کرتا ہے اتنی ہی زیادہ وہ اس چیز کی ضرورت محسوس کرتا ہے کہ کسی اعلیٰ منصوبہ ساز اور عظیم خالق کے وجود پر ایمان لائے۔

جب میں تجربے کے انتہائی پیچیدہ مشاغل میں گھرا ہوا لامتناہی چھوٹے چھوٹے ذروں کا مشاہدہ اور مطالعہ کرنے میں مصروف ہوتا ہوں تو اکثر خدا کی اتھاہ حکمت و دانائی پر متحیر ہو جاتا ہوں۔ کسی حیوانی عضویاتی نظام میں ایسے پیچیدہ نامیاتی اور کیمیاوی عمل ہوتے رہتے ہیں کہ کوئی انسان انہیں پوری طرح سمجھ نہیں سکتا اور یہ چنداں تعجب انگیز نہیں کہ کبھی کبھی امراض اِن میں مداخلت کرتے ہیں۔ آدمی یہی دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ اتنا پیچیدہ نظام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کس طرح باقاعدہ کام کرتا ہے۔ان تمام باتوں کا یہی تقاضا ہے کہ ایک منصوبہ ساز اور ایک بے انتہا ذہین پالنہار کا وجود تسلیم کیا جائے۔ میں اپنے کام میں جوں جوں آگے بڑھتا جاتا ہوں خدا کی ذات پر میرا اعتقاد پختہ ہوتا جاتا ہے اور منکر شرکائے کار کی روش' خواہ وہ دنیا کے کسی گوشے میں ہوں میرے لیے روز بروز معمہ بنتی جا رہی ہے۔ انسان کی بنائی ہوئی کوئی معمولی مشین بنانے والے کی محتاج ہوتی ہے پھر یہ دس ہزار گنا پیچیدہ مشین خود بخود کس طرح بن سکتی ہے اور ارتقاء پذیر ہوسکتی ہے کم از کم میری سمجھ میں تو یہ بات آتی نہیں۔

☆ ماہر ریاضی رابرٹ ھارٹن لکھتے ہیں کہ اس مباحثے میں جو یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ کیا خدا ہے یہی خدا کے وجود کی ٹھوس اور ناقابل تردید شہادت پیش کرتا ہے۔ اس سوال کے جواب کے لیے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت درکار ہے اور یہ صلاحیت یک بالاتر قوت ہی پیدا کرسکتی ہے۔ انسان کو شروع ہی سے خیر و شر کا احساس ودیعت ہوا یہ ممکن ہے کہ اس احساس کے متعلق لوگوں کے تصورات ایک دوسرے سے مختلف ہوں لیکن یہ احساس ہر انسان میں موجود ضرور ہے پھر ہم اپنے حقوق کی حفاظت اور پاسبانی کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں اور ہم یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ عدل و انصاف ہمارے لیے مخالف کے لیے بے معنی الفاظ نہیں۔ سائنسدانوں کی عظمت کا راز ان کے تجربات میں مضمر ہے۔ میں تجربے کے ذریعے خدا کے وجود کو ثابت کرسکتا ہوں۔ لیکن یہ چیز سراسر داخلی ہے۔ میرے لیے یہ شہادت ریاضی کے کسی فارمولے سے زیادہ قابل وثوق ہے۔ بتیس سال بیشتر کارنل یونیورسٹی میں تجربہ کیا گیا اور وہ خدا جس کے وجود کی مسرت انگیز شہادت مجھے ملی اس نے مجھے نئے طرز فکر نئے مقاصد' نئے غم اور نئی فرحت وانبساط سے ہمکنار کیا۔ وہ ذات میری زندگی میں اتنی زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ میں اس کی خاطر اپنا پیشہ' اپنا علم' غرض دنیا کی ہر چیز بخوشی قربان کرنے کے لیے تیار ہوں مگر یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ ارتداد کا وہ راستہ اختیار کروں جسے ترک کر چکا ہوں۔

☆ ماہر اراضیات وائن یوالٹ لکھتے ہیں خدا پر ایمان اس کی راہ میں جدوجہد کیے بغیر پختہ نہیں ہوسکتا۔ جب ہم ایمان کی علمی وجوہ پر بحث کرتے ہیں تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سائنس کے تجربات و مشاہدات سے نتائج اخذ کرنے کے جو طریقے بتائے ہیں ان پر اعتماد کیا جائے۔ دور جدید میں سائنس کا دائرہ کار وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ مگر خدا کی ہستی کا ثبوت خالص سائنٹفک بنیادوں پر فراہم نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا مادہ اور توانائی کا مجموعہ نہیں۔ وہ لامحدود ہے اس لیے محدود ذہن اس کا ادراک نہیں کر سکتا۔ اس طرح وہ تجربات و مشاہدات کی محدود دنیا میں بھی سما نہیں سکتا۔ ایمان باللہ سراسر ایک داخلی کیفیت ہوتی ہے۔ ایمان یا اعتقاد کوئی ایسی اجنبی چیز نہیں جس سے انسان قطعی طور پر نامانوس ہو اس کا ہر سائنسدان سہارا لیتا ہے۔ حیات انسانی اتنی مختصر ہے کہ وہ خود ہر تجربہ کرنے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ عام طور پر انسان چند تجربات کر کے قدرت کے ان مظاہر کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے جو بنیادی اہمیت رکھتے ہیں اور باقی معاملات میں وہ اپنے بیشتر سائنسدانوں پر اعتماد کر لیتا ہے۔ انسان نے جو کچھ علم حاصل کیا ہے وہ ماضی کے تجربات کا نچوڑ ہے۔ مثال کے طور پر بہت کم لوگ ایسے ہیں جنہوں نے روشنی کی رفتار کو خود ماپا ہو۔ اسی طرح سائنسدان مفروضات کی صحت تسلیم کر کے آگے بڑھتے ہیں۔ پھر ستاروں اور سیاروں کی ساخت اور کہکشاں میں ان کے مقامات کا تعین اور ان کے باہمی فاصلوں کا اندازہ' یہ سب بالواسطہ تجربات اور مشاہدات کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ ظاہر بات ہے کہ ایک فرد کو اس قسم کی بہت سی چیزوں پر ایمان ہی لانا پڑتا ہے مگر یہ ایمان افراد سے اندھی تقلید کا مطالبہ نہیں کرتا۔ اس کی صحت کو آثار و شواہد سے اچھی طرح جانچا اور پرکھا جا سکتا ہے۔

خداوند تعالیٰ نے اپنے انبیاء کے ذریعے اپنا منشاء دنیا پر واضح کر دیا ہے اس نے جو الہامی کتب نازل فرمائی ہیں ان میں خدا اور انسان کے باہمی تعلق پر بحث کی گئی ہے۔ ان میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کی ذہنی اور جسمانی ساخت کیسی ہے اسے اس عالم ناسوت میں کس قسم کے حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس کی ضروریات کیا ہیں اور انہیں کس طرح پورا کیا جا سکتا ہے۔

یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ اس کائنات کا ایک مقصد اور مدعا ہے جب ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ دنیا میں جو کچھ پیدا کیا گیا ہے اسے ایک حکیم ذات نے پیدا کیا ہے تو اس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نتیجہ خود بخود برآمد ہو جاتا ہے کہ اس کائنات کی تخلیق میں حکمت اور دانائی ملحوظ رکھی گئی ہے۔ خدا کے وجود کا اقرار زیادہ تر اعتقاد کا معاملہ ہے مگر یہ ایمان انسانی مزاج کے عین مطابق ہے اور اس کی فطرت میں داخل ہے۔ ایمان اندھی تقلید نہیں بلکہ اس کی بنیاد عقل اور تجربے پر رکھی گئی ہے اور بہت سے اشخاص ہو گزرے ہیں جنھوں نے خدا کے ساتھ براہ راست تعلق پیدا کیا ہے۔

☆ ماہر طب پال ارنسٹ وجود باری تعالیٰ کے بارے میں لکھتے ہیں۔ میں یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ میں خداوند تعالیٰ کے وجود پر ایمان کامل رکھتا ہوں۔ میرا یہ اعتقاد محض روحانی نوعیت احساسات کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ طبابت سے بھی اس کی پوری طرح تصدیق ہوتی ہے اور میرے ان تجربات نے میرے ایمان کو تقویت پہنچائی ہے۔ ایک طبیب کی حیثیت سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جب تک میں اپنے آپ کو ادویہ کے ساتھ ساتھ روحانی طور پر مسلح نہ کروں اس وقت تک میں کامیابی کے ساتھ بیماریوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا کیونکہ یہ ادھورا معالجہ ہوگا۔

بہت سے نفسیاتی عوارض کی وجہ خوف و ہراس ہوتا ہے اور ان کا تنہا علاج یہی ہے کہ انسان کا خدا پر کامل ایمان ہو جن کو یہ نعمت حاصل ہو جائے ان کی صحت بہت جلد بحال ہو جاتی ہے۔

جب تک انسان اپنے عزائم اور ارادوں کو تعلیمات الٰہی سے ہم آہنگ نہیں کرتا اس وقت تک اس کا ذہنی اختلال دور نہیں ہو سکتا اور وہ عوارض کا شکار رہتا ہے۔ میرا اس پر ایمان ہے کہ خدا ہے اور شکستہ ہڈیاں اور شکستہ دل اس کی رحمت سے جڑ جاتے ہیں۔

☆ ماہر نباتات سیل بائس کہتے ہیں جب میں سائنس کی دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تو اس میں ایک برتر ذات کے منصوبے، تدبیر اور نظم کے شواہد دیکھتا ہوں۔ تم کسی ایسی وادی سے گزرو جسے آفتاب کی کرنوں نے منور کر رکھا ہو یا کسی پھول کی حسین بناوٹ پر غور کرو، کسی پہاڑی پرندے کا نغمہ سنو، تو تمہیں اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ یہ کائنات ایک بااختیار ہستی کی منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے۔ کیا پھولوں میں محض اتفاق سے ایسا رس پیدا ہو گیا ہے کیا کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اتفاقی حادثہ ہے۔ کیا یہ سب شواہد اس بات پر دلالت نہیں کرتے کہ قدرت کی ان کرشمہ سازیوں کے پیچھے خدا کا غیر مرئی ہاتھ کارفرما ہے اور یہ سب کچھ اسی کے ارادے اور مشیت کے مطابق ہو رہا ہے۔ ہاں میرا خدائے لم یزل پر ایمان ہے وہ خدا جو نہ صرف قادر مطلق ہے بلکہ رب العالمین بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انسان سے گہرا تعلق رکھتا ہے جو اشرف المخلوقات ہے۔ میرا یہ عقیدہ محض مذہب کا رہین منت نہیں بلکہ یہ انفس و آفاق پر غور و فکر کا نتیجہ ہے۔

کاش انسان یہ سمجھتا کہ دنیا کے یہ سارے انکشافات اس حقیت کے آئینہ دار ہیں کہ اس کائنات کے پیچھے ایک عقل کام کر رہی ہے۔

انسان کے بدن میں غذا جن مختلف مراحل سے گزرتی ہے اور اس میں جو تبدیلیاں ہیں ان کا گہری نظر سے جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ محض اتفاق کی کرشمہ سازی نہیں ہو سکتی۔ انسان کے لیے اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ وہ اس امر کا اعتراف کر لے کہ اس کائنات میں خدائی اصول کارفرما ہیں۔

سائنس خدا کے وجود پر گواہ ہے ایسا خدا جو روزمرہ زندگی میں بھی موجود ہے۔ ہم ستاروں کی تصویریں لے سکتے ہیں۔ اور آسمانوں پر ان کے راستے متعین کر سکتے ہیں۔ مگر خدائے واحد کے وجود کی ایسی مخصوص مادی شہادت فراہم نہیں کی جا سکتی۔ خدا کی معرفت حاصل کرنے کے لیے اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا ضروری ہے جب تک ہم اس کی طرف متوجہ نہ ہوں اس کی تخلیق پر غور نہ کریں اس وقت تک وہ ہمارے ذہن میں نہیں آتا اور ہم ضدی بچوں کی طرح ایک بدیہی حقیقت کو جھٹلانے کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن اگر ہم ایک مرتبہ اس کے نور کی پرچھائیں دیکھ لیں تو پھر دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اس کی تکذیب کے لیے تیار نہیں کر سکتی۔ یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ اگر ہم خود اس کی ذات پر غور و فکر نہ کریں تو محض دلائل کے زور سے اسے دل و دماغ میں کس طرح اتارا جا سکتا ہے۔ وہ انہی کو دکھائی دے گا جو اسے ڈھونڈ رہے ہیں۔

ہاں میرا خدا پر ایمان ہے وہ اس کائنات کا خالق اور مالک ہے اور میرا رفیق بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ میں اس کے وجود کو انفس اور آفاق دونوں میں دیکھتا اور محسوس کرتا ہوں۔

☆ ماہر عضویات ڈاکٹر انڈریو (پی ایچ ڈی) وجود باری تعالیٰ پر کہتے ہیں کہ کیا خدا ہے۔ یقیناً ہے مجھے اس کے وجود کا اتنا ہی محکم یقین ہے جتنا کہ اس کائنات کی دوسری حقیقتوں کا یقین ہے۔ میں جس قدر وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ہوں اور دنیا میں موجود ہوں اس سے کہیں زیادہ وثوق کے ساتھ خدا کے وجود کا دعویٰ کر سکتا ہوں۔

ایمان باللہ ہی سے اس کائنات کے وجود کی صحیح تعبیر و توجیہہ کی جاسکتی ہے اسی کے ذریعے انسانی ذہن میں یہ خیال راسخ ہوتا ہے کہ انسان اپنی ایک مستقل شخصیت رکھتا ہے۔ محض مادہ اور قوت کا پیکر نہیں ہے۔ یہی وہ عقیدہ ہے جو انسان میں یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ نوع بشر کے سارے ارکان فطرت کے اعتبار سے برابر اور ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ اخوت میں مربوط ہیں اور پھر اس بلند تر ذات پر ایمان ہی ہمیں اپنے حقوق سے آشنا اور فرائض سے آگاہ کرتا ہے۔ ان حقوق اور فرائض کی تہہ میں یہ بنیادی تصور کارفرما ہے کہ ہم سب کسی ایک ذات کی نگاہ میں ہیں۔ جس کی محبت پاک اور انصاف بے لاگ ہے۔ یہ نظریہ حیات رکھنے سے ہم میں اس بات کا شعور پیدا ہوتا ہے کہ رشد و حیات یا فلاح و کامرانی کا واحد سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی مشیت کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ اس لیے قدرتی طور پر یہ عقیدہ انسان کو قوت و طاقت کے ایسے لازوال خزانے عطا کرتا ہے جس کی کوئی نظیر نہیں پیش کی جاسکتی۔ یہ عقیدہ ہی وہ محکم اور ٹھوس بنیاد ہے جس پر مستقل اور پائیدار اقدار کا ایک عظیم الشان عمل تعمیر ہوتا ہے کیونکہ ازل اور ابد کا تصور اسی سے وابستہ ہے۔ یہ قول ہے کہ خدا موجود ہے جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ اور یہ دعویٰ کہ خدا نہیں ہے ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ ملحدوں نے باری تعالیٰ کے وجود کی نفی تو کی ہے لیکن اس کے انکار کے جواز میں آج تک کوئی عقلی ثبوت نہیں فراہم کر سکے۔ ایک آدمی کو اس بات کا پورا اختیار ہے کہ وہ کسی چیز کے متعلق شبہ ظاہر کرے لیکن اسی کے ساتھ اس کا یہ فرض بھی ہے کہ وہ اس اشتباہ کے جواز میں کوئی ٹھوس اور عقلی دلیل بھی پیش کرے۔ میری نظر سے آج تک نہ کوئی ایسی تحریر گزری نہ میں نے کبھی کوئی ایسی تقریر سنی جس میں یہ بات عملی استدلال سے ثابت کی گئی ہو کہ خدا کا وجود محض افسانہ ہے۔ اس کے برعکس بہت سی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ایسی کتابیں میرے زیر مطالعہ آئی ہیں جن سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ خدا موجود ہے۔ پھر میں نے اس خوشگوار اثر کا بھی جائزہ لیا ہے جو ایمان باللہ لوگوں کے قلب و دماغ پر مرتب کرتا ہے اور ان مضر نتائج سے بھی واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے جو انکار خدا سے پیدا ہوتے ہیں۔

بیشتر دہریے اور کچھ عیسائی بھی خدا کو ایک ایسی شخصیت خیال کرتے ہیں۔ جس سے انسان سودے بازی کر سکتا ہے۔ وہ بسا اوقات یہ کہتے سنے گئے کہ میں خدا پر ایمان لاؤں گا اگر وہ ہمیں بارش سے نواز دے یا سیلابوں کی روک تھام کرے یا میرے کرب و اضطراب کو سکون و اطمینان سے بدل دے یا دنیا سے برائی ناانصافی اور ظلم و جبر کا خاتمہ کر دے۔ اگر رحیم و کریم خدا فی الواقع موجود ہوتا تو میرے مسوڑھوں میں ٹیس کیوں اٹھتی۔ اس قسم کے لغو طرز استدلال کا مطلب یہ ہوا کہ میں خدا پر صرف اس صورت میں ایمان لا سکتا ہوں جب وہ اس کائنات کو میرے پیش کردہ منصوبے کے تحت دوبارہ تعمیر کرنے پر رضامند ہو جائے اور اس نظام کی تخلیق میں میری عقل کو ایک فیصلہ کن قوت کی حیثیت سے شریک کرے۔

معرفت الٰہی کا سیدھا اور معقول راستہ یہ ہے کہ ہم اپنے دماغ کو ہر قسم کی نفسانیت سے پاک کریں۔ اور اپنے راستے سے وہ سارے مواقع دور کر دیں جو صحیح انداز فکر کی راہ میں بالعموم حائل ہوتے ہیں۔ یہی وہ طریقہ ہے جس سے خدا پر ایمان پختہ ہوتا ہے میں نے ایک سائنسدان کی حیثیت سے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ادراک سے ماوراء حقائق کے اسباب کو معلوم کرنے پر صرف کیا ہے۔ میرا ذہن کائنات کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ نظام تکوینی کے ماوراء اس حقیقت کا کھوج لگانے پر مصر رہتا ہے جو عام روحانی اقرار کا واحد سرچشمہ ہے۔ اپنی تحقیق کے دوران میں نے طبیعی اخلاقی علوم کا اچھا خاصہ مطالعہ کیا۔ میں اس چیز سے غافل نہیں ہوں کہ بہت سے نامور مصنفین نے جن میں مشہور و معروف فلسفی اور مفکرین شامل ہیں اس میدان میں جا بجا ٹھوکریں کھائیں ہیں اس سلسلے میں انہوں نے یا تو معروف حقائق سے مجرمانہ تغافل برتا ہے یا محسوسات سے بلند ہو کر سوچنا اور غور کرنا گوارہ نہیں کیا۔ وہ سائنسدان جو ہمیشہ محسوسات کے پیچ و خم ہی میں الجھتے رہتے ہیں دراصل اپنی ترقی کی راہ میں خود ہی مواقع پیدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کرتے ہیں۔ ایک صاحب فکر انسان حقیقی کامیابی اسی حالت میں حاصل کر سکتا ہے جب وہ مادے کی تنگ و تاریک دنیا سے نکل کر کائنات میں ہم آہنگی کے ادراک کو اپنا رہنما تسلیم کرنے پر آمادہ ہو اور پھر ایمان، محبت اور صداقت کا زادراہ لے کر آگے بڑھنے کی فکر کرے۔

کئی سال پہلے کا ذکر ہے کہ بہت سے تاجر کھانے کی میز پر بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ اسی دوران ایک سائنسدان کا ذکر آ گیا۔ ایک نے کہا وہ پکا ملحد ہے ایک اور تاجر نے اس پر گرہ لگائی اور بڑے وثوق کے ساتھ یہ دعویٰ کر دیا کہ سائنسدانوں کی اکثریت خدا کی منکر ہوتی ہے اور میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اشاروں اشاروں میں مطالبہ کیا کہ میں اس بارے میں اپنے احساسات پیش کروں۔ میں نے اس رائے کی پرزور تردید کی اور کہا کہ یہ سائنسدانوں پر محض اتہام ہے کیونکہ میں یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ سائنس کی دنیا میں جتنے نامور لوگ گزرے ہیں اور جنہوں نے انسانیت کو اپنی تحقیقات سے بہرہ مند کیا ہے ان کی اکثریت خداوند تعالیٰ کے وجود کی قائل رہی ہے۔ ان میں سے بعض کے خیالات کو یا تو غلط رنگ میں پیش کیا گیا ہے یا لوگوں کو انہیں سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔ انکار خدا تو اس انداز فکر کے ہی منافی ہے جس کے مطابق سائنسدان سوچتا اور تحقیق کے میدان میں آگے بڑھتا ہے اور اپنے کام کا آغاز ہی اس بنیادی تصور سے کرتا ہے کہ کوئی مشین، مشین ساز کی قوت فکر و عمل کے بغیر وجود میں نہیں آ سکتی۔ میرے نزدیک اس سے بڑی حماقت اور کوئی نہیں کہ یہ فرض کر لیا جائے کہ عمیق اور گہرے خیالات، مقدس احساسات و جذبہ اور نیک اور صالح افعال کسی برتر ذات کے وجود کا ثبوت نہیں ہیں۔ یہ سب کیفیات یہ سارے افکار و اعمال اس سب سے ارفع و اعلیٰ ذات، اس خالق و مالک کے وجود کی گواہی دیتے ہیں۔

منکرین خدا کے نظریات کے سرسری جائزے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ان لوگوں کے دماغ میں فتور ہے اور یہ سادہ سی حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ کائنات کی علت غائی کی معرفت حاصل سمجھ میں آتی ہے اور اگر اس کے وجود سے انکار کر دیا جائے تو یہ سارا نظام عالم ایک ناقابل فہم معمہ بن جاتا ہے۔ آئن سٹائن نے کہا ہے کہ جو شخص اپنی اور اپنے ابنائے جنس کی زندگی کو بالکل بے مقصد سمجھتا ہے وہ نہ صرف بدنصیب ہے بلکہ اسے زندگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



گزارنے کا قطعاً کوئی حق حاصل نہیں۔ آئن سٹائن کے اس بیان پر میں صرف اس قدر اضافہ کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو زندگی بسر کرنے کا صرف اس لیے موقع دینا چاہیے کہ ممکن ہے وہ الحاد کے بعد ایمان کی طرف لوٹ آئے۔ خدا ایک حیی و قیوم ہستی ہے۔ جسے کبھی فنا نہیں جو نہ تو مادہ ہے نہ کوئی جسم رکھتا ہے۔ اسے حادثے اور اتفاق سے بھی تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ وہ مکمل و اکمل ذات ہے ساری نیکیوں کا واحد سرچشمہ اور وہ کسی سے نفرت نہیں کرتا وہ اپنی ذات میں لا محدود ہے وہ خاص سچائی ہے۔ اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ وہ محبت اور مشیت کا مظہر ہے اسے نہ بھوک لگتی ہے' نہ پیاس محسوس ہوتی ہے۔ سارے اخلاقی ضابطوں اور نیک اعمال کا منبع اور مبداء ہے۔

حیات انسانی کا روحانی اور اخلاقی پہلو یہ کہ اسے کیا کرنا چاہیے انسانی فلاح و بہبود کے نقطہ نظر سے تغیر کائنات سے بھی کہیں زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ دور جدید کا سب سے اہم مسئلہ اخلاقی و روحانی ہے۔ ہمیں اس وقت سب سے زیادہ جس چیز کی فکر لاحق ہے وہ یہ ہے کہ کسی طرح سالماتی قوت کو بنی نوع انسان کی تباہی اور بربادی پر صرف کرنے کی بجائے انسانی فلاح و بہبود پر صرف کیا جائے۔ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ ماضی میں انسانیت کو جن اہم مسائل سے سابقہ پڑا ان کی نوعیت سراسر اخلاقی تھی۔ محبت' عدل و انصاف رحم ایسے اعلیٰ اقدار ہیں جنہیں نہ گنا جا سکتا ہے اور نہ ناپا تولا جا سکتا ہے۔ میں یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ انسانیت کے مستقبل کا سارا دارو مدار اسی پر ہے کہ وہ ان ابدی اقدار حیات کو اپنانے کو تیار ہوگی یا نہیں۔ بنیادی ضروریات پوری ہو جانے کے بعد انسان اگر صحیح معنوں میں سکون اور طمانیت کا متمنی ہے تو اسے لازمی طور پر اُسے رُوحانی اور اخلاقی اقدار کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔

تاریخی شواہد کے جائزے سے اور مسلسل غور و فکر کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ ایک انسان اخلاق اقدار کو اپنانے کے لیے صرف اسی صورت میں تیار ہوتا ہے جب اسے اس بات کا یقین کامل ہو کہ قادر مطلق ہستی جو ہر لحاظ سے کامل و اکمل ہے انسان کے فکر و عمل کی رہنمائی کرتی ہے۔ محض کائنات میں نظم و ترتیب کی موجودگی اور قانون علت کی فرماں روائی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اعتراف سے مذہب کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ مذہب کی حد اس احساس سے شروع ہوتی ہے کہ انسان کو اپنی روز مرہ زندگی میں خدا کے بنائے ہوئے ضابطہ حیات کا پورا پورا احترام کرنا چاہیے۔ حال کے روح فرسا واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ اخلاق' حق و انصاف اور آزادی کی بنیاد اگر خدا ترسی پر قائم نہ ہو تو اس سے نہایت خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ نوع بشر کے لیے سکون و اطمینان کی زندگی صرف خدا پرستانہ ماحول میں ممکن ہے۔ انسانیت میں مساوات کی روح اخلاقی قوانین ہی سے بیدار ہو سکتی ہے۔

## حاصلِ کلام / قابلِ غور

آج وہ لوگ جن کے پاس زیادہ علم نہیں ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں وہ ان عظیم سائنس دانوں کی آراء بار بار پڑھیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں شک یقینِ کامل میں بدل جائے گا آزمائش شرط ہے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# کیا مذہب انسان کی ضرورت ہے؟

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا اور اپنی پہچان کرانے کے لیے انبیاء کرام کو بھیجا۔ آثار قدیمہ، علم الانسان اور جغرافیائی تحقیقات نے یہ واضح کر دیا ہے کہ اب تک انسانوں کی کوئی مستقل قومی یا تہذیبی زندگی ایسی نہیں رہی ہے جو مذہب کی کسی نہ کسی شکل سے یکسر عاری رہی ہو۔ یہ چیز اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ مذہب انسان کی بنیادی ضرورت ہے جس کے بغیر اس کی دنیوی زندگی خطرات کا شکار رہتی ہے اور اس کی روحانی سکون کی طلب تشنگی کا شکار رہتی ہے۔ انسان روح اور جسم کا مرکب ہے جس طرح انسان کی جسمانی ضروریات اور اس کے تقاضے ہیں اسی طرح روح کی ضروریات اور الگ تقاضے ہیں۔ یعنی جسم روح کے بغیر کچھ نہیں اور روح جسم کے بغیر کچھ نہیں۔ مذہب کا تعلق انسان سے نہایت قدیمی اور نہایت گہرا ہے۔ مذہب سے تعلق کا اظہار مختلف مذاہب میں مختلف عقیدوں، مخصوص اعمال، رسومات، مخصوص پابندیوں، مخصوص قوانین، اخلاقی ضابطوں، مخصوص رویوں، مختلف حرکات و سکنات اور بے شمار دیگر صورتوں میں ہوتا ہے۔ مذہب کے دو پہلو ہیں۔ اس کا ایک پہلو انسان کی باطنی زندگی سے تعلق رکھتا ہے جہاں وہ مذہب کی حقیقت سے بطور ایک مضبوط تعلق اور باطنی واردات کے دو چار ہوتا ہے۔ یہی وہ پہلو ہے جہاں انسان مختلف باطنی تجربات سے گزرتا ہے یہاں مذہب انسان کی باطنی تشنگی دور کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اگر باطنی طور پر دیکھیں تو مذہب انسان کی روح کی پکار ہے۔

مذہب کا دوسرا پہلو فرد کی معاشرتی زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ یہاں مذہب ایک ایسی مخصوص روایت کی شکل میں سامنے آتا ہے۔ جو ایک طرف تو افراد کی مذہبی اجتماعیت کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے اور دوسری طرف اپنے تعلق سے فرد کے لیے مذہب کے عملی اور اجتماعی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اظہار کو بھی ممکن بناتا ہے۔

## لغوی معنی اور مذہب کی تعریف

مذہب کے لغوی معنی ''چلنے کا راستہ یا زندگی گزارنے کا راستہ۔'' انگریزی زبان میں مذہب کے لیے Religion کا لفظ ہے جو لاطینی زبان سے ماخوذ ہے۔ اس کا مفہوم عقیدہ' نظریہ اور پوجا پاٹ کا نظام ہے۔ الغرض وہ ضابطہ حیات جس پر عمل پیرا ہو کر انسان دنیا میں کامیاب اور آخرت میں فلاح یاب ہو سکے مذہب کہلاتا ہے۔ بعض الفاظ اور اصلاحات ایسی ہیں جن کا مفہوم ہم سمجھتے ہیں اور محسوس تو کرتے ہیں لیکن ان کی جامع تعریف مشکل ہوتی ہے۔ مثلاً محبت' صداقت اور شجاعت وغیرہ۔ یہی معاملہ مذہب کا بھی ہے۔ اس کی تعریف مختلف مفکرین نے مختلف کی ہے۔ سرای' بی ٹیلر نے مذہب کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے۔ ''یعنی مذہب روحانی مخلوقات پر ایمان لانے کا نام ہے۔'' کانٹ کہتا ہے۔ ''ہر فریضہ کو خدائی حکم سمجھنا یہ مذہب ہے۔'' فرید وجوی بک نے لکھا ہے کہ ''مذہب ان معقول حالات کے مجموعہ کا نام ہے جن کا مقصد یہ ہے کہ تمام افراد انسانی رشتہ میں منسلک ہو جائیں۔ مذہب انسان کے لیے ایک ابدی چیز ہے۔'' پرونائٹ ہیڈ لکھتا ہے ''مذہب اعتقاد کی اس قوت کا نام ہے جس سے انسان کا باطن پاک ہو جاتا ہے۔ یعنی مذہب ان صداقتوں کے مجموعہ کا نام ہے جن میں یہ قوت ہوتی ہے کہ وہ انسان اور انسانی کریکٹر میں انقلاب پیدا کر دیتی ہے بشرطیکہ انہیں اخلاص کے ساتھ قبول کیا جائے اور بصیرت کے ساتھ سمجھا جائے۔'' بقول پارکر ''مذہب خدا کے اندرونی اور بیرونی توانین کی اطاعت کا نام ہے جو اس نے ہماری فطرت میں رکھے ہیں۔''

## دین کا مفہوم

عام گفتگو میں دین اور مذہب کے الفاظ ہم معنی الفاظ کے طور پر بولے جاتے ہیں لیکن اگر باریک بینی سے دیکھا جائے تو دونوں الفاظ میں فرق ہے۔ لفظ مذہب محدود معنی رکھتا ہے جبکہ دین کہیں زیادہ وسیع مفہوم میں مستعمل ہے۔

دین کی جمع ادیان ہے۔ ''دین'' مذہب کے لیے اسلامی اصطلاح ہے۔ دین سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مراد جامع زندگی اور کامل ضابطہ حیات ہے۔ اس طرح دین ہماری پوری زندگی پر محیط ہے۔ اس میں تمام شعبہ ہائے زندگی' عقائد وعبادات' اخلاقی معاشرت' معیشت اور سیاسی امور شامل ہیں۔ دین کا مقصد انفرادی اصلاح اور اجتماعی فلاح رہا ہے۔ تمام انبیاء علیھم السلام حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک ایک ہی دین اسلام کے داعی تھے۔ مختلف اقوام نے اصل دین کو بگاڑ دیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی بھیجے تاکہ اصل ہدایت دوبارہ انسانوں تک پہنچائیں۔ یہ دین اپنی آخری اور تکمیل شکل میں نبی اکرم ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے اور آج بھی اپنی اصلی شکل میں موجود ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک محفوظ رہے گا۔

علاوہ ازیں قرآن مجید میں دین' اطاعت' بندگی' ضابطہ وطریقہ نیز محاسبہ اور جزا وسزا کے معانی میں مستعمل ہوا ہے اس طرح دین ایک کامل نظام زندگی کی نمائندگی کرتا ہے جس کے اجزاء ترکیبی مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اس کا اقتدار اعلیٰ۔
2۔ اس حاکمیت الٰہی کی اطاعت وفرمانبرداری۔
3۔ ایک مکمل نظام فکر وعمل جو اس حاکمیت کے تابع ہو۔
4۔ جزاء وسزا جو اس نظام کی اطاعت یا نافرمانی کے بدلہ دی جائے۔

اس طرح ''دین'' خالص قرآنی اور اسلامی اصطلاح ہے جو مذہب سے کہیں زیادہ وسیع اور جامع ہے۔ الغرض دین سے مراد ایسا کامل اور جامع نظام زندگی ہے جس میں انسان اللہ تعالیٰ کا اقتدار اعلیٰ تسلیم کرے اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری پر عزت وانعام کا امیدوار ہو اور اس کی نافرمانی پر ذلت وخواری اور عذاب سے ڈرے۔ اقتدار اعلیٰ کا یہ مرتبہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے اور اسلام ہی وہ دین ہے جو اس اقتدار کی اساس پر قائم ہے اور اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لیے درست طریقہ زندگی قرار دیا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

☆ ''آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور اسلام کو تمہارے لیے دین پسند کیا۔ (المائدہ۔3:5)

آل عمران میں فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



☆ ''بے شک اللہ کے نزدیک تو اصل دین اسلام ہے۔'' (آل عمران۔3:99)

دوسری ایک اور جگہ فرمایا کہ

☆ ''اور جو اسلام کے سوا اور کوئی دین تلاش کرے گا اس سے وہ دین ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔'' (آل عمران۔3:85)

مذہب ایک فطری چیز ہے اور انسان کی روح کی آواز ہے۔ مذہب کے فطری ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ہر قوم اور ہر نسل میں مذہب مشترک امر ہے جس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ مذہب ایک فطری چیز ہے۔ پروفیسر سیبٹر (Sabater) لکھتا ہے میں کیوں پابند ہوں؟ اس لیے کہ اس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ پابند مذہب ہونا میری ذاتیات میں ہے۔ لوگ کہیں گے کہ یہ وراثت یا تربیت یا مزاج کا اثر ہے۔ میں نے خود اپنی رائے پر اعتراض کیا ہے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے اور وہ حل نہیں ہوتا۔ مذہب کی ضرورت جس قدر مجھ کو اپنی ذاتی زندگی کے لیے ہے اس سے زیادہ عام سوسائٹی کو ہے۔ مذہب کے شاخ و برگ ہزاروں مرتبہ کاٹ ڈالے گئے لیکن جڑ ہمیشہ قائم رہتی ہے جو کبھی زائل نہیں ہوسکتی۔ مذہب کا چشمہ روز بروز وسیع ہوتا جاتا ہے۔ انسانیت کی زندگی مذہب ہی سے قائم ہوتی ہے اور اسی سے لذت پائے گی۔

## دین/ مذہب کی ضرورت و اہمیت

بنی نوع انسان کو مذہب کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اس سوال کا قطعی جواب اثبات میں ہے۔ انسان کو واقعی مذہب کی ضرورت ہے۔ انسان چونکہ روح اور جسم کا مرکب ہے اور روح اور جسم کے الگ الگ تقاضے اور ضروریات ہیں اس لیے مذہب میں روح اور جسم کی تمام ضروریات اور مسائل کا مکمل حل موجود ہے۔ مذہب کی ضرورت انسان کی سرشت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ اپنا منہ سب سے موڑ کر دین کی طرف کرلو یہی وہ فطرت ہے جس پر خدا نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ (الروم۔30:30) مذہب کی ضرورت اور اہمیت کی بے شمار وجوہ ہیں جن میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## روحانی ضروریات

اللہ تعالیٰ نے مادی ضروریات کے ساتھ ساتھ روحانی ضروریات کو پورا فرمایا ہے۔ روحانی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مبعوث فرمائے۔ یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ نے تنہا نہیں چھوڑا کہ اندھیرے میں بھٹکتا پھرے جب کہ اپنے مقدس وجودوں کے ذریعہ اپنی مقدس تعلیمات انسانوں تک پہنچائیں تا کہ وہ روحانی سکون حاصل کر سکے۔ ارشادِ خداوندی ہے کہ

☆ ''پس میری طرف سے تمہیں ہدایت پہنچتی رہے گی اور جو میری اس ہدایت میں زندگی گزارے گا اس پر کوئی حزن و ملال نہیں ہوگا۔ (البقرہ۔38:2)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور ہر زمانہ اور ہر قوم و ملت کی طرف اپنے انبیاء علیھم السلام مبعوث کیے تا کہ انسان کی روحانی ہدایت کا سامان بہم پہنچایا جائے۔ ارشادِ خداوندی ہے کہ

☆ ''اور کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس میں کوئی ڈرانے والا ہادی نہ آیا ہو۔'' (فاطر۔4:35)

☆ دوسری جگہ فرمایا ہے کہ'' اور ہر قوم کے لیے رسول بھیجا۔ (یونس۔27:10)

تمام انبیاء کرام ایک ہی روحانی سرچشمہ سے سیراب ہوتے تھے اور آگے انسانیت کو سیراب کرتے تھے حتیٰ کہ آخر الزمان نبی حضرت محمد ﷺ اس روحانی ہدایت کی تکمیل کرنے والے تھے اب قیامت تک روحانی پیاس کو بجھانے کا بہترین ذریعہ اسلام ہی ہے۔

پس مذہب کی پہلی غرض اللہ تعالیٰ پر کامل یقین پیدا کرنا ہے۔ تمام مذاہب خصوصاً اسلام نے خدا پر کامل یقین اور معرفت تامہ پیدا کرنے کے اصول بھی بیان کیے ہیں۔ یعنی عبادت توبہ و استغفار' دعا اور خدمتِ خلق۔ جب انسان کو اللہ کی معرفت تامہ حاصل ہو جاتی ہے تو اس وقت وہ انسان ایک نجات یافتہ انسان بن جاتا ہے اور اپنی پیدائش کے مقصد کو پالیتا ہے۔

## عائلی زندگی

اللہ کی ہستی اور روحانی تعلیمات پر عمل کے بعد اہم امر عائلی زندگی ہے۔ عائلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



زندگی انسانی فطرت کی پہلی مادی جھلک ہے۔ مذہب نے عائلی زندگی کو خوبصورتی سے گزارنے کے لیے قواعد وضوابط عطا کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہر چیز کے جوڑے پیدا فرمائے ہیں یعنی نر اور مادہ اور یہی بقائے نسل کے ضامن ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے کہ

☆ ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک ہی اصل سے پیدا کیا ہے اور اس سے اس کا جوڑا پیدا کیا ہے اور ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں پھیلائیں۔'' (النساء۔4:4-1)

تمام دُنیا کی رونق مرد اور عورت کے باہمی اختلاط کا نتیجہ ہے۔ تمام مذاہب میں باہمی اختلاط کے قوائد بیان کیے گئے ہیں تا کہ مرد اور عورت ان ضوابط کی پابندی کریں اور برائیوں سے محفوظ رہیں۔ مذاہب میں عورت اور مرد کے حقوق وفرائض بیان کر دیئے ہیں تا کہ وہ ایک دوسرے سے خوشی، سکون اور لذت حاصل کرسکیں اور دنیا کی جنت حاصل کرسکیں۔ دنیا کی جنت وہ گھریلو سکون اور راحت ہے اور یہ سکون ایسے گھروں کو میسر ہے جن کے بڑے اور چھوٹے خدا اور مذہب کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔

## معاشرتی ضرورت

انسان جب گھر سے باہر نکلتا ہے تو معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ مل جل کر رہنا اور معاشرتی زندگی گزارنا انسان کی ایک فطری ضرورت ہے۔ لہٰذا بہتر معاشرتی زندگی گزارنے کے لیے اسے مناسب قوانین وضوابط کی ضرورت ہے۔ اگر معاشرتی زندگی کے لیے کوئی اصول اور ضابطہ نہ ہو تو معاشرہ انتشار اور خلفشار کا شکار ہو جاتا ہے۔ مذہب انسان کی یہ معاشرتی ضرورت پوری کرتا ہے۔ معاشرتی زندگی کے بے شمار مسائل ہیں مثلاً زوجین کے حقوق وفرائض، اولاد کے فرائض، والدین کے حقوق وغیرہ۔ اگر انسان خود ان امور کا تعین کرے تو افراط اور تفریط کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ مذہب کی یا دوسرے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ رہنمائی ہے جن قواعد وضوابط کی بدولت ایک پاکیزہ اور حسین معاشرے کا قیام عمل میں آتا ہے اس میں تمام لوگوں کو ان کے حقوق ملتے ہیں جس کی بدولت ہر طرف سکون، خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ گویا Heaven on the earth یعنی اس وقت دنیا جنت ارضی بن جاتی ہے۔ اگر انسان مذہب کے احکامات کے مطابق زندگی گزارتا ہے تو وہ ایک سنہری دور میں داخل ہو جاتا ہے۔ ماہر عمرانیات ڈاکٹر فرائڈ مین لکھتے ہیں کہ ''اب وقت آ گیا ہے کہ یہ امر تسلیم کر لیا جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کہ انسان خدا کی رہنمائی کے بغیر قانون نہیں بنا سکتا۔ الہامی قوانین اس لحاظ سے بھی انسان کی خود ساختہ قوانین پر فوقیت رکھتے ہیں کہ الٰہی قانون اٹل ہوتا ہے جس میں کوئی رد و بدل نہیں کر سکتا۔ لیکن انسانی قوانین لیل و نہار کی گردشوں کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔"

یہ مذہب کا ہی کمال ہے کہ اس نے انسان کو ایک معاشرے کی صورت میں منظم کر کے اس کے تمام معاشرتی مسائل کا بہترین حل پیش کیا ہے۔

## اخلاق ساز قوت

یہ بات تجربہ سے ثابت ہے کہ لادینیت اور ترک مذہب اخلاقی اقدار کے لیے مہلک ہیں۔ زندگی کی شب تاریک صرف مذہب کی روشنی سے منور ہو سکتی ہے۔ جو دنیا کی سب سے بڑی اخلاق ساز قوت ہے۔ اس وقت دنیا میں جہاں کہیں بھی اخلاقی اقدار ہیں یا کوئی اور خوبی ہے وہ اس مقدس وجودوں ہی کی برکت ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کر کے انسانوں کی تربیت کی اور ان کو اخلاق کے اعلیٰ مقام پر پہنچا دیا۔ تمام ماہرین اخلاقیات اس بات پر متفق ہیں کہ محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ ان تمام اخلاق عالیہ کے جامع تھے جو تمام انبیاء علیہم السلام میں علیحدہ علیحدہ پائے جاتے تھے۔ حضور ﷺ نے اپنی بعثت کا مقصد ہی یہ بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔ الغرض لادینی تہذیبیں اور منکرین مذہب اپنے پیروکاروں میں اعلیٰ اخلاق اور کردار کے وہ نمونے حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ جن کا عملی نمونہ مذاہب نے پیش کیا ہے۔

## سکون قلب کا ذریعہ

جو لوگ خدا اور مذہب پر یقین نہیں رکھتے وہ دنیا کی تمام نعمتوں اور آسائشوں کے ہوتے ہوئے بھی بے سکونی کا شکار ہیں۔ ایک مادہ پرست انسان دنیا کی آسائشوں میں سکون تلاش کرتا ہے مگر اسے مایوسی ہوتی ہے۔ کیونکہ حقیقی سکون دنیا کی کسی آسائش اور نعمت میں نہیں ہے حقیقی قلبی سکون خدا اور مذہب کے حکموں پر عمل کرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ ایک مفکر کہتا ہے کہ اگر اقوام کے درمیان دوستی اور امن کو باقی رہنا ہے تو ضروری ہے کہ مذہب کا اقوام سے تعلق برقرار رکھا جائے۔ نہ صرف افراد سے اور نہ صرف ان کی شخصی نجات سے بلکہ بین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



الاقوامی قانون اور اخلاق سے بھی۔“

## مابعد طبیعات کے مسائل

ہر باشعور انسان زندگی کی حقیقت کے آغاز اور انجام کے متعلق زندگی میں کبھی نہ کبھی سوچتا ضرور ہے۔ مختلف فلاسفرز نے مختلف زبانوں میں اپنی عقل سے ان ماوراء طبیعات مسائل کے جواب دینے کی کوشش کی لیکن انسانی عقل چونکہ کوتاہ اور ناقص ہے مابعد طبیعات مسائل حل کرنے سے قاصر ہے۔ عظیم فلاسفر سقراط بھی یہ بات ماننے پر مجبور ہے اس کا یہ مقولہ بہت مشہور ہے کہ ”ہم اتنا بھی نہیں جانتے کہ نہیں جانتے‘ لہٰذا انسانی عقل ان مسائل میں انسانی رہنمائی سے قاصر ہے۔“

جس طرح لاکھوں اندھے مل کر ایک بینا شخص کے برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح اگر لاکھوں فلاسفر اور مفکر اور ان کے علوم ایک طرف اور دوسری طرف ایک ایسا مقدس شخص جو کہ خدا سے علم پا کر کوئی بات کرے تو یہاں ایک اکیلا شخص ان لاکھوں فلاسفرز پر بھاری ہے کیونکہ اس نے علوم کے منبع یعنی اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کیا ہے۔ یعنی مذہب نے جو مابعد طبیعات کے سوالات کے حل بتائے ہیں وہ حقیقت پر مبنی اور حتمی ہیں۔ کیونکہ خالق کائنات نے خود اس ضمن میں بنی نوع انسان کی رہنمائی کی ہے۔ مذہب عقل سلیم کے خلاف نہیں بلکہ اس کے تقاضے کے عین مطابق ہے مذہب کی پیش کردہ کوئی حقیقت عقل سے بالا اور ماوراء تو ہو سکتی ہے لیکن خلاف عقل نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں اور ہر ملک کے ارباب عقل و دانش مذہب کے قائل رہے ہیں اور آج بھی ہیں لہٰذا مابعد طبیعات کے مسائل کا شافی حل صرف مذہب نے ہی پیش کیا ہے اور یہی قابل اعتماد ذریعہ ہے۔

## تہذیب ساز قوت

ہر دین حق اور سچا مذہب ابدی تہذیبی صداقتوں کا مجموعہ ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے اپنے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ پہنچایا ہے۔ مذہب کی دینی تعلیمات ابدی ہیں یعنی تمام تہذیبوں کے لیے ہیں۔ ایران کا تمدن ہو یا ہندوستان کی تہذیب یا روما کا کلچر یا یونان کی ثقافت سب پر مذہب کی چھاپ نمایاں نظر آتی ہے۔ آج دنیا میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جہاں کہیں بھی سلیقہ' شائستگی نظر آتی ہے وہ مذہب کی ہی مرہون منت ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب نے انسانی اخلاق پر ان مٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ اسلام نے عرب قوم کے افکار و نظریات میں تہذیبی انقلاب برپا کر دیا۔ ان کی زندگی کے چلن ہی بدل گئے۔ وہ عرب جن میں پانی پلانے پر جھگڑے ہوتے' قتل و غارت ہوتی اور عربوں کی جنگیں کئی سالوں تک چلتی تھیں اور سینکڑوں لوگ قتل ہو جاتے تھے۔ جب وہ اسلام کی آغوش میں آئے تو ایک غزوہ میں جب بہت سے مسلمان عرب جانکنی کی حالت میں تھے اور تمام کو شدید پیاس تھی۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا۔ جب ان کو پانی پلانے لگے تو پاس سے کسی اور کی آواز آئی پانی' تو پہلے صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پہلے میرے بھائی کو پانی پلاؤ۔ الغرض تقریباً سات صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہی صورتحال پیش آئی۔ جب وہ شخص واپس آیا تو سارے صحابہ رضی اللہ عنہم شہادت کا رُتبہ پا چکے تھے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ پانی پر لڑنے مرنے والوں نے اپنے آخری وقت یعنی جانکنی کی حالت میں بھی اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دی۔ یعنی یہ مذہب یا دین کا ہی خاصہ ہے جس نے حیوان نما انسانوں کو عظیم انسان بنا دیا۔

## تاریخی شواہد

دین و مذہب انسان کی ہمیشہ سے ہی ضرورت تھا۔ آج بھی ہے اور قیامت تک رہے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تاریخ انسانی میں کوئی تمدن اور قوم ایسی نہیں گزری جو مذہب سے کلیتاً بے نیاز رہی ہو۔ ایک مفکر کہتا ہے کہ اگر انسانی زندگی سے مذہب کو نکال دیا جائے تو باقی کچھ نہیں بچتا۔ دنیا میں ہر قوم ہر نسل اور ہر طبقہ کوئی نہ کوئی مذہب رکھتا ہے۔ آغاز آفرینش سے ہی اللہ تعالیٰ نے انسان کی مذہب اور روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہر زمانہ اور ہر قوم کی طرف انبیاء مبعوث فرمائے۔

یورپ میں تحریک احیاء علوم اور علمی نشاۃ ثانیہ کے بعد الحاد اور انکار مذہب نے تقویت پکڑی لیکن اب مغربی دنیا میں بھی لادینی نظریات کے بادل چھٹ رہے ہیں اور اب مراجعت الی المذہب (Back to Religion) کی تحریک زور پکڑ رہی ہے۔ مغرب کے دانشور اور سائنس دان زیادہ سے زیادہ ہستی باری تعالیٰ اور انسانی زندگی میں مذہب کی ضرورت کے حامی نظر آتے ہیں اور درجنوں جدید مغربی ماہرین علم ارضیات' علم فلکیات' علم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



حیوانات' علم نباتات اور دیگر علوم کے ماہرین وجود خدا کے قائل ہو چکے ہیں۔ ماہر حشرات الارض ڈاکٹر ایڈورڈ لوتھر لکھتا ہے کہ یہ گزشتہ چند سال سے ہماری قوم میں وسیع پیمانے پر مذہبی بیداری پیدا ہو رہی ہے اور اس کے اثرات صرف کالج میں نئی پود میں ظاہر نہیں ہو رہے بلکہ اعلیٰ علمی اور تحقیقی اداروں کے ذہنی فضا میں سرایت کر گئے ہیں اور اس ذہنی تبدیلی میں سائنس کے پیش کردہ دلائل و شواہد نے نہایت اہم کردار ادا کیا ہے کیونکہ ان شواہد نے اس کارخانہ عالم کے ایک خالق کی ضرورت کو ناگزیر حقیقت ثابت کیا ہے۔

معزز قارئین! اس سے پہلے مذہب کی ضرورت و اہمیت واضح کی گئی ہے اب مذہب پر عمل کرنے کے اثرات اور فوائد بیان کیے جاتے ہیں تا کہ ان لوگوں کو مکمل رہنمائی اور ہدایت حاصل ہو سکے جو کسی مذہب کے قائل نہیں یعنی لا دین ہیں۔ اگر انسان غور کرے تو اللہ اور دین کسی سے کچھ نہیں مانگتا جبکہ وہ تو انسان کو بہت کچھ دینا چاہتا ہے۔ انسان لینے والا تو بنے۔ انتہائی مختصر طور پر دین کے چند اثرات بیان کیے جاتے ہیں۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# دین کے خوشگوار اور خوش کن اثرات ونتائج

## 1۔ہدایت وفلاح

جو شخص دین کی تعلیمات پر چلتا ہے اس کے بدلے اس کو ہدایت اور فلاح نصیب ہوتی ہے۔ ہدایت اور فلاح وہ راستہ ہے جس پر چل کر کوئی بھی شخص دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ جس طرح زمین میں مخفی قوتیں ہیں اور ان مخفی قوتوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ اس میں ہل چلایا جائے پھر اس میں بیج ڈالا جائے اور وقت پر پانی دیا جائے تو اس زمین سے ہم قسم قسم کے اناج' سبزیاں اور پھل حاصل کر سکتے ہیں یعنی اگر ہم تھوڑی سی محنت زمین پر کریں تو ہم بے پناہ فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے اندر بھی بے شمار مخفی استعدادیں رکھی ہوئی ہیں۔ دین ہمیں وہ راہ دکھاتا ہے جن پر چل کر انسان اپنی مخفی استعدادوں کو تکمیل تک پہنچا کر دین اور دنیا میں کامیابی اور عروج حاصل کرسکتا ہے یعنی دنیا میں بھی کامیاب اور اچھی زندگی گزارتا ہے اور آخرت میں بھی اجر وثواب حاصل کر لیتا ہے۔

## 2۔اللہ کی معرفت حاصل کرنا۔

دنیا میں تمام انبیاء علیھم السلام اس لیے آئے کہ انسان خدا کو پہچان کر اس کی معرفت حاصل کرے۔ انسان کی پیدائش کا مقصد یہ ہی ہے کہ وہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کی معرفت حاصل کرے کیونکہ جب تک انسان کو اللہ کی معرفت حاصل نہ ہو اور اس کی خوبیوں اور احسانات پر نظر نہ ہو اس کے دل میں اس کی محبت پیدا کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بے پناہ احسان ہے کہ اس نے دنیا میں انبیاء علیھم السلام کا سلسلہ شروع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



فرمایا۔ اگر انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ سے احکام پا کر لوگوں کو نہ بتاتے اور اللہ کی طرف رہنمائی نہ کرتے تو وہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ کر سکتے اور جہالتوں کے اندھیروں میں گم رہتے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے نتیجہ میں انسان کو جو ایک خوشی' سکون' آنند اور گیان حاصل ہوتا ہے' وہ کبھی بھی حاصل نہ کر سکتا۔ دین ہی وہ سیدھا اور آسان راستہ ہے جو انسان کو خدا کی کامل معرفت عطا کرتا ہے۔

## 3۔ ذریعہ علم

انسان کو علم دین ہی کے ذریعے حاصل ہوا۔ کیونکہ شروع کے انسان جنگلوں میں رہتے تھے اور جانوروں کا کچا گوشت کھاتے تھے بلکہ اپنے ہم جنسوں کو بھی کھا جاتے تھے اور ننگے رہتے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعے جو حکم ملا کہ اپنے جسم کو ڈھانپ کر رکھو۔ پھر آہستہ آہستہ انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ انسان کو مختلف علوم حاصل ہوئے۔ اس نے آگ جلانا سیکھ لیا اور پھر گوشت کو بھون کر کھانے لگا اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علوم سے انسان مہذب (Civilize) ہوتا گیا۔ دنیا کے تمام علوم کی منبع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ انسانی عقل جس طرح ترقی کرتی گئی اسی لحاظ سے انسانوں کی ضرورت کے لحاظ سے علوم اپنے مقدس وجودوں کے ذریعے عطا فرماتا رہا۔ آج جو دنیا میں ہمیں ترقی نظر آتی ہے وہ ان علوم کی ہی مرہون منت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے تھے۔

## 4۔ محاسبے کا تصور

تمام مذاہب میں محاسبے کا تصور کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔ دین نے ہی بتایا ہے کہ انسان بے کار پیدا نہیں ہوا اور وہ دنیا میں صرف اس لیے نہیں آیا کہ دنیا میں کھائے پیئے۔ اپنی نسل بڑھائے اور چند برس دنیا میں گزار کر اٹھ جائے بلکہ اس کی زندگی کا ایک ارفع مقصد ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننا' جاننا اور اس کو راضی کرنا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق زندگی بسر کرے تو دنیا اور آخرت میں کامیاب و کامران ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ یہ بھی بتایا گیا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکام پر عمل نہیں کرے گا وہ دنیا اور آخرت میں ناکام و نامراد رہے گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ انسان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اپنا روزانہ محاسبہ کرے۔ وہ خدا کے احکام کے مطابق زندگی گزار رہا ہے۔ روزانہ محاسبہ سے ہی انسان اپنے اندر حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر سکتا ہے۔

## 5۔ انسان کو اپنے بلند مقام تک پہنچانا

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سے انسان کو اشرف اور ارفع بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین میں اپنا نائب بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اسے انسان کے لیے مسخر کر دیا ہے۔ اچھائی اور برائی کا تصور اور پھر اپنے محاسبے سے انسان بلند مقام تک پہنچتا ہے۔ بعثت انبیاء کرام سے قبل لوگ ذلالت کے گڑھے میں گرے ہوئے تھے۔ ان کی شخصیت مسخ ہو چکی تھی۔ باوجود عقل رکھنے کے انسان ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے انبیاء کرام نے خدا سے ہدایت پا کر اچھے برے کی تمیز بتائی۔ دین نے لوگوں کو بتایا کہ کون سے اعمال اچھے ہیں اور کون سے برے ہیں۔ کون سے اعمال شخصیت کو مجروح کرتے ہیں اور کون سے اعمال شخصیت کی تکمیل کرتے ہیں۔ یعنی دین نے ہی انسان کو اس کے بلند مقام سے آگاہ کیا بلکہ وہ بلند مقام حاصل کرنے کے لیے مکمل رہنمائی کی اور دنیا میں کروڑوں لوگوں نے وہ بلند مقام حاصل کر لیا۔

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

آج جو لوگ مذہب کو نہیں مانتے۔ اصل میں وہ سمجھتے ہیں کہ مذہب اُن کو پابند کرتا ہے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ وہ ملکی قوانین اور ٹریفک کے قوانین کی پابندی کرتے ہیں انہیں وہ دشوار وہ قوانین دشوار محسوس نہیں ہوتے۔ اُن کے لیے یہ بات قابلِ غور ہے کہ مذہب کی پابندیاں انسان کے فائدے کے لیے ہیں تاکہ وہ دنیا میں بھی آرام اور سکون سے رہے اور مرنے کے بعد بھی آرام اور سکون سے رہے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# باب 2

# قرآن ایک عظیم الشان معجزہ

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری مقدس کتاب ہے جس میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی تعلیمات کو سمو دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں تمام لوگوں کو چیلنج دیتا ہے کہ اس جیسی ایک ہی سورت بنا کر دکھاؤ اور تم نہیں بنا سکتے۔ اس سلسلے میں ارشادِ ربانی ہے:۔

☆ ''اور اگر ہے تم کو شک اس (کتاب) کے بارے میں جو ہم نے نازل کی اپنے بندے پر۔ تو بنا لاؤ ایک ہی سورت اس کی مانند اور بلا لو اپنے سب حمایتیوں کو بھی اللہ کے سوا، اگر ہو تم سچے۔ لیکن اگر تم ایسا نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو ڈرو اُس آگ سے جس کا ایندھن ہے انسان اور پتھر۔ اور جو تیار کی گئی ہے منکرینِ حق کے لیے (البقرہ۔ 23,24:2)

قرآن کے کلام کا ایسا سحر انگیز اثر ہے کہ جو لوگ خدا اور مذہب پر یقین نہیں رکھتے قرآن کریم کی تلاوت سے اُن کی آنکھوں میں بھی آنسو آ جاتے ہیں۔ یہاں صرف ایک مثال پیش خدمت ہے۔ 1978 یا 79 کی بات ہے کہ مصر کے صدر جمال عبدالناصر سوویت یونین کے سرکاری دورے پر اپنے سرکاری وفد کے ساتھ گئے۔ سوویت یونین کے صدر نے پوچھا۔ جمال عبدالناصر ہمارے لیے کیا لائے ہو؟ اُنہوں نے کہا: اگلی بار آپ کے لیے ایک تحفہ لے کر آؤں گا۔ کچھ عرصے کے بعد جب جمال عبدالناصر دوبارہ روس کے سرکاری دورے پر جانے لگے تو دنیا کے مشہور قاری عبدالباسط الصمد کو بھی وفد میں شامل کر لیا۔ جب دونوں صدور کی ملاقات ہوئی تو جمال عبدالناصر نے کہا کہ میں آپ کے لیے ایک تحفہ لایا ہوں۔ اُنہوں نے قاری عبدالباسط صاحب کو کہا کہ ان کو قرآن سنائیں۔ اُس وقت سوویت یونین کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تمام کابینہ، بڑے بڑے وزراء، اور مصر کا سرکاری وفد بھی ہال میں بیٹھا ہوا تھا۔ قاری عبدالباسط الصمد نے تلاوت قرآن کریم شروع کی۔ دورانِ تلاوت جمال عبدالناصر نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے سوویت صدر کی طرف دیکھا تو اُن کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ جب انہوں نے پیچھے نظریں دوڑائیں تو مصر کے وفد کے ساتھ ساتھ سوویت کابینہ کی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ رہے تھے اور وہ ایک دوسرے سے نظریں چُرا رہے تھے۔ جب تلاوت ختم ہوئی تو جمال عبدالناصر نے اپنے ہم منصب سے پوچھا کہ قرآن تو ہمارا ہے ہماری آنکھوں سے آنسو بہیں تو سمجھ آتا ہے لیکن آپ کی آنکھیں کیوں آنسو بہا رہی تھیں؟ سوویت یونین کے صدر کہنے لگے: جمال عبدالناصر سمجھ میں تو کچھ بھی نہیں آیا لیکن پتہ نہیں کیوں دل پگھل رہا ہے اور بے اختیار آنسو بہہ رہے ہیں۔

قرآن کریم اپنی تعلیمات کے اعتبار سے انسان کی نجی زندگی کی فکری و عملی ضروریات سے لے کر عالمی زندگی کے جملہ معاملات پر حاوی ہے۔ حیاتِ انسانی کا مذہبی و روحانی پہلو ہو یا مادی وجسمانی، عائلی وخاندانی پہلو ہو یا سماجی ومعاشرتی، سیاسی ومعاشی پہلو ہو یا تعلیمی یا ثقافتی، حکومتی وسلطنت کے معاملات ہوں مختلف طبقات انسانی کے نزاعات یا معاہدات ہوں یا اقوامِ عالم کے باہمی تعلقات الغرض قرآنی احکامات وتعلیمات اس قدر جامع ہیں کہ ہر قسم کے مسائل کے حل کے لیے اصولی رہنمائی قرآن ہی میں سے میسر آتی ہے۔ قرآن مجید کا انداز کہیں حقیقت ہے، کہیں ''مجاز''، کہیں صریح ہے تو کہیں ''کنایہ''۔ تو کہیں ''ظاہرا'' تو کہیں ''خفی'' اور کہیں ''مفصل'' ہے کہیں ''مطلق'' ہے۔ کہیں مقید ہے اور کہیں عام ہے۔ اور کہیں خاص ہے۔ یعنی قران کریم نے کہیں دوٹوک الفاظ میں بات بیان کی گئی ہے۔ اور کہیں تمثیل کے طور پر کسی بات کو سمجھایا گیا ہے اور کہیں اشاروں یا نقطوں میں بات کی گئی ہے۔ کہیں کسی مسئلہ پر مختصر کلام کیا اور اللہ تعالیٰ نے جہاں چاہا وہاں تفصیل سے سمجھایا ہے۔ کہیں خاص لوگوں کے لیے احکامات ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار رہتے ہیں اور کہیں عام لوگوں کا ذکر ہے کہ وہ کس طرح تھوڑی سی قربانی کر کے بھی اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے کہ تم جو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اُس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کئی گنا تمہیں دے گا۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے:

☆ ''اور تم لوگ اللہ کے راستے میں خرچ کیا کرو۔ اور اپنے آپ کو تباہی میں نہ ڈالو۔''

(البقرۃ۔ 24:2)

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ اپنے خاص لوگوں کو قرآن کریم میں حکم دیتا ہے ارشاد ربانی ہے۔

☆ ''لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ خیرات میں کتنا خرچ کریں۔ آپ ﷺ فرما دیجئے کہ جتنا ضرورت سے زائد ہے۔ (البقرۃ۔ 219:2)

یعنی قرآن کریم کی تعلیم تمام لوگوں کے لیے ہے عام ایمان والوں اور خاص ایمان والوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنا سب کچھ قربان کرنے والوں کے لیے ہے۔ الغرض تمام لوگوں کی ہدایت اور دنیاوی اور اخروی کامیابی کے لیے قرآن نے مختلف سورتوں اور پیراؤں سے رہنمائی موجود ہے۔ قرآن میں اصل احکام (substantive Laws) بھی موجود ہیں اور ضابطہ جاتی احکامات (Procedural Laws) بھی موجود ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ ''ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لیے ایک اصل قانون بنایا اور ایک اُس کا ضابطہ و طریقہ کار۔ (المائدہ۔ 48:5)

اسی طرح قرآن علوم کے اعتبار سے بھی جامع اور مانع ہے۔ اور دنیا کا کوئی مفید علم ایسا نہیں جس کا سرچشمہ قرآن نہ ہو۔ قاری ابوبکر بالعربی اپنی کتاب ''قانون التادیل'' میں ابتدائی طور پر قرآنی علوم کی تعداد 77450 بیان کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں الحمد سے لے کر والناس تک استعمال ہونے والا ہر کلمہ یقیناً کسی نہ کسی مستقل علم اور فن کی بنیاد ہے۔ گویا ہر قرآنی حرف سے کوئی نہ کوئی علم اور فن جنم لے رہا ہے۔ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ قرآن کے ہر حرف کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ اور پھر ہر ظاہر اور باطن کے لیے ایک حدِ آغاز ہے اور ایک حدِ اختتام۔ اس لحاظ سے ہر قرآنی حرف کے چار پہلو متعین ہوئے۔ علوم کے اعتبار سے بھی قرآن کی جامعیت کا یہ عالم ہے کہ اُس کی صحیح تعداد کا شمار نہیں ہو سکتا ہے اور نہ اندازہ۔ کوئی علم ہو یا فن۔ کوئی صنعت و حرفت ہو یا پیشہ و تجارت۔ جدید سائنس و ٹیکنالوجی کی کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دریافت ہو یا اندرونِ قدیمہ کی، اس کائنات میں کوئی ایسی شئے معرضِ وجود میں نہیں آئی اور نہ آ سکتی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی انداز سے قرآن مجید میں نہ کر دیا ہو۔

فلسفہ (Philosophy) تمام علوم کا سرچشمہ اور مبتداء تصور کیا جاتا ہے۔ علم طبیعیات (Physics) اور علمِ حیاتیات (Biology) بھی ابتداءً فلسفے ہی کا حصہ تھے۔ طبعی کائنات کے حقائق سے بحث کرنے والے علوم یہی تین ہیں۔

فلسفہ شروع سے آخر تک تین چیزوں پر بحث کرتا چلا آیا ہے۔ کہ حقیقت کیا ہے؟ علم کیا ہے اور کیونکر ممکن ہے؟ اور اعلیٰ ترین نصب العین کیا ہے؟ گویا فلسفے کی ''بحث''، ''حقیقت''، ''علم'' اور ''نصب العین'' سے ہے۔ اسی طرح طبیعیات کا موضوعِ تحقیق یہ ہے کہ موجودہ عالم اور مظاہر طبعی کا آغاز کب ہوا؟ اور کس طرح ہوا؟ اور اُن مظاہر طبعی کی حرکت کی عِلّت کیا ہے؟ حیاتیات کا موضوع یہ ہے کہ انسان اور دیگر مظاہرِ حیات کی اصل کیا ہے؟ اور تمام مظاہرِ حیات کی حرکت اور زندگی کی علّت کیا ہے؟ تینوں علوم کا خلاصہ بحث یہ ہوا کہ:

فلسفہ کائنات کی حقیقت، اعلیٰ نصب العین اور اُس کے علم کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ طبیعیات (Physics) مظاہرِ طبعی اور اُن کی حرکات کو جاننے میں مصروف ہے۔ جبکہ ''حیاتیات'' (Biology) مظاہرِ حیات کے آغاز اور اُن کے ارتقاء کو سمجھنے میں مشغول ہے۔

آج تک یہ علوم اقدام وخطا (Trial & Error) کے انداز میں اپنی ارتقائی منزل طے کرتے چلے آ رہے ہیں اور اُن میں سے کسی ایک علم وفن نے بھی یہ حتمی دعویٰ نہیں کیا کہ اُس کے مظاہر حیات کے نقطہ آغاز کو یقینی طور پر جان لیا ہے یا اُس نے اُن کی حرکت کی عِلّت کو حتمی طور پر متعین کر لیا ہے۔ اسی طرح فلسفہ آج تک یہ دعویٰ نہیں کر سکا کہ اُس نے وہ حقیقت پا لی ہے جو کائنات کی حتمی واحد حقیقت ہے۔

ہزاروں سال کی انسانی جدوجہد کے باوجود آج تک یہ علوم وفنون اپنی صحت وکمال کی حتمی منزل کو نہیں پہنچ سکے۔ لیکن آخری الہامی کتاب قرآنِ کریم کا یہ عالم ہے کہ سورۃ علق کی صرف پہلی ہی پانچ آیات نے فلسفے کے تمام مسائل کو حل کر دیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ (اے حبیب ﷺ) اپنے رب کے نام سے (آغاز کرتے ہوئے) پڑھیے جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایا۔ اُس نے انسان کو (رحمِ مادر میں) جونک کی طرح معلق وجود سے پیدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کیا۔ پڑھیے اور آپ کا رب بڑا ہی کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے (لکھنے پڑھنے کا) علم سکھایا۔ (جس نے) انسان کو (اُس کے علاوہ بھی) وہ (کچھ) سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔(العلق۔ 96:5-1)

اگر غور کریں تو ان آیات بینات میں فلسفے کے جملہ موضوعات اور اُن کے حتمی جوابات بیان کر دیئے گئے ہیں۔فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اسی طرح طبعی (Physics) اور حیاتیاتی (Biology) سائنس (Science) جن مسائل پر تحقیق سے عبارت ہے وہ اصطلاحات کی صورت میں درج ذیل ہیں:

| | |
|---|---|
| 1۔ تخلیقِ کائنات اور اُس کا تشکیلی نظام۔ | Creation of universe and its structural system. |
| 2۔ زمانہ ہائے تخلیق اور اَدوارِ اِرتقاء۔ | Periods of creations and ears of evolution. |
| 3۔ وجودِ کائنات کی طبعی اور کیمیائی اَساس۔ | Physical and Chemical basis of the formation of universe. |
| 4۔ زمین اور ظہورِ حیات۔ | Earth and appearance of life. |
| 5۔ اِرتقائے حیات کے طبعی اور کیمیائی مراحل۔ | Physical and chemical process of evolution of life. |
| 6۔ اَجرامِ فلکی کی ماہیت اور نظامِ کار۔ | Nature and phenomena of heavenly bodies. |
| 7۔ اِنسانی زندگی کا آغاز اور نظامِ ارتقاء۔ | Origin of human life and its development. |
| 8۔ نباتات وحیوانات کی زندگی۔ | The vegetable and animal kingdoms. |

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



9۔ اَفزائشِ نسلِ اِنسانی کا نظام۔ System of human production and self-perpetuation.

اِن تمام سائنسی موضوعات پر قرآنِ حکیم نے بہت سا بنیادی مواد فراہم کیا ہے، جو اُس میں سینکڑوں مختلف مقامات پر مذکور ہے۔ ہم بطور مثال یہاں صرف تین مقامات کی نشاندہی کرتے ہیں: ارشادِ ربانی ہے:

☆ ''کیا اُن کافروں نے اس پر غور نہیں کیا کہ کائنات کے بالائی اور زیریں حصے دونوں باہم پیوست تھے یعنی ایک تخلیقی وحدت (Unit of Creation) کی صورت میں موجود تھے۔ ہم نے اُن دونوں کو جدا جدا کر کے کھول دیا اور ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے تخلیق کیا۔ اور ہم نے زمین کی تیز رفتاری کے باعث اُس میں پیدا ہونے والی جنبش کو ختم کرنے کے لیے اُس میں پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے تاکہ وہ اپنے اوپر بسنے والی مخلوق کو لے کر کانپے بغیر حرکت پذیر رہے اور ہم نے اُس میں (بحری، برّی اور فضائی) کشادہ راستے بنائے تاکہ لوگ اپنی اپنی منازلِ سفر تک جاسکیں۔ اور ہم نے آسمانی کائنات کو محفوظ چھت بنایا۔ اور (کیا) وہ اُس کی نشانیوں سے اب بھی رُوگرداں ہیں؟۔ اور وہی ذات ہے جس نے رات اور دن بنائے اور سورج اور چاند جو اپنے اپنے مدار اور فلک میں گردش پذیر ہیں۔ اور ہم نے آپ سے پہلے کسی بشر (ارضی مخلوق) کو ایسی ہمیشگی اور دَوام نہیں بخشا (کہ وہ ہمیشہ اپنے حال پر بدلے یا ختم ہوئے بغیر قائم رہی ہو) اگر آپ انتقال فرما گئے تو کیا یہ طعنہ زنی کرنے والے ہمیشہ رہیں گے؟ (الانبیاء۔ 30,34:21)

☆ حالانکہ اُس نے تمہیں نوع بنوع اور درجہ بدرجہ تخلیق کیا (یعنی تمہیں تخلیق کے کئی مراحل، ادوار اور احوال سے گزار کر مکمل کیا)۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ اللہ نے کس طرح آسمانی کائنات کے سات تدریجی طبقات بنائے۔ اور اُن میں چاند کو (اِنعکاسی نور سے) روشن کیا اور سورج کو چراغ (کی طرح روشنی کا منبع) بنایا۔ (نوح۔ 14-16:71)

ارشادِ ربانی ہے:

☆ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دِنوں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



(یعنی چھ ادوار) میں پیدا کیا پھر وہ عرش یعنی کائنات کے تختِ اِقتدار پر جلوہ افروز ہوا۔ اُسے چھوڑ کر نہ تمھارا کوئی کارساز ہے نہ سفارشی، کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟۔ وہ اپنے اَوامر اور معاملات کی تدبیر آسمان سے اس لیے کرتا ہے کہ زمین (یعنی نچلی کائنات) میں ان کا نفاذ اور تعمیل ہو، پھر وہ اُمور رفتہ رفتہ اُس کی طرف اُوپر اٹھائے جائیں گے۔ اِس تدریجی مرحلے کی تکمیل ایک دِن (one era of evolution) میں ہوگی جس کا عرصہ تمہارے شمار کے مطابق ہزار سال پر محیط ہے۔ وہی ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا (اور) عزت و رحمت والا ہے۔ جس نے ہر اُس چیز کو، جسے اُس نے پیدا کیا، (اُس کے حال کے مطابق) نہایت اَحسن اور مناسب صورت میں تشکیل دیا اور اُس نے انسانی تخلیق کی ابتداء زمین کی مٹی یعنی غیر نامیاتی مادّے (inorganic matter) سے کی، پھر اُس کی نسل کو کمزور اور بے قدر پانی (despised fluid) کے نچوڑ سے چلایا۔ پھر اُس وجود کو صحیح شکل وصورت دی اور اُس میں اپنی طرف سے رُوح پھونکی۔ یعنی اُسے زندگی عطا کی، بعد اَزاں تمہیں سماعت اور دل و دماغ (Physical & mental faculties) سے نواز دیا لیکن تھوڑے لوگ ہی ان نعمتوں پر شکر بجالاتے ہیں (یعنی اُن کا صحیح اِستعمال کرتے ہیں۔) (السجدۃ۔ 32:9-4)

اگر ہم فقط مذکورہ بالا تین مقامات پر ہی غور وفکر کریں تو یہ فیصلہ کرنے میں کوئی دُشواری نہیں ہوگی کہ طبیعیات (Physics) اور حیاتیات (Biology) کے جملہ مسائل پر اُصولی اور بنیادی رہنمائی قرآن میں موجود ہے۔ قرآن کی اِسی وسعتِ علمی کا نام 'جامعیت' ہے۔

الغرض دنیا میں موجود ہر فن اور صنعت جو انفرادی، اجتماعی اور عالمی سطح پر انسانی زندگی کی بقا و دوام اور فروغ و ارتقاء کے لیے ضروری ہے اصلاحاً قران سے ثابت ہے۔ علوم و فنون کے حوالے سے قرآن کریم کی جامعیت سے یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ قرآن کریم اپنے ماننے والوں کو محض عبادت اور اعلیٰ اخلاق اور روحانیت کا ہی درس ہی نہیں دیتا بلکہ دنیا میں ہر قسم کی علمی، فنی، صنعتی اور سائنسی ترقی کی راہیں بھی کشادہ کرتا ہے تاکہ لوگ مادی طور پر بھی اور روحانی طور پر بھی ترقی کریں۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر انسانو ں کو چیلنج کیا ہے کہ وہ اس جیسی حسنِ بیان والی اور معانی و مطالب کی مرقع کتاب بنا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دکھائیں۔اس سلسلے میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ اور اگر تم کو شک ہے اس کلام میں جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے یعنی قرآن کہ یہ ہماری طرف سے ہے یا نہیں تو ایک ہی سورت اس کی مانند بنا لاؤ اور اپنے سارے ہم نواؤں کو بلا لو۔ایک اللہ کو چھوڑ کر باقی جس جس کی چاہو مدد لے لو۔اگر تم سچے ہو تو یہ کام کر کے دکھاؤ۔لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا اور یقیناً کبھی نہیں کر سکتے تو ڈرو اُس آگ سے جس میں ایندھن بنیں گے انسان اور پتھر۔اور جو تیار کی گئی ہے منکرین حق کے لیے۔

(البقرہ۔2:28-24)

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

قرآن کریم 1400 سال سے یہ چیلنج دے رہا ہے کہ کوئی ایک سورت بھی بنا کر لے آؤ جو حُسنِ کلام و بیان، وسعتِ فکر و فصاحت و بلاغت میں قرآن کریم کی کسی سورت کا مقابلہ کر سکے۔اس چیلنج کا جواب ابھی تک نہیں آیا اور نہ ہی قیامت تک آئے گا۔

☆......☆......☆

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# غیر مسلم دانشوروں کا قرآن کی عظمت کا اعتراف

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی بہتری اور بہبود کے لیے مختلف ادوار میں مختلف صحائف اور آسمانی کتابیں نازل فرمائیں مگر وہ کتب امتدادِ زمانہ سے یا تو باقی نہ رہ سکیں یا ان میں تحریف کر دی گئی۔ مگر قرآن وہ سرچشمۂ علم و حکمت ہے، جو تحریف سے مبرا اور سب آسمانی کتب کا مجموعہ ہے۔ یہ زبور کی طرح مجموعہ مناجات بھی ہے اور انجیل کی طرح ذخیرۂ امثال بھی۔ تورات کی طرح گنجینۂ شریعت بھی ہے اور کتب ہائے دانیال کی طرح خزینۂ اخبارِ مستقبل بھی۔

قرآن وہ معجزہ ہے جس نے پہلی دفعہ عقل اور مذہب میں مطابقت پیدا کی۔ جس نے منطقی دلائل، سریع الفہم امثلہ اور قصص سے بہت سے پیچیدہ مسائل حل کر کے رکھ دیئے جو نہ صرف مذہبی مسائل کا مجموعہ بلکہ سیاسی زندگی کا رہنما اور مکمل ضابطۂ حیات ہے۔

مشرق و مغرب کے غیر مسلم اہلِ علم اور مفکرین نے قرآنِ حکیم کی عظمت میں جو گلہائے عقیدت پیش کیے ہیں ان کی چند مثالیں پیش کی جا رہی ہیں۔

## بغیر تحریف و تغیر

''قرآن پاک کا کوئی جزو، کوئی فقرہ اور کوئی لفظ ایسا نہیں سُنا گیا جس کو جمع کرنے والوں نے چھوڑ دیا ہو اور نہ کوئی لفظ اور فقرہ ایسا پایا جاتا ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ داخل کیا گیا ہے اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو ان احادیث میں جن میں محمد (ﷺ) کی چھوٹی موٹی باتیں محفوظ رکھی گئی ہیں ان کا پتہ ضرور چلتا۔'' (ولیم میور)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## معجزانہ کتاب

”قرآن بلاشبہ عربی زبان کی سب سے بہتر اور دنیا کی سب سے زیادہ مستند کتاب ہے۔ کسی انسان کا علم ایسی معجزانہ کتاب لکھنے سے قاصر ہے۔ یہ مُردوں کو زندہ کرنے سے بڑھا ہوا معجزہ ہے۔ ایک اُمّی ناخواندہ محض کس طرح بے عیب اور لاثانی عبارت تحریر کر سکتا ہے۔“
(جارج سیل)

## بے حد سلیس اور جامع

سورۂ فاتحہ حمد باری کی یہ سب سے زبردست مناجات ہے۔ سلیس اتنی کہ مزید تشریح سے بے نیاز مگر اس پر بھی معجزات سے لبریز۔“ (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا۔ جلد 15۔ صفحہ 903۔ طبع یازدھم)

## اختلاف معنوی ولفظی سے مبّرا

قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جس میں تیرہ سو برس سے کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یہودی اور عیسائی مذہب میں کوئی ایسی چیز نہیں جو معمولی طور سے بھی قرآن کے مقابلے میں پیش کی جا سکے۔ (عیسائی مؤرخ، مسٹر ہارڈلے)

## حفظانِ صحت کا سرچشمہ

قرآن نے صفائی، طہارت اور پاکیزگی کی وہ تعلیم دی ہے کہ ان پر عمل کیا جائے تو جراثیم، امراض سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔ (جرمن فاضل ”ایکم کی بولف“)

## کھلی اور سچی حقیقت

”میرے نزدیک قرآن میں خلوص اور سچائی کا وصف ہر پہلو سے موجود ہے اور یہ بالکل کھلی اور سچی حقیقت ہے۔ (پروفیسر کارلائل)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



## مادیات کے شرک کی نفی

قرآن کی تعلیم نے بُت پرستی مٹائی، جنات و مادیات کا شرک مٹایا، اللہ کی عبادت قائم کی، بچوں کے قتل کی رسم نیست و نابود کی۔ اُم الخبائث شراب کو حرامِ مطلق ٹھہرایا۔ چوری، جوا، زناکاری اور قتل وغیرہ کی ایسی سزائیں مقرر کیں کہ کوئی شخص ارتکابِ جرم کی جرأت نہ کر سکے۔" (پادری ریورینڈ جی ایم ایڈریل)

## تمام عیوب سے پاک

من جملہ بہت سی خوبیوں کے جن پر قرآن فخر کرتا ہے وہ نہایت ہی عیاں ہیں ایک تو وہ مؤدبانہ انداز اور عظمت جس کو قرآن اللہ کا ذکر یا اشارہ کرتے ہوئے ہمیشہ مدنظر رکھتا ہے کہ وہ ان کی طرف خواہشاتِ رذیلہ اور انسانی جذبات کو منسوب نہیں کرتا۔ دوسری خوبی یہ ہے کہ وہ تمام نامہذب اور ناشائستہ خیالات، حکایات اور بیانات سے بالکل مبرا ہے جو بدقسمتی سے یہود کے صحائف میں عام ہیں۔ یہ قابلِ انکار حقیقت ہے کہ قرآن ان تمام عیوب سے مبرا ہے۔ اس پر خفیف سی حرف گیری بھی نہیں ہوسکتی۔ اس کو شروع سے آخر تک پڑھ جایئے مگر تہذیب کے رخساروں پر ذرا بھی جھینپ کے آثار نہیں پائے جائیں گے۔ (ایک عیسائی ''ڈیون پورٹ'')

## علم و آگہی کا مخزن

اسے تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ خدا کی وحدانیت، طاقت علم اور حقانیت کا جو تصور اور خدا' جنت اور زمین کے متعلق جس تلقین کا بار بار قرآن میں اظہار کیا گیا ہے اس کی وجہ سے ہم اس کتاب کی جتنی بھی تعریف کریں کم ہے یہ اعلیٰ وارفع اخلاقی تعلیم سے پُر ہے اور اس میں علم و آگہی کے جو نکات بیان کیے گئے ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی بنیاد پر بڑے بڑے طاقتور ملک اور جلیل القدر سلطنتیں قائم کی جا سکتی ہیں۔" (دی قرآن صفحہ 15 از ریرینڈ جے۔ ایم۔ راڈویل)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## لاثانی نظامِ مسرت

’’مجھے اُمید ہے کہ دنیا کے تمام دانا اور باشعور لوگوں کو یک جا کر کے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ایک لاثانی نظام قائم کروں گا کیونکہ صرف یہی تعلیمات ہی انسان کو مسرتوں سے روشناس کر سکتی ہیں۔‘‘ (اقتباس تقریر نپولین۔ از کتاب بونا پارٹ اور اسلام صفحہ 105، مصنفہ شیر فلس)

## مسخر کرنے والی طاقت

’’قدیم عربی میں نازل شدہ قرآن خوبصورتی اور دلکشی کا حسین مرقع ہے۔ اس کا سٹائل بڑا جامع اور دلپذیر ہے اس کے چھوٹے چھوٹے جملوں میں جو کہیں کہیں شاعری کے نادر نمونے ہیں غضب کا استدلال اور مسخر کرنے والی طاقت ہے۔ اس کے مفہوم کو کسی زبان کے سانچے میں ڈھالنا کٹھن کام ہے۔‘‘ (دی وزڈم آف دی قرآن، دیباچہ صفحہ viii، از ’’جان فاش‘‘)

## سب سے زیادہ زیرِ مطالعہ کتاب

’’دنیا کی کوئی کتاب اتنی پڑھی نہیں جاتی جتنا قرآن پڑھا جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بائبل کی جلدیں زیادہ فروخت ہوتی ہوں لیکن پیغمبرِ اسلام کے کروڑوں پیرو قرآن کی لمبی لمبی آیات دن میں پانچ مرتبہ پڑھنا اس وقت سے شروع کرتے ہیں جب وہ باتیں کرنا سیکھتے ہیں۔‘‘ (دی فیتھس مین لیو بائے، صفحہ 81 از چارلس فرانس پوٹر)

## آسمانی کتب پر فائق

’’یہ کتاب قرآن عظیم تمام آسمانی کتب پر فوقیت رکھتی ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قدرت کی ازلی عنایت نے انسان کے لیے جو کتابیں تیار کی ہیں، ان میں بہترین کتاب ہے۔ اس کے نغمے انسان کی خیر و فلاح کے لیے فلاسفہ یونان کے نغموں سے کہیں بہتر ہیں۔ اس کا ہر ہر حرف خداوندِ عالم کی عظمت کے ذکر سے لبریز ہے۔ قرآن علماء کے لیے ذخیرۂ لغات شعراء کے لیے عروض کا مجموعہ اور حکمرانوں کے لیے ’’دائرۃ المعارف‘‘ کی حیثیت رکھتا ہے۔‘‘ (ڈاکٹر مورس فرانسیسی)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



## دین و دنیا کا راہنما

''مسلمان جب قرآن و حدیث میں غور و فکر کریں گے تو اپنی دینی اور دنیاوی ضروریات کا علاج اس میں تلاش کر لیں گے۔'' (اخبار الوطن، مصر، ایک مسیحی نامہ نگار)

## مکمل احکام کا مجموعہ

''جو احکام قرآن پاک میں موجود ہیں وہ اپنی جگہ مکمل ہیں۔''

(پریچنگ آف اسلام، از ڈاکٹر آرنلڈ)

## فصیح و بلیغ زندہ جاوید

''قرآن پاک میں مطالب اتنے سُتھرے اور ہمہ گیر ہیں اور ہر زمانے کے لیے اس قدر موزوں ہیں کہ زمانے کی تمام صدائیں خواہ مخواہ اس کو قبول کر لیتی ہیں اور وہ محلوں، ریگستانوں، شہروں اور سلطنتوں میں گونجتا پھرتا ہے۔'' (ڈاکٹر سمویل جانسن)

## عالمِ انسانیت کا مصلح

''قرآن اخلاقی ہدایتوں اور دانائی کی باتوں سے بھرا ہوا ہے اور قرآن نے عالمِ انسانیت کی زبردست اصلاح کی ہے۔ جن اشخاص نے اس کے مضامین پر غور کیا ہے وہ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ایک مکمل قانونِ ہدایت ہے۔ انسانی زندگی کی کوئی سی شاخ لے لیجئے ناممکن ہے کہ اس شعبہ میں اس کی تعلیم رہنمائی نہ کرتی ہو۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگر اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو ایک سمجھ دار آدمی بیک وقت دنیوی اور روحانی ترقی حاصل کر سکتا ہے۔'' (لیکچر ان اسلام، از پروفیسر ہربرٹ وائل)

## انتہائی لطیف، پاکیزہ اور بے مثل معجزہ

''قرآن انتہائی لطیف اور پاکیزہ زبان میں ہے۔ اس کتاب سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی انسان اس کی مثل نہیں بنا سکتا۔ یہ لازوال معجزہ مردہ زندہ کرنے سے کہیں زیادہ ہے۔'' (ڈاکٹر سیل)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## جامع اور روح افزا پیغام زندگی

”قرآن ایسا جامع اور روح افزا پیغامِ زندگی ہے کہ ہندو دھرم اور مسیحیت کی کتابیں اس کے مقابلے میں کوئی بیان پیش نہیں کرسکتیں۔“ (پروفیسر دویجاداس)

## اعلیٰ اخلاق کا معلم

”قرآن نے دنیا کو اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی اور اصولِ جہانبانی سکھائے۔“
(گائیڈنس آف ہولی قرآن از ڈاکٹر سٹینلے لین پول)

## اجتماعی اور معاشرتی احکام

”قرآن پاک مذہبی قواعد وضوابط کا مجموعہ ہی نہیں بلکہ اس میں اجتماعی اور معاشرتی احکام بھی موجود ہیں جو تمام دنیا کے انسانوں کے لیے بہر حال مفید ہیں۔“ (ڈاکٹر موسیو جین)

## وسیع جمہوری سلطنت کا قانون

”قرآن میں عقائد اخلاق اور ان کی بنا پر قانون کا مکمل مجموعہ موجود ہے۔ اس میں ایک وسیع جمہوری سلطنت کے ہر شعبہ کی بنیادیں بھی رکھ دی گئی ہیں۔ تعلیم، عدالت، حربی انتظامات، مالیات اور نہایت محتاط قانون ہے۔“ (ڈاکٹر لڈرہف کرہل)

## عملی قوتوں کا سرچشمہ

”اس کتاب کی تعلیم میں ایسے عناصر موجود ہیں جن کے ذریعہ زبردست اقوام اور فتوحات کرنے والی سلطنتیں بن سکتی ہیں اس کی تعلیم میں وہ اصول موجود ہیں جو عملی قوتوں کا سرچشمہ ہیں۔“ (ڈاکٹر راوڈیل)

## روحانی نجات وحقوقِ رعایا

”قرآن میں دیوانی، فوجداری اور باہمی سلوک کے قواعد پائے جاتے ہیں۔ مسائل نجاتِ روح، حقوقِ شخصی اور نفع رسانی خلائق وغیرہ موجود ہیں۔“ (از مصنف اپالوجی فار محمد (ﷺ) اینڈ قرآن)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



## فطرتِ انسانی کے عین مطابق

”میں نے تعلیماتِ قرآنی کا مطالعہ کیا ہے۔ مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کرنے میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں ہے مجھے اس کی سب سے بڑی خوبی یہ نظر آئی ہے کہ یہ فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہے۔“ (ینگ انڈیا، ”گاندھی“)

## مُسلمہ صداقتوں کا پرتو

”وہ وقت دور نہیں جب کہ قرآن کریم اپنی مسلمہ صداقتوں اور روحانی کرشموں سے سب کو اپنے اندر جذب کر لے گا۔ وہ زمانہ بھی دور نہیں جب کہ اسلام ہندو مذہب پر غالب آ جائے گا۔ اور ہندوستان میں ایک ہی مذہب ہو گا۔“ (ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور)

## معاشرتی، سیاسی اور روحانی معلم

”میں مذہبِ اسلام سے محبت کرتا ہوں اور اسلام کے پیغمبر (ﷺ) کو دنیا کے مہاپُرش سمجھتا ہوں۔ میں قرآن کی معاشرتی، سیاسی، اخلاقی اور روحانی تعلیم کا دل سے مداح ہوں اور اس رنگ کو اسلام کا بہترین رنگ سمجھتا ہوں جو حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے زمانے میں تھا۔“ (لالہ لاجپت رائے)

## دلفریب اور تحیر آمیز

”قرآن کی یہ حالت ہے کہ اس کی دلفریبی بتدریج فریفتہ کرتی ہے پھر متعجب کرتی ہے اور آخر ایک تحیر آمیز رقت میں ڈال دیتی ہے۔“ (جرمنی کا شاعر فلسفی 'گوئٹے')

## ہدایتِ کامل کا مجموعہ

(1) توریت، زبور، انجیل، ترے سن، ڈھٹے وید
رہے قرآن کتاب کل جگ میں پروار

(حوالہ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ 147)

مطلب: توریت، زبور، انجیل کو ہم نے بغور دیکھا اور ویدوں کو بھی۔ مگر دنیا کے لیے جو کتاب

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



ہدایتِ کامل کا مجموعہ ہوسکتی ہے وہ قرآن شریف ہی ہے۔

(2) تیہئے حرف قرآن دے تیہئے سپارے کین
تس وچہ پند نصیحتاں سُن سُن کر یقین"

(حوالہ جنم ساکھی کلاں بھائی، بالا نوشتہ گوروانگد جی صفحہ 222)

مطلب: عربی کے حروفِ تہجی تیس ہیں اور قرآن شریف کے بھی تیس پارے ہیں۔
قرآن کریم لاانتہا نصیحتوں کا مجموعہ ہے۔ سنو اور یقین کرو یعنی ایمان لے آؤ۔

3۔"رہے کتاب ایمان دی سچ کتاب قرآن"

(حوالہ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ 149)

مطلب: اگر کوئی ایمان کی کتاب ہے تو وہ قرآن شریف ہے۔

## عقل و حکمت کے مطابق

"قرآن کے احکام اس قدر عقل و حکمت کے مطابق واقع ہوئے ہیں کہ اگر انسان انہیں چشمِ بصیرت سے دیکھے تو وہ ایک پاکیزہ زندگی بسر کرسکتا ہے۔ شریعتِ اسلام اعلیٰ درجہ کے عقلی احکام کا مجموعہ ہے۔ میرے نزدیک قرآن کے تمام معانی میں سچائی کا جوہر موجود ہے۔ یہ کتاب سب سے اوّل اور سب سے آخر جو خوبیاں ہوسکتی ہیں اپنے اندر رکھتی ہے۔ بلکہ دراصل ہر قسم کی توصیف صرف اسی سے ہوسکتی ہے۔" (نامور انگریز "کارلائل")

## مستقبل کی دنیا کا مذہب

"قرآن شریف غیر مسلموں سے بے تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے۔ اس کے اصول کی پیروی سے دنیا خوشحال ہوسکتی ہے اور دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا۔" (لندن میں تقریر از مسز سروجنی نائیڈو)

## اعلیٰ زبان کی کتاب

"آنحضرت (ﷺ) خود پڑھے لکھے نہ تھے اور علم کا مفہوم جو دنیا سمجھتی ہے اس اعتبار سے وہ عالم نہ تھے۔ آپ (ﷺ) نے خود کو بار بار اُمّی کہا ہے اور آپ (ﷺ) کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



متعین قرآن کریم کو ہمیشہ باقی رہنے والا معجزہ تسلیم کرتے ہیں۔ جن سے آپ (ﷺ) کا دعویٰ رسالت بھی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ کتاب نہایت اعلیٰ زبان میں ہے۔" (مشہور لیکچرار "مسز اینی بیسنٹ")

## فلسفہ و حکمت کا علم

"قرآنی تعلیم سے فلسفہ و حکمت کا ظہور ہوا۔ اور ایسی ترقی کہ اپنے عہد کی توحید و رسالت کا یقین اور خدا و آخرت پر ایمان یہ ہی دونوں اصول اسلامی عقیدہ کی بنیاد ہیں۔" ("مسٹر ایس ایچ لیڈر")

## الہامات کا مجموعہ

"قرآن الہامات کا مجموعہ ہے۔ اس میں اسلام کے اصول، قوانین اور اخلاق کی تعلیم اور روزمرہ زندگی کی نسبت ہدایت ہے اس لحاظ سے اسلام کو عیسائیت پر فوقیت ہے کہ اس کی مذہبی تعلیم اور قانون علیحدہ چیز نہیں۔ (ریورنڈ۔ آر۔ میکسوئل کنگ)

## مضامین لطیف و عالی

"قرآن مجید کی عبارت نہایت فصیح و بلیغ اور مضامین لطیف اور عالی ہیں۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امین ناصح نصیحت کر رہا ہے۔" (ڈاکٹر فرک، جرمنی)

## مسیحائے عقل و علم

"قرآن مجید مردہ عقل اور علم کو زندہ کرتا ہے۔" (عمانویل ڈی اش)

## اجتماعی احکام کا رہبر

"قرآن مجید مذہبی قواعد اور احکام ہی کا مجموعہ نہیں بلکہ اس میں اجتماعی (سوشل) احکام بھی ہیں جو انسانی زندگی کے لیے ہر حال میں مفید ہیں۔" (نامور فرانسیسی ادیب "موسیو اوجی کلاکل")

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## بُرائیوں کا انسداد

''قرآن نے ظلم، غیبت، طمع، فضول خرچی، حرامکاری، خیانت اور بدگمانی کی بہت سخت برائی کی ہے اور یہی اس کی بڑی خوبی ہے۔'' (محمڈن ازم ''چیمبرز انسائیکلو پیڈیا'')

## شک وشبہ سے بالاتر

''قرآن دلوں میں ایسا زندہ اور پر جوش ایمان پیدا کرتا ہے کہ پھر کسی شک کی گنجائش نہیں رہتی۔'' (ڈاکٹر گناؤلی بان، فرانسیسی)

## عام فہم قابلِ قبول

''قرآن کے مطالب ایسے مناسب وقت اور عام فہم ہیں کہ دنیا ان کو آسانی سے قبول کرسکتی ہے۔'' (ڈاکٹر جانسن)

## متبرک زبان

''قرآن کے اثر سے عربی زبان تمام اسلامی ممالک کی متبرک زبان بن گئی اور بڑی سے بڑی یورپین سلطنت کی تعلیم وحکمت سے بڑھ گیا۔'' (پروفیسر اے آر نکلسن)

## اسلام کی قوت اور طاقت

اسلام کی قوت و طاقت قرآن میں ہے۔ قرآن قانونِ اساسی ہے اور حقوق کی دستاویز ہے۔'' (مسٹر ای ڈی ماریل)

## تاثیر سے لبریز

''جب قرآن کو منکر پیغمبر (ﷺ) کی زبان سے سنتے تھے تو بیتاب ہو کر سجدے میں گر پڑتے تھے اور مسلمان ہو جاتے تھے۔'' (مشہور جرمن فلسفی ''جان جاک رلیک'')

## کشش توحید

''قرآن لوگوں کو ترغیب و تحریک کے ذریعے معبودانِ باطل سے پھیر کر ایک خدا کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



طرف لاتا ہے۔" (تھیوڈورنون لڈیکے)

## امن وامان کا ضامن

"زمین سے اگر قرآن کی حکومت جاتی رہے و دنیا کا امن امان کبھی قائم نہیں رہ سکے گا۔" ("اخبار نگار دمیں" موسیو کاسٹن کارنے")

## سب سے بڑا مذہب

"قرآن میں سب کچھ موجود ہے جو ایک بڑے مذہب میں ہونا چاہیے۔" (مسٹر سٹینلی لین پول)

## آسمانی کتب پر فائق

"قرآن کی سب سے بڑی تعریف اس کی فصاحت و بلاغت ہے۔ مقاصد کی خوبی اور مطالب کی خوش اسلوبی کے اعتبار سے قرآن کو تمام آسمانی کتابوں پر فوقیت حاصل ہے۔" (فرانسیسی ڈاکٹر موریس)

## اُخوت کا روشن مینار

قرآن نے مسلمانوں کو مواخات کے بندھن میں باندھ رکھا ہے جو نسل رنگ اور زبان کے پابند نہیں ہیں۔" (مشہور افسانہ نگار ایچ جی ویلز)

## امن وسلامتی کا پیامبر

"قرآن کا مذہب امن وسلامتی کا مذہب ہے۔" (پادری وال رمیس ڈل)

## معجزانہ کلام

"قرآن کو دیکھ کر عقل حیرت میں ہے کہ اس قسم کا کلام اس شخص کی زبان سے کیونکر وا ہوا جو بالکل اُمّی تھا۔" (کونٹ ہنری دی کاسٹری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## مستقل اور دائمی معجزہ

’’محمد (ﷺ) کا دعویٰ ہے کہ قرآن ان کا مستقل اور دائمی معجزہ ہے اور میں مانتا ہوں کہ یہ واقعی ایک معجزہ ہے۔‘‘ (مسٹر بورتھ سمتھ)

## غریبوں کا دوست

’’قرآن غریبوں کا دوست اور غم خوار ہے اور سرمایہ داروں کی زیادتیوں کی ہر جگہ مذمت کرتا ہے۔‘‘ (گارڈ فرے ہیگنس)

## بہترین معلم

’’قرآن کی تعلیم بہترین ہے اور انسانی دماغوں پر نقش ہے۔‘‘ (میجر لیونارڈ)

## دلآویز طرزِ تحریر

’’قرآن کا طرزِ تحریر دلآویز اور رواں ہے۔ مختصر اور جامع ہے اور خدا کا ذکر بڑے شاندار طریق پر کرتا ہے۔‘‘ (ڈاکٹر جارٹن)

## عظیم اور حسین

اگر ہم قرآن کی عظمت وفضیلت اور حسن وخوبی سے انکار کریں تو گویا ہم عقل و دانش سے بیگانہ ہوں گے۔‘‘ (نیئر ایسٹ لندن اخبار کا خاص نمبر)

## یورپ کے لیے نُور

’’قرآن شریف اس بات کا مستحق ہے کہ یورپ کے گوشہ گوشہ میں اسے پھیلایا جائے۔‘‘ (سر ایڈورڈ ڈینی راس)

## معلم جہاد و ہمدردی

’’قرآن نے مسلمانوں کو جنگ (جہاد) بھی سکھایا اور ہمدردی، فیاضی اور خیرات کرنا بھی سکھایا۔‘‘ (مسٹر آرنلڈ وہائٹ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



## غلامی کی رسم کو مٹانے والا

’’یہ ضروری ہے کہ غلامی کی مکروہ رسم کو دنیا سے مٹانے کے لیے ہندو شاستر کو قرآن سے بدل لیا جائے۔‘‘(مسٹر رچرڈسن)

## فلسفہ توحید میں بے نظیر

’’قرآن وحدانیت کا سب سے بڑا گواہ ہے۔ایک موحد فلسفی اگر کوئی مذہب قبول کر سکتا ہے تو وہ اسلام ہی ہے غرض سارے جہان میں قرآن کی نظیر نہیں ملتی۔(نامور مورخ ڈاکٹر گبن)

## بائبل سے مؤثر قانون

’’قرآن کا قانون بلاشبہ بائبل کے قانون سے زیادہ مؤثر ہے۔‘‘(ڈین اسٹینلی)

## مجموعہ قوانین اسلام

قرآن مسلمانوں کا مشترکہ قانون ہے۔ معاشرتی، ملکی، تجارتی، فوجی، عدالتی اور تعزیری سب معاملات اس میں موجود ہیں پھر بھی یہ ایک مذہبی کتاب ہے اس نے ہر چیز کو باقاعدہ بنا دیا ہے۔‘‘(محمد(ﷺ)اور قرآن از ڈیون پورٹ)

## زندہ جاوید تعلیمات

’’تیرہ سو برس کے بعد بھی قرآن کی تعلیمات کا اثر یہ ہے کہ ایک خاکروب بھی مسلمان ہونے کے بعد بڑے بڑے خاندانی مسلمان کی برابری کا دعویٰ کر سکتا ہے۔‘‘(مسٹر بھوپندر ناتھ باسو)

## روشن اور پُر حکمت کتاب

• ’’قرآن روشن اور پُر حکمت کتاب ہے۔اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ ایسے شخص پر نازل ہوا جو سچا نبی تھا اور جسے اللہ نے بھیجا تھا۔‘‘(فرانسیسی فلسفی،ایک لیورزون)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



## مہذب مذہب

''اسلام کو جو لوگ وحشیانہ مذہب کہتے ہیں انہوں نے قرآن مجید کی تعلیم کو نہیں سمجھا جس کے اثر سے عربوں کی کایا پلٹ گئی۔ (فرانسیسی مصنف موسیو میر)

## اخوت و مساوات کا علمبردار

'قرآن کی تعلیم میں ہندوؤں کی طرح ذات پات کا امتیاز نہیں ہے اور نہ ہی کسی کو محض خاندانی اور عالی عظمت کی بناء پر بڑا سمجھا جاتا ہے۔'' (مشہور بنگالی بابو چندر پال)

## احیاءِ تہذیب وتمدن

''قرآن مجید نے ایک عظیم الشان نظامِ تہذیب وتمدن پیدا کیا۔'' (جان جاک رلیک)

## حیران کن کلام

''قرآن مجید کے کلام پر عقل حیرت زدہ ہے۔'' (کونٹ ہنری دی کاسٹری)

## الہامی کتاب

''بے شک قرآن مجید الہامی کتاب ہے۔ (پادری آر میکوئل کنگ)

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

ایک مفکر کہتا ہے کہ جادو وہ ہے جو سر چڑھ کر بولے۔ قرآن کریم آخری مقدس کتاب ہے جو کہ دنیا کے تمام لوگوں کے لیے راہِ نجات ہے۔ دنیا کا کوئی بھی شخص خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہے اگر وہ قرآن سے روشنی حاصل کرے تو قرآن اس کی زندگی بدل کر رکھ دے گا۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# قرآن مجید کا سحر انگیز اثر

آج تک دنیا میں کسی نے اتنا بڑا دعویٰ نہیں کیا جتنا بڑا دعویٰ حضور ﷺ کا تھا۔ کہ آپ ساری دنیا کی طرف ہادی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اپنے اس عظیم دعوے کے ثبوت میں آپ ﷺ نے قرآن کریم پیش کیا اور قرآن نے ساری دنیا کو چیلنج دیا اور اس کے سامنے آج تک کسی کو بولنے کی جرأت نہ ہوئی۔

قرآن کی یہ خصوصیت حیران کن ہے کہ اس میں بیک وقت علومِ عقلی اور علومِ روحانی داُخروی دو پُرزور دریاؤں کی طرح پہلو بہ پہلو جوش مارتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ اس میں سمندر کی سی گہرائی ہے اس میں سمندر کے موتیوں کی سی نفع رسانی اور آب و تاب ہے۔ اس میں شکوک وشبہات کو بہا لے جانے والی اور قوت ہے۔ اس میں بے تھکان مسلسل پڑھتے چلے جانے کی رعنائی، خوبی، اور لذت ہے۔ اس عظیم اور بھاری بھرکم کتاب میں حفظ ہو جانے اور دل و دماغ میں اُتر کر سرایت کر جانے کی خوبی ہے۔ اس کی ہدایت کسی کے لیے خاص نہیں بلکہ سب کے لیے عام ہے۔ اس کے ارشادات محدود نہیں غیر محدود ہیں۔ یہ فطرتِ انسانی کے عین مطابق اور اس کے پاکیزہ تقاضوں کی حامل ہے۔ اس میں کسی نسل، قوم یا علاقے کی محدودیت نہیں ہے۔ یہ کسی گروہ کو خدا کی بندگی سے ازلی طور پر خارج نہیں کرتی اور نہ کسی گروہ کو ازلی طور پر خدا کی محبوبیت کا مصداق قرار دیتی ہے۔

یہ وہ کتاب ہے جس نے روئے زمین کے ہر حصے تک اپنے قوانین پہنچائے اور اُن کا قابلِ عمل ہونا ثابت کیا۔ یہ وہ کتاب ہے جس نے رنگ وقومیت اور ملک وملت کے امتیازات سے بالاتر ہو کر ساری دنیا کو اپنا فیض پہنچایا۔ اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



یہ تمام الٰہی مذاہب کی پاکیزہ تعلیمات کی تائید کرتی اور اُن کو بہتر صورت میں پیش کرتی ہے۔ وہ دنیا کی کسی مسلمہ صداقت کی تردید نہیں کرتی۔ صداقت شعاری اس کی شانِ امتیازی ہے۔ اس صداقت پسندی میں عدل و انصاف کی روش اس کا خاص طرزِ عمل ہے۔ یہ کتاب راست بازوں کی تائید کرتی ہے اور اُن کو تقویت پہنچاتی ہے۔

قرآن ایک ایسا قولِ فیصل ہے جس نے تمام انسانی مسائل کو حل کر دیا ہے۔ قرآن کے بعد افکارِ انسانی کوئی پیچیدہ مسئلہ اب لاینحل باقی نہیں رہ گیا ہے۔ قرآن نے افراط میں مبتلا اور تفریط کی ماری ہوئی پوری انسانیت کو اعتدال کے مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو اپنے کلام کا آغاز اس دعوت سے کرتی ہے کہ اُس کا ایک ایک لفظ شک و شبہ سے ماورا اور ''لاریب فیہ'' اس کی وہ امتیازی خصوصیت ہے جو دنیا کی دوسری کسی کتاب کو بھی حاصل نہیں۔ یہ قرآن ہی کی خصوصیت ہے کہ اس کا اسلوبِ بیان نہایت شائستہ، پاکیزہ، اور پُر از حکمت ہے۔ اس میں کوئی ایک لفظ بھی تہذیب کے دائرے سے باہر اور شرم و حیا کے تقاضوں کے منافی نہیں ہے۔ اس نے انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی ہے۔ پیدائش انسانی کے عقدے کو حل کیا ہے اور کمال درجے کی حکمت و شائستگی کے ساتھ اس نے ایسے ایسے نازک مسائل پر روشنی ڈالی ہے جو صرف اسی کا حصہ ہے۔

قرآن نے کہا:

☆ ''اے رسول ﷺ سب کو کہہ دیجئے کہ اگر سب انسان اور تمام جن بھی مجتمع ہو جائیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں اور پھر وہ اس قرآن جیسی کوئی کتاب بنانا چاہیں تو ہرگز ہرگز ایسا نہ کر سکیں گے۔'' (بنی اسرائیل۔88:17)

قرآن کا یہ دعویٰ صدیوں سے قائم ہے اور اس دعویٰ کی موجودگی میں مخالفین اسلام چاہے کتنا ہی زور لگا لیں وہ قرآن کے سامنے بے بس ہیں۔ ایک انسان جس نے کوئی تعلیم نہیں پائی اور انہیں کے درمیان پلا بڑھا وہ ان کو ایسا چیلنج دے رہا ہے اور کسی کی مجال نہیں ہے کہ اس کے چیلنج کو باطل کر سکے، آج دنیا ترقی کر کے علم و ادب کے تارے توڑ لائی ہے۔ علم و فضل کے دریا بہا لائے گئے ہیں۔ علوم کی یونیورسٹیاں کھڑی ہو گئی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



قرآن کا یہ چیلنج کہ اگر اس کی نظیر بنا کر لا سکتے ہو تو بنا کر لاؤ۔ 1400 سالوں سے آج بھی یہ چیلنج اسی طرح سب اہلِ دنیا کے سامنے کھڑا ہے حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اس زبان میں جو قرآن کی زبان ہے جس قدر زیادہ مہارت رکھتا ہے اسی قدر وہ بہتر جانتا ہے کہ اس چیلنج کا کوئی جواب ممکن نہیں ہے۔

قرآن نے زندگی کے بارے میں جو اصول بیان کیے ہیں اور قوموں کے عروج و زوال کی جو حکمتیں اور دلیلیں بتائی ہیں، اگر چہ آج کا دور علوم میں ترقی کر کے کہیں سے کہیں چلا گیا ہے لیکن آج بھی قرآن کے ان اصولوں میں کوئی اصول بھی نہ پرانا ہوا ہے اور نہ اس کی تردید ممکن ہے۔ اس میں باطل کا کوئی دخل نہیں ہے۔ زمانے کی ترقی نہ اس میں کسی شے کو کم ثابت کرتی ہے اور نہ زیادہ۔ یہ ایک مکمل جامع اور نا قابلِ ترمیم و اضافہ کتاب ہے۔

قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ ''باطل اس کے آگے یا پیچھے سے نہ آئے گا، یہ تو خدائے حکیم و محمود کی طرف سے نازل کردہ کلام ہے۔'' (حم السجدہ۔ 42:41)

قرآن کا مقابلہ مشکل ہے نہ اس کی شیرینی کا، نہ ادبیت کا، نہ روانی اور موزونیت کا۔ نہ تلاوت اور لطافت کا، نہ زورِ بیان اور زورِ استدلال کا، نہ حرکت اور تحریک کا، نہ رعب و دبدبہ اور عظمت کا۔ یہ چھوٹے چھوٹے بولوں اور پیارے پیارے جُملوں کا مرقع ہے۔ زبان شُستہ، الفاظ شیریں، جملے پُر اثر، تراکیب دلگداز، اندازِ بیاں ادب سے بھرپور، ایسا کلام جو دلوں میں تیر و نشتر کی طرح اترتا چلا جاتا ہے۔ آنکھوں میں حُسن و خوبی کی طرح سماتا چلا جاتا ہے۔ کانوں میں مٹھاس کی طرح رس گھولتا ہے اور اس کے جملوں کا حُسنِ تناسب آدمی کو اسے دہرانے، یاد کرنے، تلاوت کرنے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ساتھ ساتھ چلنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ سچائیاں عالمگیر بیان ہوتی ہیں اور الفاظ و تماثیل مقامی استعمال ہوتے ہیں۔ دلائل آفاقی ہیں اور تاریخی شواہد مانوس اور جانے پہچانے ہیں۔ حقائق ازلی و ابدی ہیں اور مثالیں اس پائے کی ہیں۔ سننے والوں میں کسی کے لیے بھی کوئی چیز نا قابلِ فہم اور اجنبی نہیں ہے۔

اس میں سنگ دلوں کو پگھلا دینے کی قوت ہے۔ اس میں بے حسوں کو جھنجھوڑ ڈالنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کی صلاحیت ہے۔ اس میں ظالموں کو موم کر دینے کی حرارت ہے۔ اس میں بے سمجھوں کو سمجھا دینے کا سلیقہ ہے اس میں جاہلوں کو علم دینے، بے شعوروں کو شعور عطا کرنے اور بے خبروں کو آگاہ اور متنبہ کرنے کی طاقت ہے۔ اس میں جباروں کو ڈرا دینے کی، بزدلوں کو بہادر بنا دینے کی اور شہ زوروں کو جھکا دینے کی توانائی ہے۔ اس کی یہی اثر پذیری تھی جس سے بڑے بڑے مضبوط دل والے خوف کھاتے تھے۔ کانوں میں روئی ٹھونس لیتے تھے تاکہ یہ قرآن ان کو فتح نہ کرلے، اور جب اسے بادشاہوں کے درباروں میں پڑھا جاتا تھا تو درباروں میں سناٹا اور آنکھوں میں آنسو چھلک پڑتے تھے۔

مکہ کے مشرکین نے حضور ﷺ کے ساتھیوں پر جب ظلم وستم کی انتہا کر دی تو انہیں حبش کی طرف ہجرت کر جانے کی اجازت دے دی گئی لیکن قریش کو یہ بھی پسند نہ تھا کہ مسلمان کسی جگہ جا کر سکھ کا سانس لے سکیں چنانچہ انہوں نے مشورہ کر کے سفارت مرتب کی اور شاہ حبشہ نجاشی اور اس کے درباریوں کے لیے تحفے تحائف لے جا کر پیش کیے پھر ان سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کے مفرورین کو ان کے حوالے کر دیں۔ اہلِ دربار کو وہ پہلے ہی ہموار کر چکے تھے چنانچہ اس مطالبے کی پُرزور تائید بھی اہلِ دربار کی طرح سے بیک وقت ہوگئی۔ لیکن نجاشی نے کہا:

''ٹھیرو، میں اپنے ملک میں پناہ لینے والوں کو اس طرح کسی کے حوالے نہیں کر سکتا جب تک یہ یقین نہ کرلوں کہ اصل بات کیا ہے۔''

چنانچہ بادشاہ نے اصحابِ رسول ﷺ کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ انہوں نے باہمی یہی فیصلہ کیا کہ بادشاہ کے سامنے وہی تعلیم پیش کی جائے جو حضور اکرم ﷺ نے دی ہے، پھر چاہے وہ اپنے ہاں رکھے یا نکالے۔ چنانچہ دربار میں پہنچ کر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک بھرپور اور برجستہ تقریر کی جس میں اپنے دورِ جاہلیت کی خرابیاں اور اسلام کی تعلیمات کا مقدمہ بیان کیا گیا تھا۔ پھر انہوں نے قریش کے مظالم کا ذکر کیا اور اپنے حبشہ میں ہجرت کر کے آنے کی وجہ یہ بیان کی کہ وہ ظلم سے بچ سکیں۔ نجاشی نے ان کی تقریر سن کر کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''اچھا تم مجھے ذرا وہ کلام تو سناؤ جو تم کہتے ہو کہ خدا کی طرف سے اُترا ہے۔''

اس پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے سورۂ مریم کی تلاوت شروع کی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔ نجاشی یہ کلام سنتا رہا اور روتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تربتر ہو گئی۔ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے تلاوت ختم کی تو اس نے کہا:

''یقیناً یہ کلام اور جو کچھ عیسیٰ علیہ السلام لائے تھے دونوں ایک ہی سرچشمے سے نکلے ہیں خدا کی قسم میں تمہیں ان کے حوالے نہیں کروں گا۔''

قریش کی سفارت کے ایک ہوشیار نمائندے نے پھر ایک اور بات اٹھائی:

''دوسرے روز مہاجرین پھر بلائے گئے، وہ بہت پریشان تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ''ابن اللہ'' ہونے والا نازک مسئلہ چھیڑ دیا گیا ہے جو عیسائیوں کا متفق علیہ عقیدہ ہے لیکن مسلمانوں نے یہی فیصلہ کیا کہ بات وہ کہیں گے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے۔ چاہے وہ ہمیں حبش میں رکھے چاہے ان کے حوالے کرے۔ چنانچہ دربار میں نجاشی نے جب یہ سوال دہرایا تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے بے تکلف اور بے جھجک اُٹھ کر کہا:

''وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اس کی طرف سے ایک روح اور ایک کلمہ ہیں، جسے اللہ نے کنواری مریم پر القا کیا۔''

نجاشی نے یہ بات سن کر زمین سے ایک تنکا اُٹھایا اور کہا:

''خدا کی قسم جو کچھ تم نے کہا ہے عیسیٰ علیہ السلام اس سے اس تنکے کے برابر بھی زیادہ نہیں تھے۔''

دعوتِ اسلام کا یہ عظیم ہتھیار قرآن تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا یہ قرآن بادشاہ کو ان کے بھرے درباروں میں بھی اعترافِ حقیقت پر مجبور کر دیتا تھا۔

خود قریش جو بڑے ضدی تھے اس قرآن کا سامنا کرنے سے گھبراتے تھے اور قرآن سے منہ چھپانے کے لیے کبھی آپ کو شاعر کہتے تھے کبھی کاہن اور کبھی جادوگر۔ یہ سارے حربے قرآن کا مقابل کرنے کے لیے میدان میں لائے جاتے تھے۔ چنانچہ کبھی بے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بس ہو کر وہ مصالحت کے انداز میں درخواستیں کرنے پر بھی اُتر آتے تھے۔

ایک دفعہ عتبہ بن اُمیہ جو ابوسفیان کا خسر تھا سردارانِ قریش سے کہنے لگا:

"اگر تم پسند کرو تو میں محمد (ﷺ) سے بات چیت کروں اور انہیں سمجھاؤں۔"

قریش دعوتِ اسلام کی ترقی سے پہلے ہی سخت پریشان تھے۔ سب نے کہا کہ:

"ہاں تم پر ہمیں پورا اطمینان ہے تم ضرور جا کر ان سے بات کرو۔"

چنانچہ وہ آپ ﷺ کے پاس جا کر کہنے لگا:

"بھتیجے، تم ہمارے درمیان بڑے عزت والے تھے، نسب میں تم شریف ترین گھر کے فرد ہو، آخر یہ اپنی قوم پر کیا مصیبت لے آئے ہو۔ لوگوں میں تفرقہ ڈال دیا ہے پوری قوم کو بے وقوف بنا دیا ہے۔ قوم کے دین اور اس کے معبودوں کی بُرائی کرتے ہو۔ ہمارے جو آباؤ اجداد مر گئے ہیں تم انکو بھی گمراہ قرار دیتے ہو۔ بتاؤ آخر ان باتوں سے تمہارا کیا مقصد ہے۔ اگر تم بڑائی چاہتے ہو تو ہم سب مل کر تمہیں اتنا مال جمع کر دیتے ہیں کہ تم ہم سب میں زیادہ مالدار ہو جاؤ گے۔ اگر سرداری چاہتے ہو تو ہم مل کر تمہیں اپنا سردار بنا لیتے ہیں۔ اگر بادشاہی چاہتے ہو تو ہم تمہیں بادشاہ بنا لیتے ہیں۔ بیمار ہو گئے ہو اور سوتے جاگتے اُلٹے سیدھے خواب نظر آتے ہیں۔ تو ہم مل کر تمہارا بہترین معالجوں سے علاج کرا دیتے ہیں۔"

عتبہ یہ باتیں کرتا رہا اور آپ ﷺ خاموشی سے اس کی باتیں سنتے رہے۔ جب وہ خوب بول چکا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"ابوالولید جو کچھ آپ نے کہنا تھا کہہ چکے ہیں یا اور کچھ کہنا ہے۔"

اس نے کہا:

"بس جو کچھ مجھے کہنا تھا میں نے کہہ دیا ہے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اچھا اب تم میری سنو۔"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، حٰمٓ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور اس کے بعد مسلسل سورۃ حٰم سجدہ کی تلاوت فرماتے رہے اور عتبہ دونوں ہاتھ پیچھے زمین پر ٹیکے غور سے سنتا رہا۔ اڑتیسویں آیت پر پہنچ کر آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور پھر سر اٹھا کر عتبہ سے فرمایا:

''ابوالولید جو کچھ مجھے کہنا تھا وہ آپ نے سُن لیا، اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔''

عتبہ خاموشی سے اُٹھا اور سردارانِ قریش کی طرف پلٹا۔ لوگوں نے دُور ہی سے دیکھ کر کہہ دیا:

''خدا کی قسم ابوالولید کا چہرہ بدلا ہوا ہے۔ یہ وہ صورت نہیں ہے جسے لے کر وہ گیا تھا۔''

اس کے واپس آنے پر سب نے پوچھا:

''بتاؤ کیا کر آئے ہو؟''

اس نے کہا:

''خدا کی قسم! آج میں نے ایسا کام سنا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا۔ واللہ یہ شعر نہیں ہے، یہ سحر بھی نہیں ہے، یہ کہانت بھی نہیں ہے۔ اے گروہِ قریش میری بات مانو تو اس شخص کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ میں نے جو اس کی باتیں سنی ہیں وہ رنگ لا کر رہیں گی۔ اگر عرب اس پر غالب آ گئے تو اپنے بھائی کا خون تمہاری گردن پر نہ ہوگا دوسروں پر ہوگا اور اگر یہ عرب پر غالب آ گیا تو اس کی حکومت تمہاری حکومت ہوگی اور اس کی عزت تمہاری عزت۔''

''واللہ ابوالولید تم پر بھی اس کا جادو چل گیا۔'' حاضرین نے کہا۔

اس نے کہا:

''یہ میری رائے ہے اب تم جانو اور تمہارا کام۔''

یہ تھی قرآن کی اثر پذیری، اسی طرح ایک اور واقعہ ہے۔

''طفیل بن عمرو دوسی عرب کا مشہور شاعر تھا۔ وہ کہتا ہے کہ جب میں مکہ گیا تو لوگوں نے میرے خوب کان بھرے اور کہا کہ محمد ﷺ سے بچ کر رہنا، چنانچہ میں نے یہی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



طے کر لیا۔ حرم میں گیا تو وہاں آپ نماز پڑھ رہے تھے میرے کان میں بھی ان کے چند جملے پڑ گئے۔ میں نے اچھا کلام محسوس کیا اور دل میں کہا کہ میں بھی شاعر ہوں اور جواں مرد ہوں، عقل رکھتا ہوں۔ بچہ تو نہیں ہو کہ غلط صحیح کی تمیز ہی نہ کر سکوں۔ اس شخص سے ملنا تو چاہیے۔ چنانچہ میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ان کے مکان پر پہنچ گیا اور اپنی ساری کیفیت بیان کی اور عرض کیا کہ آپ ذرا تفصیل سے بتایئے کہ آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اس بات کے جواب میں مجھے قرآن کا کچھ حصہ سنایا اور میں اس سے اتنا متاثر ہوا کہ اسی وقت ایمان لے آیا اور واپس جا کر اپنے باپ اور بیوی کو بھی مسلمان کیا اور پھر اپنے قبیلے میں مسلسل تبلیغِ اسلام کرتا رہا۔''

حد یہ ہے کہ خود سردارانِ قریش بھی اپنی مجالس میں اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ وہ حضور ﷺ کے خلاف جھوٹ گھڑتے ہیں۔ قریش کی ایک مجلس میں نضر بن حارث نے تقریر کی اور کہا:

''تم لوگ جس طرح محمد ﷺ کا مقابلہ کر رہے ہو یہ بالکل بے اثر ہے، تم اس کو اوّل روز سے جانتے ہو وہ تمہارے درمیان سب سے زیادہ خوش اطوار آدمی تھا۔ سب سے زیادہ سچا اور سب سے زیادہ ذہین۔ اب اس کے بال سفید ہونے کو آئے ہیں تو تم اسے ساحر، کاہن، شاعر اور مجنوں کہتے ہو اور دوسروں کو بھی باور کرانا چاہتے ہو، بخدا وہ ساحر نہیں ہے، ہم نے ساحروں کو دیکھا ہے وہ تو جھاڑ پھونک کرتے ہیں۔ وہ کاہن بھی نہیں ہے ہم ان کی تک بندیوں اور گول مال باتوں کو جانتے ہیں۔ وہ شاعر بھی نہیں ہے ہم اصنافِ شعر سے خوب واقف ہیں۔ وہ مجنون بھی نہیں ہے ہم دیوانوں کی بے تکی باتوں سے بے خبر نہیں ہیں۔ اے سردارانِ قریش محمد ﷺ کے بارے میں کوئی اور بات سوچو یہ ان باتوں سے بڑی بات ہے جو تم سوچتے ہو۔ اس کو شکست دینا آسان نہیں ہے۔

پھر اس نے تجویز پیش کی کہ لوگوں کو رستم اور اسفندیار کی کہانیوں میں لگایا جائے تاکہ وہ ان قصوں میں دلچسپی لینے لگیں، چنانچہ اس نے خود اس پر عمل شروع کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمان ہونے کے بعد اپنے قرآن سننے کا ایک تاثر کچھ ایسا ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں:

"میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کو ستانے کے لیے گھر سے نکلا۔ آپ مسجد حرام میں داخل ہو چکے تھے۔ میں پہنچا تو آپ نماز میں سورہ الحاقہ پڑھ رہے تھے میں پیچھے کھڑا ہو گیا اور قرآن سننے لگا۔ میں قرآن کی شانِ کلام اور اندازِ بیان ہی پر حیران ہو رہا تھا کہ اچانک میرے دل میں خیال آیا کہ یہ شخص ضرور شاعر ہے جو اکثر قریش کہتے ہیں۔ فوراً ہی آپ کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے۔ "یہ ایک رسول کریم ﷺ کا قول ہے کسی شاعر کا قول نہیں ہے، میں نے دل میں کہا شاعر ہیں تو پھر کاہن ہے، اسی وقت زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔" اور نہ کسی کاہن کا قول ہے تم لوگ کم ہی غور کرتے ہو۔ یہ تو رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے۔" یہ سن کر اسلام میرے دل میں گہرا اُتر گیا۔"

کچھ نضر بن حارث ہی سے ملتا جلتا واقعہ ولید بن مغیرہ کو بھی پیش آیا۔ حج کے موسم میں قریش آپ ﷺ کے خلاف پروپیگنڈہ زیادہ زور شور سے شروع کر دیتے تھے۔ چونکہ آپ ﷺ بھی حج کے دنوں میں اپنی دعوت تیز تر کر دیتے تھے۔ حج کے ایام آنے سے پہلے شہر کے مشہور سرمایہ دار سردار ولید بن مغیرہ نے قریش کے معززین کا اجلاس بلا کر کہا:

"دیکھو اگر آپ لوگوں نے محمد (ﷺ) کے بارے میں مختلف باتیں لوگوں سے کہیں تو ہمارا سب کا اعتبار جاتا رہے گا اس لیے کوئی متفق علیہ بات سوچ لیں۔ پھر سب وہی کہیں۔ بعض نے کہا ہم ان کو کاہن کہیں، ولید نے کہا نہیں۔ خدا کی قسم وہ کاہن نہیں ہیں، ہم نے کاہنوں کو دیکھا ہے جس طرح کے فقرے وہ جوڑتے ہیں قران کو ان سے دور کی نسبت بھی نہیں ہے بعض نے کہا ہم انہیں دیوانہ کہیں۔ ولید نے کہا۔ ہم نے دیوانے دیکھے ہیں۔ جیسا کلام وہ پیش کرتے ہیں کون تسلیم کرے گا کہ جنون کے دور میں کوئی آدمی ایسی باتیں بھی کر سکتا ہے۔ بعض نے کہا تو ہم انہیں شاعر کہیں۔ ولید نے کہا نہیں وہ شاعر بھی نہیں ہیں۔ شعر کی ساری اقسام سے ہم واقف ہی ہیں ان کے کلام کو کون شعر مانے گا۔ پھر لوگوں نے کہا تو کیا ہم ان کو ساحر نہ کہیں ولید نے کہا وہ ساحر کیسے ہو سکتے ہیں؟ ہم جادوگروں اور ان کے کرتبوں کو جانتے ہیں یہ بات تو محمد ﷺ پر چسپاں نہیں ہوتی۔ اس نے کہا ان باتوں میں سے جو بات بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کہو گے وہ ناروا ہی ہو گی اس کو کوئی نہ مانے گا۔ خدا کی قسم اس کے کلام میں بڑی حلاوت ہے۔ اس کی جڑیں بڑی گہری اور اس کی ڈالیاں بڑی ثمر دار ہیں۔"

اس پر ابوجہل، ولید کے سر ہو گیا اور کہنے لگا کہ جب تک تم خود محمد ﷺ کے بارے میں کچھ نہ بتاؤ گے تمہاری قوم تم سے راضی نہ ہو گی۔ ولید نے کہا۔ سوچ کر بتاؤں گا، پھر سوچ سوچ کر کہنے لگا۔ بس قریب ترین بات یہی ہو سکتی ہے کہ تم اسے جادوگر کہو اور یہ کہ یہ ایسا کلام پیش کرتا ہے جس کے سحر سے باپ بیٹے سے اور بھائی بھائی سے اور میاں بیوی سے چھوٹ جاتا ہے۔ بس تم یہی بات چلاؤ۔ چنانچہ سب نے ولید کی بات اس پراپیگنڈہ مہم کے لیے تسلیم کر لی۔

سردارانِ قریش مخالفت تو کرتے تھے لیکن قرآن سے اتنے مرعوب اور اس کی شیرینی سے اتنے متاثر تھے کہ کبھی کبھی خود بھی چھپ چھپا کر قرآن سنتے تھے۔

ایک مؤرخ نے نقل کیا ہے:

"سردارانِ قریش ابوسفیان بن حرب، ابوجہل بن ہشام الاخنس بن شریق اور ابن وہب الثقفی یہ چاروں ایک رات الگ الگ نکلے تاکہ چھپ کر قرآن کی تلاوت سنیں جو رسول اکرم ﷺ نماز کے دوران اپنے گھر میں کیا کرتے تھے۔ ان میں سے ہر شخص نے اپنے لیے ایک ایک جگہ لے لی اور بیٹھا سنتا رہا۔ ہر شخص دوسرے کی موجودگی سے بے خبر تھا۔ اس طرح انہوں نے کافی رات گزار دی اور پھر اپنی اپنی راہ لی۔ راستے میں سب جمع ہو گئے اور سب ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ ہر ایک نے دوسرے سے کہا: "دیکھو دوبارہ ایسا نہ کرنا، اگر کم عقل لوگوں نے دیکھ لیا تو وہ کیا خیال کریں گے۔" پھر وہ سب لوٹ گئے۔ جب دوسری رات ہوئی تو وہ چاروں پھر اپنی اپنی جگہ تلاوت سننے کو واپس آئے اور جب سن کر واپس ہوئے تو پھر سب جمع ہو گئے۔ ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو پھر ویسے ہی کہا جیسے پہلے کہا تھا اور اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ لیکن جب تیسری رات ہوئی تو پھر وہ اپنی جگہ آ موجود ہوئے۔ اور واپسی پر پھر اسی طرح باہم مل گئے۔ تب انہوں نے کہا:

"ہماری یہ عادت نہیں چھوٹے گی، جب تک ہم عہد نہ کر لیں کہ دوبارہ ایسا نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کریں گے۔" اور پھر باہمی عہد کر کے منتشر ہو گئے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا بھی تاثیر قرآن ہی کا معجزہ ہے۔ ایک دن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنی بہادری کے بھروسے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے۔ بدن پر سارے ہتھیار سجا رکھے تھے۔ راستے میں ہی کسی نے کہا کہ میاں پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کی تو خبر لو وہ تو مسلمان ہو چکے ہیں۔ یہ سن کر وہ فی الفور اپنی بہن کے گھر چلے گئے اور پھر ان دونوں کو خوب مارا پیٹا بالآخر ان کی بہن نے جرأت سے کہا:

"عمر جو چاہو کر لو یہ ایمان اب ہم میں سے نہیں نکل سکتا۔"

عمر اپنی بہن کی اس جرأت پر سخت حیران ہوئے اور ان سے قرآن سنانے کے لیے کہا۔ ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو وہاں موجود تھے۔ انہوں نے قرآن مجید میں سورہ طٰہٰ سنانی شروع کی۔ عمر قرآن سن رہے تھے اور رو رہے تھے۔ پھر اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر ایمان لے آئے۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طائف اسلام کی دعوت پہنچانے کے لیے گئے وہ وہاں کے لوگوں نے بدترین مخالفت کا سلوک کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے تشدد کا نشانہ بنایا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو گئے۔ آپ نے ایک باغ میں پناہ لی۔ یہ جگہ ربیعہ کے فرزندوں کی تھی۔ انہوں نے دور سے آپ کی یہ حالت دیکھی تو انہیں رنج ہوا اور ترس کھا کر اپنے غلام عداس کے ہاتھ انگوروں کی ایک پلیٹ ہدایۃً روانہ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور لیے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر کھانے شروع کر دیئے غلام عداس نے حیرت سے یہ کلمہ سنا اور پھر کہا:

"یہ تو ایسا کلام ہے جو یہاں کے باشندے نہیں بولا کرتے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کا مذہب اور وطن پوچھا تو اس نے کہا:

"میں عیسائی ہوں اور نینوئی کا رہنے والا ہوں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میرے بھائی مردِ صالح یونس بن متی کے شہر کے باشندے ہو۔ وہ بھی نبی تھا اور میں بھی نبی ہوں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



عداس یہ سن کر جھک پڑا اور اس نے آپ کے ہاتھ سر اور قدم چوم لیے۔

ایک شخص سوید بن صامت تھا جس کے پاس حکمتِ لقمان کا صحیفہ تھا۔ آپ ﷺ نے اسے دعوتِ اسلام پیش کی۔ اس نے کہا:

"آپ ﷺ کے پاس بھی وہی کچھ ہے جو میرے پاس ہے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"بیان کرو۔"

"اس نے کچھ عمدہ سے اشعار سنائے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"یہ کام تو اچھا ہے لیکن میرے پاس قرآن ہے جو اس سے افضل تر ہے اور ہدایت و نور ہے۔"

پھر آپ ﷺ نے اسے قرآن سنایا۔ وہ شخص بلا تامل مسلمان ہو گیا۔

انہی دنوں یمن سے ایک شخص حماد زادی مکہ آیا جو مشہور جادوگر تھا۔ حضور ﷺ کے بارے میں حالات سن کر اس نے قریش سے کہا:

"اگر تم کہو تو میں محمد (ﷺ) کا علاج کر سکتا ہوں۔"

چنانچہ وہ اس نیت سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا:

"محمد (ﷺ) آؤ میں آپ کو اپنے منتر سناؤں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"پہلے تم مجھ سے سن لو۔"

پھر آپ ﷺ نے اسے قرآن سنایا۔ حماد نے کہا۔ ایک بار اور سنا دیجئے۔ آپ ﷺ نے پھر سنایا، اس نے ایک بار پھر سننے کی فرمائش کی۔ آپ ﷺ نے پھر سنایا۔ بالآخر وہ بول پڑا:

"میں نے بہتیرے کاہن دیکھے ہیں، ساحر دیکھے ہیں، شاعر دیکھے ہیں لیکن ایسا کام تو کسی سے بھی نہیں سنا۔ یہ کلمات تو اتھاہ سمندر ہیں۔ اے محمد ﷺ ہاتھ بڑھایئے میں اسلام قبول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کرتا ہوں۔"

قرآن کی تاثیر اور قلوب میں نفوذ کے لاتعداد واقعات ہیں۔ یہ کلام ہی ایسا ہے کہ اس میں ایٹمی توانائی ہے یہ دل و دماغ کے ریشے ریشے میں اُتر جاتا ہے اور اپنے مخاطب کو بے بس کر کے اپنا مطیع بنالیتا ہے۔

مدینہ کے مشہور سردار اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبلغ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی تبلیغی سرگرمیوں سے پریشان ہو کر ان کا قصہ ختم کرنے کے لیے مسلح ہو کر گھر سے نکلے۔ انہوں نے آ کر حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے چند آیاتِ قرآنی سنیں اور اُٹھ کر حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔

ثمامہ بن اثال مشہور سردار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مدینہ سے زیادہ کسی چیز سے بغض نہ تھا۔ وہ قید ہو کر آیا اور دورانِ قید روزانہ قرآن پاک سننے کا موقع اسے ملتا رہا اور رشد و ہدایت کی آواز کان سے ہو کر دل تک پہنچتی رہی۔ جب آپ نے از سرِ راہ نوازش و کرم اپنے قید سے آزاد کر دیا تو وہ سیدھا کنوئیں پر گیا۔ غسل کیا اور پھر واپس آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد وہ دل و جان سے اسلام کا خادم بن گیا۔

مشہور شاعر خالد بن عقبہ قرآن سن کر بے ہوش ہو گیا۔ جب ذرا اس کی حالت سنبھلی تو وہ پکار اٹھا۔

"بخدا اس کلام میں عجیب شیرینی ہے، اس میں عجب تر و تازگی ہے۔ اس کی جڑیں سیراب ہیں۔ اس کی شاخیں شیریں پھل سے لدی ہوئی ہیں، اور بشر تو ایسا کلام کہہ ہی نہیں سکتا۔"

ایک چرواہا جو جنگل میں بکریاں چراتا تھا۔ ذوالبجادین، آنے جانے والے مسلمان مسافروں سے قرآن سنتا رہتا تھا۔ بالآخر جنگل میں مسلمان ہو کر اور گھربار چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ اس طرح قرآن نے اسے بھیڑیوں کے گلے سے نکال کر مجاہدین کے لشکر میں شامل کر دیا۔

لبید عامری بہت مشہور شاعر تھا اور اس کی شہرت دُور دُور تک تھی۔ اسلام قبول کیا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شعر سنانے کی فرمائش کی تو کہنے لگا:

''امیر المومنین جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے قرآن عطا فرمایا ہے تب سے مجھے اشعار میں کچھ مزہ نہیں آتا۔''

جنگِ بدر میں جبیر بن مطعم گرفتار ہو کر آئے۔ انہوں نے مسجد نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات پڑھیں:

''کیا وہ خود بخود معرضِ وجود میں آ گئے ہیں یا پیدا کیے گئے ہیں۔ کیا آسمانوں اور زمین کی تخلیق انہوں نے کی ہے لیکن وہ یقین نہیں کرتے۔'' (الطور۔52:37-35)

تو جبیر بن مطعم پر ان آیات کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ انہوں نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔

ایسا ہی واقعہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا ہے۔ وہ بھی قیدیوں میں تھے لیکن انہوں نے جب یہ آیات سنیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ عدل و احسان اور رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کا حکم دیتا ہے اور بدکاری اور ظلم سے روکتا ہے اور تمہیں نصیحت کرتا ہے شاید کہ تم نصیحت قبول کرو۔'' (النحل۔16:9)

جیسے ہی انہوں نے یہ آیت سُنی اس آیت نے ان کے دل میں گھر کر لیا اور وہ فوراً حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔

مشہور شاعر لبید بن ربیعہ نے جس کا شمار اصحابِ معلقات میں ہوتا ہے جب قرآن کی ایک چھوٹی سی سورت کو کعبہ میں آویزاں دیکھا تو قرآن کی فصاحت و بلاغت اور اس کی خوبیٔ بیان سے اتنا متاثر ہوا کہ اسے یقین ہو گیا کہ یہ انسان کا کام نہیں ہے۔ چنانچہ وہ بلا تاخیر اسلام کے دائرے میں داخل ہو گیا۔

حضرت اُمِ طلحہ انصاری نے جب یہ آیت سنی:

''تم نیکی کا اصل درجہ نہیں پا سکتے جب تک اپنی محبوب چیز ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں نہ دو۔'' (آل عمران۔3:92)

یہ سن کر ان پر اتنا اثر ہوا کہ ان کے پاس ایک عمدہ باغ تھا جو انہیں بہت پسند تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وہی باغ انہوں نے اللہ کی راہ میں وقف کر دیا۔

کون نہیں جانتا کہ قرآن نے 360 بتوں کے پجاریوں کو توحید کے علمبردار بنا دیا۔ یتیموں اور بیواؤں کا مال اُڑا لینے والوں کو امین بنا دیا۔ خودسروں اور قانون شکنوں کو قانون کا مطیع فرمان بنا دیا۔ قاتلوں، جواریوں اور شرابیوں کو دیندار خدا ترس اور پرہیزگار بنا دیا۔

اس حقیقت سے کون بے خبر ہے کہ اس قرآن کی آیات اگر بڑے بڑے جابر بادشاہوں کے درباروں میں پڑھی جاتی تھیں تو انتقام اور غصے کی آگ ٹھنڈی پڑ جاتی تھی۔ دل خدا کے سامنے جھک جاتے اور آنکھیں آنسوؤں سے چھلکنے لگتی تھیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جس طرح مختلف انبیاء کرام کو معجزے دیے گئے تھے جو ان کی حقانیت کی دلیل تھے اسی طرح حضور اکرم ﷺ کو قرآن کا معجزہ دیا گیا تھا جس کے سامنے سب ہی بے بس تھے۔ زمانہ گزر گیا ہے اور آج تک کسی میں یہ جرأت نہیں ہو سکی ہے کہ وہ کسی پہلو سے بھی قرآن سے آگے نکل سکے۔ اسی بات کو حضور اکرم ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا تھا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء سابقین میں کوئی نبی بھی ایسا نہیں گزرا جسے معجزہ نہ دیا گیا ہو اور لوگ اس پر ایمان لائے لیکن جو چیز مجھے دی گئی ہے وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے وحی ہے۔ قرآن کریم جس کے سبب میں اُمید کرتا ہوں کہ قیامت کے روز میرے پیرووں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔" (مسلم)

حضور اکرم ﷺ کا یہ معجزہ (قرآن) آفتاب کی طرح درخشاں اور تاباں ہے یہ کلام حسین وجمیل اور ذی شان و پُرشوکت اوّل سے آخر تک ہے۔ اس میں کہیں جھول نہیں ہے۔ فصاحت و بلاغت اور معارف وحقائق کی بلندی یکساں ہے۔ اس کلام کو پڑھنے سے یہ ایک عظیم بادشاہ کا باجبروت حکم نامہ محسوس ہوتا ہے۔ ایک اعرابی نے جب ایک قاری کو یہ آیت پڑھتے سنا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



"اے زمین اپنا پانی جذب کر لے اور اے آسمان تھم جا۔ پانی جذب کر دیا گیا اور کام تمام کر دیا گیا۔" (ھود۔11:44)

تو وہ کہنے لگا:

"ان الفاظ میں جو شاہانہ شوکت ہے یہ تو صرف بادشاہِ کائنات کو ہی زیب دیتی ہے کہ وہ ایسا حکم جاری فرمائے۔" چنانچہ وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔

ایک ہی طرز کے مضامین کو بار بار دہرانا اور نئے سے نئے پیرائے میں بیان کر کے ان میں تازگی اور حسن وخوبی پیدا کرنا بھی کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔

قرآن میں انسانوں کو مسخر کرنے، مرعوب کرنے اور خدا کے سامنے جھکا دینے کی زبردست قوت پائی جاتی ہے۔ یہ قرآن انسانوں کو بدلنے اور بدل کر کچھ سے کچھ کر دینے کی اپنے اندر حیرت انگیز قوت رکھتا ہے۔ وہ روحِ انسانی کو موم کی طرح پگھلا کر اسے اندر سے کچھ سے کچھ بنا دیتا ہے۔ یہ قرآن سب سے زبردست انقلاب تو خود اپنے لانے والے میں لایا جو اپنے آپ کو اُمّی کہتا اور جبریل امین سے بھی بہ اصرار اپنے حروف سے ناآشنا ہونے کا اظہار کرتا تھا۔ وہ علم کا مدینہ بن گیا۔ جو مکہ کا خاموش شہری تھا وہ ایک زبردست مبلّغ اور مقرر بن گیا۔ جو غارِ حرا کے گوشہء تنہائی میں جا کر دن رات عبادت میں گزارتا تھا۔ اس نے انسانی بستیوں، مجلسوں، میلوں، بازاروں اور گلیوں میں تبلیغِ توحید کے لیے چلنا پھرنا شروع کر دیا جہاں کہیں چند انسانوں کے جمع ہونے کا موقعہ ہوتا وہ وہاں پہنچ جاتا۔ جو انسان سارے علاقے میں محترم ومکرم تھا اسے لوگوں کے طعنے سننے، گالیاں برداشت کرنے، ظلم وستم کا مقابلہ کرنے اور الزامات و بہتانات کا سامنا کرنے کے لیے اس قرآن نے میدان میں لا کھڑا کیا۔ جو خاموش شہری لوگوں سے الگ تھلگ رہا کرتا تھا اس نے خدا کے وجود، آخرت کی زندگی اور حساب کتاب کے بارے میں بحثیں شروع کر دیں۔ جو شخص ایک معروف کامیاب تاجر تھا وہ تجارت سے ہٹ کر اللہ کے کام کی مصروفیات میں لگ گیا۔ او یہ صرف حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہی ایسا نہیں ہوا بلکہ جس جس انسان نے بھی اس کتاب کو برحق تسلیم کیا اور اس پر ایمان لایا اس کے روز وشب ہی بدل گئے۔ اس کے دل و دماغ بدل گئے۔ اس کے دن رات کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پروگرام اور مصروفیات بدل گئیں۔ اس میں اتنی جرأت و ہمت پیدا ہوگئی کہ وہ بڑی سے بڑی مخالفت کا خندہ پیشانی سے اور بڑے سے بڑے ظلم کا صبر وسکون سے مقابلہ کر سکے۔ غرض اس کتاب نے انسانوں میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرنی شروع کر دی اس کے چند کلمات ہی انسانوں کو ہلا کر رکھ دیتے۔ یہ جس وجود میں سرایت کر جاتا اس وجود میں ایک دوسرا ہی انسان نمودار ہو جاتا۔ قرآن کی تسخیری قوت اور انقلابی قوت ایسی تھی جس کا مقابلہ کسی کے بس میں نہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ کا یہ قرآنی ہتھیار عصاء موسیٰ علیہ السلام، ید بیضا اور دمِ عیسیٰ علیہ السلام ہر چیز سے بڑھ کر معجزہ تھا۔ اس کا مقابلہ انسانوں کے بس سے باہر تھا۔ قرآن ہی حضور ﷺ کا معجزہ تھا اور یہی آپ ﷺ کا موثر ترین اسلحہء دعوت تھا۔ اپنے نزول کے وقت سے آج تک اس کتاب نے دنیا میں جتنے انسانوں کی زندگیوں کو گمراہی سے راستی اور بے راہ روی سے خدا پرستی کی طرف موڑا ہے اس کی کوئی حد اور کوئی حساب نہیں ہے اس میں تسخیرِ قلوب اور تسخیرِ عالم کی حیرت انگیز قوت پوشیدہ ہے۔ باقی مذاہب بھلا قرآن کا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں؟

## حاصلِ کلام / قابلِ غور

قرآن کریم کے اس سحر انگیز اثر نے یقیناً آپ کی روح کو بھی سرشار کیا ہوگا۔ کیا آپ کے دل میں یہ خواہش پیدا نہیں ہوئی کہ قرآن کے اس سحر انگیز پیغام کو مختلف زبانوں میں تراجم کر کے دنیا تک پہنچائیں اور اللہ کی رضا حاصل کریں۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# اسلام کا عروج قرآن سے وابستہ ہے

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے کہ "وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔ تاکہ سب دینوں پر غالب کرے۔ اگرچہ مشرک بُرا منائیں۔" (الصف۔ 9:37)

اسلام کا تمام ادیان پر غلبہ اللہ تعالیٰ کی منشا ہے اس سلسلے میں ہم اگر احادیث کا جائزہ لیں تو اُن سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ اسلام دنیا کے کونے کونے تک پہنچ جائے گا اور کوئی گھر ایسا نہ ہوگا۔ جس میں اسلام داخل نہ ہو گیا ہو۔ ایک حدیث میں ہے کہ میرے لیے مشرق اور مغرب کی زمین لپیٹ دی گئی ہے۔ میرا لایا ہوا دین ان تمام لوگوں تک پہنچے گا جہاں دن رات پہنچتے ہیں۔ کوئی کچا پکا گھر ایسا نہ رہے گا جہاں دین اسلام داخل نہ ہو۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ اسلام غالب ہونے کے لیے آیا ہے کوئی اسے مغلوب نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ اگر آپ دنیا کی تمام مذاہب کی مقدس کتابوں (وید، انجیل، تورات، زبور) کا مطالعہ کریں تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ اُن میں بھی اسلام کی صداقت اور اس کے غلبہ کا ذکر ہے۔

ہے یہ پندرھویں صدی کے ماتھے پر رقم
دین مستقبل اہلِ جہاں اسلام ہے

اس کے علاوہ اگر ہم مختلف مذاہب کے روحانی اور دنیاوی طور پر اعلیٰ مقام رکھنے والے دانشوروں اور مورخین کی تحریرات اور آراء کا مطالعہ کریں جن کو اللہ تعالیٰ نے بہترین ذہنی صلاحیتیں دی تھیں اور ان کے دل تعصب اور تنگ نظری سے دور تھے وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی تعلیم بہترین ہے قرآن میں لوگوں کے تمام مسائل کا حل ہے اور مستقبل کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مذہب اسلام ہے۔ اس کے علاوہ اگر ہم اسلام کے پھیلاؤ کا جائزہ لیں تو آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب سے تیزی سے پھیلنے والا دین ہے۔ اسلام دنیا کی سب سے بڑی سچائی اور حقیقت ہے اسلام کے تیزی سے پھیلنے کے پیش نظر مفکرین اور دانشوروں نے ٹائم فریم بھی دے دیا ہے کہ فلاں ملک میں اس سال اور فلاں ملک میں اس سال مسلمانوں کی اکثریت ہو جائے گی۔ آج سے کئی سال پہلے ایک مفکر نے پیش گوئی کی تھی کہ آج یورپ میں پچاس ملین سے زائد مسلمان آباد ہیں اس امر کے واضح اشارے ہیں کہ اللہ اسلام کو یورپ میں سربلندی عطا فرمائیں گے بغیر کسی تلوار، بغیر کسی بندوق اور بغیر کسی جنگ کے میں دیکھ رہا ہوں کہ محض چند دہائیوں میں مسلمان یورپ کی اکثریتی آبادی ہوں گے۔ ابھی اس پیش گوئی کی بازگشت مکمل طور پر تھمی بھی نہ تھی کہ فورم آن ریلیجن اینڈ پبلک لائف کی رپورٹ The Future of the Global Muslim Population نے تہلکہ مچا دیا۔ اس رپورٹ میں یہ بتایا گیا کہ دنیا بھر میں مسلمانوں کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے آئندہ بیس برس میں اس میں 35 فیصد اضافہ متوقع ہے یعنی اگر آج یہ آبادی 1.7 بلین ہے جو 2030ء تک بڑھ کر 2.2 بلین ہو جائے گی۔ رپورٹ کے مطابق مسلمانوں کی آبادی میں اضافے کی شرح غیر مسلموں کے مقابلے میں تقریباً دُگنی ہوگی، یہ رپورٹ اشاعت سے اب تک عالمی حلقوں میں موضوع گفتگو ہے۔ رپورٹ کے مطابق آئندہ 20 برس میں کینیڈا میں مسلمانوں کی آبادی 3 گنا بڑھ جائے گی، امریکہ میں دُگنی اور یورپ میں ایک تہائی۔ آج کینیڈا میں مسلمان 940,000 ہیں جو 6.6 فیصد کی رفتار سے بڑھ کر 2030ء تک 2.7 ملین ہو جائے گی۔ امریکہ میں آج 2.7 ملین مسلمان رہتے ہیں جو 2030ء تک بڑھ کر 6.2 ملین ہو جائیں گے۔ آج امریکہ مسلمان آبادی کے لحاظ سے 43واں بڑا ملک ہے جو محض دو دہائیوں کے بعد مسلم آبادی کا 55واں بڑا ملک ہوگا۔ شمالی امریکہ میں 1990ء سے 2010ء کے درمیان مسلم آبادی میں بڑی تیز رفتاری سے اضافہ ہوا اور آبادی 1.8 ملین سے بڑھ کر 3.5 ملین ہو گئی، رپورٹ کے مطابق یہ رفتار 20 برس میں 151 فیصد ہو جائے گی اور مسلمان آبادی 3.5 ملین سے بڑھ کر 8.9 ملین تک جا پہنچے گی۔ یورپ میں مسلمانوں کی آبادی 44.1 ملین ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جو اندازے کے مطابق بڑھ کر 2030ء تک 58.5 ملین ہو جائے گی، یعنی 31.9 فیصد کی رفتار سے اضافہ، برطانیہ میں مسلمان آبادی تقریباً دُگنی ہو جائے گی۔ 2.9 ملین سے بڑھ کر 5.6 ملین یہ اضافہ 93 فیصد کی حیرت انگیز رفتار سے ہوگا۔ فرانس جہاں آج بھی مساجد کی تعداد کیتھولک چرچ سے زیادہ ہے وہاں مسلمان 4.7 ملین سے بڑھ کر 6.9 ملین ہو جائیں گے، یعنی 46 فیصد کی رفتار سے اضافہ ہوگا۔ بھارت میں آج مسلمانوں کی کل آبادی کا 14.6 فیصد ہے جو 2030ء میں بڑھ کر 16 فیصد ہو جائیں گے یعنی 170 ملین سے بڑھ کر 236 ملین، پاکستان میں مسلمان انڈونیشیا سے بھی بڑھ جائیں گے یعنی 256.1 ملین، یہ اعدادوشمار دنیا بھر کے لیے چونکا دینے والے ہیں۔ سنگاپور سے لیکر یورپ، امریکہ تک ہر ہر جگہ مختلف سروے، اعدادوشمار اور حقائق یہ بتاتے نظر آتے ہیں کہ مسلمانوں نے ساری دنیا میں حیرت انگیز طور پر اپنا جداگانہ تشخص برقرار رکھا ہے۔ یونان، روم اور فارس کا فلسفہ وتہذیب ہو یا چنگیز خان کی یلغار، ہندوانہ ثقافت ہو یا سوشل ازم کا جبر، اسلام مسلمانوں کو انتہائی صبر آزما حالات سے بھی نہایت صفائی سے بچا کر نکال لایا ہے۔ ہالینڈ کی وزیر قانون Piet Hein Donner نے بجا طور پر کہا تھا کہ اگر ہالینڈ میں مسلمان تعداد میں زیادہ ہو جائیں اور شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کر دیں تو جمہوریت کے اصول کی پاسداری میں شریعت نافذ کر دینی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ میں بھی اسلام کی مقبولیت میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اس کا ثبوت برطانوی سرکاری اداروں کے اعدادوشمار ہیں جن کے مطابق بڑے برطانوی شہروں میں مسلمان بچوں کی تعداد عیسائی بچوں سے بڑھ چکی ہے۔ یہ اعداد و شمار 2011ء کی مردم شماری کی بنیاد پر جاری کیے گئے ہیں جس کے مطابق برطانیہ میں نسلی توازن تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے اور روایتی طور پر عیسائی بچوں کی تعداد زیادہ رہنے کی حقیقت اب تبدیل ہو چکی ہے اور اب زیادہ بچوں کا تعلق اسلام سے ہے جبکہ دیگر مذاہب کے بچوں کی تعداد واضح طور پر کم ہے۔ برمنگھم شہر میں کل 278623 بچوں میں سے 97099 بچوں کی رجسٹریشن مسلمان کے طور پر کروائی گئی ہے جبکہ عیسائی بچوں کی تعداد 93828 تھی جبکہ باقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کا تعلق دیگر مذاہب سے تھا اسی طرح بریڈفورڈ، بریڈفورڈ شائر اور لندن کے علاقوں نیوہیم، ریڈ برج میں بھی مسلمان بچوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور وہاں تقریباً دو تہائی بچوں کا تعلق اسلام سے ہے۔ برطانیہ میں اسلام کے تیزی سے پھیلنے کی وجہ سے وہاں کے ماہرین اور سرکاری احکام اس بات سے متفکر نظر آتے ہیں ان کے اس طرح متفکر ہونے سے انشاء اللہ اسلام کے پھیلنے میں کمی نہیں آئے گی کیونکہ یہ تقدیر الٰہی ہے کہ اسلام دنیا میں غالب آنے کے لیے آیا ہے۔ یعنی ہر آنے والا دن اسلام کی فتح کا دن ہے اور روزانہ مسلمانوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ باقی مذاہب اور دہریوں کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھسکتی چلی جا رہی ہے۔
آج جن لوگوں کی دعوت تبلیغ سے اسلام پھیل رہا ہے ان کی تعداد پانچ سے دس فیصد ہے یعنی بہت ہی قلیل تعداد میں لوگ دعوت و تبلیغ کر رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ جب دعوت و تبلیغ کرنے والوں کی تعداد بڑھ جائے گی تو اسلام کے پھیلنے کی شرح بھی اور تیزی سے بڑھ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی منشاء انبیاء کرام علیہم السلام کی پیش گوئیاں، مختلف اولیاء اللہ کی بھی پیش گوئیاں، مختلف مفکرین اور دانشوروں کی پیش گوئیاں اور تجزیے ان تمام کا آخری فیصلہ یہی ہے کہ انشاء اللہ اسلام تمام ادیان پر غالب آ جائے گا۔

زندہ دل سے نہیں پوشیدہ ضمیر تقدیر
خواب میں دیکھتا ہے عالمِ نو کی تصویر

اور جب بانگِ اذاں کرتی ہے بیدار اُسے
کرتا ہے خواب میں دیکھی ہوئی دنیا تعمیر

تیری خودی میں اگر انقلاب ہو پیدا
عجب نہیں کہ یہ چار سُو بدل جائے

پس اگر آج تمام مسلمان یہ عہد کریں کہ وہ حقیقی مومن بن جائیں گے۔ تو ان کی دنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں گی۔

دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں۔ تاریخ دان کہتے ہیں کہ سلطنتِ روما ایک دن میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



عیسائی ہو گئی تھی گو کہ اس کے پیچھے لوگوں کی کافی سالوں کی محنت تھی۔ لیکن اس سلطنت روما کو الٹنے والے بھی اسلام کے شیر ہی تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ شیر پھر بیدار ہو چکے ہیں۔ علامہ اقبال یہ پیش گوئی کر چکے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

نکل کر صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو الٹ دیا تھا
سنا ہے قدسیوں سے میں نے وہ شیر پھر ہوشیار ہو گا

اللہ کے فضل سے وہ شیر بیدار ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد دنیا اس شیر کو دیکھ لے گی اور دنیا یہ کہہ اٹھے گی کہ کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے۔

اور دنیا جلد جشنِ غلبہء اسلام اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی۔ یہ دیوانے کا خواب نہیں بلکہ حقیقت ہے کیونکہ

عالمِ نو ہے ابھی پردۂ تقدیر میں
میری نگاہوں میں ہے اُس کی سحر بے حجاب

جشنِ غلبہء اسلام کا بگل بج چکا ہے اور ہر چڑھنے والا دن کا سورج غلبہء اسلام کی نوید دے رہا ہے اور مسلمانوں کا غلبہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ یہاں امت مسلمہ کے لیے یہ پیغام بھی نہایت اہم ہے کہ جو لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے اُن کی تربیت کے لیے لائحہ عمل پہلے سے ہی بنا لینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نومسلموں کی تربیت کے لیے ہم لائحہ عمل بنا چکے ہیں۔ یعنی ایسا پروسیس (Process) جس پر عمل کر کے وہ بہترین مسلمان بلکہ حقیقی مومن بن جائیں گے۔

آخر میں تمام امت مسلمہ سے درخواست ہے کہ اپنے دل میں جذبہ بیدار کریں اور خوابیدہ انقلاب کو جگائیں۔ جشنِ غلبہء اسلام آپ کا انتظار کر رہا ہے۔ آسمان پر بھی دعوتِ حق کے لیے جوش ہے۔

یہ سوال بہت اہم ہے کہ غلبہ اسلام کب اور کیسے۔ رہنمائی کے لیے اگر ہم عظیم آفاقی اور انقلابی الہامی کتاب قرآن کریم کا مطالعہ کریں تو ہمیں یہ ارشادِ ربانی نظر آتا ہے کہ:

"ہماری باتیں سارے عالم میں پھیل جائیں گی اور لوگوں کے دل ان کو قبول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کریں گے اور وہ پکار اٹھیں گے کہ قرآن ہی سچا ہے۔" (حم سجدہ۔53:42)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ راز بتا دیا ہے جس کے ذریعے دنیا میں اسلام کا غلبہ ہو جائے گا۔ وہ ہے قرآن کریم کی عظیم آفاقی اور انقلابی تعلیم کو ہم دنیا تک پہنچائیں۔ معزز قارئین آپ یہ سن کر حیران ہو جائیں گے کہ یہ بات غیر مسلموں کو بھی معلوم ہے کہ جب مسلمان قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کریں گے تو دنیا پر غالب آ جائیں گے۔ ہم یہاں علامتی طور پر صرف دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔

ملکہ وکٹوریا دنیا کے پانچویں حصے پر حکمراں تھی۔ ایک روز اس نے اپنے اتالیق اور وزیراعظم لارڈ میلبورن سے دریافت کیا: "آپ نے تاریخ عالم کا گہرا مطالعہ کیا ہے، اس میں آپ کو سب سے زیادہ حیرت انگیز بات کیا نظر آئی؟" وزیراعظم لارڈ میلبورن نے بلا تامل جواب دیا: "اسلام کا عروج" اس پر ملکہ وکٹوریہ نے سوال کیا "آپ نے اس کے اسباب پر بھی غور کیا؟" لارڈ میلبورن نے کہا، میری سمجھ میں تو ایک ہی بات آتی ہے وہ یہ کہ ان کے پیغمبر (ﷺ) نے انہیں ہدایت کے لیے ایک کتاب (قرآن مجید) دی تھی۔ جب تک وہ اس پر عمل پیرا رہے ترقی کی تمام راہیں ان پر کھلی رہیں۔ پھر جیسے جیسے انہوں نے اس کتاب سے بے اعتنائی برتنا شروع کی ان کا زوال ہونے لگا۔" آگے اس نے کہا، اگر کسی زمانے میں تاریخ نے اپنے آپ کو دہرایا اور مسلمانوں نے من حیث القوم پھر قرآن کو مضبوطی سے پکڑا اور اپنی انفرادی اور قومی زندگی قرآن کے مطابق بنالی، تو پھر ہم کیا ساری دنیا ان کے زیر سایہ آ جائے گی۔

جارج برنارڈ شا نے تقریباً اسی سال قبل پیش گوئی کی تھی کہ دنیا کا مستقبل کا مذہب اسلام ہے وہ اس کی توانائی ہے وہ زندگی کے بدلتے ہوئے ادوار کے تمام تقاضوں کو پورا کر سکتا ہے بنی نوع انسان کے تمام مسائل حل کر سکتا ہے۔ امن و آشتی اور فارغ البالی دنیا کو دے سکتا ہے اور فلسفہ اور سائنس کی ترقی کو جذب کرنے کی بڑی ہی صلاحیت رکھتا ہے اگلے سو سال میں انگلستان ہی نہیں پورا یورپ اسلام کی آغوش میں آ جائے گا اور انگلستان کا شاہی خاندان بھی اسلام قبول کر لے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تم میرا راستہ کب تک روکو گے؟

میں تو سورج ہوں اُبھرتا جاتا ہوں

انسان کو ذرا بیدار تو ہو جانے دو

ہر کوئی کہے گا ہمارا ہے اسلام

حضور ﷺ نے اپنے عظیم الشان خطبہ حجتہ الوداع میں فرمایا تھا کہ میں ایک چیز (قرآن کریم) چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے، آج اگر ہم ساری امت مسلمہ کا جائزہ لیں تو امت مسلمہ دکھوں، مصیبتوں، تکالیف، پریشانیوں، بے سکونی اور بے یقینی میں مبتلا ہے جس کی واحد وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی نصیحت کو فراموش کر دیا گیا ہے۔ قرآن پر تدبر، غور وفکر اور عمل چھوڑ دیا ہے، جب مسلمان قرآن پر تدبر، غور وفکر اور عمل کرتے تھے تو انہوں نے دنیا پر راج کیا تھا۔ وہ ہر طرح خوش، خوشحال اور پُرسکون تھے اگر آج بھی مسلمان حضور ﷺ کے حکم کے تحت قرآن کریم کو مضبوطی سے تھام لیں یعنی اس کو باترجمہ سمجھ کر پڑھیں، اس پر غور وفکر اور عمل شروع کر دیں تو آج پھر پوری دنیا آپ کے آگے سرنگوں ہو جائے گی۔ اگر آپ کو کوئی شک تھا تو امید ہے کہ مندرجہ بالا سطور پڑھنے کے بعد اب آپ کا شک نکل گیا ہوگا۔ عظیم کنفیوشس کہتا ہے کہ میں جو کہتا ہوں وہ ثابت بھی کر سکتا ہوں ہم اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم جو ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ مخالفینِ اسلام سے اگر سنا جائے تو پھر بات ہی کچھ اور ہے کیونکہ مفکرین کہتے ہیں کہ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ وہ جادو آپ قرآن کریم کے سحر انگیز اثر اور غیر مسلم دانشوروں کے قرآن کے عظمت کے اعتراف میں پڑھ چکے ہیں اب تو آپ کو کسی قسم کا شک نہیں ہونا چاہیے اگر پھر بھی آپ کا شکر رفع نہیں ہوتا تو آج سے کم از کم ایک رکوع باترجمہ قرآن کریم سمجھ کر پڑھیں، انشاء اللہ تعالیٰ چند ہی دنوں کے بعد آپ کو حق الیقین ہو جائے گا کہ اسلام کا عروج قرآن سے وابستہ ہے۔ آج کا ایک بڑا ناسور فرقہ پرستی ہے اس کا یقینی حل قرآن ہے۔ ایک مفکر کہتا ہے کہ جو شخص ایک دفعہ قرآن کریم باترجمہ پڑھ لے وہ کسی فرقے میں نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



رہے گا۔ ایک اور مفکر کہتا ہے کہ قرآن کو سمجھنے والے کسی فرقہ میں نہیں رہ سکتے اور فرقوں والے قرآن کو نہیں سمجھ سکتے۔

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیت میں ہے قرآن
کافر کی پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں آفاق

ایک حدیث میں ہے کہ قابلِ رشک دو ہی شخص ہیں ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی دولت عطا فرمائی اور وہ شب و روز اس پر عمل کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا ہے اور وہ شب و روز اس مال کو (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے۔

ظاہری، علمی، سائنسی، عقلی، فطری، مذہبی اور منطقی ہر لحاظ سے قرآن دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو کہ انسان کی صحیح سمت میں رہنمائی کرتی ہے، قرآن دنیا کا سب سے بڑا معجزہ ہی نہیں بلکہ معجزاتِ کُل کا خلاصہ ہے جسے کوئی بھی علم و دلیل سے آج تک رد نہ کر سکا۔ قرآن کریم وہ بے مثال، لازوال اور عظیم ترین کتاب ہے جو اپنے خالق کی مظہر ہے۔ قرآن اخلاق و نصائح، علوم و فنون، معدن و مخزن ہے، قرآن کو دوسری مقدس کتابوں اور کلاموں پر ایسی ہی برتری اور فضیلت حاصل ہے جیسے اللہ کی مخلوقات پر، قرآن کریم کی 114 سورتیں اور 6666 آیتیں ہیں۔ ابن عربی نے لکھا ہے کہ قرآن پاک میں 70 ہزار علوم کا استنباط ہے۔ مفکرین کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام علوم کا خلاصہ قرآن میں رکھ دیا ہے اور قرآن کا خلاصہ سورۃ فاتحہ میں رکھ دیا ہے اور سورۃ فاتحہ کا خلاصہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں رکھ دیا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا خلاصہ بسم اللہ کی ب میں رکھ دیا اور ب کا خلاصہ اس کے نکتے میں رکھ دیا اور تمام علوم نکتے سے نکلے ہیں یعنی دنیا کے تمام علوم و فنون میں تحریر کی ابتداء اور انتہا فقط نکتہ ہی ہے کیونکہ حروف نکات کے ملاپ کا نام ہے۔ آج دنیا میں لاکھوں قرآن کریم کے حافظ موجود ہیں مگر دوسرے مذہب میں ان کی مقدس کتاب کو زبانی یاد کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



والا کوئی نہیں ہے ایک دفعہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دلوں کو زنگ لگ جاتا ہے ایسے ہی جیسے لوہے کو۔ لوگوں نے پوچھا اس کا صیقل کیا ہے فرمایا تلاوت قرآن کریم اور موت کی یاد اور ارشاد فرمایا کہ میں دنیا میں تمہارے لئے دو واعظ اور ناصح چھوڑ کر جا رہا ہوں جو تمہیں ہمیشہ واعظ و نصیحت کرتے رہیں گے۔ ان میں سے ایک بولنے والا اور دوسرا خاموش ہے۔ بولنے والا قرآن مجید ہے اور خاموش موت ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قرآن تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے اور فرمایا کہ تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔ آج جو لوگ قرآن مجید کی تلاوت، غور و فکر اور عمل نہیں کرتے ان کے لئے اس قرآنی آیت میں تنبیہ موجود ہے۔ ارشادِ ربانی ہے ''اور (اُس دن) رسول کریم ﷺ کہیں گے کہ اے میرے رب میری قوم نے قرآن کو بالکل نظر انداز کر رکھا تھا۔ (الفرقان۔ 30:24) اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر اور مختلف طریقوں سے مثالیں دے کر قرآن کریم کی طرف متوجہ کیا ہے اور اس پر عمل کرنے کی نصیحت کی ہے۔ ایک جگہ ارشادِ ربانی ہے کہ ''اور ہم نے لوگوں (کی ہدایت) کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کے (ضروری) عمدہ مضامین بیان کئے ہیں تا کہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں۔ (زمر۔ 27:39) اگر کسی کے دل میں یہ خیال ہو کہ قرآن کو سمجھنا مشکل ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہی رفع کر دیا ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان بنایا تو کوئی ہے جو اسے سمجھے اور نصیحت حاصل کرے۔'' (القمر۔ 32:54)

یہ افسوس کا مقام ہے کہ غیر مسلموں کو علم ہے کہ جب مسلمان قرآن پر عمل کریں گے تو وہ دنیا پر غالب آ جائیں گے لیکن مسلمانوں کو اس کا احساس نہیں ہے۔ اس وقت مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار ہونے کی ضرورت ہے۔ آج دو ارب کے قریب مسلمانوں کے لیے یہ نادر موقع ہے کہ وہ قرآن کریم سے وابستہ ہو کر اپنی دنیا اور آخرت کو سنوار سکتے ہیں۔ اسلام کا تمام ادیان پر غلبہ تو ازل سے مقدر ہے ہماری یہ خوش قسمتی ہو گی کہ ہمارا بھی اس میں حصہ ڈل جائے۔ بظاہر غلبہ اسلام پچاس سال سے پہلے نظر نہیں آ رہا لیکن اگر آج امت مسلمہ قرآن کریم سے وابستہ ہو جائے تو ہم غلبہ اسلام کو مستقبل سے کھینچ کر حال میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



لا سکتے ہیں پچاس سال دور منزل صرف چند سال کے فاصلے تک بھی آ سکتی ہے اللہ تعالیٰ اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ اے اہلِ اسلام آپ کا آج تک زندہ رہنا اس بات کا ثبوت ہے کہ ابھی تک آپ کا مشن اس دنیا میں پورا نہیں ہوا اور آپ کا مشن اس کے علاوہ اور کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا، اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لیے جہد مسلسل کرنا اگر آج مسلمان ہر معاملے میں قرآن کریم سے تحریک اور رہنمائی حاصل کریں تو آخری کامیابی ہماری ہوگی بس اسلام کے ببر شیروں کو جاگنے کی دیر ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ببر شیر جاگ رہے ہیں بقول شاعر

قفل کے شیروں سے روز کرتے ہو دو دو ہاتھ
آج بن کے ببر شیر سے بھی آنکھیں چار کر دیکھو

حضور ﷺ پر نازل کردہ قرآن کریم کی انقلابی تعلیم کا ہی اثر تھا کہ وہ آج سے چودہ سو سال پہلے عرب کے اجڈ جاہل اور گمراہی کے گڑھے میں گری ہوئی قوم کو اخلاق کے اعلیٰ معیار پر لے آیا۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے جو کہ قیامت تک کے لیے تمام انسانوں کے لیے ہدایت ہے۔ آج دنیا کا جو بھی شخص اس ہدایت پر عمل کرے گا دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو جائے گا۔ آج مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس انقلابی پیغام کو دنیا تک پہنچائیں۔ اس سلسلہ میں اپنے مال خرچ کریں۔ اگر انھوں نے اپنی ذمہ داری پوری نہ کی تو پھر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بھی سن لیں۔ ارشاد ربانی ہے کہ "ہاں تم ہی وہ لوگ ہو جنہیں دعوت دی جاتی ہے کہ اپنے مال خرچ کرو اللہ کی راہ میں پس تم میں سے کچھ بخل کرتے ہیں اور جو شخص بخل کرتا ہے تو وہ اپنی ہی ذات سے بخل کر رہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے بلکہ تم اسی کے محتاج ہو۔ اگر تم روگردانی کرو گے تو اس سعادت سے محروم کر دیئے جاؤ گے اور تمہارے عوض وہ دوسری قوم لے آئے گا جو تم جیسے نہ ہوں گے۔

(محمد (ﷺ)۔ 38:47)

جب مسلمان قرآن کی روشنی میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں مشغول رہے تو اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت بھی اُن کے شامل حال رہی لیکن جب مسلمانوں نے [illegible]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سے روگردانی اختیار کی تو نصرت الٰہی بھی اُن سے دور ہوگئی۔ بقول علامہ اقبالؔ

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے کہ:

''نہ تم ہمت ہارو اور نہ غم کرو۔ تم ہی غالب ہو گے۔ اگر تم مومن ہو۔''

(آل عمران۔139:3)

اللہ تعالیٰ نے یہاں مسلمانوں کو کامیابی کا راز بتا دیا ہے اگر تم مومن ہو تو تم ہی غالب ہو گے ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ مسلمان اور مومن میں کیا فرق ہے فرمایا مسلمان اللہ کو مانتا ہے اور مومن اللہ کی مانتا ہے۔ یعنی مسلمان اور مومن میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ امت مسلمہ کے تمام لوگ اپنا محاسبہ کریں کہ وہ حقیقی مومن ہیں۔ قرآن کریم باترجمہ پڑھیں اور دیکھیں کہ حقیقی مومن کی کیا نشانیاں ہیں کیونکہ آپ کی دنیا اور آخرت کی کامیابی اسی میں پوشیدہ ہے جو لوگ قرآن کریم کے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور دنیا میں بھی ایک جنت میں ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد بھی ابدی جنت کے حقدار بنتے ہیں سورۃ رحمٰن میں مومنین کے لیے جنتان کا ذکر ہے۔

ہر حال میں راضی بہ رضا رہ کر مزہ دیکھ
دنیا میں رہتے ہوئے جنت کا نظارہ دیکھ

اگر آپ کو اللہ تعالیٰ سے اور حضور ﷺ سے محبت ہے تو اس محبت کا تقاضا ہے کہ آپ قرآن کریم کے آفاقی اور انقلابی پیغام کو دنیا تک پہنچائیں کیونکہ قرآن کے پیغام کو دنیا تک پہنچنے کی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر ہے۔

اُٹھو وگرنہ حشر نہیں ہو گا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا
اُٹھو کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مفکرین کہتے ہیں کہ اگر کوئی ڈاکٹر بننا چاہتا ہے تو وہ پہلے میڈیکل کی بکس پڑھے گا، اس کے ساتھ ساتھ میڈیکل کالج میں پروفیسر کے لیکچر سنے گا، اس کے بعد کسی ہسپتال میں ہاؤس جاب کرے گا یا اگر کوئی انجینئر بننا چاہتا ہے تو پہلے انجینئرنگ کی کتابیں پڑھے گا اس کے ساتھ انجینئرنگ یونیورسٹی میں پروفیسر کے لیکچر سنے گا اس کے بعد کسی بڑی فرم یا فیکٹری میں تجربہ حاصل کرے گا۔ اسی طرح اگر کوئی اچھا مسلمان یا مومن بننا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے قرآن کریم باترجمہ پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرے گا، اس تاریخی حقیقت سے کسی کو انکار کی مجال نہیں کہ قرآن کی انقلابی تعلیم نے عرب جیسی جاہل اور اجڈ قوم کو انتہائی قلیل مدت میں اقوام عالم کی امامت و قیادت کی باگ دوڑ سونپ دی تھی ''ہیروز اینڈ ہیروز ورشپ'' کا انگریز مصنف لکھتا ہے کہ ''قرآن ایک چنگاری تھی اور عرب کی وہ سیاہ ریت گویا بارود کا ڈھیر تھا جس پر چنگاری پڑتے ہی ایک طوفان بپا ہوگیا اور صرف ایک صدی کے مختصر دور میں اسلام کا ایک ہاتھ دہلی میں تھا اور دوسرا فرانس میں تھا۔'' قرآن کریم ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ ولید بن مغیرہ قریش کا سب سے بڑا دولتمند اور صاحب اثر شخص تھا، اس نے جب قرآن کی آیات سنیں تو اس کا دل صداقت قرآنی سے لبریز ہوگیا۔ یہ دیکھ کر ابوجہل ڈر گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ولید بھی مسلمان ہو جائے، اس نے ولید کو قرآن کریم سے متنفر کرنا شروع کر دیا۔ ولید نے کہا کہ تم لوگوں میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جو مجھ سے زیادہ سخن و فہم والا ہو، زبان و بیان کی لطافت کی باریکیوں سے واقف ہو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ کلام نہ کسی شاعر کی دماغی اختراع ہے بلکہ یہ سراپا مٹھاس ہے، ایک لذت اور روحانیت کا مخزن ہے۔ یہ ایک ایسی بلندی ہے جس میں پستی نہیں، یہ ایک ایسی فتح ہے جس میں شکست نہیں، قرآن ایک سحر ہے جس کا اُتار نہیں، ایک ایسا منتر ہے جس کا رد نہیں، عتبہ بن ربیعہ نے قرآن کریم کی تلاوت سنی تو اس نے کہا خدائے کعبہ کی قسم تم دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دو گے اس کے علاوہ کعب بن مالک، حسان بن صادق، عبداللہ بن قیس، کعب بن زبیر، طفیل بن عمرو، اسعود بن سریعہ، عبداللہ بن رواحہ وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



یہ سب مشہور شعرائے عرب میں سے تھے جو کہ قرآن کو سن کر اس کے گرویدہ ہو گئے تھے اور اس کے اثر سے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

آپ کی خوش قسمتی اور بدقسمتی آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر آپ قرآن کو مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں تو آپ خوش قسمت ہیں اور اگر اس سے روگردانی کرتے ہیں تو پھر بدقسمتی آپ کا مقدر بن جائے گی۔ بلکہ آج پوری دنیا کی خوش قسمتی قرآن کریم سے وابستہ ہے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غیر مسلم مفکرین کی آراء

حضور ﷺ کی ذات بابرکت کا مقام ایسا عظیم الشان ہے کہ غیر بھی آپ کی عظمت کے ثناء خواں ہیں۔ نبیوں کے سردار مقدس ترین ہستی ہیں جن کی علم و حکمت، اخلاق حسنہ اور روحانی کمالات کے قریب تک تاریخ کا کوئی انسان اور کوئی پیغمبر نہیں پہنچ سکتا۔ یہاں اس عظیم ہستی کے بارے میں ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ ذیل میں ہم مشرق و مغرب کے قدیم وجدید دانشوروں اور فلاسفروں کی آراء حضور ﷺ اور اسلام کے بارے میں پیش کرتے ہیں۔ تاریخ انسانی کے وہ بڑے دماغ جو تعصب اور تنگ نظری سے بلند ہو کر حق بات کہہ گئے۔

## جارج برنارڈ شا:

عیسائی راہبوں نے جہالت و تعصب کی وجہ سے مذہب اسلام کی بڑی بھیانک تصویر پیش کی۔ بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی، انہوں نے تو حضرت محمد (ﷺ) اور آپ (ﷺ) کے مذہب کے خلاف باضابطہ تحریک چلائی۔ میں نے ان باتوں کا بغور مطالعہ اور مشاہدہ کیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ محمد (ﷺ) ایک ہستی عظیم اور صحیح معنوں میں انسانیت کے نجات دہندہ (Savior) تھے۔ اگر آج محمد (ﷺ) جیسا کوئی انسان دنیا کی لیڈر شپ سنبھال لے تو زمین امن و مسرت کا گہوارہ بن جائے۔ کل کا یورپ اسلام قبول کر لے گا، یہ میری پیش گوئی ہے۔ (دی جینوئن اسلام)

## ایلفونیس لیمرٹین:

عظیم مفکر، بلند پایہ خطیب، پیغمبر، قانون ساز، سپہ سالار، تصورات اور عقائد کا فاتح، سچے نظریہ حیات کو قائم کرنے والا، باطل خداؤں اور صنم پرستی اور وہم و گمان کو مٹانے والا 20

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دنیاوی سلطنتوں کا بانی اور اُن پر ایک آسمانی روحانی بادشاہت کا نقیب، یہ ہے۔ محمد (ﷺ)۔ انسانی عظمت کو ناپنے کے جتنے پیمانے لا سکتے ہو لے آؤ اور پھر خود سے پوچھو کیا دنیا میں اس سے بڑا انسان بھی کوئی گزرا ہے۔ (ہسٹوری ڈی لا ٹرکی)

## تھامس کارلائل:

محمد (ﷺ) کا پیغام فطرت کے دل کی براہ راست آواز ہے۔ اس کے مقابلے میں باقی جو کچھ ہے، ہوا سے ہلکا ہے۔ ہم مسیحیوں نے اس مقدس ہستی کے گرد دروغ وافترا کا جو انبار لگایا ہے وہ خود ہمارے لئے باعث شرم ہے ایک انسان سچائی، دیانت اور وفا کا پیکر نہ صرف عمل کا سچا بلکہ قول وفکر میں کھرا۔ اُس کی بات ایسی بات جو کہنے کے لائق اور سننے کے قابل۔ (ہیروز اینڈ ہیروشپ)

تھامس کارلائل آگے حضور ﷺ کو یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں، بانی اسلام کے ناقابل انکار فضائل کا انکار تو انصاف کا خون کرنا اور حق پسندی کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ لگانا ہے۔ ہمارے خیال میں محمد (ﷺ) کا وجود جن کا مرتبہ انسانی عظمت کی بلندیوں سے کہیں ارفع ہے، دنیا کی باعظمت ہستیوں میں فضائل اور صفات کے لحاظ سے بے مثال ہے آپ (ﷺ) کی ذات صداقت اور سچے اعتقادات کا خزانہ ہے۔ آپ (ﷺ) کا ہر فعل تصنع اور تکلف سے مبرا اور حقیقت پر مبنی ہے۔ آپ (ﷺ) کا کلام وحی آسمانی تھا۔ ایسی مقدس ہستی کا وجود خالق کائنات کی موجودگی کی ایک زبردست اور روشن دلیل ہے۔ آپ (ﷺ) کا دفاع علم ومعرفت کا خزانہ اور حکمت وفضیلت کی کان ہے۔ آپ (ﷺ) کے حکیمانہ ارشادات سے فائدہ اٹھانا انسانیت کا فرض مبین ہے۔ خدائے برتر کے بھیجے ہوئے پیغمبروں میں آپ (ﷺ) کی ذات سب سے زیادہ جدید قسم کی ہے جس پر رسالت ختم ہوتی ہے، صحرائے عرب کی پرسکون فضا میں آپ (ﷺ) کے مشاہدہ نے انسان کی اصلاح کا دستور العمل مرتب فرما دیا۔ آپ (ﷺ) کی مقدس سیرت کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ (ﷺ) بچپن ہی سے راست باز اور امین تھے۔ آپ (ﷺ) نے آغاز شباب سے آخر جوانی تک پاکبازی اور زہد کا ایسا نمونہ پیش فرمایا جس کی مثال مقدس تاریخ پیش نہیں کرسکتی، آپ (ﷺ) کی ذات سرچشمہ اصول تھی۔ آپ (ﷺ) کے اصولوں نے دنیا کو تاریکی سے نکال

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



دیا اور یونان کی حکمتوں، یہودیوں کے عقیدوں اور ایام جاہلیت کے عرب قبائل کی بت پرستی کو ختم کر دیا۔ یہ بات مسلم ہے کہ جو حقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حاصل کی تھی۔ آپ نے بھی اس حقیقت کی طرف انسان کو متوجہ کیا۔ (ہیرو اینڈ ہیروز شپ)

## انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا:

مذہبی شخصیات میں محمد (ﷺ) بلاشک کامیاب ترین شخصیت تھے۔ آپ اگرچہ امی تھے لیکن عمل ذہانت کا وافر حصہ آپ حاصل کر چکے تھے، آپ (ﷺ) کا مذہب حقیقتاً دین ابراہیم علیہ السلام کا احیاء تھا۔ قانون ساز، ماہرین حرب، منتظم اور جج، یہ آپ کی شخصیت کے مختلف پہلو تھے اس خوفناک قبائلی تعصب کا خاتمہ کرنا جس کی بنا پر ایک خون، طویل جنگوں کا باعث بن جاتا تھا۔ عورتوں کو ان کے حقوق خاص کر وراثت میں حصہ دلانا اور دختر کشی کا خاتمہ آپ کی عظیم اصلاحات ہیں۔

## دیوان چند شرما:

محمد (ﷺ) رحم وکرم اور مہربانی کا پیکر تھے۔ ان کے مقدس وجود کے اثر کو محسوس کئے بغیر کوئی شخص رہ نہ سکتا تھا اور کبھی انہیں بھول نہیں سکتا تھا۔ (پرونٹس آف دی ایسٹ)

## مائیکل ہارٹ:

قارئین میں سے ممکن ہے کہ لوگوں کو تعجب ہو کہ میں نے دنیا جہاں کی موثر ترین شخصیات میں محمد (ﷺ) کو سرفہرست کیوں رکھا۔ وہ مجھ سے اس کا جواب طلب کر سکتے ہیں حالانکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ پوری انسانی تاریخ میں صرف وہی ایک انسان تھے جو مذہبی اور دنیاوی دونوں اعتبار سے کامیاب وکامران ہوئے۔ (دی 100)

## جولز مسیرمین:

تاریخ عالم کے عظیم ترین لیڈر محمد (ﷺ) تھے کوئی اور نہیں۔ (پروفیسر شکاگو یونیورسٹی)

## جان ولیم ڈریپر:

نسل انسانی پر محمد (ﷺ) کی قد آور ہستی نے ان مٹ نقوش چھوڑے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(ہسٹری آف یورپ)

## آر۔وی۔سی بوڈلے:

آپ (ﷺ) کی عظمت دیکھئے جنہوں نے ایک جہاں کو بدل ڈالا لیکن اپنا مثالی طرز زندگی وہی رکھا۔ (دی میسنجر)

## ریورنڈ اسمتھ:

تاریخ کی یکتا مثال محمد (ﷺ) ایک قوم، ایک سلطنت اور ایک مذہب کے تاجدار وہ قیصر تھے بغیر قیصری لشکروں کے مذہبی تقدس تھے بغیر ظاہری آن بان کے۔ نہ اُن کا کوئی باڈی گارڈ تھا نہ محل دومحلا۔ اگر کسی بھی شخص کو یہ کہنے کا حق پہنچتا تھا کہ وہ خدائی حکومت قائم کر رہا ہے تو وہ صرف محمد (ﷺ) تھے۔ (محمد اینڈ محمد ازم (ﷺ))

## ایڈورڈ گبن:

محمد (ﷺ) کا پیغام شک وشبہ اور ابہام سے پاک ہے اور قرآن توحید الٰہی کی عظیم الشان شہادت ہے۔ (ڈکلائن اینڈ فال آف دی رومن ایمپائر)

## سٹینلے لین پول:

محمد (ﷺ) ان گنے چنے خوش بخت افراد میں سے تھے جنہوں نے حق پرستی کو اپنی زندگی کا سرچشمہ عمر بھر بنائے رکھا۔ محمد (ﷺ) کا جذبہ اور ولولہ ایک انتہائی بلند اور مقدس مشن کے لئے وقف تھا۔ وہ خدائے واحد کے پیغمبر تھے اور انہیں یہ حقیقت آخری سانس تک ایک ایک لمحہ یاد رہی۔ (میموآئرز)

## پرنگل کینڈی:

انسان کی صلاحیتوں کا منتہی اور کمال محمد (ﷺ)۔ (عربین سوسائٹی ایٹ دی ٹائم آف محمد (ﷺ))

## ریورنڈ اسٹیفن:

محمد (ﷺ) کا پیغام انسانیت کے لئے برکات کا موجب ہے اور تاریکی سے نور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور شیطان سے خدا کی طرف لے جاتا ہے۔ (مائی ریفلیکشنز)

## سر ولیم میور:

بت پرستی اور تاریک توہمات کو ختم کرنے والا، توحید اور رحمت خداوندی کا تصور دینے والا ایمان کی بنا پر برادرانہ محبت، یتیموں کی پرورش، غلاموں سے احسان، شراب کی مخالفت، جو کامیابی اسلام نے حاصل کی کسی اور مذہب کو نصیب نہیں ہوئی۔ (لائف آف محمد (ﷺ))

## ڈاکٹر مارکس ڈوڈز:

محمد (ﷺ) نے مذاہب کے ہر عقیدے کی اصلاح کر دی اور عربوں کو دنیا کی سب سے بڑی قوموں کے آگے کھڑا کر دیا۔ (محمد (ﷺ)، بدھا اینڈ کرائسٹ)

## سپالڈنگ:

محمد (ﷺ) دنیا میں خدا کی مرضی کے نفاذ و اشاعت کے ایگزیکٹو آفیسر تھے۔ دیگر انبیاء علیہ السلام کی طرح وہ جانتے تھے کہ تمام نوع انسانی ایک دن ملت واحدہ بن کر رہے گی۔ ایک خدا کے ماتحت ایک حکومت۔ (سویلائزیشن اِن ایسٹ اینڈ ویسٹ)

## جارج ریواری:

محمد (ﷺ) نے عالمگیر حکومت کی بنیاد رکھی۔ اس کا قانون سب کیلئے ایک تھا۔ سب کے لیے یکساں عدل اور محبت۔ ایسے معاشرے اور انقلاب کی نظیر تاریخ نے کبھی نہیں دیکھی۔ (دی میسنجر ڈی الاسلام)

## ڈاکٹر موڈی رویئڈن:

اسلام کی مساوات مسیحیوں کی مساوات کی طرح محض افسانہ نہیں۔ محمد (ﷺ) کے دین نے اُس حقیقی آزادی کا اعلان کیا جو انسان کے وہم وگمان سے بلند تھا۔ اسلام کا خدا اتنا بلند و بالا ہے کہ اُس کے سامنے دنیا کے تمام افکار اور نظام ہیچ ہیں۔ (دی پرابلم آف پیلسٹائن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



### ٹور آنڈرے:

اسلام ایک سچی روحانی توانائی ہے اس کا مکمل مفہوم نکھر کر اُس روز سمجھ میں آئے گا جب دنیا اُسے وسیع پیمانے پر عمل میں لائے گی۔ (محمد (ﷺ)، دی مین اینڈ ہز فیتھ)

### گبن:

محمد (ﷺ) کا مسلک اس قدر بلند ہے کہ ہمارا موجودہ ذہن بھی بمشکل وہاں تک پہنچ سکتا ہے۔ (ڈکلائن اینڈ فال آف رومن امپائر)

### مارگولیتھ:

محمد (ﷺ) پر نازل شدہ قرآن نے نوع انسانی کے دلوں پر وہ اثر کیا ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا، یورپ نے سائنس کا پہلا سبق عربوں کے ہاتھوں سے لیا۔ اور اس سائنس وعلوم کا سرچشمہ قرآن تھا۔ (بائیوگرافی آف محمد (ﷺ)

### ایم۔ایچ ہینڈ مین:

محمد (ﷺ) نے خود کو صرف عام بشر اور پیغامبر سے زیادہ حیثیت کبھی نہیں دی جب وہ مصائب وافلاس میں گھیرے تھے تو بھی لوگ اُن کے گرویدہ تھے اور جب وہ ایک عظیم الشان سلطنت کے مالک ہو گئے تب بھی اُن پر نثار تھے۔ یہ تھا اُن کا بلند وبالا کردار، اپنی ذات پر اعتماد، نصرت خداوندی پر یقین محکم، نہ زندگی کا کوئی گوشہ زیرنقاب نہ موت میں کوئی راز یا افسانہ۔ پھر بھی عظمت کے سب معترف۔ (دی اویکننگ آف ایشیا)

### جوہن گوئٹے:

محمد (ﷺ) کی تعلیم کسی مقام پر بھی ناکام ثابت نہیں ہوسکتی ہمارے نظام ہائے تمدن اُس کی حدود سے آگے نہیں جاسکتے اور حقیقت تو یہ ہے کہ کوئی انسان قرآن سے آگے جا ہی نہیں سکتا۔ (لیٹرٹو اکرمین سرہنری ایلیٹ کلیکشن)

### سپالڈنگ:

اپنے جذبات اور ارادوں کو مشیت خداوندی کے تابع رکھنا اور تمام فرائض حیات کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ایک لفظ میں سمیٹنے کا نام ہے 'اسلام' کسی ڈکٹیٹر کے سامنے جھکنے اور خدا کے سامنے جھکنے میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے جو خدا کے سامنے جھک کر مسلم بن جائے۔ اُس کی ذمہ داری اس دنیا اور اگلی دنیا دونوں اُس کے فرائض ہو جاتے ہیں۔ اس طرح مسلم بیک وقت عابد و زاہد بھی بنتا ہے اور سپاہی بھی۔ وہ میدان جنگ میں جانے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے لیکن صرف اُس جنگ کے لئے جو دنیا سے شر کو مٹانے کے لئے کی جائے۔ (سویلائزیشن اِن ایسٹ اینڈ ویسٹ)

## سر رچرڈ گریگوری:

قرآن کریم ایک ناقابل تغیر اصول زندگی ہے۔ (ریلیجن ان سائنس اینڈ سویلائزیشن)

## ڈیسی اولیری:

تلوار کے ذریعے قوموں کو فتح کرتے ہوئے آگے بڑھنا اور لوگوں کو جبراً مسلمان بنائے چلے جانا مسلمانوں کے خلاف تاریخ کا سب سے احمقانہ افسانہ ہے اور ایسی سازش ہے جسے مورخین سوچے سمجھے بغیر دہراتے چلے گئے ہیں۔ (اسلام ایٹ دی کراس روڈز)

## جیمز گیون:

جن عظیم لیڈروں نے تاریخ پر سب سے گہرے نقوش ثبت کئے ہیں۔ اُن میں محمد (ﷺ) کا نام عیسیٰ مسیح علیہ السلام سے پہلے آتا ہے۔ (ایک امریکی جنرل کے خطابات)

## پروفیسر کے۔ ایس راما کرشنا راؤ:

اسلام کے رسول (ﷺ) میں ہم ایک عدیم المثال صورتحال دیکھتے ہیں۔ خاک وخون کے پیکر میں ایک صاحب نظر ایک دانشور، منتظم اور لیڈر کا یکجا ہو جانا یہ سب کچھ انسان کے وہم وگمان سے آگے اور بالاتر سطح پر۔ (محمد (ﷺ)۔ دی پرافٹ آف اسلام)

## بلبیر سنگھ:

وہ جو سمجھتے ہیں کہ اسلام قوت کے بل پر پھیلا ایسے احمق ہیں جو نہ اسلام کے طور طریقے جانتے ہیں نہ دنیا کے ڈھنگ اور رجحانات۔ (نواں ہندوستان 1947)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## ریورنڈ بی اسمتھ:

قوم، سلطنت اور مذہب کا مقدس بانی، وہ نبی امی (ﷺ) جس کی وساطت سے اہل عالم کو ایک کتاب ایسی ملی جو معجزہ ہے۔ سچا، لافانی معجزہ۔

## ایلفونس لیمر ٹین:

مقصد کی بلندی، وسائل کی کمی، حیران کن نتائج۔ محمد (ﷺ) نے ایک ایسا نظام قائم کر دکھایا جو لافانی نظریات پر استوار ہے۔

## اے۔ جی۔ لیونارڈ:

جسمانی اور اخلاقی پاکیزگی کے نقطہ نظر سے محمد (ﷺ) ہر نوع سے ایک جوہر تھے۔ آپ (ﷺ) صرف جسمانی پاکیزگی کی ہی تعلیم نہیں دیتے تھے بلکہ ذہنی اور روحانی پاکیزگی کی بھی تلقین فرماتے۔ آپ (ﷺ) کی عظمت کا راز بے نفسی، جاں فشانی، سیاسی بصیرت کی وجہ سے اپنے زمانے سے صدیوں آگے تھے بلکہ آپ (ﷺ) کی تعلیمات رہتی دنیا تک کے لئے مشعل راہ ہیں۔

## پروفیسر کسب:

حضرت محمد (ﷺ) کے دین اسلام کا تمام نسل انسانی پر بڑا احسان ہے کسی دوسرے مذہب کے مقابلے پر زندگی کے معیار اور ہر بات میں اسلام نے مساوی حقوق کا درجہ دیا۔ اسلام کے نظامات حیات میں کالے گورے میں کوئی امتیاز نہیں۔ اسلام تمام نسل انسانی کو ایک ہی کنبہ کے افراد تصور کرتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ حضرت محمد (ﷺ) بہت بڑے اور عظیم انسان تھے اور کوئی ہوتا تو خدائی کا دعویٰ کر دیتا۔

## سردار گورودت سنگھ:

ایک صاحب کمال آیا، جس نے حق دکھایا جس کسی نے اسے پریم کی انکھڑیوں سے دیکھا۔ اس کی تمنائے زندگی پوری ہوگی۔ جس کی نگاہ شوق اس پر پڑ گئی اسے منہ مانگی مراد مل گئی جس بشر کو اس من موہن نے اپنا درشن دیا اس کے جنم بھر کا پاپ کٹ گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## مسٹر کونٹ ہنری:

عقل حیران ہے کہ قرآن جیسا کلام ایسے شخص کی زبان سے کیونکہ ادا ہوا جو بالکل اُمّی تھا۔ تمام مشرق نے اقرار کر لیا ہے کہ نوع انسانی لفظ ومعنی ہر لحاظ سے اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ یہ وہی کلام ہے جس کی انشاء پردازی نے عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو مطمئن کر دیا۔ ان کو خدا کا معترف ہونا پڑا، یہ وہی کلام ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے متعلق اس کے جملے جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) نے حبشہ کے بادشاہ کے دربار میں پڑھے تو اس کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہو گئے اور چلّا اٹھا کہ یہ کلام اسی سرچشمہ سے نکلا ہے جس سے عیسیٰ علیہ السلام کا کلام نکلا تھا۔

## بابا گرونانک:

توریت، زبور، انجیل اور وید وغیرہ سب کو پڑھ کر دیکھ لیا۔ قرآن شریف ہی قابل قبول اور اطمینان قلب کی کتاب نظر آئی اگر سچ پوچھو تو سچی اور ایمان کی کتاب جس کی تلاوت سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ قرآن شریف ہی ہے۔

## جے ڈیلو پنورٹ:

ایسا کوئی ثبوت، شہادت اور اشارہ تک نہیں ملتا جس سے یہ کہا جا سکے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کبھی کسی موقع پر اپنے دعویٰ کی تصدیق کیلئے کوئی فریب یا نام نہاد معجزہ دکھایا ہو۔ اپنے دین اور مذہب کے نفاذ کے لئے انہوں نے کوئی غلط حربہ اختیار نہیں کیا۔ اس کے برعکس اس عمل پر پورا انحصار کیا جو انہیں خدا کی طرف سے ودیعت ہوا تھا۔

## نپولین:

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اہل عرب کو درس اتحاد دیا۔ ان کے باہمی تنازعات اور جھگڑے ختم کیے۔ تھوڑی سی مدت میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت نے نصف سے زیادہ دنیا فتح کر لی، پندرہ برس کے عرصے میں عرب کے لوگوں نے بتوں اور جھوٹے دیوتاؤں کی پرستش سے توبہ کر لی۔ مٹی کے بت اور دیویاں مٹی میں ہی ملا دی گئیں۔ یہ حیرت انگیز کارنامہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات اور ان پر عمل کرنے کے سبب انجام پایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**لیوٹالسٹائی:**

محمد (ﷺ) کا طرزِ عمل اخلاقِ انسانی کا حیرت انگیز کارنامہ تھا۔ اور ہم یہ یقین کرنے پر مجبور ہیں کہ حضرت محمد (ﷺ) کی تعلیمات خالص سچائی پر مبنی تھیں۔

**جی ایم ڈیکاٹ:**

انسانی تاریخ میں کسی قوم کا نامہ اعمال اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اتنا سیاہ نہیں جتنا کہ یہودیوں کا ہے۔ مغربی مورخ اور عالم محمد (ﷺ) کے یہودیوں پر مظالم کا پروپیگنڈہ کرتے نہیں تھکتے حالانکہ اس پروپیگنڈہ میں صداقت ہے نہ غیر جانبداری۔ یہودیوں نے اپنی فطرت کے عین مطابق محمد (ﷺ) کے خلاف پہلے تو افواہوں کا بازار گرم کیا۔ اس کے بعد مہاجر وانصار میں تفرقے اور عناد کے بیج بونے کی کوشش کی مگر دنیا کا کوئی پیغمبر محمد (ﷺ) کی طرح ایسے معاشرے اور سماج کی بنیاد نہ رکھ سکا جو مثالی ہو اور آنے والے ہر زمانے کے لئے تقلید کی ترغیب دیتا ہو۔

**بی سمتھ:**

کسی مذہبی رہنما اور مذہب کی حقیقت کا اندازہ اس کے نام لیواؤں اور پیروکاروں کے اعمال سے لگایا جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ 637ء میں خلیفہ ثانی حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے زمانے میں یروشلم پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا، یروشلم میں کسی گھر یا مکان کو نقصان نہیں پہنچا۔ میدان کارزار کے سوا یروشلم کے اندر خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہایا گیا۔

**ایچ جی ویلز:**

محمد (ﷺ) کی تعلیمات یہ ہیں کہ سچ سب سے بڑی نعمت اور خوبی ہے جو جھوٹا ہے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا اور پھر اس سے بھی بڑی صداقت جو محمد (ﷺ) نے دنیا کو عطا کی وہ خدا کی وحدانیت ہے۔ یہ تصور یہودیوں میں بھی موجود ہے لیکن کسی حد تک۔ اسلام سادہ اور کامل ترین مذہب ہے، مہربانی، فیاضی اور مساوات سے اس کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں۔ یہ دنیا کے ہر عام آدمی کی ضرورت پوری کرنے والا مذہب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## ای۔ڈرمنگھم:

آپ (ﷺ) انسان تھے۔ان سے بشری حیثیت سے غلط فیصلے ہو سکتے ہیں لیکن انسان ہونے کی حیثیت سے بھی محمد (ﷺ) نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا۔آپ (ﷺ) کا کوئی ذاتی دعویٰ نہیں تھا۔تبلیغ کے آغاز ہی سے آپ (ﷺ) کا دعویٰ تھا کہ یہ خدا کا مشن ہے جس کے لئے آپ (ﷺ) کو منتخب کیا گیا ہے محمد (ﷺ) نے کبھی اپنی کسی کامیابی کو اپنی ذاتی جدوجہد اور کاوش سے منسوب کرنے کی کوشش نہیں کی۔

## جی ایم بیری:

محمد (ﷺ) کو بطور پیغمبر سامنے رکھتے ہوئے ہمیں تاریخ ساز محمد (ﷺ) کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیے جنہوں نے اسلام کو دنیا کی عظیم تہذیبوں میں ایک تہذیب کی حیثیت دی جب کہ بعد دنیا کی کوئی تہذیب اسلامی تہذیب کے اثرات قبول کئے بغیر نہ رہ سکی۔انسانی تہذیب کی تشکیل میں محمد (ﷺ) کا حصہ گراں بہا نا قابل فراموش اور دائمی ہے۔

## آر۔ڈبلیو سٹوبارٹ:

محمد (ﷺ) کا جلوہ ہر جگہ دیکھا جاسکتا ہے۔دن میں پانچ بار فیض، دہلی، حجاز، ایران، کابل، مصر و شام میں۔جب دنیا کے ہر خطے میں مسلمانوں کو نماز پڑھتے دیکھیں تو تسلیم کرلیں کہ محمد (ﷺ) کا دین سچا ہے، زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔

## ایل۔وی واگلیئر ی:

اگر کوئی مذہب انسان کی ذہانت اور جمالیات میں اضافہ نہیں کرتا تو ایسا مذہب زندہ نہیں رہتا۔محمد (ﷺ) دنیا کے لئے ایک ایسا دین لے کر آئے جو انسان کے ذہن کو ترقی دیتا ہے۔اس کی جمالیات کی حس بیدار، تیز تر اور مکمل کرتا ہے۔ذہنی ارتقاء کی تکمیل کرتا ہے کیونکہ اسلام سے زیادہ روشن خیال مذہب دنیا میں کوئی اور نہیں۔

## ڈاکٹر رابرٹس:

محمد (ﷺ) نے یتیموں کے حقوق کے بارے میں اپنی خاص توجہ مبذول رکھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



یتیموں کے حقوق کا بکثرت ذکر اور ان سے بدسلوکی کرنے والوں اور ان کے حقوق غصب کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت وعید دی۔ سیرت محمدی (ﷺ) کے اس پہلو کو ظاہر کرتی ہیں جس پر مسلمان مصنفین کو بجا طور پر ناز ہے۔ (سوشل لاز آف دی قرآن)

## ڈاکٹر سر رابندر ناتھ ٹیگور:

اسلام دنیا کے مذہبوں میں سب سے بڑا مذہب ہے۔ میں آج سیرت النبی (ﷺ) کے مبارک موقع کو غنیمت سمجھ کر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہوں اور مسلمان بھائیوں کے ساتھ نبی اعظم (ﷺ) کے پیغام رحمت کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اسلام کا پیغام ساری دنیا کے لئے ہے۔ دنیا میں امن وسکون اسی پیغام ربانی سے حاصل ہوسکتا ہے۔ میں پیغمبر اسلام (ﷺ) کی خدمت میں تعظیم وتکریم ارادت اور عقیدت مندی کا ناچیز تحفہ پیش کرتا ہوں۔

## فرنچ پروفیسر سیڈیو:

آنحضرت (ﷺ) خندہ رو، ملنسار، اکثر خاموش رہنے والے، بکثرت ذکر خدا کرنے والے، لغویات سے دور، بیہودہ پن سے نفور، بہترین رائے عقل والے تھے۔ انصاف کے معاملے میں قریب وبعید آنحضرت (ﷺ) کے نزدیک برابر تھا۔ مسکین سے محبت فرمایا کرتے۔ غرباء میں رہ کر خوش ہوتے، کسی فقیر کو تنگ دستی کی وجہ سے حقیر نہ سمجھا کرتے اور کسی بادشاہ کو بادشاہی کی وجہ سے بڑا نہ جانتے۔ کسی شخص سے خود علیحدہ نہ ہوتے۔ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) سے کمال محبت فرمایا کرتے اپنے جوتے خود گانٹھ لیتے اپنے کپڑے کو خود پیوند لگا دیتے۔ دشمن اور دوست سے بکشادہ پیشانی ملا کرتے۔

## دیوان سنگھ مفتون:

حضور (ﷺ) کی حدیث جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل ترین جہاد ہے سن کر دیوان سنگھ مفتون کہتا ہے کہ ان ہونٹوں کی قدر وقیمت کا اندازہ ہی نہیں کیا جاسکتا جن سے یہ الفاظ نکلے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## رابرٹ ایل۔گلک:

مغربی مصنف یہ کہتے ہیں کہ اسلام بزورِ شمشیر پھیلا۔ وہ عرب کی تصویر بناتے ہوئے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے میں تلوار دکھاتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ ان کے فہم کا قصور ہے کیونکہ اس معاملے میں مجرم مسلمان نہیں بلکہ عیسائی ہیں۔ یہ کہنا کہ مسلمان کی دوسرے غیر مسلموں کے خلاف جنگیں مذہبی تھیں اور دوسرے مذاہب کو دبانے کے لئے تھیں۔ خارج از بحث ہیں کیونکہ یہ بات مادی اور سیاسی دلیلوں سے ثابت نہیں کی جاسکتی۔

## منٹگمری واٹ:

آپ (ﷺ) کو تین عدیم المثال صفات سے نوازا گیا تھا۔ اول آپ (ﷺ) کی فراست ہے جس سے آپ (ﷺ) نے عرب دنیا کے لئے ایک نظریاتی ڈھانچہ تیار کر دیا اور معاشرے کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر دیا۔ دوم یہ ہے کہ ایک سیاست دان تھے قرآن میں صرف بنیادی اصول بیان ہوئے ہیں۔ آپ (ﷺ) نے اپنی ذہانت اور دوراندیشی سے کام لے کر ان اصولوں کی بنا پر ایک عظیم الشان عمارت کھڑی کردی اور مدینہ کی ایک چھوٹی سی ریاست کو عالمگیر سلطنت میں تقسیم کر دیا۔ تیسرے یہ کہ بطور منتظم کے آپ (ﷺ) کی مہارت اور اپنے عمال اور نمائندوں کے انتخاب میں آپ کی ذہانت۔ کیونکہ عمدہ پالیسی بھی عدم مہارت کی صورت میں ناکام ہو جاتی ہے۔

## پروفیسر ڈاکٹر یوشی ہیڈی کوزائے:

قرآن کائنات کی یوں وضاحت کرتا ہے جیسے اُسے بلند ترین مقام سے دیکھا گیا ہو۔ ہر مشاہدہ شدہ بات واضح اور صاف ہے جس نے کہا ہے اس نے ہر چیز کے وجود اور اس کے اندر کی حقیقت کو ایسی جگہ سے دیکھا ہے جہاں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ (سائنسی انکشافات)

## لامارٹن:

اگر مقصد کی عظمت، وسائل کی قلت اور حیرت انگیز نتائج ان باتوں کو انسانی تعقل (عقل) وتفکر کا معیار بلند مانا جائے تو کون ہے جو تاریخ کی کسی جدید وقدیم شخصیت کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



محمد (ﷺ) کے مقابل لانے کی ہمت کرسکے۔ کسی انسان نے اتنے قلیل ترین وسائل کے ساتھ اتنا جلیل ترین کارنامہ انجام نہیں دیا جو انسانی ہمت، طاقت سے اس قدر ماوراء تھا۔ محمد (ﷺ) اپنی فکر کے ہر دائرے اور اپنے عمل کے ہر نقشہ میں جس بڑے منصوبہ کو روبہ عمل لائے اس کی صورت گری بجز ان کے کسی کی مرہونِ منت نہ تھی اور مٹھی بھر صحرائیوں کے سوا اُن کا کوئی معاون و مددگار نہ تھا اور آخر کار ایک اتنے بڑے مگر دیرپا انقلاب کو برپا کر دیا جو اس دنیا میں کسی انسان سے ممکن نہ ہوسکا۔

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

حضور ﷺ کے بارے میں غیر مسلم مفکرین کی آراء کو دنیا تک پہنچنا ہماری ذمہ داری ہے۔ اگر ہم اس ذمہ داری کو پورا نہیں کرتے تو پھر حضور ﷺ کی تعلیمات غیر مسلموں تک کیسے پہنچیں گی۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# گزشتہ مقدس کتب میں حضور ﷺ کے بارے میں حیران کن پیش گوئیاں

اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر احسان کرتے ہوئے ان کی ہدایت کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام دنیا میں بھیجے جو کہ دنیا کی تمام قوموں، ملکوں، یعنی دنیا کے تمام کونوں میں مختلف زمانوں میں آتے رہے اور کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء لوگوں کی ہدایت کے لیے زمین میں موجود نہ ہوں۔ ایک ایک قوم میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے انبیاء علیہ السلام بھیجے۔ اللہ تعالیٰ جب دنیا میں کوئی نبی مبعوث فرماتا تو اس کے ذریعے بعد کے آنے والے انبیاء کرام کے متعلق پیشین گوئیاں بھی کرا دیتا اور ان کے بارے میں ایسی علامات بتا دیتا تا کہ جب وہ نبی دنیا میں آئے تو دنیا کو ان کو پہچاننے میں آسانی ہو۔

اسلام اور حضور ﷺ کے بارے میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر پیشین گوئیاں کی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے اپنا سرخ و سفید محبوب کہا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے الہامی نغمات میں حضرت سرور کائنات ﷺ کی مکی اور مدنی زندگی کا فوٹو دکھایا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گیت مدح نبی عربی حضرت محمد ﷺ سے معمور ہیں۔ کہیں تماثیلات کے ذریعے اور کہیں بڑی وضاحت کے ساتھ انبیاء علیہم السلام نے حضور ﷺ کے ظہور کی خوشخبری دی تھی۔ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قوم کو تاکید کرتے رہے کہ اس عظیم نبی (ﷺ) کی اطاعت قبول کرنے میں تمہاری فلاح اور نجات ہے اور اس کا انتظار کرو اور اس کے استقبال کی تیاری کرو۔ انبیاء کرام نے پیشین گوئیوں میں یہ بھی بتایا کہ اس عظیم نبی کے ساتھی کیسے ہوں گے اس زمانے کے حالات کیسے ہوں گے۔ ان کی شکل صورت اور عادات اور اخلاق کیسے ہوں گے۔ الغرض ہر چیز کھول کر بیان کر دی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ عظیم نبی جو کہ خدا کا بھی پیارا اور تمام انبیاء کا بھی پیارا تھا جب دنیا میں آئے تو لوگوں کو اس کو پہچاننے میں آسانی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ویدوں اور پرانوں میں

ہندو دھرم میں وید، اوپانیشاد اور پران تین مقدس ترین کتابیں کہلاتی ہیں۔ یہ تمام کتابیں سنکرت زبان میں تحریر کردہ ہیں جیسے ہندو دھرم میں سب سے مقدس زبان کا درجہ حاصل ہے۔ وید مزید چار کتابوں رگ وید، یجر وید، سام وید اور اتھر وید کا مجموعہ ہے۔ ہندو مذہبی دانشوروں کے مطابق یہ وید چار ہزار سال قدیم ہیں۔ ایک طویل مدت تک ہندو دھرم کے مقدس مذہبی نسخے صرف پنڈتوں کی تحویل میں رہے۔ ایک انگریز سر ولیم جونز نے اٹھارویں صدی کے آخری عشرے میں سنکرت زبان پر عبور حاصل کیا اور تمام ہندو مذہبی کتابوں کے انگریزی زبان میں ترجمے کروائے۔

بعض مفکرین اور تجزیہ نگاروں اور تاریخ دانوں کے مطابق براہما جسے ہندو دھرم کے مطابق ایک دیوتا کی حیثیت حاصل ہے درحقیقت وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں ان کو ابراہم بھی کہا جاتا ہے اگر ابراہیم کے آغاز سے الف ہٹا کر نام کے آخر میں لکھ دیا جائے تو یہ براہما میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں نے انبیاء کرام کی تعلیمات کو بدل دیا اور بعض نے انسانوں کی پوجا شروع کر دی اور ان کو دیوتا بنا دیا۔

اب اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔ ہندو دھرم کی مذہبی اور الہامی کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر پیش کیا جاتا ہے۔

## پیشین گوئی نمبر 1

• ہندوؤں کی مقدس کتاب ''کلکی پران'' کے بارھویں باب میں درج ہے کہ ''جگت گورو وشنو بھگت اور سومتی سے پیدا ہوگا۔ اس کی پیدائش 12 بیساکھ سوموار کے دن سورج نکلنے سے دو گھڑی بعد ہوگی۔ اس کا پتا (والد) اس کی پیدائش سے پہلے پرلوک سدھار جائے گا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بعد میں ماتا (والدہ) بھی فوت ہو جائے گی۔ جگ گورو کی شادی سلمل دیپ کی شہزادی سے ہو گی۔ شادی کے موقع پر اس کے چچا اور تین بھائی موجود ہوں گے۔ ایک غار میں پرس رام اسے تعلیم دے گا۔ وہ جس وقت غار سے سمبالا آئے گا تو پرچار شروع کر دے گا جس کی وجہ سے اس کے رشتہ دار اس سے ناراض ہو جائیں گے۔ کٹھنائیوں سے تنگ آ کر وہ اتر (شمال) کی پہاڑوں میں بھاگ جائے گا لیکن کچھ عرصہ بعد وہ اس شہر میں تلوار لے کر آئے گا اور سارا ملک فتح کرے گا۔ جگت گورو کے پاس بجلی سے تیز رفتار ایک گھوڑا ہو گا جس پر سوار ہو کر وہ زمین اور ساتوں آسمانوں کی سیر کرے گا۔ (کلکی پران۔ باب 12)

معزز قارئین! اگر آپ مندرجہ بالا پیش گوئی پر غور کریں تو یہ پیشین گوئی اپنے اندر درجنوں پیش گوئیوں کو سموئے ہوئے ہے جو کہ لفظ بہ لفظ پوری ہو چکی ہیں۔ آئیں اس عظیم الشان پیش گوئی کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس پیش گوئی میں جگت گورو کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنی دنیا کے استاد کے ہیں۔ اگر آپ مذاہب کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ تمام انبیاء کرام ایک خاص طبقہ، قوم یا ملک کی طرف مبعوث ہوئے تھے یعنی ان کے ذمہ ایک مخصوص طبقہ یا قوم کو رشد و ہدایت دینا تھا۔ مگر حضور ﷺ چونکہ تمام دنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوئے تھے اور پیش گوئی میں کتنے خوبصورت الفاظ استعمال کیے گئے ہیں کہ دنیا کا استاد یعنی تمام دنیا کو تعلیم دینے والا۔

آگے پیش گوئی میں ذکر ہے کہ وہ وشنو بھگت اور سومتی سے پیدا ہو گا۔ ہندو مت میں وشنو خدائے واحد کا نام ہے۔ اور یہ لفظ عربی لفظ اللہ کے مترادف ہے اور بھگت کا لفظ بھگتی سے ماخوذ ہے جس کو اگر عربی میں ڈھالا جائے تو ''عبد'' کے معنی دیتا ہے۔ اس طرح وشنو بھگت کا عربی میں ترجمہ عبداللہ بنتا ہے جو کہ حضور ﷺ کے والد کا نام ہے۔ والدہ کے لیے پیش گوئی میں ''سومتی'' کا لفظ آیا ہے۔ ''سو'' کے معنی امن و اطمینان کے ہوتے ہیں اور ''متی'' کے معنی دل کے ہیں تو یہ ''آمنہ'' کے معنی دے گا۔ جو کہ حضور ﷺ کی والدہ کا نام ہے۔

پیش گوئی میں آگے ذکر ہے کہ جگت گورو کی پیدائش سوموار کو ہو گی۔ حضور ﷺ کی ولادت کا دن سوموار کا ہی تھا۔ بیساکھ بہار کا مہینہ ہے عربی میں بہار کو ربیع کہتے ہیں۔ آپ ﷺ کی پیدائش بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ آگے ذکر ہے جگت گورو کا پتا (باپ) اس کی پیدائش سے پہلے پرلوک سدھار جائے گا اور ماتا بھی بعد میں فوت ہو جائے گی۔ حضور ﷺ کے والد آپ کی پیدائش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سے پہلے وفات پا چکے تھے اور والدہ بھی حضور ﷺ کے بچپن میں ہی وفات پا گئی تھیں۔

اب اس پیش گوئی کے باقی حصہ کی طرف آتے ہیں جو شہزادی حضور ﷺ سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئیں وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں جو کہ نہایت مالدار خاتون تھیں اور چچا جو اس شادی میں شریک ہوئے حضرت ابوطالب تھے اور جن تین بھائیوں کی موجودگی کا ذکر ہے وہ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

پیش گوئی میں ذکر ہے کہ ایک غار میں پرس رام اسے تعلیم دے گا۔ 'پرس' کا مطلب روح، رام کے معنی اللہ کے ہیں۔ یعنی روح اللہ۔ یا روح القدس حضرت جبریل امین، غارِ حرا میں حضور ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل امین اللہ تعالیٰ کی وحی لے کر آئے تھے۔ پیش گوئی میں ''سمبالا'' کا ذکر ہے جس کے معنی مکہ مکرمہ ہے۔ اور ''پرچار'' تبلیغ کو کہتے ہیں یعنی غارِ حرا میں جب آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا پیغام ملا تو آپ ﷺ نے تبلیغ کرنی شروع کر دی جس کی وجہ سے آپ ﷺ کے رشتہ دار آپ ﷺ سے ناراض ہو گئے اور مصائب اور تنگی کا دور شروع ہوا تو آپ ﷺ نے وہاں سے مدینہ منورہ ہجرت کی۔ پھر وہاں سے کچھ عرصہ بعد تلوار کے ہمراہ مکہ مکرمہ تشریف لائے یعنی فتح مکہ کا ذکر ہے۔

اس پیش گوئی میں حضور ﷺ کے معراج میں جانے کا ذکر بھی ہے اور ایسے گھوڑے کا بھی ذکر ہے جو کہ بجلی سے تیز ہوگا۔ حضور ﷺ کو جس گھوڑے پر آسمانوں کی سیر کروائی گئی اس کا نام براق ہے جس کی رفتار بجلی سے بھی زیادہ یعنی روشنی کی رفتار سے بھی کئی گنا زیادہ تھی۔ کیونکہ حضور ﷺ کا سفر چند منٹوں کا تھا کیونکہ حضور ﷺ جب واپس آئے تو آپ ﷺ کا بستر گرم تھا پیش گوئی میں ساتوں آسمانوں کی سیر کا ذکر ہے۔ حضور ﷺ ساتوں آسمانوں کو عبور کر کے سدرۃ المنتہیٰ تک بلوائے گئے تھے اور یہ عظیم مقام تمام انبیاء کرام میں سے حضور ﷺ کے لیے ہی خاص ہے۔

یہ عظیم الشان پیش گوئی دنیا کے تمام انسانوں کو دعوتِ فکر دیتی ہے اور ہندومت کے ماننے والوں کے لیے تو بطورِ خاص مقامِ فکر ہے کہ جس عظیم الشان نبی کے آنے کی پیش گوئی کی گئی تھی وہ تو آ کے چلا بھی گیا لیکن ابھی موقع ہے کہ اس کو سچا مان کر اس پر ایمان لایا جائے اور اگر ہندومت والے حضور ﷺ کا انکار کریں گے تو اس سے پہلے اپنی مقدس کتاب اور بزرگوں کا انکار کرنا پڑے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندومت میں بھی نیک لوگوں کی ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بڑی تعداد تھی جو کہ حق کو مانتے تھے۔ آج جو ہندوستان اور پاکستان میں کروڑوں مسلمان ہیں ان میں اکثریت ان نیک ہندوؤں کی اولاد ہے جنہوں نے اولیاء اللہ کے روحانی فیض کے زیر اثر اسلام لا کر حق کو مان لیا تھا۔

اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے کے لیے محض یہ ایک پیش گوئی ہی کافی ہے جو کہ کئی ہزار سال پہلے کی گئی تھی اور ہندوؤں کی مقدس کتاب کلکی پران میں موجود ہے۔

## پیشین گوئی نمبر 2

وید میں حضور ﷺ کے لیے ''سمر رادوت عربن'' (رگ وید منتر 163-1) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جس کے معنی ''مہر کے ساتھ عرب والا، عربی میں مہر کو خاتم کہتے ہیں اور حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں اور حضور ﷺ کا تعلق عرب سے تھا۔

مندرجہ بالا پیش گوئی ایک بالکل واضح پیش گوئی ہے جو کہ حضور ﷺ پر صادق آتی ہے۔

## پیشین گوئی نمبر 3

مہارشی ویاس جیؒ کے 18 پرانوں میں سے ایک بھویش پران ہے اس کے ایک اشلوک میں ہے کہ ''ایک اچاریہ اپنے اصحاب کے ساتھ آئیں گے ان کا نام محامد ہوگا وہ ماروتھل نواسنان میں آئیں گے۔'' اس پیش گوئی میں حضور ﷺ کا نام بھی موجود ہے اور آپ ﷺ کا علاقہ ماروتھل نواسنان یعنی ریگستانی علاقہ کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے۔ (بھویش پران باب 3 اشلوک 3 سوتر 5 تا 8)

آگے ایک اشلوک میں اور بھی واضح پیش گوئی ہے کہ ''وہ مختون ہوں گے۔ ان کی جٹا نہیں ہوگی وہ داڑھی رکھیں گے اور گوشت کھائیں گے۔ اپنی دعوت واضح اور زوردار الفاظ اور طریقے سے پیش کریں گے اور اپنی دعوت کے ماننے والوں کو موسلائی کے نام سے پکاریں گے۔'' (باب 13، اشلوک 25، سوتر 3)

معزز قارئین! غور فرمائیں ہندوؤں میں ختنہ کا رواج نہ تھا اور جٹا (سر پر بڑے بڑے بال) جو کہ ہندو بزرگوں کا مذہبی نشان تھا مسلمان اس طرح کے بڑے بڑے بال نہیں رکھتے اور لفظ موسلائی مسلمان کی طرف واضح اشارہ ہے۔ یہ سب ایسے نمایاں اشارے ہیں جن کو رد کیا ہی نہیں جا سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## پیشین گوئی نمبر 4

اتھروید میں ایک اشلوک ہے کہ ''اے بھگتو اسے غور سے سنو۔ تعریف کیا گیا کیا جانے والا وہ محامہے مہارشی انتم رشی ساٹھ ہزار نوے لوگوں کے درمیان آئے گا۔ (اتھروید باب 30)

سرورِ کائنات کا نام ''محمد'' (ﷺ) یعنی تعریف کیا گیا ہے اور حضور ﷺ کی پیدائش کے وقت مکہ مکرمہ کی آبادی ساٹھ ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔

## پیشین گوئی نمبر 5

رگ وید میں ایک پیش گوئی اس طرح ہے کہ ''رحمت کا لقب پانے والا تعریف کیا گیا۔ دس ہزار ساتھیوں کے ساتھ آئے گا۔'' (رگ وید۔ منتر 5۔ سوتر 22)۔

اس پیش گوئی میں حضور ﷺ کے رحمت اللعالمین ہونے کے بارے میں بتایا گیا ہے اور فتح مکہ کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تھے۔

## پیش گوئی نمبر 6

رگ وید میں ایک پیش گوئی اس طرح ہے کہ ''سچے اور سچائی سے محبت کرنے والے نہایت دانشمند، طاقتور اور سخی ماماہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ سے بذریعہ الفاظ ہمدردی کی۔ تمام اچھے اوصاف کا مالک، تمام جہانوں کے لئے باعث رحمت اپنے دس ہزار ساتھیوں کے ساتھ مقبول عام ہوا۔ (رگ وید، منتر 27-1)

اگر اس پیش گوئی کا جائزہ لیا جائے تو یہ حضور ﷺ ہی کی طرف ہی نشان دہی کرتی ہے کیونکہ حضور ﷺ کی صداقت اور راست گوئی کے تو کفار بھی قائل تھے اور آپ ﷺ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارتے تھے۔ اس پیش گوئی میں جو دس ہزار ساتھیوں کا ذکر ہے وہ فتح مکہ کے واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔[1]

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# رحمۃ العالمین ﷺ کا ذکر خیر بدھ مت کی مذہبی کتب میں

مذہبی تاریخ پر نظر رکھنے والے بہت سے تاریخ دانوں نے بدھ مت کے مطالعہ کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مہاتما بدھ کا تعلق بھی خدائے بزرگ و برتر کے ان برگزیدہ پیغمبران کرام سے تھا۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رہنمائی کے لئے دنیا میں بھیجا تھا بدھ مت کی مذہبی کتب کے مطالعہ کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ دیگر انبیاء کرام کی طرح مہاتما بدھ نے بھی اپنی قوم کو رحمت عالم ﷺ کی تشریف آوری کی نوید سنائی تھی۔

## پیش گوئی نمبر 7

بدھ مت کی انتہائی مستند کتاب چکاوتی سنہنا دستانستا میں یوں ذکر ہے کہ ''دنیا میں ایک ایسا برگزیدہ شخص آئے گا جس کا نام میتریا ہوگا۔ وہ مقدس ہوگا، بہترین ہوگا، مثبت سوچ کا مالک ہوگا جس کے پاس کائنات کا علم ہوگا اور اپنی تعلیمات کا بہترین انداز میں پرچار کرے گا وہ ایک مذہبی زندگی گزارے گا جو ہر لحاظ سے بہترین اور مکمل طور پر درست ہوگی جس طرح میں اپنی زندگی سینکڑوں لوگوں میں نیک تعلیمات کا درس دیتے ہوئے گزار رہا ہوں۔ وہ میتریا اپنی زندگی ہزاروں لوگوں کی دینی رہنمائی کرتے ہوئے گزار دے گا۔ (چکاوتی سنہنا دستانستا۔ جلد نمبر 3)

## پیش گوئی نمبر 8

کتاب کوسپل آف بدھ کی آیات ملاحظہ فرمائیں۔ آنندا نے مہاتما بدھ سے پوچھا، تمہارے بعد ہماری رہنمائی کرنے والا کون ہوگا۔ مہاتما بدھ نے جواب دیا میں دنیا میں آنے والا اکیلا اور آخری بدھ نہیں۔ وقت آنے پر دنیا میں ایک اور بدھ آئے گا ایک مقدس، بہترین اور علم و عمل میں یکتا۔ ایک ناقابل موازنہ قائد تمام مخلوقات کا بادشاہ، وہ تم سب کے لئے سچائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کا ہی پیغام لے کر آئے گا جس کی تعلیم میں نے تم سب کو دی ہے، وہ اپنے دین کی تعلیمات سے تم سب کو سرفراز کرے گا وہ بہترین شخصیت کا مالک ہو گا وہ میری طرح ایک بہترین مذہبی زندگی بسر کرے گا اور اُس پر ایمان لانے والوں کی تعداد میرے لوگوں سے کہیں زیادہ ہو گی۔ آنندا نے پوچھا، مگر اُس کی پہچان کیا ہو گی۔ مہاتما نے جواب دیا۔ وہ میتر یا کے نام سے پہچانا جائے گا۔ (گوسپل آف بدھا۔ صفحہ نمبر 217 تا 218)

میتر یا کے معنی ہیں محبت، ہمدردی اور رحم کرنے والا جبکہ عربی زبان میں ان تمام الفاظ کا مترادف لفظ رحمت استعمال کیا جاتا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کے لئے قرآن کریم میں رحمت اور رحم دل کے الفاظ 400 سے زائد دفعہ استعمال کئے گئے ہیں۔ بدھ مت کی ایک مستند کتاب دھمایادا پیتاستا میں مہاتما بدھ کی جانب سے میتر یا کی چند نشانیاں کچھ یوں بیان کی گئی ہیں وہ تمام مخلوقات کے لئے رحمت بن کر نازل ہو گا وہ اَمن کا پیامبر ہو گا اور امن قائم کرے گا۔ وہ ایک کامیاب ترین انسان ہو گا۔ صداقت اور راست گوئی، معزز شریف النفس، غرور سے مبرا اور دوسروں کے لئے ایک کامل نمونہ۔ (دھمایادا پیتاستا صفحہ نمبر 151)

اگر مندرجہ بالا نشانیوں پر غور کیا جائے تو یہ تمام نشانیاں اور صفات سوائے حضور ﷺ کی ذات بابرکت کے علاوہ اور کسی کی جانب اشارہ نہیں کرتیں بدھ مت کے ماننے والوں کو ان پیش گوئیوں پر غور کرنا چاہیے اور گوتم بدھ کے بیان کردہ میتر یا پر ایمان لا کر گوتم بدھ کی روح کو خوش کر سکتے ہیں۔

☆......☆......☆

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# رحمت العالمین ﷺ کا ذکر خیر پارسی مذہبی کتابوں میں

آج سے سینکڑوں سال پہلے ایک عجیب واقعہ آگ کے عظیم معبوخانے میں رونما ہوا کہ وہاں کے راہبوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ وہ سب معبوخانے کے معمر ترین راہب کے حجرے کی طرف بھاگے اور اسے بتایا کہ آتش کدے کی مقدس آگ اچانک بجھ گئی ہے۔

ایک شخص بولا ہمارے پرکھوں نے اسے پچھلے سینکڑوں سالوں سے بجھنے نہیں دیا تھا لیکن آج اچانک کیسے بجھ گئی۔ اس وقت اس معمر راہب نے عظیم زرتشت کا پیغام دھرایا جو مذہبی کتاب اتاش ینائش میں درج ہے کہ اس معبد خانے میں اس وقت تک آگ جلائے رکھو جب تک دنیا کی بہتری اور بھلائی کا وقت نہیں آجاتا۔ یہ وہی پیغام ہے۔ آتش کدے کی مقدس آگ کا یوں اچانک بجھ جانا کسی خطرے کا نہیں بلکہ دنیا کی بحالی کا اشارہ ہے۔ ڈرو نہیں خوشی سے جھوم اٹھو کہ آج اس دنیا کی بھلائی کا وہی دن آچکا ہے جس کا عظیم زرتشت نے آج سے سینکڑوں برس قبل وعدہ کیا تھا۔ وہ عظیم ایستواریتا جنم لے چکا ہے جس کا ہمیں برسوں سے انتظار تھا۔ یہ اُسی سوسیشانت کے کلام حق کی ٹھنڈک کی تاثیر ہے جس نے اس آتش کدے میں سینکڑوں سال سے جلتی آگ کو لمحہ بھر میں ٹھنڈا کر دیا۔

یہ معجزہ آج سے چودہ سو برس قبل قدیم ریاست فارس میں رونما ہوا تھا۔ پارسی مذہب کے بانی حضرت زرتشت تھے۔ مذہبی تحقیق دانوں کے مطابق یہ بھی دوسرے نبیوں کی طرح ایک نبی تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان پارس مذہبی کتابوں میں ایسے کئی واقعات درج ہیں جن کی تصدیق انجیل مقدس اور قرآن کریم سے کی جاسکتی ہے مثلاً پارسی نسخوں میں کچھ یوں درج ہے۔ (1) اس کائنات کی تکمیل چھ دنوں میں ہوئی۔ اھورا مزدا نے سب سے پہلے جنت تعمیر کی۔ پھر پانی بنایا۔ پھر دنیا بنائی اس کے بعد انسان کو پیدا کیا۔ (2) انسانیت کی ابتداء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ایک جوڑے سے کی گئی ایک میشیا تھا اور دوسری میشیانا (نر اور مادہ)۔ (3) اہورا مزدا نے یم (حضرت نوح علیہ السلام) سے کہا ایک بہت بڑا طوفان آنے والا ہے جو تمام برائی کے پیروں کاروں کو نگل جائے گا۔ (4) حضورﷺ کی آمد سے متعلق پارسی نسخوں میں درج ہے کہ وہ سوشیانت (رحمت عالم۔ دنیاؤں کے لئے رحمت والا) ہوگا۔ اُس کا نام ایشوا اریتا (تعریف کیا جانے والا) ہوگا۔ اُس کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ تمام اقوام کو متحد کرے گا اور تمام لوگوں کی رہنمائی کرے گا۔ یہ دونوں الفاظ یعنی سوسیشانت یعنی دنیاؤں کے لئے رحمت اور ایشوا اریتا یعنی آپ (ﷺ) کا نام مبارک محمد (ﷺ) پر ہی پورا اترتا ہے۔

## پیش گوئی نمبر 9

حضرت زرتشت نے حضور (ﷺ) کے بارے میں جو پیش گوئی کی تھی اس کے الفاظ یہ ہیں: ''اس کا نام فاتح، مہربان اور استوات اریتا (تعریف کیا گیا) ہوگا وہ رحمت مجسم ہوگا۔ کیونکہ وہ تمام جہان کے لئے رحمت ہوگا وہ حاشر ہوگا۔ (ژند داوستا۔ شت نمبر 28، آیت 129)

حضرت زرتشت کی پیش گوئی نہایت واضح ہے کہ آنے والا عظیم مقدس وجود تمام جہانوں کے لئے رحمت ہوگا۔ یعنی رحمت عالمین ہوگا۔

## پیش گوئی نمبر 10

حضرت زرتشت ایک اور جگہ فرماتے ہیں جب زرتشتی لوگ شریعت پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے اور بدکار ہو جائیں گے تو عربوں میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کے پیرو ایران کے تاج وتخت وسلطنت کے مالک ہو جائیں گے اور ایران کے سرکش لوگ مغلوب ہو جائیں گے۔ آتشکدہ کی بجائے ابراہیم کے خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کرکے اُس کی طرف نماز پڑھیں گے۔ (دساتیر۔ ساسان اول۔ آیت 54 تا 58)

اس پیش گوئی میں حضرت زرتشت نے نہایت واضح طور پر حضورﷺ کی تصویر کشی کر دی ہے اور کسی بھی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے پارسی مذہب کے پیروکاروں کو ان مقدس پیش گوئیوں پر جو کہ ان کے مقدس حضرت زرتشت کے منہ سے نکلی ہیں۔ غور کرنا چاہئے اور ان کو رحمت عالمین کے مقدس سائے کے نیچے آ جانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دل ودماغ روشن کر دے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر تورات مقدس میں

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو نصیحت کرتے ہوئے مختلف پیش گوئیاں فرمائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ''خداوند میرے خدا تیرے لیے تیرے درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میرے مانند ایک نبی برپا کرے گا تم اس کی طرف کان دھرنا۔'' (استثناء 18۔15)

بعض عیسائی حضرات اس پیش گوئی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اگر وہ غور کرتے تو حقیقت ان پر واضح ہو جاتی کیونکہ اس میں وہ عظیم بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے مبعوث ہوگا۔ بنو اسرائیل کے بھائی بنو اسماعیل تھے یعنی وہ عظیم پیغمبر نسل اسماعیل سے ہوگا جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسماعیل سے نہ تھے۔

## پیشین گوئی نمبر 12

''میں ان کے لیے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا اور ایسا ہو گا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔'' (استثناء۔8۔18)

اس پیش گوئی میں ان لوگوں کے لیے جو کہ اس عظیم نبی کی باتوں کو نہ مانیں گے تو ان کا حساب خود اللہ تعالیٰ ان سے لے گا۔ اس پیش گوئی کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً انیس سو سال پہلے یہ خبر دی تھی کہ موسوی شریعت الٰہی کلام کا آخری نقطہ نہیں ہے بلکہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کامل شریعت کی ضرورت ہوگی اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنا مامور بھیجے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## پیشین گوئی نمبر 13

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی زندگی کی آخری وصیت جس پر تورات اور آپ کے صحیفہ حیات دونوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے بنی اسرائیل کو فرمائی۔ ''خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے ان پر طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا دس ہزار مقدس ساتھیوں کے ساتھ۔ اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشیں شریعت ان کے لیے تھی اور وہ اپنے لوگوں سے بہت محبت رکھتا ہے۔'' (استثناء باب 23 آیت 1 تا 3)

اس پیش گوئی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ فاران جس میں غارِ حرا ہے سے نورالٰہی کے طلوع ہونے کی خوشخبری دیتے ہیں آنے والے پیغمبر کے مقدس ساتھیوں کی تعداد دس ہزار بتاتے ہیں۔ فتح مکہ کے دن آپ ﷺ کے ہمراہ دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ آتشیں شریعت سے مراد قرآن کریم ہے اس لیے کہ اس میں احکامات قصاص و جہاد بھی مرقوم ہیں۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# رحمت اللعالمین ﷺ کا ذکر خیر زبور مقدس میں

## پیشین گوئی نمبر 14

حضرت داؤد علیہ السلام زبور میں ایک عظیم الشان رسول کی بشارت دیتے ہوئے اس کی صفات بیان فرماتے ہیں۔

(1) بادشاہ یعنی سب سے افضل و اعلیٰ (2) حسین

(3) شیریں زبان اور فصیح اللسان (4) مبارک الی الدہر

(5) قوی (6) شمشیر بند

(7) صاحبِ حق و صداقت (8) اقبال مند

(9) دائیں ہاتھ سے عجیب و غریب کرشمہ کا ظاہر ہونا۔ (10) تیر انداز

(11) خلق اللہ کا اُس کے تابع ہونا

(12) اس کی عدالت اور حکومت کا قیام تا قیامت باقی رہنا

(13) صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہونا

(14) اس کے کپڑوں سے خوشبو آنا

(15) تمام پشتوں میں نسلاً در نسلاً اس کا ذکر باقی رہنا

(16) ابداً آباد تک لوگوں کا اس کی ستائش کرنا۔" (زبور باب 45)

اس پیشین گوئی میں حضرت داؤد علیہ السلام نے آنے والے عظیم رسول کی مختلف صفات کا ذکر کیا ہے۔ یہ تمام صفات حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس میں ہی نظر آتی ہیں۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# رحمتِ عالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر صحائف سلیمانی میں

## پیشین گوئی نمبر 15

حضرت سلیمان علیہ السلام آنے والے ایک عظیم نبی کے بارے میں پیش گوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔"میرا محبوب سرخ وسفید ہے۔ دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا رہتا ہے۔ اس کا سر ایسا ہے جیسے چھوکا سونا (خالص سونا) اس کی زلفیں پیچ در پیچ ہیں اور کوے کی سی کالی ہیں۔ ان کی آنکھیں ان کبوتروں کی مانند ہیں جو لب دریا دودھ میں نہا کے تمکنت سے (بیٹھتے) ہیں۔ اس کے رخسار پھولوں کے چمن اور بلسان کی ابھری ہوئی کیاری کی مانند ہیں۔ اس کے لب سوسن ہیں جن سے بہتا ہوا مر ٹپکتا ہے۔ اس کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سونے کی کڑیاں جن میں ترسیس کے جواہر جڑے گئے۔ اس کا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہے جس پر نیلم کے گل بنے ہوں۔ اس کے پیر ایسے جیسے سنگ مرمر کے ستون جو سونے کے پایوں پر کھڑے کئے جاویں۔ اس کی قامت لبنان کی سی وہ خوبی میں رشک سرو ہے۔ اس کا منہ شیرینی ہے ہاں وہ محمدیم ہے۔ اے یروشلم کے بیٹو! یہ میرا پیارا ہے۔ یہ میرا جانی ہے۔" (غزل الغزلات باب 5 آیات 10 تا 16)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے آنے والے کے بارے میں جس خوبصورتی سے اس کے سراپے کے بارے میں بتایا ہے ایسا لگتا ہے جیسے کسی کو سامنے بٹھا کر اور اس کو دیکھ کر تعریف کی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے پیارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلیمان علیہ السلام کے محبوب تھے بلکہ تمام انبیاء کرام کے پیارے اور محبوب تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس وجود ہی ایسا تھا کہ ان سے محبت اور عشق ہی کیا جا سکتا ہے۔

اگر کوئی شخص تعصب کی عینک اتار کر اگر ہمارے پیارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور عادات اور حلیہ مبارک کا مطالعہ کرے گا تو اس کو یہ تمام خوبیاں بدرجہء اتم ہمارے پیارے حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس میں نظر آئیں گی۔ یقیناً اس وقت ایسے نیک اور تعصب سے پاک شخص کی آنکھوں میں محبت کے آنسو اور زبان پر اللھم صلی الہ علیہ محمد وآلہ وسلم ہوگا۔ اگر اس پیش گوئی پر غور کریں تو حضور ﷺ کا نام 'محمد' واضح طور پر نظر آتا ہے۔ عبرانی زبان میں لکھی گئی تورات میں واضح طور پر لفظ ''محمدیم'' لکھا ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس پیش گوئی کے مصداق حضور ﷺ کے سوا اور کوئی شخص نہیں ہو سکتا۔ لفظ ''محمد'' کے ساتھ جو ''یم'' کا لفظ ہے یہ عبرانی زبان میں عزت و تکریم کے لیے بولا جاتا ہے لیکن افسوس متعصب لوگوں نے اردو میں ترجمہ کی گئی تورات میں اس کے معنی عشق انگیز کر دیے ہیں۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# رحمت عالمین ﷺ کا ذکر خیر انجیل مقدس میں

## پیش گوئی نمبر 16

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو اور میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ ہمیشہ ساتھ رہے۔ (یوحنا، باب 14۔ آیت 15)

اگر اس پیش گوئی پر غور کیا جائے کہ یہ دوسرا تسلی دینے والا کون ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت محمد ﷺ کے علاوہ اور کوئی نبی نہ آیا اور وہی تسلی دینے والے تھے کیونکہ انہوں نے آ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کی والدہ پر لگائے گئے الزامات کا رد کیا۔ عیسائیوں کے لیے اس بات سے اور بڑی تسلی کیا ہو سکتی ہے کہ ان کے نبی پر لگائے جانے والے الزامات کا دفاع کیا جائے۔

## پیشین گوئی نمبر 17

کتاب مکاشفات میں لکھا ہے ''پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور دیکھا ایک نقرئی گھوڑا اور اس کا سوار امانتدار اور سچا کہلاتا ہے اور وہ راستی سے عدالت کرتا ہے...... اس کے سر پر بہت سے تاج اور اس کا نام لکھا ہوا ہے...... اس کے لباس اور اس کی ران پر یہ نام لکھا ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ۔'' (مکاشفات۔ باب 19، آیت 11)

یہ مکاشفہ بہت سی پیش گوئیوں کو سموئے ہوئے ہے۔ اس میں حضور ﷺ کے معراج کے سفر کی طرف بھی اشارہ ہے۔ یعنی آسمانوں میں براق پر بیٹھ کر جانا۔ دوسرا حضور ﷺ دعویٰ نبوت سے پہلے ہی صادق اور امین مشہور تھے۔ اور اس مکاشفہ میں آپ ﷺ کے لیے امانتدار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور سچا کے الفاظ آئے ہیں اور اس مکاشفہ میں ذکر ہے کہ آپ کے سر پر تاج ہوں گے۔ حضور ﷺ تمام انبیاء کرام کے سردار تھے یعنی سرداری کا تاج تھا۔

## پیشین گوئی نمبر 18

انجیل یوحنا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کی بعثت کی بشارت یوں دیتے ہیں کہ: ''میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں۔ لیکن مددگار جیسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔'' (یوحنا باب 14۔ آیات 25-26)

اس پیش گوئی کے مصداق بھی حضور ﷺ ہی ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہی ہیں۔

## پیشین گوئی نمبر 19

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لیے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تمہارے پاس نہ آئے گا...... میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے گی تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دے گی۔ وہ تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی۔'' (یوحنا۔ باب 18)

اس پیش گوئی میں حضور ﷺ کو روح حق کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حضور ﷺ نے بہت سی پیش گوئیاں کیں جو کہ پوری ہو چکی ہیں۔

## پیشین گوئی نمبر 20

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''دیکھو تمہارا گھر تمہارے لیے ویران چھوڑے جاتا ہوں کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔ (متی۔ 29:23)

اس پیش گوئی میں ایک آنے والے مقدس وجود کا ذکر ہے اور اس پیش گوئی کا مصداق سوائے حضور ﷺ کے بغیر اور کوئی نظر نہیں آتا کیونکہ حضور ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



معزز قارئین! حضور ﷺ کے بارے میں مختلف مذاہب کی مقدس کتابوں میں جو پیش گوئیاں تھیں ان میں سے یہاں صرف چند کا ذکر کیا گیا ہے اگر انسان ہدایت حاصل کرنا چاہے تو اس کے لیے ایک نشان ہی کافی ہے۔

تمام مذاہب کے لوگوں کو دعوتِ فکر ہے کہ ان پیش گوئیوں پر غور کریں کہ وہ کس خوبصورتی کے ساتھ حضور ﷺ کی ذات میں پوری ہوئی تھیں اور یہ عظیم نشانات اور بشارات اس امر کا تقاضا کرتی ہیں کہ اس عظیم نبی کو سچا سمجھا جائے اور اس پر ایمان لایا جائے۔

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

حضور ﷺ کے بارے میں ان عظیم الشان پیشین گوئیوں کو دنیا کی تمام زبانوں میں لوگوں کے سامنے پہنچانا آج ہماری ذمہ داری ہے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# غیر مسلم مشاہیر کی طرف سے اسلام کی حقانیت کا اعتراف

## رومانیہ کے ممتاز مستشرق کونسٹن ورجیل جارجیو:

''اسلامی انقلاب نہ صرف اس دور میں حقیقی کامیابی سے ہمکنار ہو گیا تھا، بلکہ صدیوں بعد بھی اس کے اثرات محسوس ہو رہے ہیں جبکہ علمبردارانِ انقلاب فرانس اپنے مقصد میں عشر عشیر بھی کامیاب نہیں ہو سکے تھے۔ انسانوں کے مابین مکمل انصاف اور مساوات جو ان کا اصل اور بنیادی نعرہ تھا، کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکا جبکہ غلامی سے آزاد کیے گئے بلال حبشی (رضی اللہ عنہ) کو مسلمانوں نے سیدنا بلال (رضی اللہ عنہ) کہنا شروع کر دیا۔ ایک اور آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ (رضی اللہ عنہ) کا بیٹا اسامہ (رضی اللہ عنہ) اسلامی لشکر کا سپہ سالار بنا، جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رحلت کے بعد روم پر حملہ آور ہوا تھا۔

انسانی مساوات کی ایسی مثال کوئی اور انقلاب پیش نہیں کر سکا، دنیا کو بوریا نشین حکمران کے تصور سے اسلام نے ہی روشناس کرایا ہے۔''

## جیمز میکر:

''اسلام آج کی دنیا کی سب سے بڑی حقیقت ہے جو کہ بہت حوالوں سے یہودیت اور عیسائیت سے مشابہ ہے مگر اسے یورپ اور امریکہ میں بہت کم اور غلط انداز میں سمجھا گیا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## امریکی صدر مسٹر آئزن ہاور:

اپنی تقریر جو اس نے 28 جون 1957ء کو کی، اس میں اسلام کو ان الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا:

''دنیا کا تہذیبی ارتقاء اسلامی دنیا کا بڑی حد تک ممنون ہے۔ ان کمالات اور کامیابیوں کے سلسلے میں جو اسلام نے طِب، سائنس، کیمسٹری اور فلکیات کے میدان میں حاصل کیں۔''

## فرانسیسی مصنف ایم ڈی سینٹ ہیلا رے:

''اسلام میں کچھ بھی پراسرار یا مافوق الفطرت نہیں ہے، کسی چیز کا کسی پردے میں چھپانا اسلام کی روح کے خلاف ہے۔ اگر کچھ ابہام اسلام کے اندر ہمیں ملتے ہیں تو ان کے لیے اسلام کو موردِ الزام ٹھہرانا ٹھیک نہیں کیونکہ اسلام تو ابتدا ہی سے واضح اور عیاں ہے۔''

## جارج ریواری:

''اسلام اس دنیا کے لیے پیغامِ نجات و سعادت تھا جو جسمانی اور ذہنی مصائب میں مبتلا تھی اور دوسروں کی غلامی نے جسے چکنا چور کر رکھا تھا۔ اس نے عدل و انصاف کے عصرِ جدید کا اعلان کیا۔ جس عالمگیر حکومت کی بنیاد اسلام نے رکھی اس میں نسلی امتیاز کا کوئی دخل نہ تھا۔''

## ڈاکٹر سر رابندر ناتھ ٹیگور:

''اسلام دنیا کے مذہبوں میں سب سے بڑا مذہب ہے، اسلام کا پیغام ساری دنیا کے لیے ہے۔ دنیا میں امن و سکون اسی پیغامِ ربانی سے حاصل ہو سکتا ہے۔''

## گاندھی کا ہدیۂ عقیدت

''اسلام اپنے انتہائی عروج کے زمانے میں تعصب اور ہٹ دھرمی سے پاک تھا۔ اسلام نے تمام دنیا سے خراجِ تحسین وصول کیا۔ جب مغرب پر تاریکی اور جہالت کی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں اس وقت مشرق سے ایک ستارہ نمودار ہوا، ایک روشن ستارہ جس کی روشنی سے ظلمت کدے منور ہو گئے۔ اسلام دینِ باطل نہیں ہے، ہندوؤں کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بھی میری طرح اس کی تعظیم کرنا سیکھ جائیں۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ اسلام بزورِ شمشیر نہیں پھیلا بلکہ اس کی اشاعت کے ذمہ دار سیدنا محمد (ﷺ) کا ایمان، ایقان، ایثار اور اوصاف حمیدہ تھے۔ ان صفات نے لوگوں کے دلوں کو مسخر کر لیا۔ یورپی اقوام جنوبی افریقہ میں اسلام کو سرعت کے ساتھ پھیلتا دیکھ کر خوفزدہ ہیں۔ اسلام جس نے اندلس کو مہذب بنایا، اسلام جو مشعلِ ہدایت کو مراکو تک لے گیا، اسلام جس نے اخوت کا درس دیا۔ جنوبی افریقہ میں یورپی اقوام محض اس لیے ہراساں ہیں کہ وہ جانتی ہیں کہ اگر اصلی باشندوں نے اسلام قبول کر لیا تب وہ مساوات و برابری کے حقوق کا مطالبہ کریں گے۔ اگر اخوت گناہ ہے تب ان کا خوف حقیقت پر مبنی ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ ''زولو'' عیسائیت قبول کرنے پر بھی عیسائی حقوق حاصل نہیں کر سکا لیکن جوں ہی وہ حلقۂ بگوشِ اسلام ہوا، مسلمانوں کے ساتھ اس کا رابطہ اتحاد پیدا ہو گیا۔ یورپ اس اتحاد اسلام سے خائف ہے۔''

## سادھو ایل۔ ٹی وسوانی:

''میں سیدنا محمد (ﷺ) کی خدمت میں آداب بجالاتا ہوں۔ وہ دنیا کی ایک عظیم الشان ہستی ہیں، وہ ایک قوت تھی جو انسان کی بہتری کے لیے صرف ہوئی۔ اسلام نے رہبانیت کا خاتمہ کر دیا، اسلام نے دختر کشی کی رسم کو بند کر دیا، اسلام نے اپنے شیدائیوں پر ام الخبائث (شراب) کو حرام کر دیا۔

اس زمانے میں جبکہ یورپ علم و حکمت سے بے بہرہ تھا، اسپین کے مسلمان علم و ادب کی مشعل کو ہاتھ میں لے کر گمراہ لوگوں کو راہِ راست دکھا رہے تھے۔ ہندوستان کی گردن اسلام کے احسانوں سے دبی ہوئی ہے۔ ہندوستانی فلسفہ، شعر و سخن اور فنِ تعمیر کو اسلام نے چار چاند لگا دیئے۔''

## پروفیسر اڈوائر مونتے:

''سیدنا محمد (ﷺ) کا مذہب تمام کا تمام ایسے اصولوں کا مجموعہ ہے جو معقولیت کے امورِ مسلمہ پر مبنی ہے۔''

## کرنل انگرسل:

''ہندسے کا رواج الجبرا، المثلثات کے گر، علمِ پیمائش، ستاروں کے نقشے، زمین کا حجم،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



طریقِ شمس، سال کی مدت، آلاتِ ہیئت وغیرہ، مختلف قسم کے کلاک، علمِ الکیمیا، علم المائات، علم المناظر وغیرہ جنہوں نے اس قدر ایجادات و اختراعات کیں اور علوم وفنون کو اس قدر نشوونما دی، وہ عیسائی نہ تھے۔ ہم کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ موجودہ سائنس کا سنگِ بنیاد رکھنے اور پروان چڑھانے کا فخر اسلام ہی کو حاصل ہے جو کسی مفید کام کے لیے عیسائیت یا کلیسا کے منت پذیر نہیں ہیں۔''

## ایس پی اسکاٹ:

''ہسٹری آف دی مورش ایمپائر ان یورپ'' کے مصنف لکھتے ہیں:

''ہم اس غیر معمولی مذہب اسلام کی سرعت، ترقی اور اس کے دوامی اثرات کی قدر کریں کہ جو ہر جگہ امن وامان، دولت وحشمت اور فلاح وسرور اپنے ساتھ لے گیا۔''

## لالہ لاجپت رائے:

''میں مذہبِ اسلام سے انس رکھتا ہوں، اس کی تعلیم کو عزت و وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور اسلام کے پیغمبر کو پیغمبروں کا امام مانتا ہوں۔''

## پروفیسر ایڈورڈ مونٹے:

''سیدنا محمد (ﷺ) کا پورا مذہب اسلام ایسے اصولوں کا مجموعہ ہے جو تمام تر معقولیت پر مبنی ہے۔ آپ (ﷺ) کی تعلیم کی سادگی اور صفائی درحقیقت وہ زبردست قوتیں ہیں جو اسلام کی ترقی اور تبلیغ میں برابر عمل کررہی ہیں۔''

## ڈاکٹر برنگھم:

''اسلامی تاریخ کے مطالعے کے دوران مجھ کو کسی وقت بھی یہ خیال ہوا کہ اسلام کی ترقی تلوار کی مرہونِ منت ہے...... نہیں ...... بلکہ اس کی کامیابی رسول اکرم (ﷺ) کی سادہ بے لوث زندگی، ایفائے عہد، اصحاب وپیروؤں کی غیر معمولی حمایت، توکلِ خدا اور ذاتی جرأت واستقلال سے وابستہ ہے۔''

## جے ڈبلیو لوگراف:

''اسلام ایک ایسا فطری اور سادہ مذہب ہے جو اوہام وخرافات سے پاک ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



قرآن نے اس مذہب کی تفصیل پیش کی ہے اور سیدنا محمد (ﷺ) نے اس پر عمل کر کے دکھایا ہے۔ قول و عمل کا یہ حسین امتزاج کہیں اور نظر نہیں آتا۔"

## جوزف ــــ جے لوتن:

"سیدنا محمد (ﷺ) کا لایا ہوا مذہب مطلق العنان روس کے لیے بھی اتنا ہی موزوں ہے جتنا جمہوریت پسند امریکہ کے لیے وہ مناسب و مفید ہے۔ اسلام ایک عالمگیر حکومت کی طرف نشاندہی کرتا ہے۔"

## نامور برطانوی مؤرخ و فلاسفر و دانشور جارج برنارڈ شا:

"آنے والے سو سال میں ہماری دنیا کا مذہب اسلام ہوگا مگر یہ موجودہ زمانے کا اسلام نہ ہوگا بلکہ وہ اسلام ہوگا جو محمد (ﷺ) کے زمانے میں دلوں، دماغوں اور روحوں میں جاگزیں تھا......!!"

## ایڈیٹر "لائف انٹرنیشنل" (نیویارک):

"اسلام جو دنیا کے عظیم اور عالمگیر مذاہب میں سب سے کم سن ہے۔ کئی طرح سے سادہ ترین، واضح ترین مذہب ہے۔ اس مذہب کے ماننے والے صرف ایک خدا کی پرستش کرتے ہیں جو ہر چیز پر قادر ہے۔ مذہب اسلام کے داعی سیدنا محمد (ﷺ) نہ تو مسیحا تھے اور نہ ہی فقط نجات دہندہ، بلکہ ایک ایسے انسان تھے جنہیں خدا نے اپنا پیغام بندوں تک پہنچانے کے لیے ایک ذریعہ کی حیثیت سے منتخب کیا تھا۔ اسلامی عقیدہ جو منطقی موشگافیوں سے مبرّا ہے اس دنیا میں انسان کے اخلاق سے اتنا ہی تعلق رکھتا ہے جتنا کہ دوسری دنیا میں اس کے حشر اور جزا و سزا سے۔"

## مشہور فرانسیسی مؤرخ والٹیئر:

تہذیبِ اسلام پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"پادریو! راہبو! اگر تم کو ماہِ جولائی میں جبکہ رمضان المبارک کا مہینہ اس مہینے میں آئے، صبح سے شب تک آپ پر کھانے پینے کی ممانعت کا قانون عائد کر دیا جائے، کسی قسم کی جوابازی ہو، سب سے منع کر دیا جائے، شراب حرام کر دی جائے، تپتے ہوئے صحراؤں سے گزر کر حج کو جانے کے لیے کہا جائے، اپنی آمدنی کا اڑھائی فیصد محتاجوں میں تقسیم کر دیں۔ اگر آپ 18

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



عورتوں کی رفاقت کا لطف اٹھاتے ہیں اور ان میں سے 14 یک لخت کم کر دی جائیں تو کیا آپ ایمان داری سے یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ ایسا مذہب عیش پرست ہے؟؟؟

میں پھر کہتا ہوں کہ وہ لوگ جاہل اور ضعیف العقل ہیں جو مذہب اسلام پر اتہامات والزامات عائد کرتے ہیں۔"

## ہنگری کا ایک ممتاز پروفیسر جرمینس لکھتا ہے:

"اسلام کی اخلاقی تعلیمات میں وہ بے پناہ توانائی ہے کہ وہ مسلمانوں کو پھر زندہ کر سکتی ہے۔ دنیا کا کوئی معاشرہ اسلامی نظامِ اخلاق کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ نظام ضبطِ نفس، محنت، ذہانت، صداقت اور خدمت جیسے اوصاف پر مشتمل ہے۔ اور اس میں بڑی توانائی ہے۔" (گلوریز آف اسلام، صفحہ 208)

## انگلستان کا ایک مفکر سر ولیم بلنٹ اپنی ایک کتاب 'دی فیوچر آف اسلام' میں لکھتا ہے:

"اسلام کے پاس اولادِ آدم کو دینے کے لیے اتنا کچھ ہے کہ وہ بالآخر دنیا بھر کو اپنی طرف مائل کر لے گا۔" (گلوریز آف اسلام، صفحہ 208)

## امریکہ کا ایک عالم Lothrop Stoddard لکھتا ہے:

'آج سے دو سو سال پہلے مسلمان تنزلی کی انتہائی پستیوں میں گر چکے تھے۔ لیکن اب وہ پھر بیدار ہو رہے ہیں۔ یہ بیداری یورپ سے رابطہ قائم ہونے کا نتیجہ نہیں بلکہ اسلام کی اپنی توانائی کا ثمر ہے۔" (گلوریز آف اسلام، صفحہ 210)

## آئرلینڈ کا مشہور ڈرامہ نگار اور فلسفی جارج برناڈ شا کہتا ہے:

"اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جو بدلتے ہوئے حالات کا ساتھ دے سکتا اور ہر نسل کو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے۔ محمد (ﷺ) کو عیسائیت کا دشمن کہنا غلط ہے۔ آپ نوع انسان کے نجات دہندہ تھے۔ آپ ایک عظیم شخصیت تھے۔ اگر آپ کو عصرِ رواں کا ڈکٹیٹر بنا دیا جائے تو آپ دنیا کے تمام مسائل حل کر لیں گے اور اسے امن و مسرت کا گہوارہ بنا دیں گے۔ آج کا یورپ اسلام قبول کر رہا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے کارلائل (1795ء۔1832ء) گبن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(1737ء۔1794ء) اور گوئٹے (1749ء۔1832ء) نے اسلام سے گہرا اثر لیا تھا اور آج لاکھوں یورپی اسلام قبول کر چکے ہیں۔ غالباً یورپ کے مائل بہ اسلام ہونے کا آغاز ہو چکا ہے۔" (گلوریز آف اسلام، صفحہ 212)

## 1955ء میں امریکہ کے ایک میگزین "لائف" میں "اسلام" کے عنوان سے ایک مقالہ شائع ہوا تھا۔ جس کا ملخص یہ کہ:

"اسلام کی توانائی اس کی سادہ، مثبت اور حیات بخش تعلیمات میں ہے۔ انہی تعلیمات کی بدولت مسلمانوں میں عقیدہ وعمل کی وحدت پائی جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا نظام حیات ہے جس سے ملتی جلتی کوئی چیز یورپ میں موجود نہیں۔ اسلام کی اس تعلیم نے کہ خدا ہر جگہ موجود ہے وہ ہمارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور جزا وسزا کے احکام جاری کر رہا ہے مسلمانوں کے کردار پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ اور ان کی زندگی میں عظمت ومعنویت پیدا کر دی ہے۔" (گلوریز آف اسلام، صفحہ 211)

## سوشیالوجی کے ایک پروفیسر جارج کسک کے تاثرات یہ ہیں:

"اسلام کی ایک خوبی اس کی سادہ تعلیم ہے اور دوسری اس کی شریعت جس نے مسلمانوں کو مربوط ومنظم کر رکھا ہے۔" (گلوریز آف اسلام، صفحہ 213)

## History of religions کا مصنف Denis Saurat لکھتا ہے:

"اسلام عصرِ رواں میں بھی زندہ رہنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کی تعلیمات مطابق عقل ہیں۔ عیسائیت اور سیاست کا باہم کوئی تعلق نہیں رہا۔ لیکن اسلام زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط ہے۔ ان میں سیاست بھی شامل ہے۔" (گلوریز آف اسلام، صفحہ 213)

## ابراہام موزز (Abraham Moses) امریکہ کا ایک ممتاز ماہر تعلیم

مارچ 1956ء میں اس نے روٹری کلب ڈھاکہ کے ارکان کو خطاب کرتے ہوئے کہا تھا:

"اسلام ایک ازلی وابدی مذہب ہے۔ یہ اپنے پیروؤں کو اندھی اطاعت کی تعلیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نہیں دیتا بلکہ عقل کو استعمال کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اسلام کا موجودہ انحطاط عارضی ہے۔ جو مذہب تلاش علم اور تحقیق کا حکم دیتا ہو وہ کبھی مر نہیں سکتا اور اس کے اُبھرنے کے امکانات بہت قوی ہیں۔" (گلوریز آف اسلام، صفحہ 214)

## مشہور مؤرخ گبن لکھتا ہے:

"ہم اسلام کے پھیلنے پر اتنے حیران ہیں جتنا اس کے بقا و دوام پر ہیں۔ اسلام نے مکہ و مدینہ میں جو اثرات پیدا کیے تھے۔ وہ بارہ سو سال گزر جانے کے باوجود آج بھی زندہ ہیں۔" (گلوریز آف اسلام، صفحہ 215)

## ایک انگریز مستشرق باسورتھ سمتھ کا قول ہے:

"اسلام ناقابلِ شکست قوت کا مالک ہے۔" (گلوریز آف اسلام، صفحہ 215)

## ڈاکٹر اے۔ جے۔ ایچ۔ برجز کی رائے:

"اسلام کا مفہوم ہے جھکنا اور اپنے آپ کو خدائی مشیت کے سپرد کر دینا۔ اسلام دو باتوں پر بہت زور دیتا ہے۔ عبادت اور انفاق۔ یہ انسان کو بلند مقامات تک پہنچانے کی ضمانت دیتا ہے۔" (گلوریز آف اسلام، صفحہ 216)

## سر چارلس ایڈورڈ آرچی بانڈ ہملٹن کہتا ہے:

"عیسائیت انسان کو پیدائشی گنہگار ٹھہراتی ہے۔ لیکن اسلام اسے معصوم قرار دیتا ہے اور اسلام مرد اور عورت کو ایک ہی درخت کی دو شاخیں اور برابر برابر ذہنی، روحانی اور اخلاقی صلاحیتوں کا حامل سمجھتا ہے۔" (گلورَیز آف اسلام، صفحہ 217)

## پروفیسر گب کی رائے:

"اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے۔ زندگی کے ہر پہلو پہ حاوی۔ اس کی بنیاد خیر و تقویٰ پہ ڈالی گئی ہے۔" (گلوریز آف اسلام، صفحہ 218)

## مشہور مؤرخ گبن (زوال روم کا مصنف) لکھتا ہے:

"جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ عرب کے چند بدوؤں نے ساتویں صدی عیسوی کی دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



عظیم سلطنتوں (ایران و رومہ) کو دیکھتے دیکھتے روند ڈالا تھا تو ہم حیرت میں کھو جاتے ہیں۔ محمد (ﷺ) کے اعلانِ نبوت کے بعد پچاس سال کے اندر اندر اس کے جوشیلے پیروؤں نے ہلالی پرچم ایک طرف اطلانتک کے ساحل اور دوسری طرف ہند کی سرحدوں پر گاڑ دیا۔ دمشق کے پہلے خلیفہ (حضرت امیر معاویہ(رضی اللہ عنہ)) کی سلطنت اتنی وسیع تھی کہ ایک شتر سوار ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پانچ ماہ میں پہنچتا تھا۔ پہلی صدی ہجری کے اواخر میں خلفاء نہایت طاقتور اور عظیم حکمران بن چکے تھے۔ اسلام وہ عظیم انقلاب ہے جس نے اقوامِ عالم کے ذہنوں پر لازوال نقوش ثبت کیے ہیں۔ (گلوریز آف اسلام، صفحہ 219)

## ''ہسٹری آف یورپ'' کا مصنف ایچ۔ایل۔فشر لکھتا ہے:

''اسلام سے پہلے عربوں میں ریاست کا کوئی تصور موجود نہ تھا۔ ان کا کام آپس میں لڑنا، چھوٹی موٹی تجارت کرنا اور شعر کہنا تھا لیکن اسلام لانے کے بعد یہ دنیا کی عظیم طاقت بن گئے۔ ان کے جہاز بحیرۂ روم پہ چھا گئے۔ انہوں نے رومی و یونانی جزائر کو پامال کر ڈالا اور دنیا سوچنے لگی کہ کیا عربوں کے سیلاب کو روکنا ممکن ہے؟ اس وقت کا یورپ فرانس کے ساحل سے بحیرۂ مارمورا تک ایک ایسی تہذیب سے خوف زدہ تھا جس کی بنا اسلام نے ڈالی تھی۔

(گلوریز آف اسلام، صفحہ 219)

## مشہور مستشرق فلپ حتی (Phlip Hitti) کہتا ہے:

''اگر کوئی شخص ساتویں صدی عیسوی کے پہلے ثلث میں یہ پیشگوئی کرتا کہ غیر مہذب اور وحشی عرب صحرا سے نکل کر دس پندرہ برس میں پورے ایران اور رومہ کے ایشیائی اضلاع کو مسخر کر لیں گے تو اسے دیوانہ سمجھا جاتا۔ لیکن یہ انہونی بات ہو کر رہی۔ محمد (ﷺ) کی وجہ سے عربستان ایک نرسری بن گیا۔ جہاں سے ہر شعبۂ حیات کے ایسے ممتاز ہیروز نکلتے تھے جن کی مثال کہیں اور موجود نہ تھی۔ خالد بن ولید (رضی اللہ عنہ) اور عمرو بن العاص (رضی اللہ عنہ) کی مہمات کے سامنے نپولین ہنی بال اور اسکندر یونانی کی فتوحات حیثیت نہیں رکھتیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## پروفیسر فنلے (Finlay) اپنی مشہور کتاب ''ہسٹری آف دی بائیز نطائین امپائرٔ'' میں لکھتا ہے:

''چونکہ ایرانی ورومی بادشاہ ظالم، سنگدل، رعایا سے لاپرواہ اور متکبر واقع ہوئے تھے اسی لیے ان کی رعایا نے ہر جگہ عربوں کا استقبال کیا۔ کیونکہ عرب خدا ترس، عادل اور لوگوں پہ بہت مہربان تھے۔'' (گلوریز آف اسلام، صفحہ 222)

## ممتاز مؤرخ ایچ۔ جی۔ ویلز کی رائے:

''اسلام کے پھیلنے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اس کا سیاسی، معاشرتی اور اخلاقی نظام بہترین تھا۔ اس میں وسعت، تازگی، ندرت اور پاکیزگی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے سامنے رومیوں کا غلام ساز اور ظالمانہ نظام اور یورپ کی بے روح تہذیب دم توڑ گئی۔ دنیا اسلام کی طرف اس کے عقیدۂ توحید، اندازِ عبادت اور بلند تعلیمات کی وجہ سے مائل ہوئی تھی۔ (گلوریز آف اسلام، صفحہ 223)

## باسورتھ سمتھ کہتا ہے:

''افریقہ میں مسلمانوں نے بعض شہروں کو اتنی ترقی دی کہ تاجر وہاں دُور دراز ممالک سے مسالے، ہاتھی دانت، سونا اور دیگر اشیاء لانے لگے۔ لوگ آسودہ حال ہو گئے۔ ایک روشن تہذیب پھیلنے لگی، ذہن آزادانہ سوچنے لگے، زبان پہ کوئی پابندی نہ رہی اور جا بجا علم کے مراکز قائم ہو گئے۔ آج سے تین چار سو سال پہلے جب یورپی حملہ آور افریقہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے سب کچھ تباہ کر دیا، تجارت پر قابض ہو گئے، آباد شہر جلا دیئے اور علم کے مراکز بند کر دیئے۔ باایں ہمہ آج اسلام نہ صرف زندہ ہے بلکہ سیلاب کی صورت صحرائے اعظم کے جنوب میں بڑھ رہا ہے۔ (گلوریز آف اسلام، صفحہ 235)

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

غیر مسلم مشاہیر کی یہ عظیم الشان آراء اس قابل ہیں کہ ان کو انٹرنیٹ کے ذریعہ تمام دنیا تک پہنچایا جائے تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ اسلام ایسا عظیم دین ہے کہ جس کی تعریف کرنے میں غیر بھی مجبور ہیں۔

☆......☆......☆

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



## باب 3

# تخلیق کائنات: تسخیرِ کائنات اور توسیع کائنات

اس کائنات ہست و بود میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے مظاہر ناقابلِ شمار ہیں۔ اجرامِ سماوی اور ان مجموعہ ہائے نجوم کی ریل پیل کائنات کے حسن کو دوبالا کرتے ہوئے اُسے ایک خاص انداز میں متوازن رکھے ہوئے ہے۔ یہی توازن اِس کائنات کا حقیقی حسن ہے، جس کے باعث مادّہ (matter) اور ضدِ مادّہ (antimatter) پر مشتمل کروڑوں اربوں کہکشاؤں کے مجموعے کلسٹرز (clusters) بغیر کسی حادثہ کے کائنات کے مرکز کے گرد محوِ گردش ہیں۔ ان کلسٹرز میں کہکشاؤں کا ایک عظیم سلسلہ اور ہر کہکشاں میں اربوں ستارے اپنے اپنے نظام پر مشتمل سیاروں کا ہر ایک گروہ کُنْ فَیَکُوْن کی تفسیر کے طور پر خالقِ کائنات کے اوّلین حکم کی تعمیل میں محوِ سفر ہیں۔ حرکت اِس کائنات کا سب سے پہلا اُصول ہے۔ حرکت میں برکت ہے۔ حرکت کو ہی اِس کائنات میں حقیقی دوام اور ثبات حاصل ہے۔ حرکت زندگی ہے اور سکون موت ہے۔ کائنات کو اِس موجودہ حالت میں آئے 15 ارب سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ آج سے 15 ارب سال پہلے دراصل بگ بینگ (Big Bang) رُونما ہوا تھا جس سے کائنات کا اِبتدائی مادہ ہر سُو بکھرا اور اُس کے نتیجے میں یہ سلسلہء اَفلاک و اَجرامِ سماوی وجود میں آئے۔ تخلیقِ کائنات کا وہ عظیم لمحہ جب سے وقت کی دَوڑ شروع ہوئی نہایت عظیم لمحہ تھا۔ کُنْ فَیَکُوْن کا رازِ تخلیقِ کائنات کے سائنسی راز کے کھلنے پر ہی منکشف ہوسکتا ہے۔ مخلوق پر غور و فکر خالق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تک رسائی کا بہترین ذریعہ ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت نے تبھی تو اپنے نیکوکاروں کے اوصاف کے بیان میں فرمایا کہ میرے محبوب بندے وہ ہیں جو کھڑے اور بیٹھے ہر حالت میں مجھے یاد کرتے ہیں اور اُس کے ساتھ ساتھ کائناتِ ارض و سماء کی تخلیق میں بھی غور و فکر کرتے رہتے ہیں۔ کائنات کی تخلیق میں غور و فکر کرنے سے لامحالہ اُنہیں خالقِ کائنات کی عظمت کا اِدراک ہوتا ہے اور بات ایمان بالغیب سے آگے بڑھ کر ایقان تک جا پہنچتی ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور شب و روز کی گردش میں عقلِ سلیم والوں کے لیے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو (سراپا نیاز بن کر) کھڑے اور (سراپا اَدب بن کر) بیٹھے اور (ہجر میں تڑپتے ہوئے) اپنی کروٹوں پر (بھی) اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق (میں کارفرما اُس کی عظمت اور حسن کے جلووں) میں فکر کرتے رہتے ہیں، (پھر اُس کی معرفت سے لذت آشنا ہو کر پکار اُٹھتے ہیں:) ''اے ہمارے ربّ! تُو نے یہ (سب کچھ) بے حکمت اور بے تدبیر نہیں بنایا، تو (سب کوتاہیوں اور مجبوریوں سے) پاک ہے، ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔''

(آلِ عمران، 3:191-190)

اللہ کے بندے کائنات کی تخلیق و تشکیل پر غور و فکر کرتے ہیں اور اللہ کی تخلیق کے رازوں پر سے پردہ اُٹھتے ہی اُس کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالا کر پکار اُٹھتے ہیں۔ اے ہمارے ربّ! تُو نے (یہ سب کچھ) بے حکمت و بے تدبیر پیدا نہیں کیا۔

قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ اور اُس (اللہ) نے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب کچھ تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے۔ سارے کا سارا۔ (الجاثیہ، 45:13)

تسخیر کائنات کے مذکورہ بالا قرآنی آیت کے حوالے سے ایک غیر مسلم فرانسیسی سکالر مورس بکلی (Maurice Bucaillc) نے اپنی کتاب بائبل، قرآن اور سائنس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



قرآن اور ماڈرن سائنس کے باب میں The Conquest of space کے زیرِعنوان لکھتا ہے کہ ”چنانچہ یہ دعویٰ بجا طور پر حق ہے کہ کائنات کے اندر جو کچھ ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے اس کا ذکر قرآن کے اندر موجود ہے۔“

یہ بات انتہائی قابلِ توجہ ہے کہ سائنس نے جو دریافتیں بیسویں صدی میں کی ہیں قرآنِ کریم اُنہیں آج سے 1400 سال پہلے بیان کر چکا ہے۔ تخلیقِ کائنات کے قرآنی اصولوں میں سے ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ ابتدائی خلق کے وقت کائنات کا تمام بنیادی مادہ (matter) ایک اکائی کی صورت موجود تھا جسے بعد ازاں پارہ پارہ کرتے ہوئے مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ جس کو آج سائنس بھی ثابت کرتی ہے کہ کائنات کی اوّلین تخلیق کے وقت اُس وقت تمام مادہ (matter) ایک اکائی (Minute Cosmic Egg) کی صورت میں موجود تھا۔ پھر اس اکائی کو پھاڑا گیا جس کے نتیجے میں کائنات وجود میں آئی۔

اس سلسلے میں قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے کہ

☆ اور کیا کافر لوگوں نے نہیں دیکھا کہ جملہ آسمانی کائنات اور زمین (سب) ایک اکائی کی شکل میں جڑے ہوئے تھے۔ پس ہم نے اُنہیں پھاڑ کر جدا کر دیا۔ (الانبیاء۔ 30:21)

جدید ریسرچ کے مطابق ہمارا نظامِ شمسی جس کہکشاں میں ہے اس میں پانچ لاکھ ملین سورج ہیں۔ یعنی صرف ایک کہکشاں میں پانچ لاکھ ملین نظامِ شمسی ہیں۔ اور کائنات میں ایسی کروڑوں کہکشائیں ہیں۔ ہمارا نظامِ شمسی پوری کائنات کے سامنے ایک حقیر ذرّہ ہے۔ اور پھر ہماری یہ دنیا اس حقیر ذرّے سے بھی کتنی چھوٹی ہے کہ سورج میں 13 لاکھ زمینیں سما جائیں پھر انسانی عقل سے ماوراء اس کائنات کو توازن سے چلانے کا اہتمام کیا گیا۔ کائنات کو وجود میں لانے کے لیے جو دھماکہ (بگ بینگ) کیا گیا اُس کے تحت کائنات کے پھیلاؤ، ایک متوازن، نپے تلے اور متعین انداز میں ہوا۔ اگر اس میں ایک سیکنڈ کے دس لاکھ کھربویں حصے کے برابر بھی عدم توازن ہوتا تو یہ کائنات وجود میں نہ آسکتی۔ اس کائنات میں جو کھربوں سورج، چاند اور ستارے اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں اور کبھی اس میں عدم توازن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



پیدا نہیں ہوا۔

معزز قارئین! اس بات پر غور کریں کہ اتنی وسیع اور حیرت انگیز کائنات کیا خود بخود وجود میں آ گئی۔ یقیناً اسے تخلیق کرنے والا ایک عظیم الشان رب کائنات ہے جس کو دہریے بڑا دماغ (Big Mind) اور ہم اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

☆ ''اور ہم نے (زمین پر) ہر زندہ چیز (کی زندگی) کی نمود پانی سے کی۔ کیا وہ اس حقیقت سے آگاہ ہو کر بھی ایمان نہیں لاتے۔ (انبیاء۔ 30:21)

اس آیت قرآنی میں بہت بڑی سائنسی حقیقت (Scientific Fact) کو بیان کیا ہے۔ جس کی تائید جدید دور کی سائنس نے آج کر دی ہے۔

کائنات کے مسلسل وسیع تر ہوتے جانے کے بارے میں ہمارے سائنس دانوں کی تحقیقات 1922ء سے زیادہ پرانی نہیں۔ جب ایک ماہر فلکیات ایڈون ہبل (Edwin Habble) نے یہ انکشاف کیا کہ ہماری کہکشاں اکلوتی نہیں ہے، کائنات میں دوسری بہت سی کہکشائیں بھی اپنے مابین وسیع وعریض خالی علاقے چھوڑتے ہوئے موجود ہیں۔ جو ایک دوسرے کی مخالف سمت میں یوں حرکت کر رہی ہیں کہ آپس میں فاصلہ بڑھنے کے ساتھ ساتھ اُن کی رفتار میں بھی اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ایسا دکھائی دیتا ہے کہ کہکشاؤں کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ پوری کائنات بھی پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ یہ بات انتہائی قابلِ توجہ ہے کہ سائنس نے جو دریافتیں بیسویں صدی بالخصوص اُس کی آخری چند دہائیوں میں حاصل کی ہیں قرآن کریم اُنہیں آج سے چودہ سو سال پہلے بیان کر چکا ہے۔ قرآن کریم میں کائنات کی وسعت پذیری کا اصول سورۃ فاطر میں اس طرح بیان ہوا ہے:

☆ ''اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کو (بلا نمونے کے ابتداءً) بنانے والا ہے۔ وہ اپنی تخلیق میں جو چاہتا ہے بڑھاتا جاتا ہے۔ بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ (فاطر۔ 1:35)

اس سائنسی حقیقت کو قرآن حکیم میں سورۃ الذریات میں یوں بیان کیا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



☆ اور ہم نے آسمان (کائنات کے سماوی طبقات) کو طاقت (توانائی) سے بنایا ہے اور بلاشبہ ہم کائنات کو پھیلاتے چلے جا رہے ہیں۔ (الذریات۔ 47:51)

مغربی دنیا کے سائنس دانوں کے لیے یہ بات باعث حیرت ہے کہ آج سے چودہ سو سال قبل جب کائنات کے مجرد اور غیر متحرک ہونے کا نظریہ پوری دنیا میں تسلیم کیا جاتا تھا علمِ فلکی طبیعیات (Astrophysics) اور علمِ تخلیقات (Cosmology) کے اس جدید نظریے سے قرآنِ مجید نے کس طرح انسانیت کو آگاہ کیا۔ جب کہ کائنات کے جمود کا نظریہ اس قدر مستحکم تھا کہ وہ بیسویں صدی کے اوائل تک دنیا بھر میں ناقابلِ تردید حقیقت کے طور پر تسلیم کیا جاتا رہا۔

پہلے آئن سٹائن کا خیال بھی یہی تھا کہ یہ کائنات ازل سے ایسے ہی (اتفاقیہ) چل رہی ہے اور یہ نظریہ The Fudge Factor (Steady State of Universe) اُنہوں نے پیش کیا۔ لیکن جب 1929 میں ایڈون ہبل (Edwin Hubble) نے یہ ثابت کیا کہ ہم سے دور کہکشائیں بڑی تیزی سے ایک دوسرے سے دُور بھاگتی نظر آ رہی ہیں تو پھر 1931ء میں البرٹ آئن سٹائن نے Big Bang Theory کو مانتے ہوئے کہا۔ کہ Fudge Factor میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔ اُس کے الفاظ ہیں۔ کہ جب کوئی چیز پیدا ہوئی اور وہ اپنے سفر پر رواں دواں ہے تو پھر اُس کو پیدا کرنے والی ذات بھی ہوگی۔ ساتھ ہی ایڈون ہبل کے مشاہدے کو سراہتے ہوئے کہا کہ کائنات کی تخلیق اور ارتقاء سے متعلق میں نے اس سے بہتر کوئی ثبوت نہیں دیکھا۔

درحقیقت روسی ماہر طبیعیات اور ریاضی دان الیگزینڈ فرائیڈ مین (Alexander Fridman) وہ شخص تھا جس نے 1922ء میں پہلی بار کائنات کی وسعت پذیری کا مفروضہ پیش کیا۔ جسے بعد میں 1929ء میں ''ایڈون ہبل'' نے سائنسی بنیادوں پر پروان چڑھایا۔ اور بالآخر 1965ء میں دو امریکی ماہرینِ طبیعیات آرنو پینزیاس (Arno Penzias) اور رابرٹ ولسن (Robert Wilson) نے اسے ثابت کیا۔ یہ عظیم الشان کائنات جو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



قدر تیزی سے پھیل رہی ہے۔ سائنس دانوں کی سرچ کے مطابق یہ ایک دن تباہ ہو کے ختم ہو جائے گی اور پھر دوبارہ وجود میں آئے گی۔ اس سلسلے میں ارشاد ربانی ہے کہ: ''وہ دن جب کہ ہم آسمان کو یوں لپیٹ کر رکھ دیں گے جیسے طومار میں اوراق لپیٹ دیے جاتے ہیں۔ جس طرح پہلے ہم نے تخلیق کی ابتداء کی تھی اُسی طرح ہم پھر اُس کا اعادہ کریں گے۔ یہ ایک وعدہ ہے ہمارے ذمے اور یہ کام بہرحال ہمیں کرنا ہے۔ (الانبیاء۔ 104:21)

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

انسان جب کائنات پر غور کرتا ہے تو وہ یہ ماننے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اس کو بنانے والا یقیناً کوئی عظیم الشان ہستی ہے۔ اس پر ہم سب کو غور کرنا چاہیے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# عظیم دھماکے کا نظریہ

## (Big Bang Theory)

سائنس دانوں کے مطابق کائنات کی اوّلین تخلیق کے وقت اس کا تمام مادہ ایک اکائی Minute Cosmic Egg کی صورت میں موجود تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس اکائی کو پھوڑا اس کے نتیجے میں یہ کائنات وجود میں آئی۔ سائنس دانوں کے مطابق ہماری کائنات بنیادی طور پر ایک نیبولہ (Nebula) تھا اس راز کو قرآن کریم نے 1400 سو سال پہلے افشا کر دیا تھا۔ ارشادِ ربانی ہے۔

☆ کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان وزمین بندھے تھے ہم نے اُنہیں کھولا۔ (الانبیاء۔ 30:21)

سائنس دان اُس عظیم دھماکے کو بگ بینگ کہتے ہیں۔ چار ایسی بنیادی طاقتیں جو مختلف اجرامِ فلکی کے اپنے اپنے کرّوں میں موجود ہوتی ہیں وہ بھی اس دھماکے کے ساتھ ہی معرضِ وجود میں آ گئیں۔ وہ طاقتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ کششِ ثقل (Gravity)

2۔ برقی مقناطیسیت (Electromagnetism)

3۔ طاقتور نیوکلیائی طاقتیں (Strong Nuclear Forces)

4۔ کمزور نیوکلیائی طاقتیں (Weak Nuclear Forces)

جدید ریسرچ کے مطابق عظیم دھماکے کا پہلا مرحلہ ایک سیکنڈ کے 10 اربویں حصے میں ہوا اور دس سنکھ (10,00,00,00,00,00,00,00,000) ستارے اس عظیم دھماکے کے نتیجے میں وجود میں آئے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی طاقت سے ہی ممکن ہوا تھا۔ عظیم ابتدائی دھماکے بگ بینگ سے شروع ہونے والی کائنات کی تخلیق سے لے کر اُس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پھیلاؤ اور موجودہ حالت تک، ایک ایٹم کے نظام سے لے کر عظیم نظامِ سیارگان اور کہکشاؤں کے بڑے بڑے گروہوں کلسٹرز (Clusters) اور کلسٹرز کے گروہوں سپر کلسٹرز (Super Clusters) تک ہر چیز کی بقا کا انحصار، کھنچاؤ اور توانائی کو برقرار رہنے اور اُن کی مابین توازن پر مبنی ہے۔ یہ کھنچاؤ مرکزِ مائل (centripetal) اور مرکزِ گریز (centrifugal) قوتوں کی صورت میں کائنات کے ہر مقام، ہر شے میں پایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ''مرکز مائل قوت'' اور ''مرکز گریز قوت'' کا ہر جگہ برابر پایا جانا ایک ایسے توازن کی نشاندہی کرتا ہے جو تمام سیارگان کے وجود کی ضمانت ہے۔ اِن دونوں طاقتوں کے اعتدال ہی سے ساری کائنات کا نظام قائم و دائم ہے۔ خواہ وہ سورج اور دوسرے ستاروں کے گرد محوِ گردش سیارے ہوں یا نیوکلیس کے گرد گھومنے والے الیکٹرون، ''مرکزِ گریز قوت'' ہی اُنہیں ''کشش ثقل'' کے زیرِ اثر مرکز میں گرنے اور منہدم ہونے سے بچائے ہوئے ہے۔ گویا یہ کائنات کا تمام توازن اللہ تعالیٰ کے نظامِ ربوبیت کے پیدا کردہ کھچاؤ اور توانائی ہی سے منظم ہے۔ قرآن شریف میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ اور ہم نے کائنات کے سماوی طبقات کو طاقت (توانائی) کے ذریعے پیدا کیا۔ اور ہم ہی اُسے وسعت پذیر رکھتے ہیں۔ (الذریات۔ 47:51)

☆ اور اُسی نے ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے پھر اُس (کی بقا و ارتقاء کے ہر مرحلے پر اُس کے خواص، افعال اور مدت الغرض ہر چیز) کو ایک مقررہ اندازے پر ٹھہرایا ہے۔ (الفرقان۔ 2:25)

☆ ہم نے ہر شے ایک مقررہ اندازے سے بنائی ہے اور ہمارا حکم تو یکبارگی ایسے (واقع) ہو جائے گا جیسے آنکھ کا جھپکنا۔ (القمر۔ 49,50:54)

یہ آیات مبارکہ ظاہر کرتی ہیں کہ تخلیق کا عمل ایک حکم کی تکمیل میں ہونے والا دھماکہ تھا جس نے عملِ درآمد کے لیے پلک جھپکنے کا عرصہ صرف کیا اور کائنات کا ہر ذرّہ توانائی اور خصوصیات میں مکمل تناسب رکھتا ہے۔

## حاصلِ کلام / قابلِ غور

عظیم دھماکے (Big Bang Theory) کے بارے میں سائنس کو آج علم ہوا مگر قرآن کریم میں 1400 سال پہلے اس کا ذکر موجود ہے یہ بات یقیناً قابلِ غور ہے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# بلیک ہولز (Black Holes)

خلائی تحقیق کے ماہرین کے مطابق بلیک ہولز خلا میں موجود ایسے مقامات ہیں جن کی کشش ثقل اتنی زیادہ ہے کہ یہ روشنی کو بھی نگل جاتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق بلیک ہولز ستاروں کی تباہی کے نتیجے میں وجود میں آتے ہیں ان کی باقیات ایک مرکز پر جمع ہوتی جاتی ہے اور یہی بلیک ہولز کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ان کی کثافت کسی بھی مادے سے زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس سے روشنی بھی منعکس نہیں ہوتی اس لیے انسانی آنکھ سے دیکھنا ممکن نہیں۔ سائنس دان خصوصی آلات سے لیس ٹیلی سکوپ کی مدد سے ان کی موجودگی کا پتا لگاتے ہیں۔ سب سے بڑے بلیک ہول سپر میسو (Super Massive) کہلاتے ہیں۔ ان کے اندر ایک ملین سورجوں سے زیادہ مادہ ہوسکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ہر کہکشاں کے مرکز میں ایک ''سپر میسو'' بلیک ہول ہوتا ہے۔ ہماری کہکشاؤں میں موجود سپر میسو بلیک ہول کو Sasittarius - A کا نام دیا گیا ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اس میں چار ملین سورجوں کے برابر مادہ موجود ہے۔ سٹیفن ہاکنگ دورِ حاضر میں فزکس کا عظیم سائنس دان وہ بلیک ہولز کو قیامت کی ایک ممکنہ شکل قرار دیتا ہے۔ سائنس دانوں کے مطابق جب سورج سے بیس گنا بڑا کوئی ستارہ 3,50,00,00,000 سینٹی گریڈ کے حامل ''عظیم نوتارہ'' (Super Nova) کی صورت میں پھٹتا ہے اور جوں جوں اُس کی کثافت بڑھتی چلی جاتی ہے توں توں اُس کی قوتِ کشش میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ روشنی سمیت کوئی شے بھی اُس کی کشش سے بچ نہیں پاتی۔ اس کو بلیک ہول کہتے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ہماری کہکشاؤں میں ایک کروڑ کے لگ بھگ بلیک ہولز پائے جانے کا امکان ہے۔ سائنس دانوں کے مطابق بلیک ہول کسی دوسری کائنات کو جانے والی گزرگاہ کا کام دیتے ہیں لہٰذا ممکن ہے کہ جو مادہ بلیک ہول میں جاتا ہے وہ زماں و مکاں کے کسی اور منطقے میں بھیج دیا جاتا ہے جس سے سائنس دان ابھی تک بالکل آگاہ نہیں۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# زماں و مکاں (Time and Space)

آسمان کی وسعتوں میں کروڑوں اربوں ستارے چہار دانگ عالم میں صدیوں سے اپنی روشنی بکھیر رہے ہیں۔ ہمیں جو ستاروں کی روشنی نظر آتی ہے وہ روشنی آج سے لاکھوں سال قبل وہاں سے چلی تھی اور آج ہم تک پہنچی ہے۔ سائنس کی تاریخ کی صدیوں پر محیط جدوجہد میں ارسطو سے لے کر نیوٹن تک ہمیں زماں و مکاں کا نظریہ چھایا دکھائی دیتا ہے۔ اس نظریے کے تحت کوئی سے دو واقعات کے درمیانی وقفہ کی پیمائش بغیر کسی خطا کے ممکن ہے اور یہ وقفہ کسی بھی ماپنے والے کے لیے برابر ہوگا۔ بشرطیکہ آلاتِ پیمائش معیاری ہوں۔ یہ وہ تصور ہے جسے قدیم یونانی فلسفہ کے دور سے لے کر بیسویں صدی کے اوائل تک عقل انسانی کے بنیادی پتھر کی حیثیت حاصل رہی ہے۔ نیوٹن کے قوانینِ حرکت کے صدیوں بعد آئن سٹائن کے نظریہ اضافت سے زماں و مکاں کے جدید نظریات کا آغاز ہوا۔ اور مسلسل ارتقاء سے گزرتے ہوئے بیسویں صدی کے آخری سالوں تک یہ نظریات سٹیفن ہاکنگ تک آ پہنچے۔ سٹیفن ہاکنگ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف A Brief History of time میں لکھتا ہے۔ ''ہمیں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ زماں و مکاں سے مکمل طور پر الگ اور آزاد نہیں ہے۔ بلکہ وہ اُس سے مل کر ایک اور شے بناتا ہے جسے زماں و مکاں (Time and Space) کہتے ہیں۔ زماں و مکاں کے اضافی ہونے کا تصور بیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں اُس وقت منظرِ عام پر آیا جب شہرۂ آفاق سائنس دان آئن سٹائن نے 1905 میں نظریہ اضافت مخصوصہ (Special theory of Relativity) پیش کیا۔ اس تھیوری میں آئن سٹائن نے وقت اور فاصلہ دونوں کو تغیر پذیر قرار دیتے ہوئے واضح کیا کہ زماں و مکاں (Time and Space) کی مطلق حیثیت کسی طور پر حقیقت نہیں ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بلکہ یہ دونوں محض ایک اضافی حیثیت میں ہمارے ادراک میں آتے ہیں۔ زماں و مکاں اللہ تعالیٰ کی دسترس میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ آج سے چند ہزار سال پہلے ایک ظالم بادشاہ کے ظلم سے بچنے کے لیے چند نوجوانوں نے ایک غار میں پناہ لی۔ اور اللہ کے حکم سے وہ 300 سالوں تک سوتے رہے۔ اُن کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہے:

☆ ''اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا تم (یہاں) کتنا عرصہ ٹھہرے ہو؟ اُنہوں نے کہا ہم (یہاں) ایک دن یا اُس کا (بھی) کچھ حصہ ٹھہرے ہیں۔ (الکہف۔19:18)

یہ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں طبعی نظامِ کائنات کو اپنے بندوں کے لیے بالائے طاق رکھ کر اُن کے جسموں کو دن رات میں پیدا ہونے والے اثرات سے محفوظ رکھا اور اُن کے اجسام موسمی تغیرات سے بھی محفوظ رہے۔ زماں و مکاں کے حوالے سے قرآن کریم میں ایک اور حیران کن واقعہ کا ذکر ہے۔ حضرت عزیر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے ایک روز وہ ایک ویران و برباد بستی سے گزرے۔ اُن کے دل میں خیال گزرا کہ اللہ تعالیٰ اُن کو دوبارہ زندہ کردے۔ اس خیال پر اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حیات بعد الموت کا نظارہ کروانے کے لیے ایک سو سال کے لیے سُلا دیا۔ جب ایک سو سال کے بعد اُٹھے تو اللہ تعالیٰ نے ایک مکالمے میں ساری حقیقت اُن پر آشکار کردی۔ اس مکالمے کا قرآن مجید میں یوں ذکر ہے:

☆ سو (اپنی قدرت کا مشاہدہ کرانے کے لیے) اللہ نے اُسے سو برس تک (عارضی طور پر) مردہ رکھا۔ پھر اُسے زندہ کیا۔ (بعد ازاں) پوچھا تُو یہاں (مرنے کے بعد) کتنی دیر ٹھہرا رہا۔ (البقرۃ۔259:2)

ایک صدی تک عارضی موت کی آغوش میں سوئے رہنے کے بعد جب حضرت عزیر علیہ السلام کو دوبارہ زندگی ملی تو اُن سے پوچھا گیا کہ آپ کتنا عرصہ سوئے رہے ہیں تو اُنہوں نے جواب دیا۔ قرآن میں اس کا یوں ذکر ہے:

☆ ''میں ایک دن، یا ایک دن کا (بھی) کچھ حصہ ٹھہرا ہوں۔ (البقرۃ۔259:2)

حضرت عزیر علیہ السلام کے جواب پر اللہ تعالیٰ نے تمام حقیقت کھل کر اُن کے سامنے رکھ دی۔ اور اپنی قدرت کا بھرپور نظارہ کروایا۔ ارشادِ ربانی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



☆ ”(نہیں) بلکہ تُو سو برس پڑا رہا (ہے) پس (اب) تُو اپنے کھانے اور پینے (کی چیزوں) کو دیکھ۔ (وہ) متغیر بھی نہیں ہوئیں اور (اب) اپنے گدھے کی طرف نظر کر (جس کی ہڈیاں بھی سلامت نہیں رہیں) اور یہ اس لیے کہ ہم تجھے لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کی) نشانی بنا دیں۔ اور (اب اُن) ہڈیوں کی طرف دیکھو۔ ہم اُنہیں کیسے جنبش دیتے (اور اُٹھاتے) ہیں۔ پھر اُنہیں گوشت (کا لباس) پہناتے ہیں۔ (البقرۃ۔2:259)

اس قرآنی آیت میں جہاں اصحاب الکہف کی طرز پر حضرت عزیر علیہ السلام پر وقت کا انتہائی تیز رفتاری سے گزرنا بیان ہو رہا ہے اس قرآنی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنا بے مثل معجزہ دکھایا۔ ایک نشانی کے طور پر ایک صدی گزرنے کے باوجود کھلی فضا میں موجود کھانے میں عفونت اور سڑاند تک پیدا نہ ہونے دی۔ اس واقعہ میں وقت کی دو مختلف رفتاروں کا وجود ملتا ہے۔ علاوہ ازیں گدھے کی ہڈیاں بھی گل سڑ کر پیوند خاک ہو گئیں۔ ایسا اس لیے ہوا کہ گدھے پر وقت اپنی اصل رفتار سے گزرا اور ایک صدی گزر جانے کے بعد یقیناً اُسے ختم ہو جانا چاہیئے تھا سو ایسا ہی ہوا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کا یہ معجزہ ہی تھا کہ سو سال گزرنے کے باوجود حضرت عزیر علیہ السلام کا جسم موسموں کے تغیر و تبدل سے پیدا ہونے والے اثرات سے محفوظ رہا اور کھانے کی تر و تازگی میں بھی کوئی فرق نہ آیا۔ لیکن سو سال میں گدھے کی ہڈیاں تک بکھر گئیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو احیائے موتیٰ کا نظارہ کروانے کے لیے اُن کے گدھے پر تجلی کی تو سو سالہ مردہ گدھے کی ہڈیاں اکٹھی ہوئیں اور اُن پر گوشت پوست چڑھ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ قادرِ مطلق نے چشم زدن میں حضرت عزیر علیہ السلام کو احیائے موتیٰ کا نظارہ کروا دیا۔

زماں و مکاں کے حوالے سے ایک اور واقعہ کا ذکر قرآن مجید میں ہے:

”حضرت سلیمان علیہ السلام سے صحبت یافتہ اور علم الکتاب کا ماہر 900 میل کی مسافت سے ملکہ سبا ”بلقیس“ کا تخت پلک جھپکنے سے بھی کم مدت میں حاضر کر دیتا ہے۔ سینکڑوں میل کے فاصلے پر پڑے ہوئے منوں وزنی تخت کو ایک قلیل سے لمحے میں لا حاضر کرنا زماں و مکاں دونوں کو لپیٹ دینے کے مترادف ہے۔ قرآن کریم میں اس واقعہ کا یوں بیان ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے سوال کیا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



☆ ''اے دربار والو تم میں سے کون اُس (ملکہ) کا تخت میرے پاس لاسکتا ہے قبل اس کے وہ لوگ فرمانبردار ہو کر میرے پاس آ جائیں۔ایک قوی ہیکل جن نے عرض کیا۔ میں اسے آپ کے پاس لاسکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ اپنے مقام سے اُٹھیں۔اور بے شک میں اُس (کے لانے) پر طاقتور (اور) امانتدار ہوں۔(النحل۔38,39:27)

اس مجلس میں ایک صحابی رسول ''آصف بن برخیا'' جن کے پاس کتاب اللہ کا علم تھا وہ اپنے آپ کو ملکہ کا تخت لانے کے لیے پیش کرتے ہیں۔قرآن کریم میں اس کا یوں ذکر ہے:

☆ ''(پھر) ایک ایسے شخص نے عرض کیا جس کے پاس آسمانی کتاب کا کچھ علم تھا کہ میں اُسے آپ کے پاس لاسکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی نگاہ آپ کی طرف پلٹے (یعنی پلک جھپکنے سے بھی پہلے) اور پھر جب سلیمان (علیہ السلام) نے اُس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا (تو) کہا۔ یہ میرے رب کا فضل ہے۔(النحل۔40:27)

آصف بن برخیا کا کرۂ ارض پر ہی رہتے ہوئے روشنی کی سی رفتار سے سفر کرنا اور 900 میل سے زیادہ فاصلہ طے کرتے ہوئے منوں وزنی تخت اُٹھا لانا عقلاً محال نظر آتا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ قوانینِ طبیعیات کی رُو سے کرہ ہوائی (Atmosphere) میں اتنی محیر العقول رفتار سے کیا جانے والا سفر یقیناً اُس مادی جسم (یعنی آصف بن برخیا) کو اُسی طرح جلا کر بھسم کر دیتا جیسا خلا سے زمینی حدود میں داخل ہونے والے سیارچے (Asteroids) اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے جونہی ہوا سے رگڑ کھاتے ہیں، جل کر راکھ ہو جاتے ہیں۔آصف بن برخیا کا ان سائنسی قوانین کو شکست دینا اور نہ صرف اس حیران کن رفتار پر اپنے جسم، ہوا کی رگڑ سے جلنے سے بچائے رکھنا بلکہ تختِ شاہی کو بھی آنچ نہ آئے دینا یقیناً ان کی بہت بڑی کرامت ہے جو فقط الہامی کتاب کے علم ہی کی بدولت اُنہیں میسر آئی تھی۔

☆......☆......☆

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



# معجزۂ معراجِ مصطفیٰ ﷺ اور زماں و مکاں

آپ ﷺ کا معجزہ معراج اپنے اندر نوح انسانی کے لیے رہتی دنیا تک کے لیے بہت سے سبق رکھتا ہے وقت کے ایک نہایت قلیل لمحے میں زماں و مکاں کی سیر اور اسی قلیل ساعت میں کرۂ ارض کی طرف واپسی عقلِ انسانی سے ماوراء ایک ایسا راز ہے جسے کسی دور کی سائنس افشا نہ کرسکی۔ معجزہ نام ہی اُس فعل کا ہے جو عقلی کسوٹی پر پرکھا نہ جاسکے۔ شب معراج آپ ﷺ وقت کی ایک قلیل وقفہ میں مکہ مکرمہ سے بیت المقدس پہنچے جہاں موجود تمام انبیاء علیہ السلام کی ارواح نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ پھر آپ ﷺ عالمِ بالا کی طرف روانہ ہوئے اور زماں و مکاں کی حدود کے اُس پار سدرۃ المنتہا سے بھی آگے رب ذوالجلال کی رحمت بے پایاں سے اُس کی ملاقات سے شرف یاب ہوئے۔

اربوں نوری سال سے زیادہ وسیع مادی کائنات کی آخری حدود سے بھی پرے اس محیر العقول رفتار کا سفر اور مکانِ ارضی کی طرف واپسی یہ سب کچھ وقت کے محض ایک لمحے میں ہوگیا۔ وقت کا ایک لمحہ آپ ﷺ پر یوں پھیلا کہ اُن پر یہ طویل عرصہ دراز گم ہوگیا اور جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو دروازے کی کنڈی ابھی ہل رہی تھی۔ یہ سب کیا تھا یہ سب اللہ رب العزت کی قدرت کا ایک نظارہ تھا اور آپ ﷺ کا ایک ایسا جامع معجزہ تھا جسے عقلی و سائنسی بنیادوں پر پرکھنا اور سمجھنا قیامت تک ممکن نہیں کیونکہ فزکس کے تمام قوانین اسی طبعی کائنات کی حدود سے متعلق ہیں جب اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل طبعی کائنات کے عام ضابطوں سے ہٹ کر ظاہر ہوتا ہے تو اُسے ہماری دانش سمجھنے سے قاصر رہتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



معراج کے دوران آپ ﷺ نے وقت کو پچھاڑ دیا۔ عام روشنی سے ہزاروں گنا تیز رفتار سے سفر کرنے پر بھی آپ ﷺ وقت کی رو میں پیچھے رہ جانے کی بجائے آگے نکل گئے۔ یہی آپ ﷺ کا معجزہ ہے کہ عام سائنسی و عقلی قوانین کے برخلاف نہ صرف روشنی سے زیادہ رفتار حاصل کر لی بلکہ صحیح سلامت سفر کے بعد وقت کے اُسی لمحے میں واپس بھی تشریف لے آئے۔ یہ اللہ رب العزت کی قدرتِ کاملہ کا اظہار تھا جس کی بدولت آپ ﷺ سے یہ معجزہ صادر ہوا۔ اس سلسلہ میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ ''وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے۔ جو رات کے تھوڑے سے حصے میں اپنے (محبوب و مقرب) بندے کو لے گئی۔ (بنی اسرائیل۔ 1:17)

سفرِ معراج میں اس محیر العقول رفتار سے روانگی کا راز عقلِ انسانی میں نہیں سما سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا ہی ظہور تھا جس کی بدولت ایسا ممکن ہوا۔

قرآن کریم میں روزِ قیامت کے مختلف رفتاروں سے گزرنے کا ذکر آیا ہے۔ اللہ کے نیک بندوں پر وہ پلک جھپکنے میں ختم ہو جائے گا۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ اور قیامت کے برپا ہونے کا واقعہ اس قدر تیزی سے ہوگا جیسے آنکھ کا جھپکنا یا اس سے بھی تیز تر، بے شک اللہ ہر چیز پر بڑا قادر ہے۔ (النحل۔ 77:16)

قیامت کا دن بعض لوگوں کے لیے محض پلک جھپکنے میں گزر جائے گا اور بعض دوسرے لوگوں کے لیے ایک ہزار یا پچاس ہزار سال تک طویل ہو جائے گا۔ دراصل وقت محض ایک نفسی ادراک ہے جیسے ہر فرد اپنے مخصوص حالات کے پس منظر میں محسوس کرتا ہے۔ اللہ کے برگزیدہ محبوب بندوں کے لیے وہ دن مشاہدۂ حق کے استغراق میں نہایت تیزی سے گزر جائے گا جبکہ دوسری طرف گناہ گاروں پر کرب و اذیت کا احساس غالب ہوگا جس کی بدولت اُن کے لیے وہ دن حسبِ حالت یعنی گناہوں کی حالت کے لحاظ سے ایک ہزار یا پچاس ہزار سال پر محیط ہوگا۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# زماں و مکاں پر کنٹرول رکھنے والے لوگ اس زمانے میں بھی ہیں

زماں و مکاں کے حوالے سے جو واقعات پیش کیے گئے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں ہو کہ یہ تو سینکڑوں' ہزاروں سال پرانے واقعات ہیں۔ کیا اس زمانے میں بھی ایسے واقعات یعنی سپر نیچرل (super natural) واقعات ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ایسے واقعات اس زمانے میں بھی ہوتے ہیں۔ یہاں بطور مثال صرف ایک عظیم روحانی شخصیت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ان کا نام مکرم صوفی محمد برکت علی صاحب ہے۔ ان کا انتہائی مختصر تعارف اور اس کے بعد چند سپر نیچرل واقعات کا ذکر کیا جائے گا جو کہ ان کے ذریعے ظہور پذیر ہوئے۔ مکرم صوفی محمد برکت علی صاحب 1911ء میں انڈیا کی ایک تحصیل لدھیانہ میں پیدا ہوئے اور والد صاحب کی خواہش پر 1930ء میں فوج میں شمولیت اختیار کی۔ مگر 1945ء میں فوج سے استعفیٰ دے کر اپنے آپ کو اللہ کے لیے وقف کر دیا اور اپنی ساری زندگی ذکر الٰہی' دینِ اسلام کی تبلیغ اور اللہ کی مخلوق کی خدمت میں لگے رہے۔ اگر ہم اس سوال پر غور کریں کہ یہ اولیاء اللہ دوسرے عام انسانوں جیسے ہی نظر آتے ہیں تو آخر کیسے ان کے ذریعہ سپر نیچرل واقعات کا ظہور ہوتا ہے۔ اس سوال کا جواب ایک فقرہ میں ہے کہ "ہر چیز کی قیمت دینی پڑتی ہے۔"

تاریخ میں ایک واقعہ کا ذکر ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے ملک کے بڑے بڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مفکرین اور دانشوروں کو اکٹھا کیا اور نہیں حکم دیا کہ ایک ہزار سال کی دانش کو اکٹھا کرو۔ انہوں نے بڑی محنت کے بعد دس جلدیں تیار کیں۔ بادشاہ نے کہا کہ اتنی جلدیں کون پڑھے گا۔ ایک جلد بناؤ۔ جب انہوں نے ایک جلد میں ایک ہزار سال کی دانش کو لکھ کر بادشاہ کے آگے پیش کیا تو بادشاہ نے کہا کہ ایک ہزار سال کی دانش کو ایک فقرے میں سمو دو۔ تمام مفکرین اور دانشوروں نے بڑے غور وخوص کے بعد ایک فقرہ بادشاہ کو پیش کیا کہ ''ہر چیز کی قیمت دینی پڑتی ہے۔'' واقعی یہ عظیم الشان فقرہ ہے یعنی انسان کو ہر چیز کی قیمت دینی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کی بھی قیمت ہے جنت اور جہنم کی بھی قیمت ہے۔ اب ہم یہاں جائزہ لیتے ہیں کہ آخر مکرم صوفی محمد برکت علی صاحب نے اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ سے محبت کی کیا قیمت ادا کی۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ نہ میری کوئی زمین و جائیداد ہے نہ کوئی بینک بیلنس ہے جو بھی روپیہ پیسہ آتا آپ غریبوں پر خرچ کر دیتے اور روزانہ حساب چیک کرتے اور اگلے دن کے لیے کچھ نہ رکھتے۔ آپ صرف ان لوگوں کا روپیہ قبول کرتے جن کے بارے میں آپ سمجھتے کہ وہ حلال کا روپیہ پیسہ ہے ایک دفعہ ایک شخص نے نوٹوں کا لفافہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا اس میں کیا ہے۔ اس نے کہا 7 لاکھ 37000 ہزار روپے۔ آپ نے فرمایا کہ اتنے روپے تو ہم قبول نہیں کرتے۔ سو یا دو سو روپے ہو تو قبول کر لیں۔ اس شخص نے بڑی منتیں کیں مگر آپ نے قبول نہ کیے۔ ساری دنیا روپے پیسہ کے پیچھے پاگل ہے مگر اللہ کے ولی روپیہ پیسہ کو اہمیت نہیں دیتے۔ آپ نے احادیث کی کتاب ''ترتیب شریف'' چالیس سال کی محنت کے بعد تصنیف کی۔ آپ کی یہ کتاب مدینہ یونیورسٹی سمیت دنیا کی 110 یونیورسٹیوں کے سلیبس میں شامل ہے۔ 1974ء میں لاہور پاکستان میں منعقدہ سربراہی کانفرنس میں تمام سربراہان مملکت کو آپ کی یہ کتاب تحفہ دی گئی۔ انہوں نے اپنی جملہ خواہشات کو سمیٹ کر عشق کی آگ میں جھونک دیا تھا اور ہر تمنا کو جلا کر بھسم کر دیا تھا۔

اب ہم اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔ یعنی آپ کے ذریعہ بہت سے سپر نیچرل واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ یہاں صرف دو واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک شخص کا بھائی گم ہو گیا۔ وہ شخص مکرم صوفی محمد برکت علی صاحب کے پاس حاضر ہوا اور کہا کہ اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بھائی کافی عرصہ سے گم ہو گیا ہے۔صوفی محمد برکت علی صاحب نے فرمایا کہ تم بھائی کے پاس جانا چاہتے ہو یا بھائی کو یہاں بلا لیں۔اس شخص نے عرض کیا کہ بھائی کو بلا لیں۔آپ نے کہا کہ آنکھیں بند کرو۔ جب اس نے دوبارہ آنکھیں کھولیں تو اس کا بھائی سامنے اس حالت میں موجود تھا کہ اس کے منہ پر شیونگ کریم لگی ہوئی تھی اور اس نے شور ڈال دیا کہ میں تو جاپان میں شیو کر رہا تھا میں یہاں کیسے آ گیا۔ایک اور واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ مکرمی صوفی محمد برکت علی صاحب ایک دفعہ حضرت علی ہجویریؒ کے مزار پر دعا کے بعد باہر نکلے تو وہاں ایک انگریز کھڑا ہوا تھا۔آپ نے ایک دوست کے ذریعے اسے چائے کی پیش کش کی پہلے تو انکار کیا مگر پھر چائے پینے پر راضی ہو گیا۔ ہوٹل میں صوفی صاحب نے بیرے(Waiter) کو چائے لانے کا فرمایا۔ بیرہ (Waiter) ایک خاص قسم کی کیتلی اور پیالی لے کر حاضر ہوا۔ چائے کے برتن دیکھ کر انگریز کے چہرے پر حیرانگی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ جب اسے چائے پیش کی اور چائے پیتے ہی صوفی صاحب کی طرف متوجہ ہوا تو صوفی صاحب نے انگلش میں فرمایا کہ I help you got the answer of question (امید ہے کہ آپ کو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہے) ساتھ بیٹھے بزرگ دوست کو بھی حیرانگی ہوئی۔مکرم صوفی صاحب کا جواب سن کر وہ انگریز مکرم صوفی برکت علی صاحب کے ہاتھ چومنے لگا۔اور کہا

Yes today i found the man i was searching since long

(جی ہاں آج میں نے اس شخص کو پالیا ہے جس کی تلاش میں ایک عرصہ سے سرگرداں تھا) جب انگریز سے تفصیل پوچھی گئی تو اس نے کہا (ترجمہ) میں نے قرآن میں جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے امتی کا واقعہ پڑھا جو ملکہ سبا کا ٹنوں وزنی تخت ہزاروں میل دور آنکھ جھپکنے سے پہلے ملک شام لے آیا۔تو میں نے سوچا کہ کیوں نہ عصر حاضر میں ایسا کوئی شخص تلاش کیا جائے جو آصف بن برخیا جیسی روحانی طاقت کا مالک ہو۔عیسائی ہونے کے ناطے گرجا گھروں کے ماحول میں تلاش کیا تو کوئی ایک بھی ایک ایسا نظر نہ آیا اس کے بعد مصر اور اردن' شام' سعودی عرب اور ایران سے ہوتا ہوا پاکستان آیا اور قریباً چھ ماہ کی تلاش کے بعد آج میں نے ویسا ہی بزرگ پایا جیسا کہ قران میں لکھا ہے اس لیے کہ جب چائے والی کیتلی میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سامنے آئی تو حیران اس بات پر ہوا کہ یہ تو وہی کیتلی ہے جس میں میری بیوی روزانہ میرے لیے چائے بناتی ہے۔ سوچا ممکن ہے اسی بناوٹ والی کیتلی لاہور میں اس ہوٹل والوں کے پاس بھی ہو لیکن جب چائے کا گھونٹ پیا تو حیرانگی میں مزید اضافہ ہوا۔ اس لیے کہ چائے کا ذائقہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا کہ میری بیوی کے ہاتھ کی بنائی ہوئی چائے کا ہوتا ہے اور میری حیرانگی اس وقت یقین میں بدل گئی جب ان بزرگ نے کہا کہ کیا تمہیں تمہارے سوال کا جواب مل گیا ہے؟'' اس لیے کہ یہ سوال سوائے میرے اور میرے رب کے کوئی نہیں جانتا تھا۔

معزز قارئین! آپ نے دیکھا کہ سپر نیچرل واقعات آج کے زمانے میں بھی ہوتے ہیں مگر اس کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے جو کہ ہر کسی کے پاس نہیں ہوتی۔

## حاصلِ کلام / قابلِ غور

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا رنگ اختیار کرو۔ ایک حدیث قدسی میں ہے کہ میں ربّ ہوں اور جسے ''کن'' کہتا ہوں وہ چیز ہو جاتی ہے۔ اگر تم میری بات مانو اور تم بھی جس کو ''کن'' کہو گے وہ ہو جائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون آج بھی چلتا ہے آپ بھی اس سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ بس اللہ تعالیٰ سے محبت کریں اور اُس کے حکموں پر چلیں۔ تو آپ کی دُعائیں قبول ہونا شروع ہو جائیں گی۔ اور آپ جو خواہش کریں گے اللہ تعالیٰ اُسے پوری فرما دے گا۔ آزمائش شرط ہے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# باب 4

# انسان ایک عظیم الشان زندہ معجزہ

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

☆ بلاشبہ انسان کو بہترین شکل میں پیدا کیا۔(التین۔4:95)

یوں تو اللہ کی ہر مخلوق اس کی انوکھی، اچھوتی اور عقل کو ششدر کر دینے والی تخلیق ہے لیکن انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کہا اور اسے تمام مخلوق پر فضیلت عطا کی۔ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انسان کے جسم کے عالم اصغر میں ایک عالم اکبر چھپا ہوا ہے۔ آیئے پہلے ان نعمتوں پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں جو کم وبیش ہر انسان کے پاس موجود ہیں۔ یاد رہے کہ یہ تمام نعمتیں انسان کو مفت اور بے مانگے ملی ہیں۔ آپ غور کریں کہ جو مالک بے مانگے اتنی عظیم الشان نادر و نایاب، لاتعداد اور بے شمار نعمتیں اپنے بندوں کو دے سکتا ہے وہ مانگنے والوں کو کیا کچھ عطا نہیں کر سکتا۔

انسان کی جسمانی ابتداء ایک خلیے (Cell) سے ہوتی ہے۔ یہ اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ اسے دیکھنے کے لیے طاقتور خورد بین کی ضرورت پڑتی ہے۔ یعنی دنیا میں جب آپ ایک پلک جھپکتے ہیں اتنی دیر میں کروڑوں نئے خلیے اپنی زندگی پوری کر کے مر جاتے ہیں لیکن اتنی ہی دیر میں کروڑوں نئے خلیے پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً جلد کے خلیے ہر دس گھنٹے بعد نئے پیدا ہوتے ہیں اور ہر ستائیس دن کے بعد ہماری کھال مکمل طور پر تبدیل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خون کے سرخ خلیے ایک منٹ میں دس لاکھ سے زیادہ مر جاتے ہیں مگر اسی مدت میں دوسرے دس لاکھ پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہمارے تمام اعضاء پورا جسم اسی ''مخلوق'' یعنی خلیوں سے بنا ہے اور یہی خلیے پورے جسم کو نہ صرف زندہ رکھتے ہیں بلکہ اسے ہر لمحے ایک نئی زندگی عطا کرتے رہتے ہیں۔ یہ تمام خورد بینی وجود اپنی اپنی علیحدہ شناخت رکھتے ہیں اور اپنی پیچیدہ اور پراسرار ذمے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



داریوں سے بہ خوبی واقف ہوتے ہیں۔ یہ ہمارے جسم میں مختلف اقسام اور گروپس کی شکل میں رہتے ہیں اور ہماری صحت اور زندگی کو برقرار رکھنے کی عظیم ذمہ داری کو سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ یہ خلیے اللہ کی مخلوق ہیں اور اشرف المخلوقات کی تشکیل کرتے ہیں۔

ان میں سے ہر خلیہ اللہ کی شان خلاقیت کا محیر العقول نمونہ ہوتا ہے۔ ہر خلیے پر اس کا DNA حکمرانی کرتا ہے اور DNA پر روح حکمراں ہوتی ہے۔ ہر خلیے میں زندہ رہنے کے لیے توانائی پیدا کرنے والے ایک ہزار توانائی گھر Mitrochondria ہر لحہ مصروف رہتے ہیں۔ خلیے میں خامرے (Enzyumes) ہوتے ہیں۔ اینزائم کو آپ کیمیا دانوں کی ایک ٹیم سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ یہ ہضم شدہ کھانے کے مختلف اجزا کو ایک پیچیدہ کیمیائی عمل سے گزار کر آپ کے جسم کا حصہ بناتے ہیں۔ ایک خلیے میں چھ سو مختلف اینزائم کام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر خلیے میں آب رسانی' نکاسی' امپورٹ' ایکسپورٹ' سیکیورٹی دفاع اور کمیونی کیشن کے ایسے جدید ترین نظام کام کرتے ہیں جن کے آگے آئندہ صدیوں کے سائنس دانوں کی عقلیں بھی دم بخود رہیں گی۔

ہر خلیے کے ننھے سے وجود میں ایک دنیا آباد ہوتی ہے۔ ہر خلیے کو زندہ رہنے کے لیے آکسیجن' پانی' حیاتین' گلوکوز' معدنیات' کاربوہائیڈریٹس' امائینوایسڈز' پروٹین' دھاتوں اور بے شمار دوسرے اجزاء' ان اجزاء کے الگ الگ تناسب اور مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ تمام اشیاء جسم کی دنیا اور خلیوں کی دسترس سے بہت دور ہوتی ہے۔ ان کھرب ہا کھرب خلیوں کو ''رزق کی فراہمی'' دنیا کے تیز رفتار ترین سپلائی سسٹم سے لاکھوں گنا زیادہ جدید اور برق رفتار نظام کے ذریعے ہوتی ہے۔

اپنی اس مخلوق کو ان کے دروازے تک رزق پہنچانے کے لیے اللہ نے حیران کن انتظامات کیے ہیں۔ قدرت کے اس سپلائی سسٹم میں پچیس ارب 25000000000 سے زیادہ کارکن شب و روز کام کرتے ہیں۔ یہ کارکن خون کے سرخ خلیے ہیں۔ خون کے سرخ خلیے دل سے پمپ ہونے کے بعد صرف ڈیڑھ منٹ میں جسم کی تقریباً پچھتر ہزار میل لمبی خون کی چھوٹی بڑی نالیوں سے گزر کر ایک ایک عضو اور ایک ایک خلیے کو اس کی مطلوبہ خوراک پہنچاتے ہیں اور واپسی کے سفر میں یہی سرخ خلیے جسم کے ہر خلیے کی استعمال شدہ خوراک کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



فضلہ (کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دیگر فاسد مادے) اپنے ساتھ سمیٹ کر اسے متعلقہ اعضاء (پھیپھڑے، جگر، گردے) تک پہنچا دیتے ہیں۔ جہاں سے یہ فاسد مادے جسم سے باہر خارج کر دیئے جاتے ہیں۔ سرخ خلیوں کا یہ پچھتر ہزار میل لمبا سفر صرف نوے سیکنڈ میں مکمل ہو جاتا ہے۔ رزق کی فراہمی کا یہ سلسلہ انسان کی پیدائش سے بھی پہلے شروع ہوتا ہے اور آخری سانس تک جاری رہتا ہے۔

خلیوں کو رزق پہنچانے والی پائپ لائن (خون کی نالیوں) کی لمبائی کا اندازہ اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ اگر ان تمام شریانوں اور وریدوں کو سیدھا کر کے ایک لائن میں رکھا جائے تو ان کی لمبائی اتنی ہوگی کہ پورے کرۂ ارض کے گرد انہیں تین مرتبہ گھمایا جا سکتا ہے۔ ان پائپ لائنوں میں ایسے والو ہوتے ہیں جن کی وجہ سے خون کا ٹریفک صرف ون وے چلتا ہے۔

خون کے سرخ خلیوں کی عمر ایک سو بیس دن یعنی چار مہینے ہوتی ہے۔ خون کے مردہ خلیئے جگر (Liver) میں دوبارہ استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ ان کے ایک حصے سے صفرا تیار کیا جاتا ہے جسے آنتیں غذا میں موجود چکنائی کو قابل ہضم بنانے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ باقی مردہ خلیوں سے دوبارہ نئے سرخ خلیے وجود میں آ جاتے ہیں۔

ہمارے جسم کے اندر ہر لحہ زندگی اور موت کا کھیل جاری رہتا ہے۔ تیس پینتیس سال کے بعد روزانہ دماغ کے ایک ہزار خلیے مر جاتے ہیں۔ لاکھوں خلیے صرف ہاتھوں کو رگڑنے، نہانے اور کپڑے پہننے کے دوران جسم سے جدا ہو جاتے ہیں۔ لاکھوں خلیے ہر لمحے اپنی طبعی عمر کو پہنچ کر ختم ہو جاتے ہیں مگر انسان اپنے جسم میں جاری زندگی اور موت کے ان واقعات سے بے خبر ہی رہتا ہے کیوں کہ جتنے خلیے مرتے ہیں اتنے ہی نئے خلیے اس عرصہ میں پیدا ہو چکے ہوتے ہیں۔ اگر خلیوں کی پیدائش کا یہ سلسلہ رک جائے تو انسان شاید چند ہی دنوں میں مشت خاک کی مانند ہوا میں تحلیل ہو جائے۔

عام طور پر انسان عقل و سمجھ آنے کے بعد ہی اللہ کی نعمتوں کا کسی قدر ادراک کرتا ہے اور ان نعمتوں سے بے خبر ہی رہتا ہے جو اس کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی اسے ملنا شروع ہو جاتی ہیں۔ آیئے ان نعمتوں کا مختصر جائزہ لیں جن کے بغیر ہمارا اس دنیا میں آنا ممکن نہیں تھا۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# انسانی زندگی کا حیاتیاتی ارتقاء

انسانی زندگی کے حیاتیاتی مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسلسل ایک ارتقائی عمل ہے جس میں واضح طور پر اللہ تعالیٰ کے نظامِ ربوبیت کی جلوہ آرائیاں نظر آتی ہیں۔ یہ ارتقائی مرحلے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے فیض سے بطنِ مادر کے نہاں خانوں میں اس طرح طے پاتے ہیں کہ چشمِ انسانی کو اُن کا گمان بھی نہیں ہوسکتا۔ سائنس صدیوں کی تحقیق کے بعد اُن ارتقائی مراحل کا کھوج لگانے میں آج کامیاب ہوئی ہے۔ یہ مراحل جس ربِ کائنات کے نظامِ ربوبیت کے مظاہر ہیں وہ آج سے چودہ سو سال پہلے جب سائنسی شعور نے دنیا میں آنکھ نہیں کھولی تھی واضح طور پر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بیان فرما چکا ہے۔ اگر حیاتیاتی ارتقاء کے اُن مراحل کا جائزہ انسانی زندگی میں کارفرما اللہ تعالیٰ کے نظامِ ربوبیت کے حوالے سے لیا جائے تو اُس کے دو دَور معلوم ہوتے ہیں ایک کا تعلق رحمِ مادر میں خلیاتی تقسیم (Celluler Division) اور اُس کے نظام کے ساتھ ہے اور دوسرے کا تعلق جسمانی تشکیل اور اُس کے ارتقاء کے ساتھ ہے۔ رحم مادر میں خلیاتی تقسیم (Mitotic Divison in Uterus) اللہ تعالیٰ کا ایک معجزہ ہے۔ انسان کے حیاتیاتی ارتقاء کا پہلا قرآنی اصول یہ ہے کہ اُس کی تخلیق نفسِ واحدہ سے ہوئی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس ضابطے کو متعدد مقامات پر صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہاری تخلیق ایک جان (سنگل لائف سیل) سے کی۔ (النساء۔ 1:4)

☆ ''اور وہی (اللہ) ہے جس نے تمہاری (حیاتیاتی) نشوونما ایک جان سے کی۔ (الانعام۔ 98:06)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



☆ ”تمہیں پیدا کرنا اور تمہیں دوبارہ اُٹھانا بالکل اُسی طرح ہے جیسے ایک جان سے انسانی زندگی کا آغاز کیا جانا۔ (لقمان۔ 28:31)

قرآنِ کریم میں بیان کردہ نفسِ واحدہ کو آج کی جدید اصطلاح میں zygote یا Fertilized Ovum کہتے ہیں۔ یہ ایک سیل (Cell) حیاتِ انسان کے ارتقاء و نشوونما کے لیے ایک مکمل یونٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس حقیقت کا اظہار قرآن کریم میں واضح طور پر ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ بے شک ہم نے انسان کو مخلوط نطفے (Mingled Fluid) سے پیدا کیا۔ کہ ہم اُسے مختلف حالتوں میں پلٹتے اور جانچتے ہیں حتیٰ کہ اُسے سننے دیکھنے والا بنا دیتے ہیں۔ (الدہر۔ 2:76)

مخلوط نطفے کا مطلب ہے کہ یہ مادہ کئی رطوبات (Secretions) کا مرکب اور مجموعہ ہے۔ اس لیے قرآن کریم نے اسے مخلوط کہا ہے۔ اس امر کی تائید بھی عصرِ حاضر کی سائنسی تحقیق کرتی ہے۔ سائنسی تحقیق کے مطابق (Spermatic Liquid) بعض رطوبات جو درج ذیل غدودوں (Glands) سے آتی ہیں۔

(1) Testicals

(2) Seminal Vesicles

(3) (Prostate Glands)

(4) (Glands of Urinary Tract)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے نظامِ ربوبیت کے احسن انتظام کا بیان کیا ہے کہ سوچنے سمجھنے والے انسان کے لیے تمام صلاحیتیں ودیعت کر دی ہیں۔ انسان کے حیاتیاتی ارتقاء کے سلسلے میں اہم چیز نطفہ امشاج (Minglad Fluid) ہے جس کا تعلق (Fertilization) کے نظام سے ہے۔ اس کا ذکر قرآن کریم میں متعدد مقامات پر کیا گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ کیا وہ ابتداءً محض منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکا دیا گیا۔ پھر وہ لوتھڑا بنا۔ (القیامۃ۔ 37,38:75)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



اس قرآنی آیت میں (Spermetic Liquid) یا sperms کا ذکر کیا ہے جو تخلیقِ انسانی کا باعث بنتا ہے۔

☆ پس انسان کو غور (وتحقیق) کرنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ قوت سے اچھلنے والے پانی (یعنی قوی اور متحرک مادہ تولید) میں سے پیدا کیا گیا ہے جو پیٹھ اور کولہے کی ہڈیوں کے درمیان (پیڑو کے حلقے میں) سے گزر کر باہر نکلتا ہے۔ (الطارق۔5,7:86)

یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم شان ہے کہ اُس نے انسانی جوہر (sperms) میں انسانی تخلیق کی تمام صلاحیتیں رکھ دی ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ پھر اُس کی نسل کو ایک حقیر پانی کے نطفہ سے پیدا کیا جو اُس کی غذاؤں کا نچوڑ ہے۔ (السجدۃ۔8:32)

آج کی میڈیکل سائنس یہ ثابت کر چکی ہے کہ سیمنز (Semen) انسانی غذاؤں کا نچوڑ ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نظامِ ربوبیت کا ایک اصول یہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس حیاتیاتی خلیے (Fertilized Ovum) کو مزید دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے اس طرح اُنہیں مزید تقسیم کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ تمام مردوں اور عورتوں کی تخلیق اس خلیاتی تقسیم کے نظام کے تحت Ovum میں عمل میں آتی ہے۔ دورِ جدید کی سائنس نے اس نظامِ تقسیم کو (Mitotic Division) سے تعبیر کیا ہے۔ اس سلسلے میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جو تمہاری تخلیق ایک جان (Single LIfe Cell) سے کرتا ہے۔ پھر اُس سے اُس کا جوڑا پیدا کرتا ہے۔ پھر اِن دونوں میں سے بکثرت مردوں اور عورتوں (کی تخلیق) کو پھیلاتا ہے۔ (النساء۔8:4)

جدید سائنس کے مطابق رحِم مادر میں پرورش پانے والا نطفہ رحم کے ساتھ معلق ہو جاتا ہے۔ اُس کے معلق ہونے کی کیفیت کو قرآن کریم میں مندرجہ ذیل مقامات پر علقۃ کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا ہے اُس نے انسان کو (رحِم مادر میں) جونک کی طرح ''معلق وجود'' سے۔ (العلق۔1,2:96)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



یہ وہ قرآنی آیت ہے۔ جو کہ آپ ﷺ پر سب سے پہلے نازل ہوئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے انسانی وجود کی ابتدائی حالت کو جونک سے تشبیہ دی ہے۔ آج انٹرنیٹ پر ایسی ویڈیوز موجود ہیں جس میں انسانی تخلیق کے تمام مراحل دکھائے گئے ہیں۔ آپ یہ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ سب سے پہلے Fertilized Ovum دکھایا جاتا ہے۔ پھر اُسے دو حصے ہوتے دکھائے جاتے ہیں۔ پھر اُس کی مزید تقسیم در تقسیم ہوتی ہے۔ انسان کی ابتدائی حالت ایک جونک جیسی ہوتی ہے۔ اس کے بعد کے تمام مراحل انسان کی پیدائش تک وہی ہیں جو کہ قرآن کریم نے بیان کیے ہیں جن کا آگے ذکر آرہا ہے۔ یہاں قابلِ غور چیز یہ ہے کہ قرآن کریم نے آج سے چودہ سو سال پہلے اُن حقیقتوں کو بیان کیا جب سائنسی تحقیق اور ایمبرالوجی (Embryology) جیسے سائنسی مضامین کا نام ونشان بھی نہ تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ جدید سائنس آج جو تحقیق کر کے چشمِ انسانی کے حجابات اُٹھاتی جا رہی ہے۔ قرآن وہ سب حقیقتیں پہلے ہی بیان کر چکا ہے۔ اس آیت کے بارے میں مشہور پروفیسر ڈاکٹر کیتھ مور کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا تھا کہ جنین کا ابتدائی مرحلہ جونک کی طرح کا کوئی عنصر ہوتا ہے۔ جب لیبارٹری میں جینز کے ابتدائی مرحلے کا تجزیہ کیا اور ایک مائیکرو سکوپ کے ذریعے جونک کی فوٹو کے ساتھ اُس کا موازنہ کیا تو دونوں میں حد درجہ مشابہت پا کر از حد حیران ہوا۔ قرآن کریم میں رحم مادر کے اندر انسانی وجود کی تشکیل اور اُس کے ارتقاء کے مختلف مرحلے بیان کیے گئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ رب کائنات کا نظامِ ربوبیت اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ وطنِ مادر کے اندر بھی جلوہ فرما ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ رحمِ مادر میں بچے کی زندگی کے نقطۂ آغاز سے لے کر اُس کی تکمیل اور تولد کے وقت تک پرورش کا ربانی نظام انسان کو مختلف تدریجی اور ارتقائی مرحلوں میں سے گزر کر یہ ثابت کر دیتا ہے کہ انسانی وجود کی داخلی کائنات ہو یا عالمِ ہست و بود کی خارجی کائنات ہر جگہ اللہ تعالیٰ کا ایک ہی نظامِ ربوبیت یکساں شان ونظم و اصول کے ساتھ کارفرما ہے۔ قرآن کریم کے بیان کردہ مراحلِ ارتقاء کی تصدیق بھی آج کی جدید سائنس کر چکی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔

☆ اور بے شک ہم نے انسان کی تخلیق (کی ابتداء) مٹی کے (کیمیائی اجزا کے) خلاصہ سے کی ہے۔ ہم نے اسے نطفہ (تولیدی قطرہ) بنا کر ایک مضبوط جگہ (رحم مادر) میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



رکھا پھر ہم نے اس نطفہ کو (رحمِ مادر میں) ''معلق وجود'' بنا دیا۔ پھر ہم نے اُس معلق وجود کو ایک (ایسا) لوتھڑا بنا دیا جو دانتوں سے چبایا ہوا لگتا ہے۔ پھر ہم نے اس لوتھڑے سے ہڈیوں کا ڈھانچہ بنایا پھر ہم نے اُن ہڈیوں پر گوشت (اور پٹھے) چڑھائے۔ اور پھر ہم نے اُسے تخلیق کی دوسری صورت میں (بدل کر تدریجاً) نشوونما دی۔ پھر (اُس) اللہ نے (اُسے) بڑھا کر محکم وجود بنا دیا جو سب سے بہتر پیدا فرمانے والا ہے۔ (المومنون۔12,14:23)

مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں انسانی تخلیق و ارتقاء کے مختلف مراحل کا ذکر کیا ہے جن میں سے پہلے کا تعلق اُس کی کیمیائی تشکیل سے ہے۔ اور باقی چھ مراحل کا اُس کے رحمِ مادر کے تشکیلی مراحل سے ہے۔

اس آیتِ قرآنی میں ارشاد تھا کہ پھر اُس معلق وجود کو ایک ایسا لوتھڑا بنا دیا جو دانتوں سے چبایا ہوا لگتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک مشہور پروفیسر ڈاکٹر کیتھ مور جو کہ یونیورسٹی آف ٹورنٹو کینیڈا میں ایمبر الوجی کے پروفیسر کے عہدے پر فائز تھے اُنھوں نے ایک پلاسٹک سیل یعنی نرم پلاسٹک کا ایک ٹکڑا لیا، اُس کو جنین کے ابتدائی مرحلے کی شکل میں تبدیل کیا اور اُس کو اپنے دانتوں کے درمیان چبایا۔ اُس کے بعد اُس نے جنین کے ابتدائی مرحلے کی تصاویر کے ساتھ اُس ٹکڑے کو ملایا اور دانتوں کے نشان ہوبہو اُس کے مشابہہ پائے گئے۔ دانتوں کے نشانات دراصل ریڑھ کی ہڈی کی ابتدائی شکل کے آثار سے مشابہ تھے۔ پروفیسر مارشل جانسن جو کہ امریکہ کے ایک نامور سائنس دان ہیں اور علمِ تشریح الاعضاء کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ ہیں۔ جب اُن سے کہا گیا کہ وہ قرآن کی ان آیات پر تبصرہ کریں جو جنین کے ابتدائی مراحل سے پردہ اُٹھاتی ہیں پروفیسر موصوف نے کہا: شاید محمد (ﷺ) کے پاس طاقتور مائیکروسکوپ ہو۔ جب اُسے یاددہانی کروائی گئی کہ قرآنِ کریم چودہ سو سال پہلے نازل ہوا تھا اور مائیکروسکوپ تو صدیوں بعد ایجاد ہوا ہے۔ پروفیسر نے کہا کہ مجھے اس تصور سے اتفاق کرنا پڑتا ہے کہ محمد (ﷺ) پر قرآن کے نازل ہونے میں خدائی اثرات کا دخل تھا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے تخلیق کے مراحل میں نظامِ سماعت کو نظامِ بصارت اور نظامِ عقل و فہم پر مقدم رکھا ہے۔ اس سلسلے میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ پھر اُسے (اعضائے جسمانی کے تناسب سے) درست کیا۔ اُس نے اپنی طرف سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جان (روح) پھونکی اور تمہارے لیے (سننے اور دیکھنے کو) کان اور آنکھیں بنائیں اور (سوچنے سمجھنے کے لیے) دماغ، مگر تم کم ہی (ان نعمتوں کی اہمیت اور حقیقت کو سمجھتے ہوئے) شکر بجا لاتے ہو۔ (السجدۃ۔9:32)

☆ بے شک ہم نے انسان کو مخلوط نطفے (Mingled Fluid) سے پیدا کیا۔ پھر ہم اُسے مختلف حالتوں میں پلٹتے اور جانچتے ہیں حتیٰ کہ اُسے سننے والا (اور) دیکھنے والا (انسان) بنا دیتے ہیں۔ (الدھر۔2:76)

ان قرآنی آیات میں اللہ تعالیٰ نے صراحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے کہ انسانی ایمبریو (Embryo) کی نشوونما میں انسان کی نظامِ سماعت کو پہلے وجود میں لایا جاتا ہے اور نظامِ بصارت بعد میں تشکیل پاتا ہے۔ قرآن کریم میں بیان کردہ اس تخلیقی عمل کی تائید آج ایمبرائیلوجی کی جدید تحقیق نے کر دی ہے۔

جدید سائنسی ریسرچ کے مطابق شکم مادر میں پلنے والے بچے میں سب سے پہلے سننے کی حس اُجاگر ہوتی ہے۔ 24 ہفتے بعد جنین آواز سن سکتا ہے۔ اس کے بعد دیکھنے کی صلاحیت اُجاگر ہوتی ہے۔ 28 ہفتے بعد جنین دیکھ سکتا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر کیتھ مور اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

> ''کانوں کے اندرونی عضویات آنکھوں کی ابتداء سے پہلے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور پھر دماغ (سمجھنے کی صلاحیت) اُسے ممتاز کرتی ہے۔
> سورۃ السجدہ کی آیت نمبر 9 کا یہ حصہ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ مخصوص حسِ سامعہ، حسِ باصرہ اور حسِ لامسہ بالترتیب نمو پاتے ہیں اور یہی حقیقت ہے۔''

تخلیقِ انسانی کے سلسلہ میں یہ وہ سائنسی حقائق ہیں جنہیں قرآن مجید آج سے چودہ سو سال پہلے منظرِ عام پر لایا۔ اور آج کی جدید سائنس نے اُن کی تصدیق و تائید کر دی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے نظامِ ربوبیت کی عظمتوں اور رفعتوں کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی حقانیت اور نبوتِ محمدی ﷺ کی صداقت و قطعیت کی ایسی عقلی دلیل بھی میسر آتی ہے جس کا کوئی بھی صاحبِ طبعِ سلیم انکار نہیں کر سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بطنِ مادر میں انسان کے حیاتیاتی نشوونما کے یہ مدارج معلوم کرنے کا باقاعدہ سائنسی نظام سب سے پہلے 1941ء میں سٹریٹر (Streeter) نے ایجاد کیا۔ جو بعد ازاں زیادہ بہتر اور صحیح شکل میں بدلا گیا اور اب اکیسویں صدی کے آغاز تک یہ نظام مرحلہ وار تحقیق کے بعد بھرپور اور مستحکم ہو چکا ہے۔ مگر قرآن مجید کا اسی صحت اور ترتیب کے ساتھ آج سے چودہ صدیاں قبل ان مدارج کو بیان کرنا جس کی تصدیق آج اناٹومی اور ایمبرالوجی کی جدید تحقیقات کے ذریعے ہوئی ہے ایک ناقابلِ انکار معجزہ ہے جسے غیر مسلم دنیا بھی اپنے تمام تر تعصبات کے باوجود تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔

## جنین (Embyro) کی بطنِ مادر میں تین پردوں میں تشکیل

بطنِ مادر میں نظامِ ربوبیت کے محیر العقول کرشموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کی حیاتیاتی تشکیل کے تمام مرحلے ماں کے پیٹ میں تین پردوں کے اندر مکمل فرماتا ہے۔ یہ بچے کی حفاظت کا اس قدر خوشگوار انتظام ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ ”اور تمہیں ماؤں کے پیٹ میں تاریکیوں کے تین پردوں کے اندر ایک حالت کے بعد دوسری حالت میں مرحلہ وار تخلیق کرتا ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب (تدریجاً پرورش فرمانے والا) ہے۔ اُس کی بادشاہی (اندر بھی اور باہر بھی) ہے۔ سو اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پھر تم کہاں بہکے چلے جاتے ہو۔ (الزمر۔6:39)

سترہویں صدی عیسوی میں Leeuwen Hook نے خوردبین (Microscope) ایجاد کی۔ صاف ظاہر ہے اس سے پہلے اندرون بطنِ مادر اُن مخفی حقیقتوں کی صحیح سائنسی تعبیر کسی کو معلوم نہیں ہو سکتی تھی آج سائنس اُن پردوں کی حقیقت بھی منظرِ عام پر لے آئی ہے۔ جس کی رو سے اس امر کی تصدیق ہو چکی ہے کہ واقعی ہی بطنِ مادر میں بچے کے یہ ارتقائی مرحلے تین پردوں میں تکمیل پذیر ہوتے ہیں جنہیں قرآن مجید نے ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ (three veils of darkenss) کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔ اُن پردوں کے نام یہ ہیں۔

1. Interior abdominal wall
2. Uterine wall
3. Amnio-choronic membrance

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



انسانی جسم کی حیاتیاتی تشکیل میں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے لاتعداد مظاہر کارفرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شانِ خلقیت کا نظارہ اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ ایک مکمل انسان کے لیے مطلوبہ تمام صلاحیتوں کا جوہر ایک نطفہ کے اندر پیدا کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ اور اُس نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ پھر اُس (کی بقاء اور ارتقاء کے ہر مرحلے پر اُس کے خواص، افعال، اور صورت الغرض ہر چیز) کو ایک مقررہ انداز سے پر ٹھہرایا ہے۔ (الفرقان۔ 2:25)

جب تک بچہ رحم مادر میں میں اپنے تشکیلی مراحل طے کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا نظامِ ربوبیت اُس کی جملہ ضروریات کی کفالت کے ساتھ ساتھ چار امور کا بڑے احسن رنگ سے انتظام کرتا ہے۔ پہلا تغذیہ۔ (Nourishment) یعنی بچے کی نشوونما کے لیے ہر قسم کا ضروری مواد (خوراک) رحمِ مادر میں فراہم کرتا ہے۔ دوسرے ماں کو پیش آنے والے جسمانی صدمات اور جذبات وغیرہ کے اثر سے بالعموم اُس کی حفاظت کی جاتی ہے تاکہ اُسے چوٹ نہ آئے۔ تیسرے اُس کی رحم مادر میں مناسب حال ضروری نقل وحرکت کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ چوتھے۔ طبی ضرویات کے مطابق رحم مادر میں بچے کو مطلوبہ حرارت مہیا ہوتی رہتی ہے۔ یہاں قابلِ غور بات یہ ہے اُن لوگوں کے لیے جو اللہ کو نہیں مانتے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی باقاعدہ منصوبہ بندی کے بغیر یہ سب کچھ ایک نظم وترتیب کے ساتھ کیسے ممکن ہے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# ہماری پیدائش سے پہلے ہم پر اللہ تعالیٰ کے احسانات

رحم مادر میں انسان کی تخلیق بھی قدرت کا عقل کو ششدر کر دینے والا معجزہ ہے۔ مختصراً یہ کہ ماں اور باپ کے تیئس تیئس کروموسومز کے ملاپ سے ایک نیا خلیہ وجود میں آتا ہے۔ ایک نئی زندگی کی ابتداء' ایک نئے انسان کے عدم سے وجود میں آنے کا آغاز۔ یہ نیا خلیہ وجود میں آتے ہی اپنی جیسی کا پیاں بنانا شروع کر دیتا ہے۔ ایک سے دو' دو سے چار' پھر آٹھ' سولہ' بتیس' چونسٹھ۔ اس طرح نو ماہ یا اس سے کم مدت میں ایک مکمل نیا انسان وجود میں آ جاتا ہے۔ یہ ننھا منا انسان پچاس ٹریلین 50000000000000000000 خلیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔

ہر خلیے کے اندر قدرت کا ایک حیران کن معجزہ اس کا DNA ہوتا ہے۔ یہ Deoxy Nucleic Acid کا مخفف ہے۔ DNA خلیے میں ایک دوسرے پر لپٹی ہوئی دو ڈوریوں کی مانند ہوتا ہے۔ بچے کے مستقبل کے لامحدود امکانات' ناقابل شمار اطلاعات' معلومات اور پروگرام' اسی ڈی این اے میں اسٹور ہوتے ہیں۔ مثلاً بیماریاں۔ مزاج' کردار' خصوصیات' ماں' باپ' نانا' نانی اور دادا دادی کی جانب سے ملنے والی خصوصیات۔ قد و قامت' جلد' بالوں اور آنکھوں کا رنگ' یہ معلومات و پروگرام کوڈز کی شکل میں ڈی این اے میں موجود ہوتے ہیں۔

بچے کے جسم میں اعضاء کی تیاری' بناوٹ' تعمیر' تنصیب' کارکردگی' کوالٹی' نشوونما کی رفتار' ٹوٹ پھوٹ کی صورت میں مرمت' بیماریوں کی صورت میں جسم کی دفاعی صلاحیت' سب تفصیلات ہر خلیے کے DNA میں موجود ہوتی ہے مثلاً جسم کا سب سے اہم کیمیکل پلانٹ یعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جگر کس طرح ڈیزائن ہوگا۔ یہ کب مکمل ہوگا جسم کے کس حصہ میں لگے گا اور کب کام شروع کرے گا۔ اس کی تعمیر کے لیے کس قسم کا خام مال درکار ہوگا۔ یہ خام مال کہاں سے اور کس طرح حاصل کیا جائے گا' یہ سارا پروگرام اور اس کا بلو پرنٹ یعنی نقشہ DNA میں موجود ہوتا ہے۔ DNA کو آپ آرکیٹیکٹ سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ جس کا کام عمارت کی تعمیر سے پہلے عمارت کا نقشہ یا بلیو پرنٹ تیار کرنا ہوتا ہے۔

خلیے میں انجینئر کا کام RNA یعنی Ribo nucleic acid سرانجام دیتا ہے۔ RNA کوڈز کی شکل میں DNA پر موجود بلیو پرنٹ کو پڑھتا ہے اور DNA کی زیر نگرانی تعمیر کا ابتدائی کام شروع کرتا ہے۔ مثلاً سب سے پہلے وہ ایک پروٹین کی تیاری شروع کر دیتا ہے۔ اس مقصد کے لیے اسے امائنو ایسڈ کے مختلف اجزاء کو جمع کرنا ہوتا ہے۔

RNA کے ماتحت ایک خلیے میں چھ سو اینزائمز کام کرتے ہیں۔ یہ اینزائمز یعنی خامرے خلئے کے کیمیا دان کہلاتے ہیں۔ یہ خود تبدیل ہوئے بغیر غذائی اجزاء میں ایسی کیمیائی تبدیلیاں پیدا کرتے ہیں کہ وہ غذا انسانی جسم کا حصہ بن جاتی ہے۔ مثلاً ماں نے اگر مچھلی کا ٹکڑا کھایا ہے تو اینزائمز اس ٹکڑے سے پروٹین حاصل کر لیتے ہیں۔ پھر وہ اس پروٹین میں امائنو ایسڈ کی ترتیب بدل کر انہیں دوسری ترتیب میں منظم کر دیتے ہیں۔ ترتیب کی اس تبدیلی سے مچھلی کا گوشت انسانی گوشت بن جاتا ہے۔ یہ پروٹین ممکن ہے بچے کے دل کا پٹھا بننے میں استعمال ہو یا انگشت شہادت کو حرکت کے قابل بنانے والے پٹھے میں کام آئے۔ لیکن یہ جہاں بھی استعمال ہو گی DNA کے نقشے اور پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق RNA کے احکامات کے تحت استعمال ہو گی۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ ''وہی تو وہ اللہ ہے جو ماں کے پیٹ میں تمہاری صورت جیسی چاہتا ہے بناتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی ہر چیز پر) غالب اور دانا (مطلق) ہے۔ (آل عمران۔6:3)

رحم مادر میں قدرت کا ایک اور عجوبہ پلاسینٹا (Placinta) نامی ٹشو ہے۔ یہ ٹشو جسم کے باقی تمام ٹشوز سے کہیں زیادہ پیچیدہ' پراسرار اور حیران کن خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ جیسے ہی رحم مادر میں بچے کی تخلیق کی ابتداء ہوتی ہے تو یہ ٹشو فوراً کام شروع کر دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



متحرک ہونے کے بعد اس کا وزن دو پونڈ' رنگ سرخ اور سائز سات انچ کے قریب ہو جاتا ہے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ جب تک نوزائیدہ بچہ رحم مادر میں رہتا ہے اس وقت تک یہ ٹشو بچے کے لیے وہ تمام پیچیدہ کام سرانجام دیتا ہے جو انسان کے پھیپھڑے' جگر' گردے' معدہ اور آنتیں انجام دیتی ہیں۔

## پیدائش سے پہلے غذا کی فراہمی

بچے تک رزق کی فراہمی ایک پائپ لائن کے ذریعے ہوتی ہے۔ یہ پائپ لائن پانچ انچ سے لے کر چار فٹ تک لمبی ہو سکتی ہے۔ اسے آنول نال کہا جاتا ہے۔ آنول نال دو شریانوں (Aeteries) اور ایک درید Vein پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ درید ماں کے خون میں موجود زندگی بخش اجزاء مثلاً وٹامنز' آکسیجن' معدنیات' کاربوہائیڈریٹس' اور امائنو ایسڈ وغیرہ کو بچے تک پہنچاتی ہے۔ بچے کا جسم ان اجزاء کو استعمال کرتا ہے اور ان کا فضلہ شریانوں کے ذریعے بچے کے جسم سے نکل کر پلاسینٹا نامی ٹشو میں چلا جاتا ہے جہاں سے یہ ماں کے خون میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ بعد میں ماں کا جگر' گردے' پھیپھڑے اس فضلے کے مختلف اجزاء کو مختلف انداز سے ماں کے جسم سے خارج کر دیتے ہیں۔

بچہ اگرچہ اس تمام عرصے میں ماں کے خون ہی کے ذریعے زندہ رہتا ہے لیکن حیرت ناک بات یہ ہے کہ بچے کا خون' ماں کے خون میں شامل نہیں ہو پاتا۔ اگر ماں اور بچے کا خون ایک دوسرے میں شامل ہو جائے تو یہ حادثہ ماں اور بچے دونوں کے لیے جان لیوا ثابت ہو گا۔ بچے کی پیدائش کے بعد یہ ٹشو اپنے اصلی سائز اور شکل میں واپس آ جاتا ہے۔

ماں کے پیٹ میں آرام سے رہنے والا بچہ دھیرے دھیرے روپ بدلتا رہتا ہے۔ باہر کی دنیا میں موجود غذائیں موجود ہوتی ہیں۔ ان کا لطیف ترین جزو ماں کے ذریعے بے مانگے اس تک پہنچتا رہتا ہے۔ پیدائش کا وقت قریب آتا ہے تو سارے خاندان والے جمع ہو جاتے ہیں اور چھوٹے بڑے سب اس کے استقبال کی تیاریاں کرنے لگتے ہیں۔ بہترین اسپتال' تجربہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کار ڈاکٹرز' آرام دہ سواری' جدید ترین آلات' دوائیں' لباس' روشنی' دھوپ' مناسب گرمی اور سردی' محفوظ گھر' دیکھ بھال کرنے والے' خیال رکھنے والے' سب کے سب پہلے ہی سے موجود ہوتے ہیں۔

بچہ دنیا میں آتا ہے تو دنیا کی سب سے نایاب غذا اس کے لیے پہلے سے موجود ہوتی ہے جو ماں کی محبت کی گرمی سے ہمیشہ تازہ بہ تازہ رہتی ہے۔ وہ ایک VIP کی مانند دنیا میں آتا ہے۔ ہر معاملے میں اسے ترجیح دی جاتی ہے۔ اس کی ڈیمانڈ پوری کی جاتی ہے۔ پیدائش کے وقت بے شمار نعمتیں اس میں بلٹ ان ہوتی ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں۔

غذا حاصل کرنے اور اسے استعمال کرنے کی صلاحیت۔ اپنی طرف متوجہ کرنے کی صلاحیت' دل' دماغ' عقل' یادداشت' نسیان (بھول جانے کی صلاحیت) کھوپڑی' آنکھ' پلکیں' ناک' کان' ہونٹ' زبان میں ذائقوں کی پہچاننے کی صلاحیت' دانت جو بعد میں ظاہر ہوتے ہیں' چہرہ' رخسار' ٹھوڑی' گلا' غذا کی نالی' سانس کی نالی' سینہ' معدہ' آنتیں' پیٹ' بازو' کہنی' پنجہ' انگلیاں' ہتھیلیاں' ناخن' رانیں' کولہے' پنڈلیاں' پاؤں' تلوا' ایڑیاں' گردن' ریڑھ کی ہڈی' پھیپھڑے' پسلیاں' جگر' تلی' اعضائے تولید' گردے' مثانہ' جسم کا ڈھانچہ' گوشت' چربی' کھال' بے شمار شریانیں' اعصاب' وریدیں' جسم کے مسامات' جسم کے درجہ حرارت کو کم یا زیادہ کرنے کی صلاحیت' نیند کا پراسرار نظام جو پورے جسم کو نئی زندگی عطا کرتا ہے' خون کا نظام' ہڈیوں کا گودا' سننے بولنے سونگھنے' تکلیف اور راحت کو محسوس کرنے کی صلاحیت' خاندانی اثرات' نیک و بد میں تمیز کرنے کی صلاحیت' شعور' لاشعور' حرام مغز' کروڑوں خلیے بیک وقت تیار کرنے کی صلاحیت' بیماریوں سے مدافعت کا نظام' سفید خلیے' ایک مخصوص تناسب کے ساتھ بہت سے کیمیکلز' معدنیات' خاص وولٹیج کی برقی طاقت' تمام انسانی جسم کے درمیان پیغام رسانی کا مرکزی نظام جو دماغ کو فوری اطلاعات فراہم کرتا ہے۔ کھوپڑی سے پاؤں کے تلوں تک دوران خون گردش کو جاری رکھنے کا نظام' نظام ہاضمہ' نظام تنفس' ہارمونز اور ان سب سے بڑھ کر روح جو امر ربی ہے۔

ہمارے جسم میں اللہ رب العالمین نے اس قدر نعمتیں عطا کی ہیں کہ سائنس و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ٹیکنالوجی کے اس دور میں بھی کوئی سپر کمپیوٹر ان تمام نعمتوں کو شمار نہیں کر سکتا۔ ان میں سے ہر عضو، ہر حصے، ہر صلاحیت کے بارے میں الگ الگ لاکھوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور لکھی جاتی رہیں گی۔ ان نعمتوں کی تعداد اتنی وافر ہے کہ دنیا کا ذہین ترین انسان بھی اپنی صلاحیتوں کا شاید دس فیصد ہی پورے طریقے سے استعمال کر سکا ہے۔

مثل مشہور ہے کہ آنکھیں ہزار نعمت ہیں۔ آنکھوں کی اہمیت کا کسی نابینا سے پوچھیں۔ آنکھیں بھی اللہ تعالیٰ کا ایک معجزہ ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے۔ ''وہی تو (مہربان مالک) ہے جس نے تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل پیدا کیے مگر تم تو ہو ہی بہت کم شکر ادا کرنے والے۔'' (المومنون۔78:23)

ماہرین نے جب انسانی آنکھ کے مختلف حصوں کو الیکٹران مائکرو اسکوپ سے دیکھا تو قدرت کے اس روشن معجزے کو دیکھ کر ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ صرف ایک آنکھ کے اعصاب میں کروڑوں حساس الیکٹریکل کنکشن موجود ہوتے ہیں جو روشنی کے پندرہ لاکھ پیغامات کو بہ یک وقت باہر کی دنیا سے وصول کر کے دماغ تک پہنچا سکتے ہیں۔ آنکھ کا عقبی پردہ جسے ریٹینا (Retina) کہا جاتا ہے، اس کا سائز ایک اسکوائر انچ سے بھی کم ہے لیکن مختصری جگہ میں روشنی کے پیغامات کو محسوس کرنے والے تیرہ کروڑ ستر لاکھ خلیے (Cell) کام کرتے ہیں۔

رات کے اندھیرے میں جیسے ہی ایک جگنو چمکتا ہے تو دیکھنے والے کی آنکھوں کے اندر فوراً ایک پیچیدہ برقی کیمیائی (Electro Chemical) عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اس عمل میں دونوں آنکھوں کے پردے، ریٹینا کے چھبیس کروڑ راڈ کی شکل کے خلیے حصہ لیتے ہیں۔ جگنو کی مدھم سی روشنی کو محسوس کر کے یہ خلیے اپنے اندر کیمیائی تبدیلیاں پیدا کرتے ہیں۔ اس کیمیائی عمل کے نتیجے میں خلیوں سے ایک بہت ہلکی (وولٹ کا کئی کروڑواں حصہ) برقی رو پیدا ہوتی ہے۔ یہ برقی رو آنکھ اور دماغ کے درمیان موجود آپٹک نرو اس برقی سگنل کو تین سو میل فی گھنٹے کی رفتار سے دماغ تک پہنچا دیتی ہے۔ دماغ اس سگنل کو ڈی کوڈ کرنے کے بعد اپنا فیصلہ صادر کر دیتا ہے کہ نظر آنے والی شے ایک جگنو ہے۔ اس کے ساتھ ہی جگنو سے متعلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پہلے سے حاصل شدہ معلومات بھی فلیش Flash کر دی جاتی ہے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ یہ پیچیدہ برقی کیمیائی Elecrto chemical عمل ایک سیکنڈ کے 002. ویں حصے میں مکمل ہو جاتا ہے۔

ہماری آنکھیں ہر وقت ایک مخصوص سیال مادے لائی سوزائم (Lysozyme) میں تیرتی رہتی ہیں۔ جتنی بار ہم پلکیں جھپکتے ہیں' آنکھوں کے پپوٹے' کار کے وائی پرز کی طرح آنکھوں کو صاف کرتے رہتے ہیں۔ آنکھ کی طرف کوئی معمولی سی شے بھی آ رہی ہو تو ہماری پلکیں ایک خودکار نظام کے تحت پہلے ہی بند ہو جاتی ہیں۔ بہت ہی باریک مٹی کے اجزاء یا مختلف جراثیم جو آنکھ کے بیرونی حصے تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں' آنکھوں میں موجود اینٹی سیپٹک رقیق مادہ لائی سوزائم فوراً ہی ان جراثیم کو موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# جسمِ انسانی کے پُراسرار عجائبات

جسمِ انسانی کے پُراسرار عجائبات ہیں اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ پوری کائنات انسان کے اندر ہے۔ جس طرح کائنات میں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اسی طرح جسمِ انسانی میں بھی اللہ تعالیٰ کی بے شمار حیران کن نشانیاں ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

☆ عنقریب ہم دکھائیں گے انہیں ہم اپنی نشانیاں۔ کائنات میں بھی اور اُن کے (اپنے وجودوں کے) اندر بھی۔ یہاں تک کہ اُن کے سامنے کھل کر آ جائے گی یہ بات کہ یہ کتاب (قرآنِ کریم) حق ہے۔ کیا یہ بات کافی نہیں کہ تیرا ربّ ہر چیز کا شاہد ہے۔ (حٰمٓ السجدہ۔ 53:41)

اس قرآنی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنی نشانیاں کائنات میں بھی اور اُن کے وجودوں کے اندر بھی دکھاؤں گا۔ کائنات کے اسرار کے بارے میں پچھلے باب میں آپ پڑھ چکے ہیں اب یہاں جسمِ انسانی کے عجیب و غریب عجائبات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ باہر سے انسانی جسم دیکھنے میں سادہ سا محسوس ہوتا ہے مگر اس کے اندر ایک پوری کائنات چھپی ہوئی ہے۔ یوں تو پورا جسم ایک قدرتی نظام کا پابند ہے مگر ہر عضو کا اپنا باقاعدہ اور واضح نظام بھی ہے۔ جسم میں موجود تمام نظام نہایت ہی حیرت انگیز طریقے سے ایک دوسرے کے ساتھ مربوط بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم میں ''چیک اینڈ بیلنس'' کا ایک ایسا پُراسرار نظام قائم کر رکھا ہے جو ہر لمحے ہمیں بہت سے خطرات سے بچاتا رہتا ہے۔ جسمِ انسانی کا اگر گہرائی کے ساتھ مطالعہ کیا جائے تو انسان کی حیرانگیاں بڑھتی ہی چلی جاتی ہیں۔ اور اس پر کئی کتابیں لکھی جاسکتی ہیں۔ یہاں پر انتہائی مختصر طور پر جسمِ انسانی کے چند عجائبات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## انسانی جسم میں ہارمونز کا حیران کن کردار

ہمارے جسم میں دو قسم کے غدود (Glands) پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ ہیں جن سے نکلنے والی رطوبت چھوٹی چھوٹی نالیوں کے ذریعے اپنی منزلِ مقصود پر پہنچتی ہے۔ مثال کے طور پر ہمارے منہ میں ایسے غدود ہیں جو ہر وقت لعابِ دہن پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اگر یہ لعابِ دہن پیدا نہ کریں تو ہمارا منہ خشک ہو جائے۔ ایسے میں ہم نہ بات چیت کرنے کے قابل رہتے ہیں اور نہ ہی خوراک کا نوالہ نگل سکتے ہیں۔ اسی طرح آنکھوں میں بھی ایسے غدود (Glands) ہیں جو آنسو بناتے ہیں۔ دوسری قسم کے غدود بغیر نالی کے (Duchless Glands) کہا جاتا ہے۔ ان کی بنائی ہوئی رطوبت کسی نالی کے بغیر جسم کے مختلف اعضاء یا حصوں تک پہنچتی ہے۔ ان کی رطوبت براہ راست خون میں شامل ہو جاتی ہے اور اس کے ذریعے اپنی مطلوبہ منزل پر پہنچ جاتی ہے۔ اس رطوبت کو ہارمون کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر انسولین لبلبے (Pancreas) میں بنتی ہے اور یہ ہمارے خون میں شوگر کو ایک خاص سطح پر رکھتی ہے۔ اگر شوگر کی مقدار بڑھ جائے تو لبلبہ زیادہ انسولین پیدا کر کے شوگر کو ٹھیک سطح پر لے آتا ہے۔ کچھ ہارمونز کی وجہ سے مرد کے چہرے پر بال اُگتے ہیں اور ان کی آواز بدل کر مردانہ ہو جاتی ہے اور ہارمون کی ہی وجہ سے ایک مرد، ایک مرد اور عورت، ایک عورت نظر آتی ہے۔ ان ہارمونز پر ہماری صحت کا ہی نہیں بلکہ ہماری بقا کا دارومدار بھی ہے۔ مختلف گلینڈز کا انتہائی مختصر طور پر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

جسمِ انسانی میں مختلف گلینڈز پائے جاتے ہیں جن میں سے مختلف قسم کی رطوبتیں (secresaions) نکلتی ہیں جو کہ ہماری صحت کو برقرار رکھنے کے لیے اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔ یہاں مختصر طور پر تین گلینڈز کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1۔ پیچوٹری گلینڈز (Pituitary Gland)

2۔ ہائپوتھلامس گلینڈ (Hypothalamus Gland)

3۔ تھائی رائیڈ گلینڈ (Thyroid Gland)

ہمارے جسم میں مختلف گلینڈز انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان گلینڈز میں ایک چھوٹا سا کیمیکل پلانٹ موجود ہے۔ یہ کیمیکل پلانٹ آپ کے دورانِ خون کے ذریعے اپنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مطلوبہ خام مال حاصل کر کے اُسے ہارمونز میں تبدیل کرتا ہے۔ مثلاً ذرا سی آیوڈین کی کمی بیشی بوڑھے آدمی کو صحت منداور پُر جوش بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے اور نوجوانوں کو بیمار اور سست بنا سکتی ہے۔ ان غدود کے انضائم ہارمونز کے مالیکیولز (نادیدہ ذرّات) کو آپ کے خون میں موجود پروٹین میں شامل کر دیتے ہیں تاکہ یہ جادوئی ذرّات پلک جھپکنے کی سی مدت میں دورانِ خون کے ساتھ سفر کرتے ہوئے جسم کی پچھتر ہزار میل لمبی رگوں/شریانوں اور خون کی ایک ایک نالی سے گزر کر جسم کے کھربہا کھرب خلیوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ اضافی طاقت صرف اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب اُس کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً اگر آپ سو رہے ہیں تو آپ کی توانائی کی ضروریات محدود ہوتی ہیں۔ کھڑے ہوئے آدمی کو بیٹھے ہوئے کی نسبت اور چلنے والے کو کھڑے ہوئے کے مقابلے میں زیادہ توانائی درکار ہوتی ہے۔ ہائپو تھیلامس گلینڈ (Hypothalamus Gland) کا انتہائی حساس اطلاعاتی نیٹ ورک جسم کے طول و عرض کے چپے چپے پر پھیلا ہوا ہے جو اسے یہ اطلاعات فراہم کرتا ہے کہ جسم کے فلاں حصے کو اس قدر توانائی کی فوری ضرورت ہے۔ ان اطلاعات کے موصول ہوتے ہی ہائپو تھیلامس گلینڈ (Hypothalamus Gland) اپنے نیچے موجود ماسٹر گلینڈ یعنی پیچوٹری گلینڈ (Pituitary Gland) کو کیمیائی پیغام (ہارمون) جاری کرتا ہے۔ پیچوٹری گلینڈ فوراً ہی تھائیوٹروپن (Thyrotropin) نامی ہارمون خون میں شامل کر دیتا ہے۔ اور یہ ہارمون مطلوبہ جگہ پر پہنچ جاتا ہے۔ اور اس گلینڈ کے لیے یہ واضح پیغام ہوتا ہے کہ وہ فوراً اضافی توانائی کی فراہمی کے انتظامات کرے۔

## پیچوٹری گلینڈ (Pituitary Gland)

اللہ رب العالمین کا یہ حیران کن معجزہ آپ کے دماغ کے اندر موجود ہے جسم کی عظیم مملکت کے زیادہ تر نظاموں کو رواں دواں رکھنا اسی کی ذمے داری ہے۔ جسم کے ان پُراسرار و پیچیدہ نظاموں کو کنٹرول کرنا آسان کام نہیں۔ اگر انسان اللہ کے اس معجزے کا متبادل تیار کرنا چاہے تو اس کے لیے ماہرین کی ایک بڑی ٹیم' پندرہ ایکڑ' زمین پر کارخانوں کی تعمیر' بے شمار آلات' لاتعداد کیمیکلز' اور دواؤں کی ضرورت ہوگی۔ اس اہتمام کے ساتھ کہ یہ تمام سہولتیں انسان کو ساری زندگی ہر لمحے دستیاب رہیں۔ یہ انتظامات صرف ایک انسان کو زندہ رکھنے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



لیے کرنا پڑیں گے۔ احسن الخالقین کا شاہکار یہ غدود بہ مشکل مٹر کے دانے کی سی جسامت کا حامل ہوتا ہے۔ اس کا وزن ایک اونس کے پچاسویں حصے کے برابر اور اس کا وجود پچاسی فی صد پانی پر مشتمل ہوتا ہے۔

ایک عرصے تک سائنسدان اس غدود کی اہمیت و افادیت سے لاعلم رہے کیونکہ یہ غدود جو ہارمونز جاری کرتا تھا۔ ان کی مقدار اتنی قلیل تھی کہ بعد میں ایجاد ہونے والے جدید آلات کے بغیر انہیں دیکھنا ممکن نہیں تھا۔ ایک دن میں یہ غدود جسم کے تمام افعال کو برقرار رکھنے کے لیے جو ہارمونز جاری کرتا ہے ان کی کل مقدار ایک گرام کے دس لاکھویں حصے کے برابر ہوتی ہے۔

اس غدود کو ماسٹر گلینڈ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ جسم کے تمام غدود اسی کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔ انسان کی پوری زندگی کو کنٹرول کرنے کے لیے قدرت نے اس غدود میں آٹھ پر اسرار ہارمونز بنانے کی صلاحیت عطا کی ہے۔ یہ آٹھ ہارمونز بچے کی پیدائش‘ جسم کی نگہداشت‘ نئی کھال کی فراہمی‘ جنسی معاملات میں مختلف اعضاء کی مناسب نشونما‘ ہڈیوں کی تیاری‘ دل کی دھڑکن‘ پھیپھڑوں کی کارکردگی‘ دوران خون بیماریوں سے بچاؤ‘ گردوں کی کارکردگی‘ غرض تمام پراسرار پیچیدہ کاموں کو معمول کے مطابق سرانجام دینے میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ ان میں سے دو ہارمون ہر وقت پیچوٹری گلینڈ میں تیار حالت میں رہتے ہیں جبکہ باقی چھ ہارمونز بہ وقت ضرورت سیکنڈوں میں تیار ہو کر ہدف تک پہنچ جاتے ہیں۔

ان ہارمونز کی مقدار میں ذرا سی کمی بیشی بڑے مسائل پیدا کرسکتی ہے۔ مثلاً ان کی مقدار میں اضافہ‘ انسان کو چند ہی دنوں میں کسی حیوان کی صورت میں مسخ کرسکتا ہے۔ ایسی صورت میں انسان کے ہاتھوں‘ پیروں اور جبڑے کی ہڈیاں غیر معمولی طور پر بڑھنا شروع ہو جاتی ہیں۔ جبڑا کسی درندے کے جبڑے سے مشابہ ہوسکتا ہے۔ ان حادثات کے امکانات ہر وقت موجود رہتے ہیں لیکن اللہ رب کریم نے پیچوٹری گلینڈ کے اندر ایک نادیدہ خودکار نظام پیدا کیا ہے جو اس طرح کے حادثات کو کنٹرول کرتا ہے۔ یہ خودکار نظام کس طرح اور کہاں سے کنٹرول کیا جاتا ہے اس کے بارے میں سائنس ابھی کچھ جاننے سے قاصر ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



## ہائپوتھیلامس گلینڈ (Hypothalamus Gland)

آپ کے لیے اللہ رب العالمین کا یہ انمول تحفہ' اس کی شان خلاقیت کا انوکھا عجوبہ جس کا سائز ایک چھوٹے ٹماٹر کے برابر ہے۔ یہ آپ کے دماغ میں سر کے بیچوں بیچ واقع ہے۔ اسے آپ جسم کا مرکزی کنٹرول روم بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس کی سب سے اہم ذمے داری آپ کے جسم کے اندر توازن و اعتدال کو قائم رکھنا ہے۔ اس مقصد کے لیے یہ غدود آپ کی پیدائش سے بھی پہلے سے چوبیس گھنٹے آن ڈیوٹی رہتا ہے۔

سائنس ابھی تک اس غدود کی مکمل کارکردگی جاننے میں ناکام ہے۔ اس غدود ہی کی وجہ سے آپ کو معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ بھوکے ہیں۔ آپ کو پیاس لگ رہی ہے۔ آپ سردی محسوس کر رہے ہیں۔ آپ کے اردگرد کی فضا گرم ہو رہی ہے۔ حتیٰ کہ جب آپ کو غصہ آئے' صدمے سے دوچار ہوں' خوشی محسوس کریں' افسوسناک خبر سنیں یا آپ پر خوف طاری ہو تو ایسے تمام مواقع پر آپ کا عمل اور ردعمل اور اس کی صلاحیت کی فراہمی اس غدود ہی کے ذریعے ممکن ہے۔ غذا کو جزو بدن بنانے کا نظام' ہارمونز کا نظام' جسم کی نشوونما' جنس اور اعضائے تولید کے معاملات' جسم کے درجہ حرارت کا کنٹرول' اس غدود کی مدد کے بغیر یہ سارے زندگی بخش' حیات آفریں' پراسرار پیچیدہ سسٹمز کام نہیں کر سکتے۔

آپ روزانہ کھانا کھاتے ہیں لیکن اگر یہ غدود کام کرنا بند کر دے تو لذیذ ترین کھانے آپ کے لیے گھاس پھونس کی طرح بے وقعت ہو کر رہ جائیں۔ کھانے کے وقت ذرا پہلے جسم کے مختلف حصوں کی جانب سے لحہ بہ لحہ ہزاروں اقسام کے سگنلز' تازہ ترین اطلاعات اور بے شمار معلومات اس غدود کے مواصلاتی نظام پر موصول ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ مثلاً گوڈز کی شکل میں یہ اطلاع آتی ہے کہ خون میں شکر کی مقدار گر رہی ہے۔ دوسری طرف سے یہ معلومات موصول ہوتی ہیں کہ توانائی کے بحران کے سبب کمزوری اور تھکن کے ہلکے ہلکے اثرات پٹھوں پر حملہ آور ہونے والے ہیں۔ اس سے پہلے کہ توانائی کا بحران شدت اختیار کر جائے' ہائی پوتھیلمس گلینڈ متعلقہ غدود اور اعضاء کو اس صورت حال سے نمٹنے کے لیے ہدایت جاری کرنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ ہدایات وہ اپنے ایک ہارمون کے ذریعے فراہم کرتا ہے۔ دوران خون کے ذریعے سفر کرتا ہوا یہ ہارمون جسم کے ہزاروں میل لمبی خون کی نالیوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ذریعے سیکنڈوں میں تمام اعضاء اور غدود اپنے اپنے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ منہ' زبان' گلے' اور غذا کی نالی اور معدے میں کھانے کے ہضم کرنے میں مدد فراہم کرنے والی رطوبت پیدا ہونے لگتی ہے۔ زبان اور منہ کے ذائقہ محسوس کرنے والے ابھاروں کی حساسیت بڑھ جاتی ہے۔اب گرم روٹی کی سوندھی خوشبو یا سالن کی ہلکی سی مہک سے بھی آپ کے منہ میں پانی بھر آتا ہے اور آپ کھانا کھانے کے لیے بے چین ہو جاتے ہیں۔

اسی غدود کی وجہ سے آپ کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اب پیٹ بھر گیا اور کھانا بند کر دینا چاہیے۔ اگر اس غدود میں خرابی پیدا ہو جائے تو آپ کھاتے کھاتے تھک جائیں لیکن کبھی سیری محسوس نہ کر سکیں یا اس کے برعکس آپ کو بھوک ہی نہ لگے اور ہر طرح کی غذا آپ کے لیے بے کار ہو کر رہ جائے۔ بھوک لگنے اور پیٹ بھرنے کے عمل کے دوران شاید ہی کوئی شخص ہو جو اللہ رب العالمین کی ان نعمتوں کا احساس کرتا ہو جو ان کاموں کے لیے اللہ نے جسم کے اندر پیدا کی ہیں۔ انسان تو ان نعمتوں کا بھی شکر ادا نہیں کرتا جو روٹی' سالن اور پانی کی شکل میں اس کی نگاہوں کے سامنے ہوتی ہیں۔

## تھائی رائیڈ گلینڈ (Thyroid Glands)

اللہ رب العالمین کا عطا کردہ یہ نادر و نایاب تحفہ آپ کی سانس کی نالی کے دونوں جانب نرخرے کی ہڈی کے نیچے موجود ہے۔ اس غدود کا کام جسم کی اس عظیم دنیا (عالم اکبر) کو توانائی فراہم کرنا ہے۔ یہ توانائی جسم کے ساٹھ ٹریلین خلیوں میں موجود ساٹھ ہزار ٹریلین توانائی گھروں Mitochondria کو کنٹرول کرتا ہے۔

زندگی کے تمام افعال و حرکات کے لیے توانائی کی ضرورت پڑتی ہے۔ حتیٰ کہ خواب دیکھنے کے لیے بھی توانائی کی مخصوص مقدار درکار ہوتی ہے۔ توانائی کی فراہمی کا یہ پیچیدہ و پر اسرار کام تھائی رائیڈ ہی کے ذریعے انجام پاتا ہے۔ یہ توانائی فوری طور پر تیار کر کے ٹھیک اسی مقدار میں فراہم کی جاتی ہے۔ جتنی مقدار درکار ہوتی ہے۔ مثلاً جب آپ اخروٹ یا بادام کو توڑنے کے لیے داڑھوں میں رکھتے ہیں تو داڑھوں کا مواصلاتی نظام توانائی ضرورت کا اندازہ کر کے اس کی اطلاع دماغ میں موجود ہائی پو تھیلمس گلینڈ کو فراہم کرتا ہے۔ ہائی پو تھیلمس گلینڈ فراہم کی جانے والی توانائی کی مقدار کا تعین کرتا ہے اور پیچوٹری گلینڈ کو سگنلز روانہ کرنا شروع کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دیتا ہے۔

ان سگنلز کو وصول کر کے پچوٹری گلینڈ فوراً ہی تھائی روٹر پن نامی ہارمون خون میں شامل کر دیتا ہے۔ یہ ہارمون پلک جھپکنے سے بھی کم مدت میں سیدھا آپ کی گردن میں موجود تھائی رائیڈ گلینڈ میں پہنچ جاتا ہے۔ اس حکم کے ملتے ہی تھائی رائیڈ گلینڈ ایک مخصوص ہارمون کے ذریعے جسم کے ذریعے ٹریلین خلیوں کو یہ احکامات جاری کرتا ہے کہ ہر خلیہ اپنے اپنے اندر ہزار ہا توانائی گھروں کو آن کر دے تا کہ اخروٹ یا بادام توڑنے کے لیے داڑھوں کی مطلوبہ طاقت فراہم کی جا سکے۔ اس کے ساتھ ہی ساٹھ ہزار ٹریلین ننھے منے توانائی گھر توانائی کی پیداوار شروع کر دیتے ہیں اور آپ اخروٹ یا بادام کو داڑھ سے دبا کر توڑ دیتے ہیں۔

آپ کو اس بات کا علم ہی نہیں ہو پاتا کہ بادام توڑنے کے لیے یہ طاقت مواصلات کے کتنے پیچیدہ نظام اور توانائی گھروں کے کتنے بڑے نیٹ ورک کے ذریعے آپ کو فراہم کی گئی ہے۔ آپ تصور ہی نہیں کر سکتے بادام توڑنے کے اس عمل میں کتنے خلیوں، اعضاء، غدود، اعصاب، ہارمونز، کیمیکلز، غذائی اجزاء اور صلاحیتوں نے حصہ لیا۔ اگر اس عظیم الشان سلسلے میں سے کوئی ایک بھی اپنے فرائض سے روگردانی کرتا تو بادام یا اخروٹ تو کیا سونف کے ایک دانے کو بھی دانتوں سے نہیں دبا سکتے تھے۔ جسم کے تمام افعال اور آپ تمام حرکات کے لیے توانائی درکار ہوتی ہے۔ یہ توانائی ہر مرتبہ اسی طرح فراہم کی جاتی ہے کہ آپ کو اس کا علم ہی نہیں ہو پاتا۔ مثلاً دل کی دھڑکنے، پھیپھڑوں کے پھولنے، پچکنے، ہاتھ پیروں کی حرکت، پپوٹوں کے کھلنے اور بند ہونے، آنکھ کی پتلی کے پھیلنے اور سکڑنے، غرض ہر کام کے لیے توانائی استعمال ہوتی ہے۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ ہم ایک منٹ میں کتنی ہزار مرتبہ اللہ رب العالمین کے اس نادر و نایاب تحفے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تو کیا کبھی ہم اللہ رب العزت کی ان نعمتوں کا شکر بھی ادا کرتے ہیں۔ ہم جیسے لوگوں کو تو ان نعمتوں کا احساس تک نہیں ہے شکر ادا کرنا تو بعد کی بات ہے۔ ہم تو ان سب صلاحیتوں کو اپنا پیدائشی حق سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ رب العالمین ہمیں یہ تمام نعمتیں عطا کرنے پر مجبور نہیں ہے۔ یہ نعمتیں تو اس نے اپنے فضل و احسان کی وجہ سے ہمیں مفت اور بے مانگے عطا کی ہیں۔

تھائی رائیڈ کے بہت سے مریض ہم سب نے دیکھے ہوں گے۔ تھائی رائیڈ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



خرابی پیدا ہو جائے تو پھول جیسا نوزائیدہ بچہ بدشکل بونے کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ اگر یہ غدود معمول سے کم ہارمون جاری کرنا شروع کر دے تو تندرست و توانا آدمی چند ہی ہفتوں میں سستی اور کاہلی اور موٹاپے کا شکار ہو جائے گا۔ اس ہارمون کی مقدار بڑھ جانے کی صورت میں انسانوں' حیوانوں کی طرح ہر لمحے کھاتا رہنے کے باوجود کبھی بھی اپنی بھوک نہ مٹا سکے۔ اتنا کھانے کے باوجود بھی اس کا جسم سوکھ کر کانٹا ہو جائے۔ آنکھیں حلقوں سے باہر نکل آئیں اور وہ آنکھیں بند کرنے پر قادر نہ ہو۔ یہ غدود غیر ضروری توانائی پیدا کرنے لگے تو دل کی دھڑکن انتہائی تیز رفتاری سے بڑھ کر ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے۔

## حیرت انگیز انسانی دفاعی نظام

اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر ایک ایسا حیرت انگیز دفاعی نظام بنا رکھا ہے جو کہ ہمیں ہر آن مختلف بیماریوں سے بچاتا ہے جس طرح ایک بڑے ملک کا دفاعی نظام ہوتا ہے اور اُس کی مختلف سروسز ہوتی ہیں اور دشمن کو تباہ کرنے کے لیے گولہ بارود ہوتا ہے جاسوسی کا نظام ہوتا ہے بالکل اسی طرح انسان کے اندر بھی حیرت انگیز دفاعی نظام موجود ہے۔ مثلاً اگر کوئی بیماری انسانی جسم پر حملہ آور ہوتی ہے تو انسانی جسم میں موجود ایسے خلیے ہوتے ہیں جو کہ بیماری کے بارے میں معلومات دماغ تک پہنچاتے ہیں۔ پھر دماغ سے آگے دوسرے خلیوں تک پیغام پہنچایا جاتا ہے موصول شدہ معلومات کے مطابق وہ فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ بیماری گولی سے ختم ہو گی یا گولے سے۔ اور پھر وہ اس کے مقابلے کے لیے انسانی جسم کیمیکلز بناتا ہے اور اُس بیماری کو شکست دے دیتا ہے اور کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ دشمن بڑا طاقت ور اور خطرناک ہوتا ہے مثلاً کینسر یا ایڈز وغیرہ اور اندرونی انسانی دفاعی نظام کمزور ہوتا ہے اور وہ اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور بیماری انسانی جسم پر غالب آ جاتی ہے۔ قارئین کی دلچسپی کے لیے انسانی دفاعی نظام کے بارے میں انتہائی مختصر طور پر چند معلومات پیش خدمت ہیں۔

اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ آپ کے جسم کے اندر روزانہ ایک جنگ جاری رہتی ہے اس جنگ میں ایک فریق وائرس/ بیکٹیریاز پر مشتمل ہوتا ہے جو آپ کے جسم کے اندر سرایت کرنے کی کوشش کرتے ہیں دوسری طرف آپ کے جسم کے محافظ خلیوں پر مشتمل ایک مکمل فوج ہوتی ہے جس میں عام فوجی اور کمانڈوز بھی ہوتے ہیں جو آپ کے جسم کی حفاظت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں۔ دشمن یعنی بیماری کے وائرس اور بیکٹیریا ز حملے کے لیے انتظار کرتے ہیں اور جب اُنہیں موقع ملتا ہے وہ جسم پر حملہ آور ہو جاتے ہیں اور اپنے ہدف کے علاقے میں مثلاً جگر، پھیپھڑوں یا دوسرے اعضاء میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر اُن کے راستے میں مربوط، منظم اور ڈسپلن کے حامل سپاہی خلیے دشمن کو آسانی کے ساتھ اپنے ہدف پر نہیں پہنچنے دیتے اور سخت مزاحمت کرتے ہیں۔ جس طرح جنگوں میں دونوں اطراف کے سپاہی کام آتے ہیں اسی طرح وائرس اور بیکٹیریا بھی اور محافظ خلیے بھی اس جنگ میں کام آتے ہیں سب سے پہلے تو دفاعی جنگ لڑنے والے سپاہی خلیے دشمن کے سپاہیوں کو نگل جاتے ہیں جس طرح کسی بھی ملک کی سرحدی فوج اوّل تو ملک میں دشمن کو داخل ہونے ہی نہیں دیتی اگر داخل ہو جائیں تو اُن کی کمر توڑنے کی کوشش کی جاتی ہے تاہم کبھی کبھار یہ اس قدر سخت اور گھمسان کی جنگ ہوتی ہے کہ دفاع کرنے والے ان سپاہی خلیوں کے بس کی بات نہیں رہتی۔ ایسے مواقع پر دوسرے سپاہی بڑے اکال خلیے (Macrophages) اُن کی مدد کے لیے آتے ہیں ان کی شمولیت ہدف کے علاقے میں دشمن کے لیے خطرہ پیدا کر دیتی ہے اور دوسرے سپاہی مددگار خلیے بھی جنگ میں بلا لیے جاتے ہیں اور یہ سپاہی خلیے مقامی آبادی سے بہت مانوس ہوتے ہیں اور بہت جلد اپنی اور دشمن کی فوج کے درمیان پہچان کر لیتے ہیں اور فوراً ہی ان سپاہیوں کو ہدایت جاری کرتے ہیں جن کے ذمے ہتھیاروں کی فراہمی ہوتی ہے ان سپاہیوں میں غیر معمولی صلاحیتیں ہوتی ہیں حالانکہ اُنہوں نے دشمنوں کو کبھی دیکھا نہیں ہوتا مگر اس کے باوجود وہ ایسے ہتھیار فراہم کر سکتے ہیں جو دشمن کو بے اثر بنا دیں۔ مزید یہ کہ وہ ان ہتھیاروں کو جو اُنہیں مہیا کرنے ہوتے ہیں اور جہاں ضرورت ہوتی ہے اس سفر کے دوران وہ اس مشکل ذمے داری سے بھی عہدہ برا ہو جاتے ہیں اور نہ تو اپنے آپ کو، اور نہ اپنے حریفوں کو کوئی ضرر پہنچے بعد ازاں حملہ آور ٹیمیں اندر گھس آتی ہیں۔ یہ دشمن کے نہایت اہم مقام پر وہ زہریلا مادہ چھوڑ دیتے ہیں جو وہ اپنے ساتھ لے کے چلتے ہیں۔ فتح ونصرت کی صورت میں سپاہیوں کا ایک اور دستہ میدانِ جنگ میں پہنچ جاتا ہے اور تمام سپاہیوں کو اُن کے کیمپ میں واپس بھیج دیتا ہے۔ وہ سپاہی جو میدانِ جنگ میں آخر میں پہنچتے ہیں (قوتِ حافظہ کے خلیے) دشمن سے متعلق تمام ضروری معلومات ریکارڈ کر لیتے ہیں تا کہ مستقبل میں کسی قسم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کے حملے کی صورت میں اُسے استعمال کیا جا سکے۔ جس بہترین لشکر کا اُوپر ذکر کیا گیا ہے وہ ایک ایسا مدافعتی نظام ہے جو انسانی جسم کے اندر موجود ہوتا ہے۔ ہر وہ کام جس کا اوپر ذکر ہوا اُسے ان خوردبینی خلیوں کے ذریعے کیا جاتا ہے جس کو انسانی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔

کتنے لوگ اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ اُن کے جسموں کے اندر اس قدر منظم، ڈسپلن کی پابند بہترین فوج موجود ہے۔ ان میں سے کتنے ایسے ہیں جن کو یہ علم ہے کہ وہ ہر طرف سے جرثوموں میں گھرے ہوئے ہیں جن سے اُن کو بیماریاں بھی لگ سکتی ہیں اور موت بھی واقع ہوسکتی ہے بے شک اس ہوا میں بہت سے خطرناک جرثومے موجود ہوتے ہیں جس میں ہم سانس لیتے ہیں۔ جو پانی ہم پیتے ہیں وہ ان جرثوموں سے پاک نہیں ہوتا اور جو خوراک ہم کھاتے ہیں اس میں بھی جرثومے موجود ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ جن سطحوں کو ہم چھوتے ہیں وہ بھی جرثوموں سے خالی نہیں ہوتیں ایسی صورت میں جبکہ ایک انسان اس بات سے بے خبر ہوتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے اُس کے جسم کے اندر موجود خلیے مسلسل اس کوشش میں رہتے ہیں کہ اُسے اس بیماری سے بچالیں جو اُس کی موت کا بھی باعث بن سکتی ہے۔

ان تمام مدافعتی نظام کے خلیوں میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ جسم کے خلیوں اور دشمن خلیوں کے درمیان فرق کی پہچان رکھتے ہیں ان خلیوں کی یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ اس دشمن کو بیکار بنا دینے کے لیے ایک ہتھیار تیار کرتے ہیں جنہیں اُنہوں نے کبھی دیکھا نہیں ہوتا وہ ان ہتھیاروں کو جسم کے اندر مطلوبہ مقام تک پہنچانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور پیغام وصول کرنے والے خلیے بلاعذر اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک یہ جانتا ہے کہ اُسے کیا کرنا ہے اور کام ختم ہونے کے بعد وہ اپنی جگہ پر واپس آنے میں کوئی مسئلہ محسوس نہیں کرتا۔

www.kitabosunnat.com

## گردے جسم کے کیمیا دان

ایک عام آدمی گردے کو اپنے جسم کے ڈرینج سسٹم (نکاسی کے نظام) کا ایک حصہ سمجھتا ہے حالانکہ گردے انسانی جسم میں وہی کردار ادا کرتے ہیں جو کردار بہت بڑے کیمیا پلانٹ کی نگرانی کرنے کا چیف کیمسٹ انجام دیتا ہے۔ انسانی جسم کا تمام خون مستقل دونوں گردوں سے گزرتا رہتا ہے۔ گردے خون کو صاف کر کے اس میں موجود تمام زہریلے مادوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



الگ کرتے ہیں اور انہیں پیشاب کے ذریعے باہر نکال دیتے ہیں۔ اگر خون میں پانی کی مقدار بڑھ جائے تو سرخ خلیوں کی کارکردگی ختم ہو جائے گی اور پانی کی مقدار کم ہو جائے تو یہ خلیے فوراً ہی یہ خشک اور بے جان ہو جائیں۔ گردے آب رسانی کے اس انتہائی اہم اور حساس نظام کی مانیٹرنگ اور کنٹرول کے ذمے دار ہوتے ہیں۔

ایک گردے کا وزن صرف پانچ اونس ہوتا ہے اور اس کے اندر خون صاف کرنے والے دس لاکھ سے زیادہ یونٹس Nephrons موجود ہوتے ہیں۔ یہ باریک اور نازک نسیں ہوتی ہیں۔ اگر ایک گردے کی ان تمام نسوں کو سیدھا کر کے ایک [illegible] ر رکھا جائے تو ان کی لمبائی ستر میل سے زیادہ ہوگی۔ دونوں گردے مل کر ہر ایک گھنٹے میں جسم کے تمام خون کو دو مرتبہ مکمل طریقے پر صاف کر چکے ہوتے ہیں۔ یعنی ہمارا خون تطہیر خون کے اس دس اونس وزنی پلانٹ سے ایک دن میں اڑتالیس مرتبہ گزرتا ہے۔ خون کی صفائی کے دوران خون کے سرخ خلیے' حیاتین' وٹامنز' امائنو ایسڈ' گلوکوز' اور ہارمونز' وغیرہ۔ ایک پراسرار اور نازک نظام سے گزر کر دوبارہ دوران خون میں شامل ہو جاتے ہیں لیکن ان کی تعداد بھی اگر جسم کی ضروریات سے زیادہ ہو تو گردے انہیں پیشاب کے ذریعے باہر نکال دیتے ہیں۔

## ناک۔ (غذائی چیک پوسٹ)

ہر انسان کی ناک ہی اس کے سانسوں کو برقرار رکھتی ہے۔ زندگی بھر جو اشیاء ہمارے معدے میں جاتی ہیں انہیں ناک ہی سب سے پہلے چیک کرتی ہے۔ اگر ناک یہ خدمات انجام نہ دے تو ہمیں معلوم ہی نہ ہو کہ ہم متعفن کھانا اور بساند بھرا پانی استعمال کر رہے ہیں۔ آپ کے کھانے کے سارے مزے اور ساری لذتیں ناک ہی کی وجہ سے قائم ہیں۔ ناک کے دونوں نتھنوں کے اوپری حصے میں لگا ہوا ایک پراسرار نظام خوشبو یا بدبو آپ کے دماغ تک پہنچاتا ہے۔ خوشبو محسوس کرنے والے یہ پیچیدہ و نایاب آلات بہ مشکل ڈاک کے چھوٹے سے ٹکٹ کے برابر ہیں۔ زردی مائل کتھی رنگ کے یہ ٹشوز قدرت کی صناعی اور قوت ایجاد و تخلیق کا عظیم شاہکار ہیں۔

ہر ٹشو میں تقریباً ایک کروڑ خلیے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر خلیے میں سے آٹھ ننھے منے خردبینی بال ہوتے ہیں۔ یہ بال خوشبو یا بدبو کی لہروں کو وصول کرنے والے انٹینا کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



فریضہ سرانجام دیتے ہیں مثلاً کھانے کے وقت سے پہلے کھانے کی خوشبو جیسے ہی ناک کے ان حساس آلات کے ذریعے دماغ تک پہنچتی ہے تو دماغ کا وہ مخصوص حصہ فوری طور پر سالیوری گلینڈز کو احکامات جاری کرتا ہے کہ کھانے' نگلنے اور ہاضمے میں مدد دینے والی رطوبت کی پیداوار شروع کر دی جائے۔ یہ رطوبت سیکنڈوں کے اندر آپ کے منہ' زبان' غذا کی پوری گزرگاہ اور معدے تک پھیل جاتی ہے۔ زکام یا کسی بیماری کے سبب جب ناک کے یہ آلات کام کرنا بند کر دیتے ہیں تو غذا عام طور پر بے مزہ ہو جاتی ہے۔

بظاہر تو ہم منہ سے بولتے ہیں لیکن ناک کے بغیر صحیح طرح بولنے کا تصور بھی ممکن نہیں۔ سانس لینے کے عمل کو زندگی بخش بنانے کے لیے بھی ناک کی خدمات کا آپ شاید ہی تصور کر سکیں۔ پھیپھڑوں کو مسلسل صاف' گرم اور مرطوب ہوا کی فراہمی ناک ہی کے ذریعے ممکن ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے ناک ایک دن میں پانچ سو کیوبک فٹ ہوا کو صاف گرم اور مرطوب بناتی ہے۔ خواہ آپ سیاچن گلیشئر کی سرد اور خشک ہواؤں میں کھڑے ہوں یا سوئی کے آگ برساتے علاقے میں۔ ناک ہر جگہ آپ کے پھیپھڑوں کے لیے مخصوص ٹمپریچر کی مرطوب اور صاف ستھری ہوا کی فراہمی کو یقینی بناتی ہے۔

ہوا کو مرطوب بنانے کے لیے ناک کی اندرونی جھلی ایک دن میں تقریباً ایک چوتھائی گیلن کے برابر نمی خود تیار کرتی ہے۔ سانسوں کو گرم کرنے کے لیے ناک کی تین اندرونی ہڈیاں ریڈی ایٹر کا کام کرتی ہیں۔ سانسوں کو آلودگی سے صاف کرنا نتھنوں میں موجود نازک بالوں اور ایک مخصوص رطوبت کا کام ہے۔ ناک کے اندر رطوبت کی یہ تہہ ہر بیس منٹ کے بعد تبدیل ہو جاتی ہے۔ آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لیے پرانی والی تہہ کو سیلیا نامی مائکروسکوپ نظام حلق میں گراتا رہتا ہے جہاں سے یہ آلودگی معدے میں چلی جاتی ہے۔ معدے کے تیزابی مادے اس گندگی کو منٹوں میں جلا کر فنا کر دیتے ہیں۔

ناک ہی میں وہ مخصوص اعصاب بھی کام کرتے ہیں جو رات کو بے سدھ سوتے ہوئے انسانوں کو کروٹ دلاتے ہیں۔ ایک ہی کروٹ سوتے سوتے جب آپ کو دو گھنٹے گزر جاتے ہیں تو ناک کے یہ اعصاب خون کی کمی کو محسوس کر کے اس کی اطلاع دماغ کو فراہم کرتے ہیں۔ ان اطلاعات کے موصول ہونے پر دماغ جسم کے متعلقہ پٹھوں کو احکامات جاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کرتا ہے اور آپ کروٹ بدل لیتے ہیں۔ اگر یہ نظام کام نہ کرے تو ایک ہی کروٹ سوتے سوتے آپ کے جسم کا وہ حصہ سن ہو کر رہ جائے اور صبح کے وقت آپ شاید ہی دفتر جانے کے قابل ہو سکیں۔

ناک اللہ رب العالمین کا عظیم اور حیران کر دینے والا معجزہ ہے جو آخری سانسوں تک انسان کے لیے خدمات انجام دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو خدمات ہماری ناک انجام دیتی ہے۔ ان میں سے کوئی معمولی خدمت بھی دنیا کے سارے ڈاکٹر، ماہرین اور آلات ہمیں فراہم نہیں کر سکتے۔

## ہمارا حیرت انگیز دماغ

ہمارا دماغ اللہ رب العالمین کی حیران کن تخلیق ہے۔ تین پونڈ وزنی لیس دار چپ چپے سفید اور سلیٹی رنگ کے اس ٹشو کے آگے دنیا کے تمام عجوبے اور تمام سپر کمپیوٹرز ایک معمولی کھلونے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ سائنس ابھی تک اس بے کراں سمندر کی سطح ہی کو کہیں کہیں سے چھو سکی ہے۔ دماغ کے پرزوں کی تعداد ہی انسانی عقل کو ششدر کر دینے کے لیے کافی ہے۔ اس کے نیورانز Neurons کی تعداد تقریباً بیس بلین اور دماغ کے مخصوص خلیوں کی تعداد اس سے پانچ تا دس گنا زیادہ ہے۔ یہ ناقابل شمار تعداد تقریباً سات انچ کی انسانی کھوپڑی میں آرام سے رہتی ہے۔ اسی کو انسانی دماغ کہا جاتا ہے۔

انسانی شخصیت، عمل، ردعمل، پسند و ناپسند، صلاحیتیں، اچھائیاں، برائیاں، سوچ، فکر، فیصلے، ارادے، خواب یہ سب دماغ ہی کی بدولت ممکن ہوتے ہیں۔ دماغ ایک پراسرار حویلی ہے جس میں آپ کے خاندان، ماحول اور آپ کی زندگی کے ایک ایک لمحے اور ایک ایک تجربے کی خوش کن یا افسردہ کر دینے والی یادیں محفوظ رہتی ہیں۔ یادوں، باتوں، چہروں، خوشیوں، غموں، خوشبوؤں، نت نئے تجربوں اور گزرے وقت کے ایک ایک لمحے کے عکس اور آوازیں یہاں موجود رہتی ہیں۔

بچہ دنیا میں آنے کے بعد جو پہلی آواز سنتا ہے اور جو کچھ دیکھ سکتا ہے وہاں سے معلومات جمع ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ پھر زندگی کا کوئی لمحہ کوئی ساعت ایسی نہیں ہوتی کہ آپ کی آنکھوں، کانوں، قوت لامسہ، قوت ذائقہ اور قوت شامہ کے ذریعے ہزاروں لاکھوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



معلومات دماغ تک نہ پہنچ رہی ہوں۔ آپ جاگ رہے ہوں یا سو رہے ہوں۔ رات کو ہم سو جاتے ہیں تو ہمارا شعور بھی سو جاتا ہے مگر ہمارا لاشعور نہیں سوتا بلکہ وہ چوبیس گھنٹے فعال رہتا ہے۔ اطلاعات و معلومات کا یہ ٹریفک ہر لمحے رواں دواں رہتا ہے۔ دماغ ان بیک وقت موصول ہونے والی نت نئی معلومات کو بڑی احتیاط کے ساتھ محفوظ کرتا رہتا ہے۔ آپ معلومات کے اس ذخیرے سے اکثر واقف نہیں ہوتے۔ لیکن معلومات کا یہ ذخیرہ ہی آپ کی زندگی کو رواں دواں رکھتا ہے۔ ورنہ آپ بار بار گرم پتیلی کو چھوتے 'بار بار پھسل کر گرتے' بار بار پڑھتے اور بھول جاتے' بار بار گاڑی چلانا سیکھتے اور بھول جایا کرتے۔

یادداشت کی یہ عظیم نعمت نہ ہوتی تو انسان نہ کچھ سیکھ سکتا نہ پڑھ سکتا۔ نہ کوئی کام کر سکتا۔ حتیٰ کہ دو قدم چلنا اور چند نوالے حلق سے اتارنا بھی اس کے لیے عذاب ہو جاتا۔ سوتے یا جاگتے میں بیرونی درجہ حرارت آکسیجن کی مقدار' بستر کی نرمی یا سختی' روشنی کی مقدار' یہ معلومات دماغ ہی حاصل کرتا ہے اور جسم کو مختلف احکامات جاری کرتا ہے۔

آپ دوڑ رہے ہوں تو جسم میں موجود اطلاعاتی مراکز دماغ کو یہ اطلاع فراہم کرتے ہیں کہ خون میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کا تناسب بڑھ رہا ہے اور خون کو زیادہ مقدار میں تازہ آکسیجن درکار ہے۔

ان اطلاعات کے موصول ہوتے ہی دماغ اپنے پراسرار کمیونی کیشن سسٹم اور متعلقہ اعضاء کے ذریعے آپ کے پھیپھڑوں کو پھیلنے اور سکڑنے کی نئی رفتار پر سیٹ کر دیتا ہے اور ساتھ ہی وہ اس نئی تیز رفتار سے ہم آہنگ کرنے کے لیے اضافی توانائی کی فراہمی کو بھی یقینی بناتا ہے۔ آپ تیز تیز سانس لینے لگتے ہیں اور آکسیجن کی کمی دور ہو جاتی ہے۔

دماغ کے اندر اللہ احسن الخالقین نے خلیوں کی اتنی اضافی تعداد پیدا کی ہے کہ اگر روزانہ ہزار دو ہزار خلیے مرتے رہیں تب بھی انسان کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اضافی خلیے تیزی سے فنا ہو جانے والے خلیوں کی ڈیوٹی سنبھالتے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے انسان کو ان واقعات کا علم تک نہیں ہو پاتا شدید دماغی چوٹ کے نتیجے میں دماغ کی حفاظتی جھلی میں ورم بھی آ سکتا ہے لیکن دماغ میں سوجنے کی گنجائش نہیں اس لیے ورم کی صورت میں دماغ کی مختلف حصوں پر دباؤ بڑھنے لگتا ہے اور بڑے پیمانے پر ٹوٹ پھوٹ شروع ہو جاتی ہے۔ نادر و نایاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تنصیبات ایک ایک کر کے تباہ ہونے لگتی ہیں۔ مواصلاتی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ یادداشت کے عظیم ذخیرے ضائع ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ کبھی ایک طرف تاریکی چھا جاتی ہے کبھی دوسری طرف۔ پھر مکمل بلیک آؤٹ ہو جاتا ہے۔ تب انسان کائنات کی اس سب سے بڑی حقیقت کا سامنا کرتا ہے جس کے بارے میں اس نے صحت وتندرستی کے عالم میں کبھی سوچا نہیں تھا۔ اس کی روح جسم کے ایک ایک سوئچ کو آف کر کے اپنی اصل دنیا کی طرف لوٹ جاتی ہے اور انسان ہمیشہ رہنے والی دنیا میں پہنچ جاتا ہے۔

دماغ بدن کا ایک ایسا جزو ہے جو اپنے اندر تبدیلیاں کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ تبدیلیاں ہی ہیں جو دماغ کو دیگر اعضاء سے منفرد بناتی ہیں۔ دماغ میں دراصل تین طرح کی تبدیلیاں ہمہ وقت ہوتی رہتی ہیں۔ کبھی دماغ اپنے اعصابی خلیات میں اضافہ کرتا ہے کبھی کبھار یہی دماغ ان نیات کی پوزیشن بھی مسلسل تبدیل کرتا ہے تو ہمارا یہی دماغ جب چاہے کسی بھی جین کے سوئچ کو آن یا آف کر دیتا ہے۔ عرصہ دراز سے حیاتیات دان یہ جانتے تھے کہ انسانی جسم میں صرف دماغ ہی وہ حصہ ہے جس کے خلیات نہیں بنتے۔ انسان جتنے اعصابی خلیات کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ مرنے تک خلیات کی اس تعداد میں کمی تو ہو سکتی ہے مگر اضافہ نہیں۔ لیکن 1990ء میں اعصابی حیاتیات (نیورو بائیالوجی) میں تہلکہ مچا دینے والی خبر سامنے آئی جس نے حیاتیات کی بنیاد ہلا ڈالی۔ تحقیق کا لب لباب یہ تھا کہ ممالیہ جانداروں میں دماغ کے ہپوکیمپس (Hippcampus) اور اولفیکٹری بلب (Olfactory bulbs) جیسے حصہ نہ صرف خلیات سازی میں حصہ لیتے ہیں بلکہ یہ سلسلہ بڑھاپے تک مسلسل جاری و ساری رہتا ہے۔ دماغ میں خلیات بنانے کی اس صلاحیت کو ''نیورو جینیسس'' Neurogenesis کا نام دیا گیا ہے۔

پھر اس بات کے بھی قوی شواہد ملنے لگے کہ دماغی خلیات کے مابین باہمی ربط (کنکشن) ساری زندگی ایک جیسا نہیں رہتا۔ بلکہ خلیات کے مابین یہ ربط بھی لحہ بہ لحہ بدلتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ خدانخواستہ کسی ناگہانی آفت کی وجہ سے کوئی شخص بولنا' چلنا بھی بھول جائے تو ان حالات میں بھی دماغ ہار نہیں مانتا بلکہ یہ اپنی کھوئی ہوئی صلاحیتوں کو حاصل کرنے کے لیے خلیات کے مابین نئے سرے سے کنکشن بنانا شروع کر دیتا ہے۔ ٹوٹے ہوئے کنکشن کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دوبارہ جوڑ دیتا ہے اور اگر ایک بار ٹھیک سے کنکشن نہ ہو پائے تو دوبارہ انہیں درست کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ تمام محنت اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک اس کی کھوئی ہوئی استعداد بحال نہ ہو جائے۔ یہاں تک کہ اگر دماغ کا کوئی حصہ مفلوج ہو جائے تو دیگر حصوں میں اس طرح سے تبدیلیاں کرتا ہے کہ مفلوج ہونے والے حصے کا کام بھی نمٹایا جا سکے۔ مزید براں' حیران کن بات تو یہ ہے کہ ہمارے کام کے دوران ہمارے سوچنے کے دوران' ہمارے سیکھنے اور سمجھنے کے دوران بھی اعصابی خلیات کے درمیان کنکشن میں مسلسل تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ دماغ کی اس صلاحیت کو ''نیورو پلاسٹی سٹی(Neuroplasticity) کا نام دیا گیا ہے۔ آخر کار اس بات کی بھی پوری تحقیق کر لی گئی ہے کہ ہمارے کردار' احساسات اور اردگرد موجود ماحول بھی ہمارے جین میں تبدیلیاں کر سکتے ہیں۔ جین میں تبدیلیاں کبھی دماغ کو متاثر کرتی ہیں کبھی ہمارے کردار کو تبدیل کر دیتی ہیں تو کبھی کبھار ہمیں خطرناک بیماریوں سے بچا بھی لیتی ہیں۔ اس پورے عمل کو ''اپی جینیٹکس'' (Epigenitic) کا نام دیا گیا ہے۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بچوں کو برا بھلا کہنے' مار پیٹنے' دباؤ ڈالنے سے بھی دماغ کی نشو نما پر اثر پڑتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے بزرگوں کی کچھ پرانی کہاوتوں کی تصدیق بھی ہو چکی ہے۔

مثلاً یہ کہ عبادت کرنے' نیک اور اچھے خیالات رکھنے اور غور و فکر کی عادت ڈالنے سے دماغ پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ کیسے بات چیت سے علاج کیا جا سکتا ہے اور کس طرح نفسیاتی معالجہ (سائیکوتھراپی) اور اکتسابی کردار سے متعلق معالجہ (Cognitive Behavior Therapy) ہماری زندگی بدل سکتے ہیں۔

## اعصابی خلیات سازی Neurogenesis

دماغ کے ہپوکیمپس اور اولفیکٹری بلب والے حصوں میں اعصابی خلیات سازی کے ٹھوس شواہد مل چکے ہیں۔ اور یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ شاید دماغ کے دیگر حصے بھی اس کام میں شامل ہوں۔ مثلاً کینسر میں مبتلا کچھ مریضوں نے رضا کارانہ طور پر اپنے دماغ میں نئے خلیات کی جانچ کے لیے مخصوص مادے (مارکر) اپنے جسموں میں بذریعہ انجیکشن داخل کرنے کی اجازت دی اور پھر ان مریضوں کی موت کے بعد پوسٹ مارٹم میں یہ بات سامنے آئی کہ اپنی زندگی کے آخری مراحل تک ان کے دماغ میں خلیات سازی کا عمل جاری رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بالکل اسی طرح کینسر میں مبتلا افراد کو اکثر کیموتھراپی کروانی پڑ جاتی ہے۔اس تھراپی میں تیزی سے بننے والے خلیات کو شعاعوں (ریڈی ایشن) کے ذریعے ختم کیا جاتا ہے (کیونکہ کینسر پھیلنے کی بنیادی وجہ ہی جسم میں غیر معمولی طور پر خلیات کا تیزی سے بننا ہے) لیکن اس تھراپی کے نتیجے میں ان اعضاء کی خلیات سازی بھی متاثر ہو جاتی ہے۔جن کا کینسر سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔اکثر مردوں اور عورتوں میں کیموتھراپی کے بعد چیزوں کو یاد رکھنے اور سیکھنے کی صلاحیت کمزور پڑ جاتی ہے۔کیونکہ جسم سے گزرنے والی شعاعیں متاثرہ خلیات کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ نئے اعصابی خلیات کو بھی تیزی سے ختم کر ڈالتی ہیں اور جیسے ہی دماغ میں نئے خلیات بننے کا عمل متاثر ہوتا ہے دماغ کی صلاحیتیں بھی کمزور پڑنا شروع ہو جاتی ہیں۔

## اعصابی لچک (نیورو پلاسٹی سٹی)

محققین عرصہ دراز سے یہ جانتے تھے کہ اعصابی خلیات کے درمیان رابطے تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔لیکن اس سے کوئی بھی آگاہ نہیں تھے کہ دراصل خلیات کے درمیان ان رابطوں میں تبدیلیاں ہر سیکنڈ رونما ہوتی رہتی ہیں۔نہ صرف یہ بلکہ ہمارے احساسات' سوچ بچار اور سیکھنے کا عمل بھی اس روابط میں تبدیلی کا سبب بن سکتا ہے۔مثلاً موسیقی بجانے والے افراد دماغ کا وہ خاص حصہ جو موسیقی کو سوچنے سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے زیادہ نشوونما یافتہ ہوتا ہے۔بہ نسبت غیر موسیقاروں کے۔اسی طرح کچھ عرصہ پہلے لندن کے اُن ٹیکسی ڈرائیوروں کے دماغ کی عکس نگاری کی گئی جو خطرناک راستوں پر ڈرائیونگ کرنے اور راستے یاد رکھنے کے ماہر تھے۔اعصابی عکس نگاری سے یہ بات سامنے آئی کہ ان تمام ٹیکسی ڈرائیوروں کا ہپوکیمپس (یعنی یادداشت ذخیرہ کرنے اور معلومات سمیٹنے کا کام کرنے والا حصہ) زیادہ نشوونما یافتہ تھا بہ نسبت دیگر افراد کے۔مزید براں یہ ڈرائیور جتنے زیادہ دشوار گزار راستوں پر ڈرائیونگ کرتے' اتنی ہی زیادہ ہپوکیمپس کی نشوونما میں اضافہ ہوتا جاتا۔گویا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جتنی اور جس طرح کی دماغی مشقت ہم کرتے ہیں۔ہمارے اعصابی خلیات خصوصاً نئے اعصابی خلیات کے مابین ربط زیادہ مستحکم ہوتا ہے اور پھر ہم اس مشقت کے ماہر بن جاتے ہیں۔بہ الفاظ دیگر' اعصابی حیاتیات (نیورو بائیالوجی) کی زبان میں کہا جاتا ہے کہ یہ حصہ زیادہ سرگرم (فعال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ یہ تو صرف ایک دو تجربات تھے۔ دنیا کے فطین اور ذہین افراد پر بھی اعصابی سائنسدانوں نے کئی تجربات کیے ہیں۔ مثلاً بارہ سالہ نوجوان جو تین دفعہ ریاضی کی چمپئن شپ جیت چکا ہے۔ اس بچے کی دماغی عکس نگاری کرنے پر حیران کن نتائج سامنے آئے۔ سوالات حل کرنے کے دوران جب اس بچے کی اعصابی عکس نگاری (نیوروامیجنگ) کی گئی تو اس کے دماغ کے ان حصوں میں اعصابی خلیات کے مابین رابطوں میں سرگرمی دیکھی گئی۔ اور یہ سرگرمی ایک معمولی بچے کے سوالات حل کرنے کے دوران سرگرمی سے دس گنا زیادہ تھی۔

اسی طرح ہم یہ بھی جان چکے ہیں کہ کسی ناگہانی حادثے کے بعد بھی دماغ خود کو ٹھیک کرنے کی پوری پوری کوشش کرتا ہے۔

وہ باتیں جو ہم اب تک نہیں جانتے' وہ یہ ہیں کہ ہمارے احساسات' خیالات اور ہماری انواع واقسام کی ذہنی مشقت کس طرح کی دماغی تبدیلیاں لاسکتی ہے؟ اتنی تمہید کے بعد آپ یقیناً سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ دماغ میں تبدیلیاں لائی جاسکتی ہیں۔ اور اگر آپ دماغ میں تبدیلیاں لانے کے خواہاں ہیں تو کچھ نہ کیجئے بلکہ مراقبہ کیجئے۔ عصرِ حاضر میں مراقبے کے انسانی دماغ پر مثبت اثرات پر خاصی تحقیقات کی جارہی ہیں۔ وہ حضرات جو عرصہ سے مراقبہ کر رہے ہیں یا کرتے ہیں ان کا دماغ عام افراد کی نسبت زیادہ نشوونما اور چیزوں کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

## برجینیات (اپی جنیٹکس)

ہمارے اردگرد موجود ماحول' خیالات اور احساسات' حتیٰ کہ ہماری غذا کا انتخاب تک جین کو تبدیل کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔ اس پورے عمل کو ''اپی جینٹکس'' کہتے ہیں۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ ہمارا پورے کا پورا جنیوم دراصل اس ڈی این اے پر مشتمل ہے جو ہم اپنے والدین سے وراثت میں حاصل کرتے ہیں۔ ڈی این اے میں تو تمام معلومات موجود ہوتی ہیں جو ہمیں دیگر تمام انسانوں سے مختلف کرتی ہیں۔ بالکل اسی طرح کیمیائی مرکبات اور پروٹین کی ایک تہہ جسے ''اپی جنیوم'' کہتے ہیں۔ ہمارے ڈی این اے سے چپکی ہوتی ہے۔ پیچیدہ مرکبات کا یہ مخلوط کمپلیکس ایک سالماتی سوئچ کا کام کرتا ہے اور اس بات کا فیصلہ کرتا ہے کہ جین کو فعال (آن) یا غیر فعال (آف) کیا جائے۔ کب اور کہاں جین کو استعمال کیا جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وغیرہ۔ محققین کا کہنا ہے کہ اپی جنیوم' جین کو تبدیل کرنے کا کام اپنی مرضی سے نہیں کرتا بلکہ ہمارے احساسات اور خیالات' سوچ بچار' ہمارے روز مرہ کے معمولات ہی اپی جنیوم کو جین میں تبدیل کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

بالکل اسی طرح اگر ''اپی جنیوم'' دماغ سے تعلق رکھنے والے جین میں تبدیلیاں لے آئے تو دماغ میں بھی تبدیلیاں لائی جا سکتی ہیں۔ ماڈرن مائنڈ سائنس کے ذریعے آج ناممکن کو ممکن میں بدلہ جا رہا ہے۔

اپی جینٹکس کے مطالعے سے ہمیں کئی سوالات کے جوابات بھی ملتے ہیں۔ مثلاً کیوں جڑواں بچوں میں سے ایک بچے میں بیماریاں فروغ پاتی ہیں اور دوسرے میں نہیں۔ اور کیوں نسل در نسل ہر اولاد میں موروثی بیماری نہیں پھیل پاتیں۔ ساتھ ہی ساتھ اپی جینٹکس کے ذریعے نیورو پلاسٹی سٹی کی بھی وضاحت ہوتی ہے۔

حال ہی میں حیاتیات دانوں نے دریافت کیا ہے کہ اپی جنیوم کے نتیجے میں ہونے والی تبدیلیاں ''موروثی'' بھی ہو سکتی ہیں اور ڈی این اے کی طرح یہ بھی نسل در نسل اولاد میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ ادویہ کے ذریعے اے۔ بڑ جین کو بند (آف) کرنے اور کھولنے (آن) کرنے کے کامیاب تجربات جانوروں پر کئے جا چکے ہیں۔ شاید وہ دن بھی دور نہیں جب ذہنی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے ''ذہین گولیاں'' بھی بازار میں دستیاب ہونے لگیں گی۔

## دل ایک حیران کن پمپنگ اسٹیشن

دل کا وزن تقریباً بارہ اونس اور رنگ سرخی مائل کتھئی ہوتا ہے۔ یہ آپ کے سینے کی مضبوط ہڈیوں کے قلعے میں مخصوص جھلیوں کی مدد سے لٹکا ہوا ہے۔ اس کے دونوں جانب پھیپھڑے واقع ہیں۔ ہر انسان کا دل تقریباً اس کی مٹھی کے برابر ہوتا ہے۔ چار خانوں پر مشتمل یہ پمپنگ مشین چوبیس گھنٹے آپ کو آب حیات فراہم کرتی ہے۔ دائیں حصہ کے نصف بالائی خانے میں جسم کا استعمال شدہ گندہ خون آ کر جمع ہوتا ہے اور اسی سمت کے نچلے حصے میں چلا جاتا ہے۔ یہ نچلا حصہ اس خون کو فوراً قریب ہی موجود پھیپھڑوں کی طرف روانہ کر دیتا ہے۔ پھیپھڑوں سے یہ خون صاف ہو کر دل کے دائیں حصہ میں آ جاتا ہے۔ بائیں حصے کا نچلا خانہ اس آب حیات کو دوبارہ جسم میں پمپ کر دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بہ ظاہر بہت آسان اور سادہ عمل ہے لیکن درحقیقت یہ انتہائی پیچیدہ کام ہے۔ یہ عمل ایک دن میں تقریباً ایک لاکھ چھتیس ہزار مرتبہ دھرایا جاتا ہے۔ اگر آپ پینتالیس سال کے ہیں تو آپ کا دل اب تک تین لاکھ ٹن صاف' زندگی بخش خون آپ کے جسم کو فراہم کر چکا ہے۔

## دوران خون کا نظام

ایک عام آدمی اپنے خون کو سرخ رنگ کا سیال مادہ سمجھتا ہے جو اس کی رگوں میں بہہ رہا ہے۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ سیال مادہ کس طرح سارے جسم میں سفر کرتا ہے اور ہر لمحے کس قدر حیران کن معجزے آپ کے جسم کے اندر رونما ہوتے ہیں۔ مثلاً کیا آپ کو معلوم ہے کہ جتنی دیر میں آپ ایک مرتبہ پلک جھپکتے ہیں اتنی دیر میں خون کے کم وبیش بارہ لاکھ سرخ خلیے اپنی زندگی پوری کر کے مر جاتے ہیں۔ لیکن اسی لمحے آپ کو ہڈیوں کا گودا Bone marrow اتنے ہی سرخ خلیے تیار کر کے آپ کے دوران خون میں شامل کر دیتا ہے۔ پچاس ساٹھ برس کے عرصے میں ہڈیوں کا یہ گودا آدھے ٹن کے قریب سرخ خلیے تیار کر چکا ہوتا ہے۔

سرخ خلیوں کی عمر ۱۲۰ دن ہوتی ہے لیکن اس مختصر سے عرصے میں خون کا ہر خلیہ دل سے جسم اور جسم سے دل کی طرف تقریباً پچھتر ہزار مرتبہ سفر کر چکا ہوتا ہے۔

آپ نے ایسی کارگو کمپنی کے بارے میں پڑھا ہوگا جو مختلف ساز و سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتی ہیں۔ دنیا میں ایسی لاکھوں کمپنیاں کام کرتی ہیں جو کھانے پینے اور ضروریات کی اشیاء کو صارفین تک پہنچاتی ہیں۔ آپ کا دوران خون بھی یہی کام کرتا ہے لیکن ہمارے کارکنوں کی تعداد ہزاروں لاکھوں میں نہیں اربوں میں ہے جبکہ ہمارے صارفین کی تعداد دنیا کی کل آبادی سے بیس ہزار گنا زیادہ ہے۔ پلازما اور خون کے سرخ خلیے ایک منٹ میں کم وبیش بہتر 72 مرتبہ اپنے صارفین کو ان کی طرح طرح کی ضروریات فراہم کرتے ہیں اور اس مقصد کے لیے انہیں آپ کے جسم کے پچھتر ہزار میل لمبی شریانوں اور وریدوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ (جسم کی تمام ریانوں اور وریدوں کو اگر ایک لائن میں رکھا جائے تو ان کی لمبائی اتنی ہوگی کہ اسے کرۂ ارض کے گرد تین مرتبہ لپیٹا جا سکتا ہے۔ شریان میں صاف خون سفر کرتا ہے۔ ورید گندے خون کو دل تک بھیجتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



آپ کے جسم کے ایک ایک حصے تک خون کس طرح پہنچتا ہوں اور کس طرح دل کے اندر واپس آتا ہے یہ ایک بڑی دلچسپ کہانی ہے۔ آپ کا دل خون پمپ کرتا ہے اور وہ کسی موج کی طرح دل سے باہر نکلتا ہے۔ یہ لہر پہلے خون کی بڑی نالیوں میں داخل ہوتی ہے۔ پھر یہ لہر ان سے چھوٹی نالیوں کو سیراب کرتی ہے پھر ان سے بھی زیادہ چھوٹی نالیوں سے گزرتی ہے۔ حتیٰ کہ آخری مرحلے پر خون کی یہ نالیاں اتنی باریک ہو جاتی ہیں کہ انسانی آنکھ کو نظر آنا بند ہو جاتی ہیں۔ خون کی یہ دکھائی نہ دینے والی نالیاں کیپلیریز (Caplеries) کہلاتی ہیں۔ صرف ان باریک نالیوں کو نکال کر اگر ایک لائن میں رکھا جائے تو ان کی لمبائی کم وبیش ساٹھ میل ہوگی۔ خون کی تمام نالیاں ربر کے لچک دار نرم پائپ کی طرح ہوتی ہیں۔

ہر مرحلے پر خون کی لہر یا موج کی طاقت کم سے کم ہوتی رہتی ہے اور جب آپ کا خون آخری مرحلے یعنی کیپلریز تک پہنچ کر وریدوں (Veins) کے ذریعے دل کی طرف واپسی کا سفر شروع کرتا ہے تو اس کا دباؤ صفر درجے پر آ جاتا ہے۔

جسم کی طرف صاف اور زندگی کی ضروریات سے مالا مال خون شریانوں (Arteries) کے ذریعے سفر کرتا ہے۔ یہ خون جسم کے تمام اعضاء بافتوں، عضلات اور ایک ایک خلیے تک اس کی ضروریات زندگی ہی نہیں پہنچاتا، بلکہ پچیس ارب 25000000000 کارکن یعنی خون کے سرخ خلیے ایک بے حد اہم کام سرانجام دیتے ہیں۔ وہ جسم کے طول وعرض سے سب سے خطرناک فضلے یعنی کاربن ڈائی اکسائیڈ کو بھی ہاتھ کے ہاتھ سمیٹتے رہتے ہیں اور اسے جمع کر کے شریانوں سے نکل کر وریدوں (veins) میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہاں سے ان کا واپسی کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔ وریدوں کے اندر مناسب فاصلوں پر والو لگے ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ سے یہ گندہ خون دوبارہ اعضاء تک واپس نہیں جاسکتا۔

واپسی کے سفر میں خون کا دباؤ نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے اسی لیے دل تک پہنچنے میں دوسرے نظام کے عضلات، پٹھے ہماری مدد کرتے ہیں۔ آپ لان میں پائپ سے پانی دیتے وقت پائپ کو کسی بھی جگہ سے دبائیں تو پانی کے بہاؤ میں پریشر آ جاتا ہے۔ پانی زیادہ تیزی سے باہر نکلنے لگتا ہے۔ اسی طرح کا معاملہ واپسی کے سفر میں خون کے ساتھ بھی ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ مثلاً آپ چل رہے ہوں تو آپ کی ٹانگوں کے پٹھے جگہ جگہ سے وریدوں کو دباتے ہیں۔ اس طرح دبنے سے وریدوں میں خون کے بہاؤ کی رفتار بڑھتی رہتی ہے۔ چلنے میں صرف ٹانگوں کے پٹھے مڑتے ہیں اور وریدوں کو دبا کر خون کو آگے بڑھاتے ہیں۔ ورزش کے دوران یہ کام جسم کے دوسرے پٹھے بھی سرانجام دیتے ہیں۔ لیکن نماز کے قیام، تکبیر، رکوع، سجود اور تشہد کے دوران یہ زندگی بخش عمل اپنے عروج کو پہنچ جاتا ہے کیونکہ نماز کے دوران جسم کے تقریباً سارے جوڑ بار بار مڑتے اور سیدھے ہوتے رہتے ہیں۔

جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ وریدوں کے اندر قدرت نے ایسے والو بنائے ہیں جن کی وجہ سے واپسی کے سفر میں آپ کا خون واپس نہیں لوٹ سکتا۔ یہ آگے ہی بڑھتا رہتا ہے اور دھیرے دھیرے آپ کے دل کے مخصوص چیمبر میں گرنے لگتا ہے یہیں سے دل اس خون کی صفائی اور تازہ آکسیجن لوڈ کرنے کے لیے پھیپھڑوں میں پمپ کر دیتا ہے۔

## فنگر پرنٹ (Finger Print)

فنگر پرنٹ اللہ تعالیٰ کا ایک اور عظیم الشان معجزہ ہے۔ آج دنیا کے سات ارب انسانوں میں سے ایک کے فنگر پرنٹ کسی اور سے نہیں ملتے۔ اس سلسلے میں قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اُس کی ہڈیاں جمع نہ کریں گے۔ کیوں نہیں ہم قادر ہیں اُس کے پور پور ٹھیک بنا دیں۔ (القیمۃ۔75:4-3)

جو لوگ اللہ کو اور مذہب کو نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ انسان مر کر مٹی میں مٹی ہو جاتا ہے۔ اُس کی ہڈیاں گل سڑ جاتی ہیں۔ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اُن کو کیسے زندہ کرے گا؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر فرماتا ہے۔ کہ وہ قیامت کے دن لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔

1880ء میں فنگر پرنٹ کو شناخت کا ایک سائنسی طریقہ کار قرار دیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں سر فرانسس گولٹ نے تحقیق سرانجام دی تھی۔ دنیا بھر میں کوئی بھی دو اشخاص ایک جیسے فنگر پرنٹ کے حامل نہیں۔ حتیٰ کہ جڑواں پیدا ہونے والے بچے بھی ایک جیسے فنگر پرنٹ کے حامل نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کی پولیس مجرموں کی شناخت کے لیے فنگر پرنٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سے استفادہ حاصل کرتی ہے۔

معزز قارئین یہ بات قابلِ غور ہے کہ چودہ سو برس بیشتر انسانی فنگر پرنٹ کی اس منفرد حیثیت سے کون واقف تھا؟ صاف ظاہر ہے کہ اس حقیقت کو ہمارے پیارے رب نے اپنے پیارے بندے حضرت محمد ﷺ کو چودہ سو سال پہلے ہی بتا دیا تھا۔

## قرآن کریم اور جنیٹک انجینئرنگ (Genetic Engineering)

اگر یہ کہا جائے کہ جنیٹک انجیئرنگ کے بارے میں قرآن کریم میں ذکر ہے تو شاید لوگوں کے لیے حیرانگی کا باعث ہو۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اُنھیں سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اس نے کہا کہ میں تو آگ سے بنایا گیا ہوں اور آدم (علیہ السلام) تو مٹی سے بنائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ابلیس نے قیامت تک کی مہلت مانگی کہ میں بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم میرے بندوں کو گمراہ نہ کرسکو گے۔ اس مکالمے کے بارے میں قرآن کریم میں ہے کہ:

☆ اُس نے کہا کہ میں تیرے بندوں میں سے ضرور ایک معین حصہ لوں گا اور میں ضرور اُن کو گمراہ کروں گا۔ اور ضرور انہیں اُمید لاؤں گا اور ضرور انہیں حکم دوں گا تو وہ ضرور مویشیوں کے کانوں پر زخم لگائیں گے۔ اور میں ضرور انہیں حکم دوں گا تو وہ ضرور اللہ کی تخلیق میں تغیر کر دیں گے اور جس نے بھی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا تو یقیناً اُس نے کھلا کھلا نقصان اٹھایا۔ (النساء۔119,120:40)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کھول کر بیان کر دی ہے اور اس میں ایک پیش گوئی بھی ہے یہ بات تو سب کے علم میں ہے کلوننگ کے سلسلہ میں سائنس دانوں نے پہلے جانوروں پر تجربات کیے اور کئی سال پہلے ''ڈولی'' نامی ایک بھیڑ بنائی اور اب انسان کے جین (Gene) اور جانوروں کی جین (Gene) کے ملاپ سے ایسی نئی نئی انواع بنانے کے چکر میں کوشاں ہیں یعنی ایسے جاندار جو بیک وقت انسان بھی ہوں گے لیکن ساتھ ساتھ جانوروں کی خصوصیات سے بھی لیس ہوں گے یعنی آدھا انسان اور آدھا جانور۔ یعنی سائنس دانوں کی خواہش ہے کہ یہ انسان نما جانور دنیا پر حکمرانی کریں۔ قرآن کریم نے 1400 سال پہلے ہی بتا دیا تھا کہ جس نے شیطان کو دوست بنایا اور یہ شیطانی حرکت کی تو اس نے نقصان اٹھایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اگر خدانخواستہ یہ کامیاب ہو گئے تو پھر انسان نما جانوروں نے دنیا سے انسانوں کو ختم کر کے دنیا پر قبضہ کر لینا ہے۔

معزز قارئین! اگر آپ غور کریں تو کئی سالوں سے ایسے ناول اور فلمیں بن رہی ہیں جس میں یہ سب کچھ دکھایا جا رہا ہے تا کہ وہ لوگوں کے دماغوں کو اس بات پر قائل کر سکیں۔

دورِ جدید کی طبی تحقیقات میں جنیٹک انجینئرنگ کو خاص مقام حاصل ہے۔ کسی شخص کے جینز (Genes) کے مطالعہ سے اُس کا نسب، اُس کی زندگی کی تمام بیماریاں اور اُس کے متعلق بے شمار حقائق جنہیں عام حالات میں معلوم کرنا ناممکن ہے جنیٹک انجینئرنگ ہی کی بدولت طشتِ ازبام ہو رہے ہیں۔ ڈی این اے (Deoxy rivonucleic Acid) کی تھیوری سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ انسانی جسم کے ہر خلیے میں انسائیکلو پیڈیا برائٹینکا کے دس کروڑ صفحات کے برابر معلومات تحریر کی جا سکتی ہیں۔ یہ دریافت جہاں سائنسی تحقیقات میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے وہاں قرآن کی تصدیق و تائید بھی کرتی جا رہی ہے۔ آج کی طبی تحقیق جن DNA کوڈز کو بے نقاب کر رہی ہے ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ انسان کی گزری ہوئی زندگی کے بارے میں بھی معلومات مل سکیں گی۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ روزِ قیامت میں جب انسان اٹھائے جائیں گے تو اُن کے ہاتھ اور پاؤں اس بات کی گواہی دیں گے کہ اُنہوں نے اپنی دنیاوی زندگی میں کیسے اعمال سرانجام دیے تھے۔ اس پر بعض مخالفینِ اسلام یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضائے جسمانی آخر کس طرح ہمارے خلاف گواہی دے سکتے ہیں اس کا جواب اُنہیں DNA تھیوری میں مل سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ آج (کا دن وہ دن ہے) ہم اُن (مجرموں) کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور اُن کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور اُن کے پاؤں اُس کی گواہی دیں گے جو وہ لوگ کیا کرتے تھے۔ (یسین 65:36)

آج کل مختلف جگہوں پر کلوز سرکٹ کیمرے لگے ہوئے ہیں اور آج کی پولیس اُن کی مدد سے چوروں کو پکڑ لیتی ہے۔ اگر چور خود چوری کا اعتراف نہیں کرتا مگر کیمرے کی ریکارڈنگ اُس کو چور ثابت کر دیتی ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ جنیٹک انجینئرنگ کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



تحقیقات جسمِ انسانی کے ہر خلیے میں اتنی گنجائش ثابت کر چکی ہے دس کروڑ کے قریب صفحات کے برابر معلومات تحریر کی جا سکتی ہیں بغیر خوردبین کے نظر نہ آنے والا معمولی خلیہ اپنے اندر اتنی وسیع دنیا لیے ہوئے ہے۔

قارئین کی دلچسپی کے لیے جدید ریسرچ پیش کی جاتی ہے کہ جنیٹک انجینئرنگ میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ آنے والے 15 سے 20 سالوں میں کیا کچھ ہونے والا ہے۔ ریسرچز کے مطابق 2115ء میں انسان نہیں ہوں گے۔ اگر ہوئے بھی تو بہت کم اور وہ بھی شاید افریقہ کے دور دراز صحراؤں کے کسی اِکا دُکا گاؤں میں پائے جائیں۔ لیکن اس سے پہلے کہ ہم اس عجیب وغریب دعوے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ ''ٹرانس ہیومن ازم'' (Trans-humanism) کیا ہے؟ اور انسانی نسل پر اس کے کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ تاہم، پڑھنے والوں کے لیے ٹرانس ہیومن ازم سے بھی پہلے ''ٹرانس جینک'' کا تصور سمجھنا ضروری ہوگا، کیونکہ اس کے بغیر کوئی بات بھی واضح نہیں ہو سکے گی۔

''ٹرانس جینک'' (Transgenic) کی اصطلاح بیسویں صدی کی پیداوار ہے اور اس سے مراد کسی ایک جاندار کے جین کی کسی دوسرے جاندار میں منتقلی یا تبادلہ ہے۔ قدرے مختلف الفاظ میں ہم یہی بات اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ ٹرانس جینک سے مراد جین کا ایسا باہمی تبادلہ ہے جو ایک نوع (species) سے کسی دوسری نوع کے درمیان (تجربہ گاہ میں) کیا جائے۔ ایسی دو انواع کا آپس میں کسی بھی قسم کا قریبی تعلق ضروری نہیں۔ مطلب یہ کہ ایک جرثومے (بیکٹیریا) سے جین لے کر کسی مینڈک یا پودے میں منتقل کیے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح (کوئی خاص کام انجام دینے کے لیے) جراثیم (بیکٹیریا) میں کسی پودے سے کچھ جین لے کر پیوند کیے جا سکتے ہیں۔

ہم جانتے ہی کہ بیکٹیریا، یک خلوی جانداروں میں شمار ہوتے ہیں جبکہ مینڈک ایک کثیر خلوی (ملٹی سیلولر) جاندار ہے۔ لیکن ہم مینڈک کی جینیاتی خصوصیات کو بیکٹیریا میں یا بیکٹیریا کی جینیاتی خصوصیات کو مینڈک میں آسانی سے منتقل کر سکتے ہیں۔ یہی وہ منتقلی ہے جسے ''ٹرانس جینک'' کہا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے مخلوقاتِ عالم میں کیا کچھ تبدیلیاں واقع ہو سکتی ہیں؟ ان کا مکمل اندازہ لگانا تقریباً ناممکن ہے۔ لیکن اب تک جو اندازے لگائے گئے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



وہ کائنات کی معلومہ تاریخ کی سب سے حیران کن واقعات کہلانے کے بجا طور پر حق دار ہیں۔ ان ہی میں سے ایک یہ دعویٰ بھی ہے کہ بطور انسان، یہ ہماری آخری صدی ہے۔

## بکری میں مکڑی (اسپائیڈر گوٹ)

اس وقت ترقی یافتہ دنیا میں دو طرح کے ادارے فرانس جینک تحقیق میں بے پناہ دلچسپی لے رہے ہیں، ایک عسکری (ملٹری) اور دوسرے ادویہ ساز صنعت سے وابستہ (فارماسیوٹیکل انڈسٹری)۔ ایسے ہی ایک تجربے کے تحت بکری کے ڈی این اے میں مکڑی سے حاصل کردہ ڈی این اے پیوند کیا گیا ہے۔ ہم اس ٹرانس جینک بکری کو ''اسپائیڈر گوٹ'' بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس بکری کا مقصد، مکڑی میں بننے والے ریشم (اسپائیڈر سلک) کا حصول ہے۔ یہ وہی باریک لیکن انتہائی مضبوط ریشم ہے جو مکڑی (قدرتی طور پر) اپنے لعاب دہن سے بُنتی ہے۔ اسی سے وہ اپنا جالا بھی بناتی ہے اور چھوٹے کیڑے مکوڑوں کا شکار بھی کرتی ہے۔

قبل ازیں یہ اسپائیڈر سلک صرف مکڑی کے لعاب ہی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ دنیا کا مضبوط ترین دھاگہ ہے جو نہ صرف ہر شئے سے ہلکا ہے بلکہ اس کی قوتِ برداشت اور لچک بھی دنیا کے ہر ریشم سے بہتر ہے۔ مزید یہ کہ اس کی مضبوطی کا موازنہ فولاد سے کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ اپنے ہم وزن فولاد سے بھی پانچ سے سات گنا زیادہ مضبوط ہے۔ بکری کے ڈی این اے میں مکڑی کے جین اس طرح پیوند کیے گئے کہ جینیاتی ترمیم شدہ بکریاں ایسا دودھ دینے لگیں جس میں ایک اضافی پروٹین، اسپائیڈر سلک فراہم کرتا ہے یعنی جو ریشم پہلے صرف مکڑیوں سے حاصل کیا جا سکتا تھا اب وہ بکری کے دودھ سے حاصل کیا جا رہا ہے۔ یہ اور اس طرح کی تحقیق سے عملی استفادہ کرتے ہوئے امریکی فوج اپنے لیے ایسی نئی اور ہلکی پھلکی بلٹ پروف جیکٹیں، پیراشوٹ، رسّے، مضبوط تھیلے اور باربردار جال (کارگونیٹس) تجرباتی طور پر بنوا چکی ہے جو بڑے سے بڑا بوجھ گرا دینے پر بھی نہیں ٹوٹتے۔

البتہ اس وقت سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ مکڑی کا ریشہ تشکیل دینے والے پروٹین کو، جو اسپائیڈر گوٹ کے دودھ میں شامل ہوتا ہے، صنعتی پیمانے پر کس طرح ریشے میں تبدیل کیا جائے کہ وہ کم خرچ بھی رہے اور دفاعی صنعت کی ضروریات بھی پوری کرتا رہے۔

اس پیش رفت کے ظاہری یا پوشیدہ اطلاق سے ہٹ کر، یہاں توجہ طلب نکتہ یہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کہ مختلف انواع کے ڈی این اے سے مختلف ٹکڑے کاٹ کر ایک دوسرے میں یوں لگائے جا سکتے ہیں جیسے ہم دو مختلف درختوں کی الگ الگ قلمیں آپس میں جوڑ کر ایک تیسرا نیا درخت اپنے گھر میں پیدا کر لیتے ہیں۔ اسپائیڈر گوٹ کے بعد سے اب تک ٹرانس جینک مصنوعات (یا مخلوقات) کہیں زیادہ آگے بڑھ چکی ہیں۔

## نئی جینیاتی دوائیں اور علاج

دوسرا شعبہ جو ٹرانس جینک سائنس کو سب سے زیادہ فنڈز دے رہا ہے وہ عسکری شعبے سے بھی زیادہ اہم ہے اور دنیا بھر میں اس تحقیق کے لیے عسکری شعبے سے بھی زیادہ رقوم مختص کر رہا ہے۔ میرا اشارہ ادویہ سازی کی صنعت (فارماسوٹیکل انڈسٹری) کی طرف ہے۔ ادویہ سازی کی صنعت کو سب سے زیادہ دلچسپی جینیاتی انجینئرنگ سے استفادہ کرتے ہوئے دواؤں اور علاج معالجے کے نئے طریقوں کی تیاری میں ہے۔ تحقیق کی اس جہت کو بالعموم ''نیو ڈرگ تھراپیز'' (نئی دواؤں سے علاج) بھی کہا جاتا ہے۔ انسانوں کے لیے نت نئے علاج دریافت کرنے اور انسانی صحت کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے بھلا کون فنڈز نہیں دے گا؟

دراصل ادویہ سازی کی تحقیق تجربہ گاہوں کو ہمیشہ سے کسی بھی نئی دوا یا طریقہ علاج کی آزمائش (ٹیسٹنگ) کا مسئلہ درپیش رہا ہے۔ وہ جب بھی کوئی نئی دوا بناتے ہیں تو اس کا کسی انسان پر پہلا تجربہ ایک بہت بڑی دردسری ہوتی ہے۔ انہیں اس کام کے لیے بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ امریکہ میں انہیں ''فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن'' (ایف ڈی اے) سے اجازت لینی پڑتی ہے جو ایک طویل اور صبر آزما مراحل کا سلسلہ ہوتی ہے۔ یہ بات دلچسپی سے بڑھ جائے گی کہ متوقع دوائی خصوصیات (میڈیسنل پراپرٹیز) رکھنے والے کسی مرکب کی شناخت سے لے کر دوا کی صورت میں اس کی دستیابی تک (اگر درمیان میں سب کچھ ٹھیک رہا تو) کم و بیش دس سال لگ جاتے ہیں جبکہ اس پورے عمل میں آنے والی لاگت 80 ارب روپے (اسی کروڑ ڈالر) ہوتی ہے۔ اگر انہیں کوئی متبادل اور بہتر تحقیقی طریقہ دستیاب ہو جائے جو تیز رفتار بھی ہو، تو انسانی طبی آزمائشوں (کلینیکل ٹرائلز) سے پہلے کا خاصا وقت اور سرمایہ بچایا جا سکتا ہے۔

چنانچہ ادویہ ساز صنعت کے سرمائے سے ٹرانس جینک تحقیق کے ماہرین جو کام کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



رہے ہیں، اس کے پہلے حصے میں وہ انسانی ڈی این اے اور کسی جانور کے ڈی این اے کے ملاپ سے ایسا جانور پیدا کرتے ہیں جس میں مخصوص انسانی خصوصیات ہوتی ہیں۔ وہ مخصوص انسانی خصویات اس لیے پیدا کی جاتی ہیں تاکہ ان اجزاء یا اعضاء کو (جو انسانی ہیں) نئی ادویہ کی جانچ کے لیے جانوروں پر آزمایا جا سکے۔ اور اس طرح انسانی جان کو آزمائشی مراحل کے خدشات سے ہر ممکن حد تک بچایا جا سکے۔ اس کے علاوہ ادویہ ساز صنعت کی خصوصی دلچسپی، خلیاتِ سازی کی بڑی تعداد میں پیداوار (Stem Cell Lines) میں بھی ہے۔ یہ ہر فن مولا خلیات، کسی بھی جسمانی عضو میں ڈھلنے کی خداداد صلاحیت رکھتے ہیں۔

## ٹرانس ہیومن اِزم کیا ہے؟

اس پس منظر سے مناسب واقفیت حاصل کرنے کے بعد، اب ہم اصل سوال کی طرف آتے ہیں، ٹرانس ہیومن ازم کیا ہے؟ یہ ایک عالمگیر تمدنی تحریک ہے جس کا نصب العین ''ٹرانس ہیومنز'' (Transhumans) پیدا کرنا ہے۔ یہ بنیادی طور پر دنیا کی توجہ اس خیال کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں کہ سائنس کے مختلف شعبہ جات کے ملاپ سے ہم جلد ہی (یعنی زیادہ سے زیادہ بیس سال میں) اس قابل ہو جائیں گے کہ لفظ ''انسان'' کی بنیادی تعریف اور تصور کو ہمیشہ کے لیے تبدیل کر سکیں۔

یعنی اب ہم محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً انسانی ڈی این اے کی زبان کو دوبارہ لکھنے کے قابل ہو چکے ہیں۔ اب ہم صرف اپنی جینیاتی ترکیب (جنیٹک میک اَپ) تبدیل کر کے اپنے آپ کو ایک زیادہ ارتقاء یافتہ نوع میں بدل چکے ہیں۔ گویا ہم انسانوں کا دوسرا ورژن یعنی ''ہیو سیپئیز 2.0'' تخلیق کرنے پر قادر ہو چکے ہیں۔ اس تحریک کو عام طلبہ یا اساتذہ میں ''ایس پلس'' (H+) کے نام سے جانا جاتا ہے، جس کے معنی ہیں ''ہیومنز پلس''۔

ارتقائی زبان میں بات کی جائے، تو ''ٹرانس ہیومنز'' دراصل انسانوں کی ایک ایسی نوع ہو گی جو بڑی تیزی سے ارتقائی مدارج طے کر رہی ہو گی۔ آنے والے وقت کے ایسے انسانوں کو ہم ''ٹرانزیشنز'' (یعنی تبدیل ہوتی ہوئی درمیانی صورتیں) بھی کہہ سکتے ہیں۔ ماہرین کے نزدیک اس سے بھی بہتر، ایک اور نام ''پوسٹ ہیومن'' سے زمین بھر جائے گی تو آج خود کو ''انسان'' کہہ کر فخر سے اترانے والی نوع بھی اپنی ظاہری ہیئت اور دیگر خصوصیات کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



باعث کم تر درجے کی انسانی نسل'' بن کر رہ جائے گی۔ ہر وہ انسان جو آج کے حساب سے ''نارمل'' ہے، وہ ان ٹرانس ہیومنز کے سامنے ایسے ہی ہوگا جیسے آج ہمارے مقابلے میں بن مانس یا چمپینزی ہیں۔

مذکورہ استدلال کی بنیاد یہ ہے کہ قدرت نے ہر نوع کے جانداروں کو الگ الگ خصوصیات سے نوازا ہے۔ مثلاً عقاب، شاہین، شکرا اور اس جماعت کے تمام پرندے بہت زیادہ تیز نظر کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ میلوں دُور تک یوں صاف دیکھ سکتے ہیں جیسے ہم اعلیٰ معیار کی طاقتور دور بین سے دیکھتے ہیں۔ اِسی طرح کتے کو فطرت کی طرف سے طاقتور قوتِ شامہ عطا کی گئی ہے۔ کتا چالیس ہزار ہرٹز کی آواز سن لیتا ہے۔ ڈولفن غالباً اسّی ہزار ہرٹز تک کی آواز سن لیتی ہے۔ بلی اور چیتے کے پٹھے (Muscles) حیران کن حد تک لچک دار ہیں۔ بلی اونچی سے اونچی چھت سے چھلانگ لگانے کے بعد بھی آرام سے اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ شیر میں نسبتاً بے خوفی سب جانوروں سے زیادہ پائی گئی ہے اور اسی وجہ سے شیر دل انسان سے مراد بہت بہادر انسان لی جاتی ہیں۔ اونٹ میں قوتِ برداشت اور استقامت وافر مقدار میں موجود ہے۔ غرض ہر جاندار کو قدرت نے کسی نہ کسی خصوصی انعام سے نوازا ہے۔

چھوٹے چھوٹے جانداروں یعنی جرثوموں سے لے کر بڑے بڑے جانداروں جیسے ہاتھی تک، سب کے جین ہمارے لیے بڑے قیمتی ہیں۔ ان تمام جین کو انسانی جین کے ساتھ ملا کر ایسے انسان پیدا کیے جا سکتے ہیں جو عقاب جیسی تیز نظر، کتے جیسی تیز قوتِ شامہ، شیر جیسے دل، چیتے جیسی چستی، بلی جیسی لچک، ہاتھی جیسی حساسیت یا کسی بھی جاندار کی خصوصی صلاحیت کے اکیلے اور یکتا مالک ہوں گے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر نک بوسٹروم (Nick Bostrom) نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے میں لکھا ہے کہ دیگر مخلوقات اِس کائنات کے بعض ایسے رازوں سے واقف ہیں جن سے ہم انسان اپنے محدود حواس کی بناء پر واقف نہیں ہو سکتے۔ مثال کے طور پر بعض جانور زلزلے سے پہلے جان جاتے ہیں کہ زلزلہ آنے والا ہے۔ اسی طرح کئی بار یہ دیکھا گیا ہے کہ جانور بغیر کسی وجہ کے مشتعل ہو جاتے ہیں۔ کتے بلاوجہ بھونکنے لگتے ہیں یا ڈر جاتے ہیں یا وہ بلاوجہ چارپائی کے نیچے چھپ جاتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ یقیناً وہ اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سماعت، بصارت اور دوسری حسیات ہم سے مختلف (بلکہ بہتر) ہونے کی وجہ سے بعض ایسی چیزیں بھی دیکھ اور محسوس کر لیتے ہیں جو ہم انسان اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے اور نہ ہی جنہیں محسوس کر پاتے ہیں۔ جنگلی جانوروں میں رات کو دیکھنے کی صلاحیت ہے لیکن ہم انسان بغیر روشنی کے رات میں نہیں دیکھ سکتے۔

## ٹرانس ہیومنسٹ تنظیمیں

سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ ''ٹرانس ہیومنز'' ایسے انسان ہوں گے جنہیں ان تمام صلاحیتوں سے آراستہ کیا جائے گا اور اس عمل میں یہ ضروری نہیں کہ ہر ایسا انسان شروع میں بچہ ہو۔ ایک ٹرانس ہیومن بننے کے لیے بعض تبدیلیاں ایسی بھی ہیں جو اس وقت موجود انسانوں کو بعض ''ٹرانس جینک ادویہ'' یا غذائیں کھلانے سے بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ٹرانس ہیومنسٹ اس بات کے حق میں ہیں کہ انسان کے حواس کو عقابوں، کتوں اور دیگر جانوروں کے حواس سے بہتر ہونا چاہیے۔ انسان کا حق ہے کہ وہ قدرت کے سربستہ رازوں کو جانے، اور بہتر سے بہتر زندگی گزارے۔ چنانچہ یہ صرف ٹرانس ہیومن ازم ہی ہے جو انسانوں کو ایسے بلند مرتبے تک بلا تردد پہنچا سکتا ہے۔

ٹرانس ہیومنز پیدا کرنے کے لیے صرف ماہرینِ حیاتیات و جینیات ہی مصروفِ عمل نہیں بلکہ اس تحریک میں نیورو فارماکولوجی، نینو ٹیکنالوجی، جینیاتی انجینئرنگ، خلیات ساق (اسٹیم سیلز) کا وسیع میدان، معاون روبوٹ، برین مشین انٹرفیس (دماغ اور کمپیوٹر کے مابین ربط) غرض سائنس کی وہ تقریباً تمام نئی شاخیں شامل ہیں جو انسانی جسم کی ساخت اور صلاحیتوں کو بہتر بنانے میں ساتھ دے سکتی ہیں۔

ٹرانس ہیومنسٹ تحریک تیزی کے ساتھ دنیا میں پھیل رہی ہے۔ ابھی اس تحریک کا آغاز ہوئے چند ہی سال ہوئے ہیں لیکن یہ اس وقت دنیا کے تقریباً ہر ملک، ہر قوم اور مختلف مذاہب میں کسی نہ کسی صورت موجود ہے۔ کالج سے یونیورسٹی تک بہت سے لوگ اس تحریک میں نہایت تیزی سے شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ مختلف مذاہب نے بھی آئندہ دو عشروں میں بپا ہونے والی ٹرانس جینک قیامت کا خطرہ بھانپ لیا ہے اور اپنی اپنی تحریکیں بنا لی ہیں۔ اس وقت دنیا میں کرسچین ٹرانس ہیومنسٹ سوسائٹی، بدھسٹ ٹرانس ہیومنسٹ ایسوسی ایشن اور جیوئش

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



ٹرانس ہیومنسٹ ایسوسی ایشن" موجود ہیں۔ اس دوڑ میں کوئی ملک کسی سے پیچھے رہنا نہیں چاہتا اور کوئی کلیدی مذہب بھی آنے والے وقت میں فنا نہیں ہونا چاہتا۔ ان تحریکوں کے سربراہان نے بھاپ لیا ہے کہ آنے والے طوفان کے راستے میں بند باندھنے سے بہتر ہے کہ خود ہی پہل کر دی جائے۔ یعنی "تم سب سے پہلے ٹرانس ہیومنز بنا جاؤ!" ان تمام ایسوسی ایشنز نے مل کر ایک عالمگی تنظیم بنالی ہے۔ "ورلڈ ٹرانس ہیومنز سوسائٹی" نامی اس تنظیم کے صدر کا نام ڈاکٹر جیمز ہیوز (James Hughes) ہے۔

ٹرانس ہیومنسٹ طبقے کا خیال ہے کہ وہ تیزی سے کامیابی کی منزلیں طے کر رہے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے اپنی تحریک کا نام بدل کر آئی ای ای ٹی (IEET) رکھ لیا ہے جو "انسٹی ٹیوٹ فار اتھکس اینڈ ایمرجنگ ٹیکنالوجی" کا مخفف ہے۔ ڈاکٹر جیمز ہیوز اب آئی ای ای ٹی کے صدر اور سی ای او ہیں۔ دنیا کے چند بڑے نامور سائنس دان اور بااثر لوگ بھی اس تحریک میں شامل ہو چکے ہیں۔ مثلاً آکسفورڈ یونیورسٹی میں آئی ای ای ٹی کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر نک بوسٹروم ہیں۔ حال ہی میں رائل سوسائٹی آف سائنسز نے ایک سیمینار کا انعقاد کی جس کا عنوان تھا: "کیا ہم کائنات میں اکیلے ہیں؟"

اس سیمینار میں ٹرانس ہیومنسٹ تحریک کے عالمی صدر ڈاکٹر جیمز ہیوز نے بہت تفصیل سے اس خیال پر روشنی ڈالی کہ مستقبل میں ہم ٹرانس ہیومنز کے ذریعے کائنات کا سفر بہت آسان کرنے والے ہیں۔ ایسے انسان ڈیزائن کرنے پر غور کیا جا رہا ہے جو صفر کشش ثقل (زیرو گریوٹی) یعنی بے وزنی کی حالت میں کام کر سکیں اور اسی طرح کے دیگر مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم خلائی مقاصد کے لیے خصوصی ٹرانس ہیومنز پیدا کرنے والے ہیں۔

ٹرانس ہیومنسٹ تحریک بہت مضبوط تحریک ہے۔ کالج، جامعیات، مختلف تحقیقاتی ادارے اور اہلِ علم بہت تیزی کے ساتھ اس تحریک میں شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ اس وقت دنیا کے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں ڈالر اسی تحریک کی بدولت ٹرانس ہیومنز پیدا کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔

## ٹرانس ہیومنز اور سرمائے کی دستیابی

ٹرانس ہیومنز پیدا کرنے کے لیے کتنے اور کس کے فنڈز دستیاب ہو رہے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اگر آپ گوگل میں Transhumanism کا لفظ ٹائپ کریں تو آپ کو بہت سے ویب پیجز نظر آئیں گے جو ٹرانس ہیومن ازم کے لیے وقف ہیں لیکن اگر آپ گوگل میں Genetic Engineering Laboratories کے الفاظ ٹائپ کریں گے تو آپ کو یہاں بھی بہت سے ویب پیجز دکھائے جائیں گے۔ یہ ان اداروں کے ہیں جو تقریباً سب کے سب اسی مشن پر لگے ہوئے ہیں۔

سابق امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے 2006ء میں اسٹیٹ آف دی یونین سے ایک خطاب میں ایک قانون منظور کرنے کے لیے سفارش کی جس کے بعد انسانوں اور جانوروں کے درمیان ''ٹرانس جینک'' سرگرمیوں پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی۔ یہی بات لمحہ فکریہ ہے۔ امریکہ جیسے ملک کا صدر آخر کسی ٹیکنالوجی کو مکمل طور پر بند کرنے کے لیے باضابطہ طور پر سرکاری اجلاس میں تقریر کیوں کرے گا؟ یقیناً خطرہ بہت بڑا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے صدر اوبامہ نے جو پہلا کام کیا وہ یہی تھا کہ صدر بش کی طرف سے ٹرانس جینک تحقیق پر لگائی گئی تمام پابندیاں یکسر اٹھا دیں۔ اور اس طرح سب سے بڑا مرحلہ یہ طے ہو گیا کہ سرکاری رقوم کا راستہ ٹرانس جینک تحقیق کی سمت کھل گیا۔ یوں امریکی ٹیکس دہندگان کی رقوم کا مہیب ریلا اس عظیم اور محیر العقول تحقیق کی طرف بہہ نکلا ہے۔ یہ پیسہ ہزاروں تجربہ گاہوں کو جا رہا ہے۔ جو بات دنیا کے کسی بھی انسان کو بے پناہ پریشان کر سکتی ہے، وہ یہ ہے کہ امریکی حکومتی سرمائے کا بڑا حصہ جس ٹیکنالوجی پر تحقیق میں صرف ہونا شروع ہو گیا ہے، اسے سائنس کی زبان میں ''انسانی حیوانی مخلوطہ'' (Human Animal Chimera) کہتے ہیں۔

## انسانی حیوانی مخلوطہ

ہیومن اینمل کائمیرا (انسانی حیوانی مخلوطہ) کا مطلب، انسان اور جانوروں کے ملاپ سے پیدا کی جانے والی نئی نئی انواع ہیں۔ یعنی ایسے جاندار جو بیک وقت جانور بھی ہوں گے لیکن ساتھ ہی ساتھ انسانی خصوصیات سے لیس بھی ہوں گے یا ایسے انسان جن میں اضافی طور پر کچھ حیوانی خصوصیات بھی موجود ہوں گویا آدھا انسان اور آدھا کوئی دوسرا جانور۔

سائنس دانوں کے مطابق ظاہراً خطرے والی کوئی بات نہیں اور انسانی حیوانی مخلوطہ پیدا کرنے کے ظاہری مقاصد فقط انسانی بہبود اور نیکی پر محیط ہیں۔ لیکن یہ اسی وقت ممکن ہو سکتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے جب کوئی ''دل دینے والا'' بھی موجود ہو۔ اگر کسی نے بروقت دل نہ دیا تو ہم مر جائیں گے کیونکہ ہمارا دل خراب ہو چکا ہے۔ لیکن ہیومن اینمل کائمیرا کی شکل میں ہم ایسا جانور پیدا کروا سکتے ہیں جس میں ہمارے لیے ایک عدد دل پیدا کیا جائے گا۔ وہ کوئی جانور ہوگا ایسا جانور جیسے ہم عموماً ذبح کرتے رہتے ہیں مثلاً وہ گائے، بکری یا بھیڑ ہو سکتی ہے جس کے سینے میں ہمارا دل ہوگا۔ ہم اس جانور کو ذبح کر کے اپنا دل لے لیں گے اور یوں ہارٹ ٹرانس پلانٹیشن کے لیے عطیہ لینے کے مسئلے سے جان چھوٹ جائے گی۔ اس نوعیت کی تحقیق ''زینو ٹرانس پلانٹ (Xenotransplant) کے نام سے بھی شہرت رکھتی ہے۔

کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ظاہری طور پر تو ہیومن اینمل کائمیرا کی پیداوار ایک مثبت اقدام ہے لیکن اس کے مضر ضمنی اثرات کا اندازہ لگانا ناممکنات سے باہر ہے۔ امریکہ کی ایک ریاست میں باقاعدہ ایک فارم ہے جہاں ایسے سؤر پیدا کیے جا رہے ہیں جو تھوڑے سے انسان اور باقی سؤر ہیں۔ تھوڑے سے انسان اس طرح کہ ان سؤروں میں انسانی اعضاء پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ اعضاء کی منتقلی (آرگن ٹرانس پلانٹیشن) کی صنعت کو بہتر مدد دی جا سکے۔ ایک سؤر کے اندر انسانی ڈی این اے کا پھلنا پھولنا عجیب و غریب مظہرِ فطرت ہے۔

ایٹم بم کی ایجاد نے ہیروشیما اور ناگاساکی میں لاکھوں انسانوں کی جانیں لی تھیں لیکن معلوم نہیں یہ ٹرانس جینک مصنوعات کیا گل کھلائیں گی؟ بظاہر اُمید ہی اچھی ہے اور وہ اچھی اُمید یہی کی جا سکتی ہے کہ بالآخر ٹرانس جینک مصنوعات انسان کی بھلائی ہی کا موجب بنیں گی۔ بقول شاعر اس کا آغاز تو خوش نما ہے مگر اس کا انجام اچھا نہیں ہے۔

2006ء میں امریکہ کے سب سے بڑے سرکاری محکمے ''ڈیپارٹمنٹ آف ہیتھ'' نے 773000 ڈالرز صرف اس ایک مقصد کے لیے خرچ کیے کہ دو سال کے اندر اندر یہ جائزہ لے کر بتایا جائے کہ ٹرانس جینک تحقیق کی اخلاقی پوزیشن کیا ہے؟ اس تحقیق کی اہمیت اس لیے زیادہ تھی کہ اس میں براہِ راست انسانوں کو تجربات میں شامل کر کے بالآخر حکومت کو یہ بتایا جائے کہ اگر جینیاتی انجینئرنگ ان ہداف تک پہنچ گئی کہ جن سے انسانیت خوفزدہ ہو رہی ہے، تو انسان اور غیر انسان میں فرق کرنے کے لیے کیا اخلاقی قدریں مقرر کی جا سکیں گی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میکس میل مین (Max Mehlman) اس پروجیکٹ کے سربراہ تھے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ دو سال کا عرصہ پورا ہونے کے بعد کوئی رپورٹ شائع نہ کی گئی اور اس تحقیق کے نتائج کو چھپا لیا گیا۔

البتہ کچھ ہی عرصے بعد میکس میل مین نے امریکہ کی ایک جامعہ میں ''ڈائریکٹڈ ایولیوشن'' اور ''ٹرانس ہیومن ازم اور جمہوریت'' کے عنوانات سے لیکچروں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ڈائریکٹڈ ایولیوشن سے معنوی طور پر یہی مراد ہے کہ انسانی ہدایات کے مطابق چلنے والا ارتقاء۔ کیونکہ اس سے پہلے ارتقاء، فطرت کی ہدایات پر چل رہا تھا۔ میکس کے لیکچروں کے عنوانات سے مترشح ہے کہ تجربہ گاہ میں نتائج، توقعات سے کہیں زیادہ پریشان کن برآمد ہوئے تھے۔

صرف ایک ملک، امریکہ میں ہی اتنے بڑے بڑے حکومتی ادارے خود ٹرانس جینک تحقیق کو بڑی بڑی رقوم دے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت جلد نسلِ انسانی اپنی موجودہ ساخت سے مختلف، کچھ اور بننے والی ہے۔ اس امکان یا خدشے کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔

## ٹرانس ہیومنز کی حدود

ہم نے اب تک جتنی بھی گفتگو کی، اس سے فقط اتنا تاثر ملتا ہے کہ چلو یہ لوگ جب کچھ پیدا کریں گے تو دیکھ لیں گے لیکن ہم یہ بات بھول رہے ہیں کہ جینیاتی طور پر ترمیم شدہ غذا بھی اتنی ہی تبدیلیاں لا سکتی ہے کہ جتنی نئی نوع پیدا کرنے والے عوامل سے ممکن ہے۔ جیسا کہ پولیو کی ویکسین کے ذریعے روئے زمین سے پولیو کا خاتمہ کرنے کی مہم محض قطرے پلا کر چلائی گئی ہے اور اب پولیو تقریباً فنا ہونے ہی والا ہے، بالکل اسی طرح محض قطرے پلا کر بھی ہمیں جینیاتی طور پر تبدیل کیا جا سکے گا اور یہی ہے اصل فکر مندی کا مقام۔

دفاعی تحقیق کی مد میں دنیا کے بہت سے ادارے سالانہ اربوں ڈالر، سینکڑوں منصوبوں پر خرچ کر رہے ہیں۔ ایک منصوبے کا نام ''ایکسٹینڈڈ پرفارنس وار فائٹر'' ہے۔ اس کے نام سے کچھ ظاہر ہو یا نہ ہو لیکن دراصل یہ جینیاتی انجینئرنگ کی طاقت سے سپاہیوں کو ''ڈیزائن'' کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس پروگرام کی اصل دستاویزات انٹرنیٹ پر دستیاب ہیں جن میں واضح طور پر لکھا ہے کہ فوجیوں کے ڈی این اے میں تبدیلی کرنا، اس منصوبے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



شامل ہے۔اور یہ ''سپر سولجر ٹیکنالوجی'' کے نام سے بھی شہرت رکھتا ہے۔

ایک اور منصوبے کے تحت انسانی عمر بڑھانے کے لیے ٹرانس جینک تحقیق کی جاری ہے۔اس منصوبے کے ابتدائی مقاصد میں خلیے کی تخریب و تعمیر کا اس نقطہء نگاہ سے مطالعہ مقصود ہے کہ آخر انسانی خلیات ختم ہونا اور مرنا کیوں شروع کر دیتے ہیں۔ایسا کیوں نہیں کہ ہم عمر کے ایک حصے کے بعد جسم کے تمام خلیات کی دوبارہ پیدائش کے قابل ہو سکیں۔

اس عمل کی وضاحت کے لیے جو اصطلاح استعمال ہو رہی ہے وہ ''لافانی جانداروں کی تحقیق'' (Creating Immportal Organisms) ہے۔لیکن یہ نام بھی اس منصوبے کی حدود ٹھیک سے واضح نہیں کرتا، دراصل اس پراجیکٹ کے ذریعے فوجیوں میں ایک ایسی ''لیتھل فورس' (ہلاکت خیز قوت) پیدا کر دے گی جو تباہ کن ہو گی۔اس طرح فوجی حد سے زیادہ طاقتور اور باصلاحیت ہو جائیں گے۔(سائنس فکشن نگار، آلڈس ہکسلے نے اپنے ناول ''بریو نیو ورلڈ'' میں ایسا ہی ایک ممکنہ منظر پیش کیا ہے۔)

قابلِ غور بات یہ ہے کہ یہ ٹیکنالوجی فقط امریکہ تک محدود نہیں بلکہ آسٹریلیا، چین اور برطانیہ سمیت پوری دنیا میں ہزارہا تجربہ گاہوں میں جینیاتی انجینئرنگ پر دن رات تیزی سے کام ہو رہا ہے۔گزشتہ دنوں برطانیہ میں یہ بحث زور پکڑ گئی تھی کہ ''ہیومن اینمل کائمیرا'' یا ''ہیومن اینمل ہائی برڈ'' (انسانی حیوانی مخلوطہ) پیدا کرنا اخلاقی طور پر کس حد تک درست یا غلط ہے۔دراصل برطانوی حکومت نے اس بحث کو عوام کے سامنے جان بوجھ کر رکھا۔برطانوی سائنس دان یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ ان کی عوام انہیں اس تحقیق میں کس حد تک آگے لے جانے دینا چاہتی ہیں۔کئی سیمینار منعقد کیے گئے۔

اسی طرح کے ایک بڑے سیمینار میں ویٹی کن کے دو بڑے پادری (بشپ) بھی شریک ہوئے۔انہوں نے اس بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ فرض کیجیے ایک عورت ٹرانس جینک پیداوار میں حصہ لیتی ہے اور اس کے بیضے سے ایک ایسا بچہ پیدا کیا جاتا ہے جو کچھ انسان ہے اور اس کا باقی حصہ کوئی اور جانور ہے۔پھر وہ عورت بعد میں اپنے فیصلے پر پچھتاتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس کا بچہ ختم کر دیا جائے کیونکہ وہ اپنے بچے کو اس حال میں نہیں دیکھنا چاہتی۔تو پھر اسے اس کے بچے کو ختم کر دینے کا اختیار دینا بھی اخلاقی طور پر فرض ہو جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ایسے مباحث میں ایک بات کھل کر سامنے آئی کہ انسانی حیوانی مخطوطوں میں یہ طے کرنا ایک مستقل سوالیہ نشان ہے کہ ''کتنا انسان اور کتنا حیوان؟'' یعنی کوئی بھی مخلوطہ (کائمیرا) جو بظاہر محض ایک سور ہے، آخر کس حد تک انسان ہے؟ اس کے جسم میں کون کون سے اعضاء انسانی ہیں اور اسے کتنے فیصد انسان مانتے ہوئے اس پر انسانی حقوق لاگو کیے جا سکتے ہیں؟

ایک بات جس سے دنیا کے عام لوگ ابھی تک بے خبر ہیں، وہ یہ ہے کہ انسان اور حیوان کے درمیان کیا جانے والا یہ مربوط اخلاط، فیصد مقدار کے اعتبار سے کتنا ہے؟ یعنی کیا واقعی ایسا ہے کہ دل گردے یا پھیپھڑوں کی حد تک انسان اور باقی ماندہ جانور ملا کر نئی انواع پیدا کی جارہی ہے؟ یا انسان اس مقدار سے زیادہ ان مخلوطوں میں شامل ہے؟ اس کے جواب میں سائنس دان یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ پچاس فیصد تک مربوط اختلاط کر رہے ہیں۔ یعنی پچاس فیصد انسان اور پچاس فیصد دوسرے حیوانات کو باہم ملایا جا رہا ہے اور یہ ایک نہایت توجہ طلب امر ہے۔

اصل مسئلہ یہ نہیں کہ اس کام کو روکا جائے یا چلتے رہنے دیا جائے؟ اس پر پیسہ خرچ کیا جائے یا پیسہ بچا لیا جائے؟ بلکہ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ بقول سائنس دانوں کے اب اس کام کو روکا ہی نہیں جا سکتا کسی بھی قیمت پر، کوئی بھی طاقت ایسی نہیں جو جینیات انجینئرنگ کے ایسے تجربات سے انسان کو باز رکھ سکے کہ جس کے خوفناک نتائج برآمد ہوں۔ کیونکہ یہ ایٹم بم بنانے جتنا مشکل کام نہیں کہ پوری صدی گزرنے کے بعد بھی چند ممالک کے پاس وہ صلاحیت ہوگی۔ یعنی ایٹم بم بنانے کی صلاحیت۔ بلکہ جینیاتی انجینئرنگ کی تجربہ گاہ تو آپ اپنے مکان کے گیراج میں بھی کھول سکتے ہیں۔

چنانچہ انسانوں اور جانوروں کے پیش آمدہ ''قلمی'' تعلق کو روکنا ممکن ہی نہیں رہا اور اسی لیے امریکہ سمیت اب تمام اقوام کی یہ سوچ ہے کہ اگر وہ سیلاب بلا کو روک نہیں سکتے تو پھر کیوں نہ وہ سب سے پہلے اس ٹیکنالوجی کا استعمال شروع کر دیں اور خود کو ٹرانس ہیومنز میں تبدیل کر لیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ اگر ان کے دشمنوں نے خود کو ان سے پہلے ٹرانس ہیومنز بنا لیا تو وہ اپنے دشمنوں کے مقابلے میں غیر ارتقاء یافتہ مخلوق کے طور پر کمزور رہ جائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## ٹرانس ہیومن ازم کے ''فوائد''

ٹرانس ہیومن ازم کے فوائد میں سب سے پہلا اور سب سے بڑا فائدہ ''لمبی عمر'' ہے۔ٹرانس ہیومنز لمبی عمروں کے مالک ہوں گے۔ڈاکٹر آبرے ڈی گرے کا دعویٰ ہے کہ وہ لوگ جو اس وقت پچاس سال کے ہیں، ان میں بیشتر لوگ اب ایک ہزار سال تک نہیں مریں گے۔ڈاکٹر آبرے، آنے والے ٹرانس جینک انقلاب کی رُو سے ایسا کہہ رہے ہیں لیکن ٹرانس ہیومنز صرف لمبی عمروں کی وجہ سے ہی منفرد نہیں ہوں گے، کیونکہ لمبی عمر ہونا کوئی زیادہ بڑا فائدہ یا دلچسپ بات نہیں۔بعض لوگ لمبی عمر کو ایک عذاب خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک ہزار سال تک اس دنیا کی مشکلات کا سامنا کرنا فائدے کی نہیں بلکہ مصیبت کی بات ہے۔

ٹرانس ہیومنسٹ اس بات کا بھی پورا دھیان رکھتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ صرف لمبی زندگی ہی نہ ہوگی بلکہ یہ ایک خوشحال زندگی بھی ہوگی۔ یہ زیادہ صحت مند زندگی ہوگی۔ یہ زیادہ ذہین زندگی ہوگی۔ یہ زیادہ باشعور زندگی ہوگی۔ مثلاً نیورو سائنسز کے ذریعے ہم اب بہت سی نئی چیزیں سیکھ رہے ہیں۔ہم اب جانتے ہیں کہ دماغ کے وہ کون کون سے حصے ہیں جہاں ڈپریشن، فوبیا اور اینگزائٹی کا عمل وقوع پذیر ہوتا ہے۔ایک ٹرانس ہیومن کے ایسے حصوں کو جینیاتی طور پر ترقی یافتہ کر دیا جائے گا، تاکہ وہ کبھی ڈپریشن میں مبتلا نہ ہوں۔ کبھی پریشانی اور فکرمندی کا شکار نہ ہوں۔ وہ ہزاروں سال جئیں گے لیکن ہمیشہ خوش رہیں گے۔غرض شعوری صلاحیتوں میں بھی ایک ٹرانس ہیومن لاجواب ہوگا۔

ایک طرف تو اس کی منطقی قابلیت سقراط اور ارسطو جتنی ہوگی اور دوسری طرف اس کی سائنسی تفہیم کی سطح آئن سٹائن جتنی ہوگی۔ٹرانس ہیومنز کے دماغ کمپیوٹرز کے ساتھ جڑنے اور الگ ہونے کی صلاحیتوں کے مالک ہوں گے۔ وہ براہ راست اپنے دماغ سے کمپیوٹر میں چیزیں اپ لوڈ ڈاؤن لوڈ کر سکیں گے۔یعنی کوئی بعید نہیں کہ آج کا سائنس فکشن، آنے والے کل کی حقیقت بن جائے۔

اسی کے ساتھ ساتھ ذہن و دماغ کے علاوہ جسمانی فوائد کے اعتبار سے بھی ہم انسان بہتر سے بہت شکل وصورت اور صلاحیتیں حاصل کر لیں گے۔ خاص طور پر جسمانی طاقت، مثلاً آج ایک ساٹھ سال کا شخص اگر سو قدم دوڑے تو اس کی حالت غیر ہو جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



لیکن ایک عام ٹرانس ہیومن ایک سو پچاس سال کی عمر میں بھی اتنا طاقتور ہوگا کہ اولمپک ریس کے مقابلے میں حصہ لے اور جیت سکے۔

ٹرانس ہیومن ازم کلوننگ سے کہیں آگے کی بات ہے۔ یہ صرف کلوننگ کے ذریعے بچے پیدا کرنے کا پروگرام نہیں۔ کلوننگ اس کے مقابلے میں کلاسیکی عہد کی چیز معلوم ہوتی ہے۔ ٹرانس ہیومن ازم، انسان اور جانوروں کے ملاپ سے نئے انسان کی پیدائش کی بات کرتا ہے۔

ایک اور بڑا فائدہ جو ٹرانس ہیومنسٹ سوچ رہے ہیں یہ لگ بھگ مافوق الفطرت (سپر نیچرل) صلاحیتوں کے حامل انسان کا حصول ہے۔ اس نظریئے کے بانی ڈاکٹر نک بوسٹروم ہیں۔ ان کا مقالہ ''ٹرانس ہیومنز کی اقدار'' (ٹرانس ہیومنز ویلیوز) پر ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ڈاکٹر بوسٹروم نے اپنا یہ مقالہ اپنی ویب سائٹ پر رکھ چھوڑا ہے: www.nickbostrom.com

## فوق البشر (Super Human) خیال سے حقیقت تک

ڈاکٹر بوسٹروم اس وقت دنیا کے ہر بڑے ملک کی جامعیات میں اسی موضوع پر لیکچر دیتے پھر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے دلائل کی زبان قطعاً مذہبی نہیں رکھی لیکن اُنہوں نے ایک چارٹ کے ذریعے قوتِ متصورہ (پرسپشنز) کی تمام اشکال کی وضاحت کر دی ہے۔ ان میں انسان، پوسٹ ہیومنز، ٹرانس ہیومنز اور حیوانات، سب کے لیے الگ الگ احاطے (ڈومینز) مقرر کر کے ثابت کیا ہے کہ انسان اور فوق البشر (سپر ہیومنز) کا امکان جینیاتی انجینئرنگ کے ذریعے بہت قوی ہے۔''

انہوں نے ڈولفن، کتوں اور چمگادڑوں کے ڈی این اے کے انسانوں کے ساتھ ملاپ کی صورت میں حیران کن نتائج کا اعلان کیا ہے۔ ہاتھیوں کے جین کے ذریعے انسانوں میں ارتعاش کو پہچاننے کی صلاحیت بڑھائی جاسکتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ جانوروں کو زلزلوں سے پہلے معلوم ہو جاتا ہے کہ زلزلہ آنے والا ہے۔ جانور کیسے جان جاتے ہیں کہ کوئی قدرتی آفات آنے والی ہے؟ انسان کا حق ہے کہ اس کے پاس بھی یہ جین ہوں اور وہ بھی وقت سے پہلے زلزلوں اور طوفانوں سے باخبر ہو سکے۔ بعض جانور اپنی ہی بیماریوں سے پیش از وقت آگاہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جاتے ہیں۔

ان سب باتوں میں وہ ایک نہایت دلچسپ اضافہ کرتے ہیں۔ ڈاکٹر بوسٹروم کہتے ہیں کہ جانور، روشنی کے طیف (اسپیکٹرم) کی دیگر شعاعوں کی مدد سے مختلف اوقات میں مختلف طریقوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ مثلاً چیتا رات کی تاریکی میں دیکھ سکتا ہے۔ یہی نہیں بعض اوقات جانور کسی ایسی چیز کو دیکھ رہے ہوتے ہیں جسے ہم نہیں دیکھ سکتے۔ بوسٹروم کوئی بھی مذہبی نکتہ اٹھائے بغیر کہتے ہیں کہ ممکن ہے وہ اس وقت برقی مقناطیسی شعاعوں کے طیف میں کسی اور قسم کی لہروں کے ذریعے کسی ایسی شئے کو دیکھ رہے ہوں جو ہمیں دکھائی نہ دیتی ہو۔ بوسٹروم کا خیال ہے کہ ہم ٹرانس ہیومنز بن کر ایسی پُراسرار دنیا کو خود دیکھنے کے اہل ہو جائیں گے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کچھ جانور مافوق الفطرت (سپر نیچرل) چیزوں کو دیکھ لیتے ہیں۔ ان میں اُلو اور بلی کا خاص طور پر نام لیا جاتا ہے۔ اگر ایسے جانوروں کے جین، انسانی جین کے ساتھ ملا کر ٹرانس ہیومنز پیدا کیے جائیں تو شاید وہ فرشتوں، جنات، بھوت پریت یا خدا کے ساتھ بات کرنے کی صلاحیت کے قدرتی طور پر مالک ہوں گے۔

انٹرنیٹ پر مطالعہ کرنے والے قارئین کی دلچسپی کے لیے ''جان ٹیمپلٹن فاؤنڈیشن'' کی ویب سائٹ پر موجود ایریزونا اسٹیٹ یونیورسٹی میں سابقہ کئی سال کے لیکچروں کا سلسلہ بہت مفید ہوسکتا ہے۔ www.templeton.org

## ایریزونا اسٹیٹ یونیورسٹی میں عجیب وغریب تحقیق

ان میں خاص طور پر ایک لیکچر بعنوان ''ٹرانس ہیومزم اینڈ دی فیوچر آف ڈیموکریسی'' دیکھنے کے قابل ہے۔ اس لیکچر میں بھی وہی سوال بہت عمدہ طریقے سے اٹھایا گیا ہے جو ڈاکٹر بوسٹروم نے ہر جگہ پیش کیا ہے۔ ایریزونا اسٹیٹ یونیورسٹی کے طلبہ بھی یہی پوچھ رہے ہیں کہ ٹرانس ہیومنز کی پیدائش کے بعد اب ہماری انسانیت کہاں سے شروع ہوگی؟ اور کہاں ختم ہوگی؟ اور یہ سوال بھی کہ جب ہم موجودہ انسان کو ''پابند ارتقاء'' (ڈائریکٹڈ ایوولیوشن) کے ذریعے ''ہیومن ورژن 2.0'' میں ڈھال دیں گے تو کیا ہماری ''روح'' بھی تبدیل ہو جائے گی۔

یہ سلسلہ سوالات جاری تھا کہ ایریزونا اسٹیٹ یونیورسٹی نے ایک بالکل نیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پروجیکٹ شروع کر دیا۔ اگر آپ ابھی ایریزونا اسٹیٹ یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر جائیں تو آپ خود اس پروجیکٹ کو دیکھ سکتے ہیں۔ اس کا عنوان ''صوفیہ پروجیکٹ'' (Project sophia) ہے۔ اس پروجیکٹ کا مقصد ایسے ٹرانس ہیومنز پیدا کرنا ہے جو مافوق الفطرت ہستیوں سے بات کرسکیں۔ انہوں نے اپنے پروجیکٹ کے مقاصد میں باقاعدہ درج کیا ہے:

ا۔ بھوت پریت سے بات کرنا۔

۲۔ خلائی مخلوق (ایلی) سے بات کرنا۔

۳۔ فرشتوں سے بات کرنا۔

۴۔ جنات اور روحوں سے بات کرنا اور

۵۔ کائناتی شعور (یعنی خدا) کے ساتھ بات کرنا۔

انہوں نے اپنے پروجیکٹ کا اصل مقصد یہی بیان کیا ہے اور یہ پروجیکٹ اس وقت امریکہ جیسے ملک کی ایک بڑی جامعہ میں جاری ہے۔

## ٹرانس ہیومن ازم کے مخالفین

جس طرح ٹرانس ہیومنسٹ، ٹرانس ہیومنز پیدا کرنے میں بے پناہ سنجیدہ ہیں اور ایک باقاعدہ تحریک چل نکلی ہے، اسی طرح مخالفین بھی اپنی کوششوں میں دن رات مصروف ہیں۔ ان میں سب سے بڑے مخالف ڈاکٹر لیون کاس (leon Kass) ہیں۔ یہ بش انتظامیہ کے تحت شعبہ حیاتی اخلاقیات (بایو ایتھکس ڈیپارٹمنٹ) کے چیئرمین تھے اور ان ہی کی کوششوں سے صدر بش نے جینیاتی انجینئرنگ کی اس تحقیق پر پابندی عائد کر دی تھی اوبامہ انتظامیہ میں ڈاکٹر لیون کاس نے استعفیٰ دیا اور ایک کتاب لکھی، جس کا نام ہے: Life, Liberty and Defense of Dignity: The Challenge of Bioethics اس کتاب میں انہوں نے تفصیل سے یہ نقشہ کھینچا ہے کہ کس طرح پوری دنیا کی تجربہ گاہوں میں سائنس دان شبانہ روز محنت سے ایک ''پوسٹ ہیومن فیوچر'' (مابعد انسان مستقبل) تخلیق کرنے میں مصروف ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم یعنی نارمل انسان اس وقت ان لوگوں کے خلاف حالتِ جنگ میں ہیں جو ٹرانس ہیومنز پیدا کرنے جا رہے ہیں۔ تمام خطرات سے آگاہ کرنے کے بعد ڈاکٹر لیون کاس نے دنیا بھر کے انسانوں سے استدعا کی ہے کہ اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



انسانیت کے لیے کچھ کرنا ہے تو یہی وقت ہے کہ سب اُٹھ کھڑے ہوں اور ٹرانس ہیومنز کو پیدا ہونے نہ دیں۔

اسی طرح پروفیسر فرانسس فوکیاما نے ٹرانس ہیومنزم کے فلسفے کا مطالعہ کرنے کے بعد ایک تحقیقی مقالہ مرتب کیا، جس میں انہوں نے ٹرانس ہیومنزم کو انسانی تاریخ کا سب سے خطرناک سائنسی اقدام قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر فوکو یاما کو یقین ہے کہ اگر ٹرانس ہیومنزم تحریک کامیاب ہوگئی تو بہت جلد زمین سے انسانوں کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جائے گا۔

غرض جینیاتی انجینئرنگ کی موجودہ ترقی دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ لگ بھگ ایک صدی بعد زمین میں ہر طرف ٹرانس ہیومنز ہوں گے جن کی عمریں ہزاروں سال تک لمبی ہوگی اور جو تمام عمر خوش رہ سکیں گے۔ ڈاکٹر آبرے ڈی گرے کے بقول ''وہ لوگ جو اس وقت پچاس سال کے ہیں وہ یہ توقع رکھیں کہ وہ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں اب مرنا نہیں۔''

چونکہ ٹرانس ہیومنز ہم جیسے انسان نہیں ہوں گے اس لیے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بطور انسان یہ ہماری آخری صدی ہے۔

بیسویں صدی سائنس ٹیکنالوجی میں ترقی اور جدت کی صدی ہے۔ اس صدی میں انسان نے ترقی کی وہ منزلیں طے کی ہیں جن کے بارے میں اس سے قبل انسان شاید سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ اس دور میں جہاں انسان نے خلائی دنیا میں اپنے راستے استوار کیے وہیں سیٹلائٹ کے ذریعے سے ذرائع ابلاغ میں وقت اور فاصلوں کی نفی کر دی۔ انٹرنیٹ کی وجہ سے دنیا ایک گلوبل ویلیج بن گئی ہے۔

اکیسوی صدی جدت کی ایک عجیب اور حیرت انگیز دنیا ہے۔ یہ ایک ایسی دنیا ہے جہاں ہر روز نئی دریافتیں جنم لیتی ہیں۔ ان میں سے اکثر ہماری زندگی پر بڑے اچھوتے انداز میں اثر انداز ہوتی ہیں۔ ٹیکنالوجی میں انسانی پیش رفت نے ایک زبردست انقلاب برپا کر دیا ہے۔ سائنسی ترقی کی رفتار کو دیکھتے ہوئے کئی مرتبہ یہ کیفیت ہو جاتی ہے:

محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

کمپیوٹر کی ترقی نے انسان کو بے شمار صلاحیتیں اور قوت دے دی ہے اور یہ سفر رُکا نہیں بلکہ تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ انسان ترقی کی منازل تیزی سے طے کر رہا ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اب وہ دن دور نہیں جب آپ اپنی مرضی سے ذہانت میں اضافے پر بھی قادر ہو جائیں گے۔ ایک سائنس دان نے دعویٰ کیا ہے کہ انسانی دماغ میں ایک چھوٹا سا روبوٹ فٹ کر کے اسے انٹرنیٹ سے کنیکٹ (connect) کر دیا جائے تو اس میں غیر معمولی اور سپر نیچرل طاقت اور ذہانت پیدا ہو جائے گی۔

گوگل کی لرننگ پراجیکٹس پر کام کرنے والے اور مستقبل کو اپنی انگلیوں پر گننے والے عالمی شہرت یافتہ سائنس دان رے کرزویل (Ray Kurzweil) کو یہ بھی یقین ہے کہ 2030ء تک انسانوں اور مشینوں کا ملاپ ہو جائے گا اور انسان اپنا دماغ انٹرنیٹ پر اپ لوڈ کر سکیں گے۔ ایک وقت آئے گا کہ انسان اگر مادی جسم سے آزاد ہو جائے تب بھی اس کا شعور اور دماغ انٹرنیٹ پر موجود رہے گا۔

رے کرزویل نے یہ غیر معمولی دعویٰ نیویارک میں ہونے والی ایکسپونینشل فنانس کانفرنس کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ دماغ نینو بوٹس Nanobots اور ڈی این اے سے بنے ننھے روبوٹوں کی مدد سے انٹرنیٹ سے جڑ سکے گا اور کلاؤڈ کمپیوٹنگ سرورز کی مدد سے انسان اپنی ذہانت میں اضافہ کر سکے گا۔

رے کرزویل کا کہنا ہے کہ وہ اس منصوبے پر کام کر رہے ہیں کہ انسانی دماغ میں نینو بوٹس یعنی چھوٹا روبوٹ فٹ کر کے اسے کلاؤڈ بیسڈ کمپیوٹر نیٹ ورکس سے جوڑ دیا جائے تو اس میں کئی حیرت انگیز صلاحیتیں پیدا ہو جائیں گی۔ ان کا کہنا ہے کہ 2030ء تک انسانی دماغ کے سننے اور دیکھنے والے خاص حصے ''نیوکارٹیکس'' میں نینو روبوٹ کو لگا دینے کی ٹیکنالوجی پر کام مکمل ہو جائے گا جس کی بدولت انسانی دماغ براہ راست پوری دنیا سے لنک ہو جائے گا۔

ایک تقریب میں انہوں نے اپنے اس پراجیکٹ کے بارے میں خطاب کیا، ان کا کہنا تھا کہ اس پراجیکٹ کی بدولت انسان کے جذبات اور تخلیقی صلاحیتوں کو بھی بڑھایا جا سکتا ہے۔ یہ صلاحیت انسانی دماغ میں موجود معلومات اور صلاحیتوں کو کلاؤڈ کی مدد سے کئی گنا بڑھا دے گی اور یوں مصنوعی ذہانت (آرٹیفیشل انٹیلی جنس) کا استعمال کرتے ہوئے انسان میں سپر نیچرل طاقت اور صلاحیتیں پیدا کی جا سکتی ہیں۔

رے کرزویل کا کہنا تھا کہ خوبصورتی، محبت، تخلیق اور ذہانت سب کچھ نیوکارٹیکس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(دماغ کے مخصوص حصے) میں جمع ہوتا ہے اور اب وہ اس کارٹیکس کو وسیع کرنے کے منصوبے کو مکمل کر رہے ہیں تا کہ ان صلاحیتوں کو بڑھایا جا سکے جس کے نتیجے میں کوئی بھی انسان زیادہ تخلیقی، زیادہ مزاح نگار، بہتر گلوکار اور اپنی محبت کے جذبے کا زیادہ اظہار کرنے جیسی بے شمار صلاحیتوں کا مالک بن جائے گا۔

تیس سال قبل جب کمپیوٹر ایجاد ہوا تو اتنا دیوہیکل تھا کہ پورے ایک ہال میں سماتا تھا۔ آج اس بتدائی کمپیوٹر سے بھی زیادہ طاقت رکھنے والا پروسیسر سمارٹ فون میں سما جاتا ہے۔ مشہور امریکی ماہر مستقبلیات، رے کرزویل اسی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے کہتا ہے:

''آج جو کمپیوٹر ہماری جیب میں آ جاتا ہے، وہ اگلے 25 برس میں اتنا ننھا ہو جائے گا کہ ہمارے خون کے خلیوں میں سما سکے۔''

سائنس فکشن فلموں میں انسانی جسم میں نینومشینز لگانے کے مناظر اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس سے انسانی دماغی صلاحیتیں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔ ٹی وی سیریز اسٹار ٹریک میں انتہائی چھوٹے مالیکولر روبوٹ انسانی جسم میں داخل کیے جاتے ہیں جو جسم کی تباہی کی صورت میں خلیوں کی مرمت کر کے اسے پہلے جیسا کر دیتے ہیں۔ اسی لیے سائنسدان کرزویل کا کہنا ہے کہ اس تھیوری کے مطابق ڈی این اے کی مدد سے ایسے روبوٹ تیار کیے جا سکتے ہیں جنہیں دماغ میں انجیکٹ کر کے ویسی ہی صلاحیتیں پیدا کی جا سکتی ہیں۔

چونسٹھ سالہ ریمنڈ کرزویل Raymond "Ry" Kurzweil چوٹی کے ماہر مستقبلیات مانے جاتے ہیں اور وہ ایک نامور موجد بھی ہیں، چند سال قبل گوگل سے بحیثیت انجینئر نگ ڈائریکٹر وابستہ ہوئے ہیں۔ وہ دماغ اور مشینوں کے ملاپ اور دماغ ڈاؤن لوڈ اور اپ لوڈ کرنے جیسے سائنس فکشن موضوعات پر ایک عرصے سے غور کر رہے ہیں۔

رے کرزویل نے 1990ء ''دی ایج آف انٹیلی جنٹ مشین "The Age of Intelliegent Machines" (مشینی ذہانت کا دور) 1999ء میں ''دی ایج آف سپر یچول مشین (The Age of Spiritual Machines) (روحانی مشینوں کا دور) اور 2005ء میں ''سنگولیرٹی از نیئر'' (The singularity is near) جیسی کتابیں لکھ کر غیر معمولی شہرت حاصل کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کرزویل نے کیلی فورنیا میں ایک انوکھی درس گاہ، سنگولیرٹی (Singularity) یونیورسٹی کی بنیاد رکھی۔ اس یونیورسٹی میں نہ ہی ہال ہیں اور نہ ہی پلے گراؤنڈ ہیں اور نہ ہی دوسری یونیورسٹیوں کی طرح بزنس مین یا سرکاری عہدے پانے کے لیے اعلیٰ ڈگریاں حاصل کرنے کی دوڑ ہوتی ہیں۔ یہ یونیورسٹی ایک تھنک ٹینک کے مترادف ہے۔ اس یونیورسٹی میں صرف یہ بتایا جاتا ہے کہ بذریعہ ٹیکنالوجی بنی نوع انسان کو درپیش مختلف چیلنج مثلاً غربت بھوک، بے روزگاری، بیماری، آب و ہوائی تبدیلیوں وغیرہ کو دور کرنا کس طرح ممکن ہے۔ اس کے کورسز میں پوری دنیا سے کوئی بھی تعلیم یافتہ داخلہ لے سکتا ہے۔

رے کرزویل کا کہنا ہے کہ ''تب ہماری سوچ حیاتیاتی اور غیر حیاتیاتی سوچ کا مخلوط یا ہائبرڈ ہوگی۔ ہم اپنے آپ کو بتدریج منظم اور بہتر بنا رہے ہیں میرے خیال میں یہ انسانی خصلت ہے کہ وہ اپنی حدود کو پھلانا چاہتا ہے۔ تب ہم اپنے سوچنے کی حدوں کو دماغ سے نکال کر کلاؤڈ کمپیوٹنگ تک لے آئیں گے۔ ہم اپنے دماغوں میں کلاؤڈ کمپیوٹنگ کا راستہ بنا رہے ہیں۔''

## اپنا دماغ انٹرنیٹ پر لوڈ کریں

آج ہم کمپیوٹر کے ساتھ مختلف ڈیوائسز لگا کر ڈیٹا منتقل کرتے ہیں لیکن اگر آپ کو کہا جائے کہ آپ اپنا دماغ براہ راست کمپیوٹر کے ساتھ منسلک کر سکتے ہیں اور ڈیٹا کمپیوٹر سے اپنے دماغ اور دماغ سے کمپیوٹر میں منتقل کر سکتے ہیں تو آپ کیسا محسوس کریں گے؟

رے کرزویل کا کہنا ہے کہ اس سے ہم اپنے دماغ میں محفوظ معلومات ہمیشہ کے لیے کلاؤڈ نیٹ ورک میں محفوظ کرنے کے قابل ہو جائیں گے جو ہمارے مرنے کے بعد بھی لوگ دیکھ اور پڑھ سکیں گے۔ رے کروزویل کے مطابق 2045ء تک مصنوعی ذہانت، انسانی ذہانت سے آگے نکل جائے گی۔ ان کا یہ بھی ماننا ہے کہ چند دہائیوں بعد انسان اپنے دماغ کا بیک اپ بھی بنانے کے قابل ہو جائیں گے۔

بظاہر رے کروزویل کی باتیں کسی دیوانے کا خواب جیسی لگتی ہیں مگر یہ صاحب پہلے بھی مستقبل کے حوالے سے مختلف نظریات کی پیش گوئیاں کرتے رہے ہیں جو خاصی حد تک درست ثابت ہوئیں۔ اس لیے ان کی حالیہ پیش گوئیوں کو سنجیدہ لیا جا رہا ہے۔ ان صاحب نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



90ء کی دہائی میں 147 مختلف پیش گوئیاں کی تھیں جنہیں 2009ء تک پورا ہو جانا چاہیے تھا۔ 2010ء میں انہوں نے اپنی پیش گوئیوں کا جائزہ لیا تو 86 فیصد پیش گوئیاں بالکل درست ثابت ہوئیں۔

رے کروز ویل نے ماضی میں بھی مصنوعی ذہانت کے حوالے سے پیش گوئیاں کی تھیں جنھوں نے بڑی شہرت حاصل کی۔ 2009ء کے حوالے سے رے کروزیل نے نظریہ پیش کیا تھا کہ 2009ء میں لوگ پوٹیبل ڈیوائسز کو پرائمری ڈیوائسز کے طور پر استعمال کریں گے یہ پیش گوئی پوری ہو چکی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ کیبل (وائر سسٹم) غائب ہو جائے گا۔ ایک پیش گوئی تھی کہ کمپیوٹر کا ڈسپلے آنکھوں کی عینک میں سما جائے گا۔ یہ پیش گوئی گوگل گلاس اور اس جیسی دوسری مصنوعات کی شکل میں پوری ہو چکی ہے۔ کرزویل صاحب کا خیال تھا کہ 2009ء ہی میں خودکار گاڑیاں تیار ہو جائیں گی۔ تاہم یہ پیش گوئی مکمل طور پر پوری نہ ہوئی۔ ان صاحب کی 14 فیصد غلط پیش گوئیاں بھی مکمل طور پر غلط نہیں تھیں۔

## مثبت یا منفی اثرات

ان کا ایک نظریہ بھی ہے کہ مصنوعی ذہانت انسانیت کے لیے انتہائی خطرناک ہو گی۔ یہی بات آج بل گیٹس اور مشہور سائنس دان اسٹیفن ہاکنگ بھی کر رہے ہیں۔ نوٹ کرنے والی بات یہ ہے کہ کروزویل صاحب کوئی نجومی نہیں ہیں بلکہ ان کی پیش گوئیوں یا دوسرے لفظوں میں نظریات کی بنیاد خالصتاً سائنسی ہوتی ہے۔ رے کروزویل نے لکھا ہے کہ: ''میں نے 20 سال پہلے کہا تھا کہ ٹیکنالوجی ایک دو دھاری تلوار ہے۔ آگ ہمیں گرم رکھتی ہے، ہمارا کھانا پکاتی ہے مگر یہی آگ ہمارے گھروں کو جلا کر بھی خاکستر کر دیتی ہے۔ ہر ٹیکنالوجی کے بہت سے فوائد ہوتے ہیں تو بہت سے نقصانات بھی ہوتے ہیں۔''

حال ہی میں ایک ماہر نے دعویٰ کیا ہے کہ مصنوعی ذہانت میں اضافے سے معاشرتی فرق بڑھتا جائے گا۔ سائنسدانوں کے مطابق اگلے 200 سال میں امیر لوگ تو اپنے جسم کے تمام اعضاء تبدیل کر کے اپنی زندگی بڑھا لیں گے لیکن غریب لوگ ان سہولیات کو ترسیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## لافانی انسان

"کیا میں ہمیشہ کے لیے زندہ رہ سکتا ہوں؟" گوگل کے سرچ انجن میں جب یہ سوال ٹائپ کیا جائے تو اس کے بہت سے رزلٹس برآمد ہوتے ہیں۔ یہی سوال گوگل کے چیف انجینئر بھی کرتے ہیں۔ اس سوال کا ایک جواب گوگل سے وابستہ بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر رے کروزویل کے پاس بھی ہے جو کہتے ہیں کہ صرف چند سالوں کی بات ہے، انسان کم از کم ڈیجیٹل دنیا میں تو امر ہو جائے گا۔

کروزویل کہتے ہیں کہ انسانی جسم کا زیادہ سے زیادہ حصہ کمپیوٹروں سے منسلک ہوگا اور ہم اپنے خیالات اور سوچ کا بیک اپ بنا سکیں گے۔ کروزویل کے مطابق بہت جلد انسان اس قابل ہو سکیں گے کہ وہ اپنا پورا دماغ کمپیوٹر پر اپ لوڈ کر سکیں گے۔

نیویارک میں منعقدہ گلوبل فیوچر 2045ء ورلڈ کانگریس میں کروزویل نے کہا کہ اب سے ایک ہزار سال قبل اوسط زندگی صرف بیس برس تھی۔ جبکہ اگلے دس سے بیس سال میں عمر میں حیرت انگیز طور پر اضافہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اگلے دس سے بیس سال میں صحت اور دواؤں میں حیرت انگیز انقلابی تبدیلیاں رونما ہونگی۔ ان کی پیش گوئی ہے کہ اس صدی کے وسط تک انسان فوری طور پر خود اپنے حصے تیار کر سکے گا جو بایولوجیکل بھی ہوں گے اور غیر بایولوجیکل یعنی حیاتی اور غیر حیاتی حصے ہوں گے۔ یعنی ایک وقت میں ان کا حیاتیاتی جسم ہوگا (جیسا کہ آج ہے) اور دوسری جانب ایک اور جسم ہوگا جسے بدلا جا سکے گا۔ ذرا یاد کیجیے۔ اب سے محض سو سال پہلے کیا کوئی سوچ سکتا تھا کہ آنکھ کا قرنیہ، جگر اور گردوں کو ایک انسانی جسم سے دوسرے انسانی جسم میں لگایا جا سکتا ہے۔

اب سے دس سال بعد یہ تمام ٹیکنالوجیز ایک ہزار گنا زیادہ طاقتور اور ترقی یافتہ ہو جائیں گی۔ اور صرف بیس سال میں دس لاکھ گنا زیادہ ترقی کر جائیں گی۔

اگرچہ نینو بوٹس کا خواب ابھی کچھ دور ہے لیکن ان کی کتاب چھپنے کے بعد سے اب تک بہت ترقی ہو چکی ہے۔ کرزویل کہتے ہیں کہ انسانی جسم کا زیادہ سے زیادہ حصہ کمپیوٹرز سے جڑے گا، اس سے منسلک ہوگا اور ہم اپنے خیالات اور سوچ کا بیک اپ بنا سکیں گے۔

دی سنگولیرٹی از نیئر (The Singularity is near) میں کرزویل پیش گوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کرتا ہے کہ تقریباً ہر دو سال بعد کمپیوٹر کی اوسط قوت (کمپیوٹنگ پاور) دوگنی ہو جاتی ہے۔ اب تک یہ پیش گوئی درست ثابت ہوتی آ رہی ہے اور اس کی وجہ تیز رفتار پروسیسنگ ٹیکنالوجیز ہیں۔ اسی کو بنیاد بناتے ہوئے کرزویل نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ہم بڑی تیزی سے غیر حیاتیاتی نکتے کی طرف جا رہے ہیں جو بایولوجیکل حصے پر اثر انداز ہو رہا ہے اور ایک وقت آئے گا جب حیاتیاتی پہلو کی کوئی اہمیت نہیں رہے گی یعنی مادی جسم نہ بھی رہے تو بھی انسان کی سوچ اور شعور ٹیکنالوجی کے ذریعے زندہ رہے گا۔ کروزویل کے مطابق ٹیکنالوجی کے ذریعے انسانی دماغ کی سیمولیشن سے ہماری ذہانت کئی ارب گنا بڑھ جائے گی۔

## ایسا کب تک ممکن ہے؟

2035ء تک اگر انسانوں کی اکثر کی شناخت ٹرانس ہیومن کی حیثیت سے نہ بھی ہوئی تو بھی تکنیکی طور پر وہ فوق البشر (سپر ہیومن) ہی کہے جائیں گے، اگر ہم حیاتیاتی اپ گریڈ یا انسانی اضافے کو ٹرانس ہیومن ازم قرار دیں تو اس حوالے سے پہلے ہی بہت کچھ ہو چکا ہے اور بہت تیزی سے کام جاری ہے۔

اقوامِ متحدہ کی ٹیلی کام ایجنسی کی ایک رپورٹ کے مطابق چھ ارب افراد موبائل فونز استعمال کرتے ہیں اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ٹیکنالوجی ہمارے جسم کے آس پاس کس طرح رہتی ہے۔

انسانی ذہانت (حیاتی ذہانت) میں اضافے Bio-Enhancement مزید سستا ہونے سے اربوں افراد ٹرانس ہیومن میں بدل جائیں گے۔ ڈیجیٹل امپلانٹس، مائنڈ کنٹرول اپ گریڈ، اینج ریورسل ادویات، ہائپر انٹیلی جنس دماغ اور بایوک مسلز وغیرہ یہ وہ چند ٹیکنالوجیز ہیں جو ارتقا پا رہی ہیں۔

کمپیوٹر موبائل اور دیگر ڈیوائسز میں انٹرنیٹ کے استعمال کے بعد سائنس دان اب اس کوشش میں لگے ہیں کہ کئی ڈیوائسز کے جھنجھٹ سے نجات پا کر دماغ سے انٹرنیٹ تک رسائی حاصل کی جائے۔ ایک نئی سائنسی تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ذہن کی کارگزاری انٹرنیٹ سے متشابہ ہے۔

پہلے زمانے کے لوگ خدا کے وجود کے اثبات کے لیے معجزے طلب کیا کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تھے۔ان کی سمجھ ہی میں نہیں آتا تھا کہ جس وجود کو ہمارے حواس محسوس نہ کرسکیں، اس کا اقرار کیسے کریں۔ آج سائنس کے مختلف شعبے ہر روز اس کائنات کے خالق اللہ وحدہ لاشریک کی صفتِ خالقیت کے مظاہر دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ آج ہم بے شمار ایسی ان دیکھی سہولتوں کو استعمال کر رہے ہیں جنہیں ہم نہ دیکھ سکتے ہیں نہ سُن سکتے ہیں، نہ محسوس کر سکتے ہیں مثلاً ایکسرے کی شعاعیں ہم دیکھ نہیں سکتے مگر وہ ہمارے اندر جھانک کر ہمیں جسم کے اندر کی تفصیل بتا دیتی ہیں، الیکٹرک کرنٹ ہمیں نظر نہیں آتا مگر ہم اس کے ذریعہ ضروریاتِ زندگی کی اشیاء استعمال کر رہے ہیں۔ ایٹم، الٹراوائلٹ، انفرایڈ شعاعیں، مائیکرو ویوز، وائرلیس، بلوٹوتھ، وائی فائی، موبائل فون، انٹرنیٹ وغیرہ۔ غرض جب ان دیکھی تخلیقات اس قدر مؤثر اور طاقتور ہیں تو ذرا سوچیے کہ ان تخلیقات کو وجود میں لانے والی ہستی کی قدرت کا عالم کیا ہوگا......

## حاصلِ کلام / قابلِ غور

آج جنیٹک انجینئرنگ کے ماہرین لوگوں کو یہ بتا رہے ہیں کہ ہم جنیٹک انجینئرنگ کے ذریعے بیماریوں کو ختم کر دیں گے مگر حقیقت یکسر مختلف ہے کہ یہ بیماریوں کو ہی نہیں بلکہ انسانوں کو ختم کرنے کے چکر میں ہیں۔قرآن عظیم نے آج سے 1400 سال پہلے جو بات کی تھی اس پر عمل کرنا آج نہایت ضروری ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔کہہ دو! اے اہلِ کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو یکساں ہے ہمارے ہاں اور تمہارے ہاں، یہ کہ نہ عبادت کریں۔ ہم مگر اللہ کی اور نہ شرک کریں اس کے ساتھ ذرا بھی اور نہ بنائے ہم میں سے کوئی ربّ، اللہ کے سوا۔(آل عمران۔64:3)

آج Now or Never والی حالت ہے۔ اگر آج تمام لوگ خواہ وہ اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں یا نہیں ہم سب میں انسانیت کا رشتہ تو ہے اگر ہم آج اکٹھا نہ ہوئے تو پھر یہ زمین انسانوں سے خالی ہو جائے گی اور یہاں انسان نما جانور یا جانور نما انسانوں کی حکمرانی ہوگی وہ نہ یہودی ہوں گے نہ عیسائی نہ بدھ نہ ہندو اور نہ مسلمان ہوں گے۔ اگر آپ آج نہ جاگے تو پھر آپ شاید کبھی نہ جاگ سکیں۔ اگر آپ اپنے لیے اکٹھے نہیں ہو سکتے تو کم از کم اپنی آنے والی نسلوں کی بقا کے لیے ہی اکٹھا ہو جاؤ۔ کیونکہ اولاد سے تو ہر ایک کو محبت ہوتی ہے۔ آج دنیا کو تیسری جنگِ عظیم سے بڑا خطرہ ٹرانس ہیومنز بنانے والے لوگوں سے ہے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



باب 5

# قرآن کریم میں علم کی اہمیت اور غور و فکر کا الٰہی حکم

علم کو قرآن کریم بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے اللہ کی طرف سے حضور ﷺ پر جو سب سے پہلے وحی نازل ہوئی وہ ''اقراء'' سے ہی شروع ہوتی ہے۔ یعنی پڑھو۔ قرآن کریم میں سب سے پہلا حکم دیا گیا ہے وہ یہی حکم ہے کہ ''پڑھو'' قرآن کریم میں متعدد مقامات پر علم کی اہمیت اور غور و فکر کی طرف توجہ دلانے کے لیے قرآنی آیات موجود ہیں۔ ان میں سے چند پیش خدمت ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ پڑھو (اے نبی) اپنے رب کا نام لے کر جس نے پیدا کیا۔ (العلق۔ 1:96)

علم کے حوالے سے قرآن کریم میں متعدد جگہوں پر ذکر ہے۔

☆ علم والوں کے درجات نہایت بلند ہیں۔ (مجادلہ۔ 110:58)

☆ ارض و سما کی تخلیق اور اختلاف لیل و نہار میں عقل مندوں کے لیے آیات موجود ہیں۔ (البقرہ۔ 164:2)

☆ اور یاد رکھو اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف عالم ہی ڈرتے ہیں۔ (فاطر۔ 28:35)

دنیا میں آج جو ترقی نظر آ رہی ہے اور جو مختلف ایجادات ہو رہی ہیں وہ سب علم اور غور و فکر کا ہی نتیجہ ہیں غور و فکر ہی وہ نسخہ کیمیا ہے جس کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ کائنات پر غور کر کے اپنے پیدا کرنے والے رب تک پہنچ سکتا ہے۔ قرآن کریم غور و فکر کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



طرف دعوت دیتا ہے۔ جبکہ اس کی طرف نہایت سختی سے توجہ دلاتا ہے۔ اس سلسلہ میں ارشاد ربانی ہے کہ

☆ ارض و سما میں کتنی ہی ایسی آیات ہیں جن سے یہ لوگ منہ پھیر کر گزر جاتے ہیں۔ (یوسف۔105:12)

اللہ نے جو مطالعہ کائنات کی طرف توجہ دلائی ہے اس کی اہمیت کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم میں 6666 آیات میں سے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور طلاق پر تقریباً ڈیڑھ سو آیات ہیں اور مطالعہ کائنات کے متعلق ساڑھے سات سو سے زیادہ آیات موجود ہیں۔ اس سلسلہ میں ارشاد ربانی ہے۔

☆ یہ لوگ مناظر ارض کی کیوں سیر نہیں کرتے۔ تاکہ ان کے دل سمجھنے لگ جائیں اور کان سننے کی نصیحت سے بہرہ ور ہوں۔ (النجم۔46:53)

☆ بے شک اللہ کے نزدیک سب سے شر انگیز جانور وہ لوگ ہیں جو بہرے گونگے ہو گئے جو عقل سے کچھ کام نہیں لیتے۔ (الانفال۔22:8)

☆ ''اچھا تو کیا اُنہوں نے کبھی اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا۔ کس طرح ہم نے اُسے بنایا اور آراستہ کیا۔ اور اُس میں کہیں بھی رخنہ نہیں ہے۔ اور زمین کو ہم نے بچھایا اور اُس میں پہاڑ جمائے اور اس کے اندر ہر طرح کی خوش منظر نباتات اُگا دیں۔ یہ ساری چیزیں آنکھیں کھولنے والی اور سبق دیکھنے والی ہیں ہر اُس بندے کے لیے جو (حق کی طرف) رجوع کرنے والا ہو اور آسمان سے ہم نے برکت والا پانی نازل کیا پھر اس سے باغ اور فصل کے غلّے اور بلند و بالا کھجور کے درخت پیدا کر دیئے جن پر پھلوں سے لدے ہوئے خوشے تہہ بہ تہہ لگتے ہیں۔ (سورۃ یونس۔ 10-6)

جیسا کہ اوپر دی گئی قرآنی آیت سے پتہ چلتا ہے قرآن ہمیشہ لوگوں کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے استدلال سے کام لینے اور اس دنیا کی کھوج لگانے کی ترغیب دیتا ہے جس میں وہ زندگی بسر کرتے ہیں ایسا اس لیے ہے کیونکہ سائنس مذہب کی حمایت کرتی ہے اور انسان کو جہالت سے محفوظ رکھتی اور اُسے زیادہ دانش مندی سے سوچنے پر اُکساتی ہے۔ خاص طور پر وہ سائنس دان جن کا تعلق علم، غور و فکر اور تحقیق سے ہے اُن کی غالب اکثریت اللہ تعالیٰ کی ذات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پر ایمان رکھتی ہے اگر دنیا کا کوئی بھی شخص علم حاصل کرے اور غور وفکر کرے تو وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ سائنس کے تقریباً تمام مختلف شعبوں کے بانی اللہ تعالیٰ اور اُس کی مقدس کتابوں پر ایمان رکھتے تھے۔ تاریخ میں سب سے بڑے ماہر طبیعیات نیوٹن (Nution)، کیلون (Kelvin) اور میکسویل (Maxwell) ایسے سائنس دانوں میں شامل ہوتے ہیں۔ عظیم ماہر طبیعیات آئزک نیوٹن کے عہد میں سائنس دان اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ اجرامِ فلکی اور سیاروں کی گردش کو مختلف قوانین کے ذریعے واضح کیا جا سکتا ہے۔ نیوٹن کا یہ عقیدہ تھا کہ کرۂ ارض اور خلا کا خالق ایک ہی ہے۔ اس لیے ان کی تشریح ایک ہی جیسے قوانین کے ذریعے کی جانی چاہیئے تھی اُس نے اس نقطہ نظر کو اپنی کتاب میں یوں وسعت دی کہ سورج اور سیاروں کا جامع اور بے نقص نظام صرف اسی صورت میں زندہ رہ سکتا تھا اگر وہ کسی طاقتور اور دانا ہستی کے زیرنگرانی و تسلط ہوتا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہزاروں سائنس دان جو زمانہ وسطیٰ سے طبیعیات، ریاضی اور فلکیات میں تحقیق کر رہے تھے سب کے سب اس نقطے پر متفق ہیں کہ اس کائنات کو کسی واحد خالق نے تخلیق کیا ہے اور وہ ہمیشہ اس نقطے پر توجہ مرکوز کیئے رہے۔ طبیعیاتی فلکیات کے بانی Johaannes kepler نے اپنی ایک کتاب میں خدا پر اپنے یقینِ محکم کا ذکر کیا ہے وہ کہتا ہے ہمیں بطورِ خدا کے غریب اور نالائق خدام کے، اُس کی دانائی کی عظمت، اور اس کی طاقت کو دیکھنا ہے اور پھر اُس کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینا ہے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کے شعبہ طبیعیات کے پروفیسر رابرٹ میتھیوز نے اس حقیقت کا اظہار اپنی کتاب مطبوعہ 1992ء میں کیا ہے جب وہ بیان کرتا ہے کہ DNA سالمے اللہ نے تخلیق کیے تھے اُس کے خیال میں یہ تمام مراحل ایک واحد خلیے سے لے کر ایک چھوٹے سے بچے تک پوری ہم آہنگی کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں اور بالآخر نوجوانی کے عہد تک پہنچ جاتا ہے ان تمام واقعات کی وضاحت ایک معجزے سے کی جا سکتی ہے جیسا کہ حیاتیات کے مختلف مراحل سے ہوتا ہے۔ میتھیوز یہ سوال کرتا ہے کہ اس قدر جامع اور پیچیدہ سالمہ کیسے ایک سادہ اور بہت چھوٹے سے خلیے سے وجود میں آ سکتا ہے۔ اور ایک جلیل القدر انسان ایک خلیے سے کیسے پیدا ہو سکتا ہے جو حروفِ تہجی آئی (i) پر ڈالے گئے نقطے سے بھی چھوٹا ہوتا ہے۔ بالآخر وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ یہ سوائے ایک معجزے کے کچھ بھی نہیں ہے۔ کچھ دوسرے سائنس دان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اس کائنات کو ایک خالق نے بنایا ہے اور جنہیں ان کی اپنے اپنے شعبے میں خدمات کے ذریعے پہچانا جاتا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

رابرٹ بوائل (Robert Boyle) بابائے جدید کیمیا تصور کیا جاتا ہے۔ جون ولیم پٹی (Johna William Petty) جو شماریات اور جدید اقتصادیات کے مطالعہ کے لیے مشہور تھا، گریگوری مینڈیل (Gregory Mendel) جینیات کا باپ تھا جس نے ڈاروینیت کے نظریے کو مسترد کیا تھا ایسا کرنے میں جینیات کی سائنس میں اس کی بڑی قابلِ قدر خدمات ہیں۔ لوئیس پاسچر (Louis Pasteur) بیکٹر یالوجی میں بڑا نام ہے۔ جان ڈالٹن جو جوہری نظریے کا باپ کہلاتا ہے۔ جان رے (John Ray) برٹش نیچرل ہسٹری کے لیے ایک بے حد اہم اور بڑا نام ہے۔ نکولس سٹینو (Nicolus Steno) مشہور ماہر طبقات شناس ہیں جنھوں نے زمین کی تہوں کا پتہ لگایا۔ Carolous Linnaeus جو بابائے حیاتیاتی تقسیم ہے۔

## حاصلِ کلام / قابلِ غور

آج دنیا میں جن لوگوں یا قوموں نے ترقی کی ہے اُنہوں نے علم اور غور وفکر کی راہ کو اپنایا ہے اگر آپ بھی ترقی کرنا چاہتے ہیں تو علم اور غور وفکر کو اپنا لیں ان شاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# قرآن کریم کی بہترین اخلاقی تعلیمات پر مغربی ممالک میں عمل

ایک پرانی بات ہے کہ جب ممتاز مصری عالم محمد عبداللہ فرانس سمیت مختلف مغربی ممالک کے دورے پر گئے اور جب وطن واپس لوٹے تو ایک محفل میں انہوں نے حاضرین کو بتایا میں مغربی ممالک پہنچا تو وہاں اسلام کا بول بالا دیکھا گو مسلمان کہیں نظر نہیں آئے۔ واپس یہاں آیا تو یہاں جا بجا مسلمان دیکھے مگر اسلام کہیں نظر نہیں آیا۔ مصری عالم یہ کہہ کر مسلمانوں کو یہ پیغام دینا چاہتے تھے کہ وہ مسلمان تو ہیں مگر بیشتر اسلامی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے اسی بے عملی کے باعث اُمتِ مسلمہ زوال کا شکار ہے۔ دوسری طرف مغربی باشندے مسلمان نہیں مگر وہ بیشتر اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں اسی لیے اُنہیں دنیاوی عروج حاصل ہو گیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ آج بہت سے مسلمانوں کا طرزِ زندگی وعمل غیر اسلامی ہے۔ قرآن اور سنت میں جو احکامات صادر کیے ہیں آج کے بہت سے مسلمان ان پر قطعاً عمل نہیں کرتے اور یوں غیروں میں اسلام کو بدنام کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ حقیقت میں یہ اسلام ہی ہے جس نے پہلی بار اخلاقیات، معاشرت، سیاست، معیشت اور قانون کے شعبوں میں ایسے سنہری اصول متعارف کروائے جنہوں نے اعلیٰ انسانی معاشرہ تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ خود یورپی مورخین تسلیم کرتے ہیں کہ مغرب میں نشاۃِ ثانیہ اور روشن خیالی کی تحریکیں اُس وقت شروع ہوئیں جب مسلمان مفکرین اور دانشوروں کے انقلابی خیالات ونظریات یورپ پہنچے۔ بہترین انسانی معاشرہ تشکیل کرنے والے یہ عملی ونظریاتی نظریے قرآن وسنت سے ماخوذ تھے۔ جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اہلِ مغرب نے انہیں اپنایا تو چند ہی صدیوں میں بامِ عروج پر جا پہنچے۔ دوسری طرف مسلمانوں نے ان سے ناطہ توڑا تو پستی کے گڑھے میں جا گرے۔ اسلامی تعلیمات پہ عمل نہ کرنے کا نتیجہ ہے کہ آج بیشتر مسلم ممالک مختلف قسم کے مسائل میں گرفتار ہیں۔ کہیں انصاف اور قانون کی حکمرانی کا نام و نشان نہیں ملتا چنانچہ وہاں لاقانونیت کا دور دورہ ہے۔ عوام کی زندگیاں اجیرن ہو چکی ہیں۔ جن اسلامی ممالک میں پیسے کی ریل پیل ہے وہاں آمریت نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ نیز زیادہ تر سرمایہ بھی حکمران طبقہ کے ہاتھوں میں مرتکز ہے۔

2010ء میں کچھ اسلام سے محبت کرنے والے لوگوں نے ایک تحقیق بہ عنوان اسلامی انڈیکس "Islamic Index" کے نام سے آغاز کیا۔ آغازِ تحقیق میں اُنھوں نے بتایا کہ انسانی معاشرے کے اہم ترین شعبہ جات مثلاً سیاست، معیشت، قانون، حقوقِ انسانی، امن و امان اور ماحولیات کے سلسلے میں قران و سنت نے کیا احکامات صادر فرمائے ہیں۔ بعد ازاں یہ دیکھا گیا کہ دنیا کے 208 اسلامی و غیر اسلامی ممالک یا انسانی معاشروں میں ان احکامات پر کس حد تک عمل ہو رہا ہے۔ اس تحقیق کا نتیجہ وہی نکلا جو مفکرین پچھلے کئی برسوں سے کہتے چلے آ رہے ہیں۔ اور یہ کہ اسلامی احکامات پر سب سے زیادہ عمل غیر مسلم معاشروں میں ہوتا ہے۔ دورانِ تحقیق شعبہ سیاست میں یہ سوال مدنظر رکھے گئے کہ حکومت کا نظام کیسا ہے؟ ملک میں کرپشن کتنی ہے؟ عوام کو سرکاری سہولیات میسر ہیں؟ سرکاری افسروں اور سیاست دانوں کا احتساب ہوتا ہے؟ شعبہ معیشت میں یہ دیکھا گیا کہ ملک میں غربت کتنی ہے؟ کتنے لوگ کتنا ٹیکس دیتے ہیں؟ ترقی و خوشحالی کا معیار کیا ہے؟ آمدن میں مساوات ملتی ہے؟ تعلیم و صحت کی کیا صورتِ حال ہے وغیرہ۔

شعبہ قانون کے یہ سوال مدنظر رکھے گئے عدلیہ کتنی آزاد ہے؟ عوام کو انصاف آسانی سے میسر ہے؟ قانون کیا سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے؟ کیا فوج حکومتی معاملات میں مداخلت کرتی ہے یا نہیں؟ شعبہ حقوقِ انسانی سے متعلق ان سوالات کا جوابات معلوم کیے گئے کہ شہریوں کو تمام حقوق حاصل ہیں۔ ان پر کسی قسم کی پابندیاں تو نہیں؟ غریبوں کی کیا صورتِ حال ہے۔ امن و امان سے وابستہ یہ سوال اہم تھے۔ کہ ملک کیا خانہ جنگی کا شکار ہے؟ حکومت کے اخراجات کتنے ہیں؟ دیگر ممالک سے کیسے تعلقات ہیں؟ ماحولیات سے متعلق ان سوالات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پر تحقیق ہوئی کہ ہوا کی کوالٹی کیسی ہے؟ پانی کے ذخائر کی کیا حالت ہے؟ ملکی ماحول صاف ستھرا ہے؟ گندگی اور کوڑا کرکٹ تو نظر نہیں آتا وغیرہ۔ 208 ممالک میں مروّج سیاست، معیشت، قانون، حقوقِ انسانی، امن و امان اور ماحولیات پہ شبانہ روز تحقیق و محنت کے بعد جب کام ختم ہوا تو حیران کن نتائج سامنے آئے۔ انکشاف ہوا کہ قرآن و سنت پر مبنی تعلیمات و احکامات کا سب سے زیادہ غیر مسلم ممالک میں دور دورہ ہے۔ اس ضمن میں 208 ممالک میں یہ ملک سرِفہرست رہے۔ 1۔ نیوزی لینڈ۔2۔ لکسمبرگ۔ 3۔ آئرلینڈ۔4۔ آئس لینڈ۔ 5۔ فن لینڈ۔ 6۔ ڈنمارک۔7۔ کینیڈا۔ 8۔ برطانیہ۔ 9۔ آسٹریلیا۔ 10۔ ہالینڈ۔ 11۔ آسٹریا۔ 12۔ناروے۔ 13۔سوئٹزرلینڈ۔ 14۔ بلجیم اور 15 سویڈن۔ اس فہرست میں امریکا 25ویں، اسرائیل 61ویں اور بھارت 86ویں نمبر پر رہے۔ جب کہ مسلمان ممالک میں سب سے پہلا نمبر ملائیشیا کو ملا اور وہ 38 نمبر پر آیا۔ اس کے بعد فہرست میں کویت 48 نمبر۔ بحرین 64۔ برونائی 65۔ متحدہ عرب امارات 66، اُردن 77، تیونس 83 اور عمان 99 نمبر پر دکھائی دیتے ہیں۔

عالمِ اسلام کی اکلوتی ایٹمی طاقت پاکستان کو 147 واں نمبر ملا۔ دیگر اسلامی ممالک کا اسلامک انڈیکس میں یہ درجہ رہا۔ انڈونیشیا 140۔ ترکی 103، سعودی عرب 131، بنگلہ دیش 152، مصر 153، الجزائر 160، ایران 163، شام 186 اور لیبیا 196 نمبر پر۔ 2014ء میں محققین نے اسلامی انڈیکس کا اپ گریڈ جاری کیا تاکہ وہ دیکھیں کہ چار سال کے بعد اب ان کن عالمی ممالک کے معاشرے اسلامی تعلیمات پر بخوبی عمل کر رہے ہیں۔ اب بھی اس جدید تحقیق سے اسلامی انڈیکس 2014ء کا نتیجہ کچھ یوں رہا۔ نمبر 1۔ آئرلینڈ۔2۔ ڈنمارک۔3۔ لکسمبرگ۔4۔سویڈن۔ 5۔ برطانیہ۔ 6۔نیوزی لینڈ۔ 7۔سنگاپور۔ 8۔فن لینڈ۔ 9۔ناروے۔ 10۔ بلجیم۔ 11۔آسٹریا۔ 12۔ہانگ کانگ۔ 13۔کینیڈا۔ 14۔آسٹریلیا اور 15۔ہالینڈ۔

گویا اس بار بھی لگ بھگ وہی ملک سرِفہرست رہے جو پچھلی تحقیق میں اول آئے تھے۔ اس نئی فہرست میں بھی عالمِ اسلام میں ملائیشیا نے پہلا نمبر پایا۔ وہ اب 33ویں نمبر پر فائز ہے۔ جبکہ پاکستان کا درجہ بھی کچھ بلند ہوا۔ اور اسے 145 واں نمبر ملا۔ کچھ اور اسلامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ممالک کے نمبر یہ رہے۔ سعودی عرب 97، مصر 129۔ ایران 139۔ عراق 148۔ افغانستان 149۔ دنیا کے دیگر اہم ممالک نے یہ نمبر پائے۔ امریکا 16۔ فرانس 17۔ جاپان 21۔ جرمنی 26۔ اسرائیل 27۔ اٹلی 34۔ اور بھارت 97۔

یہ درست ہے کہ مغربی ممالک میں قباحتیں اور خرابیاں بھی موجود ہیں مثال کے طور پر وہاں فحاشی اور شراب نوشی اور انتہاپسندی کے مظاہر بھی نظر آتے ہیں مگر مجموعی طور پر مغربی معاشروں کا ڈھانچہ جن معاشرتی، اخلاقی، فلاحی، سیاسی اور معاشی اصولوں پر استوار ہے وہ اسلامی تعلیمات سے قریب تر ہے۔ جس ملک یا معاشرے میں حکمران نااہل، کرپٹ اور ظالم ہوں، قانون کی حکمرانی نہ ہو، امیروں غریبوں کے مابین بہت فرق ہو۔ دھونس اور دھاندلی راج کرے۔ مسائل گفت وشنید کی بجائے طاقت سے حل کرنے کی سعی ہو اُسے قطعاً اسلامی معاشرہ نہیں کہا جا سکتا۔ مثلاً پاکستان کو ہی لیں یہاں روزمرہ معاملات میں کئی غیر اسلامی باتیں رائج ہو چکی ہیں۔ مثلاً رمضان آتے ہی تاجر و کاروباری لوگ عام استعمال کی اشیاء مہنگی کر دیتے ہیں جبکہ کئی مغربی ممالک میں یہ رواج ہے کہ کرسمس کے دوران سینکڑوں اشیاء سستی کر دی جاتی ہیں۔ مدعا یہ ہوتا ہے کہ اس مذہبی موقع پر غریب اور متوسط طبقے کو سہولتیں دی جا سکیں۔ غرض درجہ بالا قسم کی اعلیٰ اخلاقی اقدار اور روایات مسلم معاشروں کے برعکس مغربی ممالک میں زیادہ ملتی ہیں۔ مثلاً ناپ تول میں 100 فیصد درستگی، ملاوٹ سے پاک کھانے پینے کی اشیاء، قطار بنانا، طاقتور اور باا‌ثر کو کمزور پر ترجیح نہ دینا، ہر کام قانون کے مطابق اور نظم وضبط سے کرنا۔ سرکاری دفاتر میں رشوت دیے بغیر کام ہونا وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ نے ایک بہترین قسم کا معاشرہ تشکیل دینے کے لیے اسلامی تعلیمات نازل فرمائیں۔ یہ ملحوظِ خاطر رہے کہ دیگر مذاہب کے برعکس قرآن وسنت میں اخلاقیات اپنانے، معاشرتی تعلقات بڑھانے، حکومت چلانے، روزی کمانے، عدل و انصاف کرنے، انسانی عزتِ نفس قائم رکھنے کی خاطر تفصیل سے اصول وقوانین موجود ہیں۔ مغربی ممالک میں تقریباً سبھی حکومتیں چرچ اور حکومت کو علیحدہ کر چکی ہیں یہی وجہ ہے کہ عیسائیت میں سیاست و معیشت اور معاشرے سے متعلق بھی جامع احکام موجود نہیں مگر دین اسلام میں تقریباً ہر شعبۂ ہائے زندگی کو برتنے کے لیے احکام ملتے ہیں۔ اسی وجہ سے اسلامی ممالک میں چاہتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بھی مذہب اور مملکت کو علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے تمام بالغ مسلمانوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کاروبار میں صحت مندانہ اور جائز مقابلہ کریں۔ خوشحالی کی خاطر سخت محنت سے کام لیں مگر یہ ساری سرگرمیاں، اصول و قوانین کے دائرے میں ہی انجام پانی چاہئیں۔ ہمارا دین یہ نکتہ بھی واضح کرتا ہے کہ شدید غربت میں معاشی ونفسیاتی دباؤ بعض مرد و زن کو جرائم کی آغوش میں دھکیل سکتا ہے چنانچہ اسلامی معاشی نظام اس طرح تشکیل دیا گیا کہ امیر غریب سبھی تعلیم پا سکیں۔ اور انہیں ملازمت کے لیے یکساں مواقع مل سکیں۔ یوں بڑے مؤثر انداز میں غربت کا سدباب کر دیا گیا۔

قرآن و سنت میں بیان کردہ تعلیمات کی رُو سے ایک اسلامی مملکت میں پوری معاشی زندگی انتہائی بلند، اخلاقی اقدار و روایات پر استوار ہے۔ اس امر کے اشارے جابجا آیاتِ قرآنی اور احادیث میں ملتے ہیں مثلاً مسلمانوں پر واضح کر دیا گیا ہے کہ ہر قسم کی رشوت ستانی حرام ہے۔ اسی لیے حضورﷺ نے فرمایا کہ رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ تجارت و کاروبار صحیح طریقے سے کرنے کے لیے 1400 برس قبل ہی اسلام نے ایسا زبردست ضابطہ اخلاق پیش کر دیا تھا جس کی مثال انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس کی رُو سے ہر قسم کی بے ایمانی ناجائز قرار پائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسولﷺ کی وساطت سے بنی نوع انسان کو ایک مثالی انسانی معاشرے کے خدوخال عنایت فرما دیئے ہیں۔ قرآن کریم میں ان تمام بنیادی باتوں سے متعلق قرآنی آیات موجود ہیں جن سے ایک بہترین معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر حضورﷺ نے قرآنی آیات کی روشنی میں قدرتی وسائل سے استفادے کی خاطر لافانی اصول وقوانین مقرر فرمائے۔ اس ضمن میں آپﷺ نے معاشرے کے حقوق کو ترجیح دی چنانچہ مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ بے جا درخت نہ کاٹیں۔ پودے، باغ یا چشمے کو نقصان نہ پہنچائیں۔ صفائی کو نصف ایمان قرار دیا گیا۔ نیز یہ بھی حکم ملا کہ قدرتی وسائل بے دریغ استعمال نہ کیے جائیں۔ اسلامی معاشرے کی بنیادوں میں حضورﷺ کی یہ عالی مرتبت حدیث ''لاضرر ولاضرار'' بھی شامل ہے اس کے ذریعے ہر مسلمان کو تلقین کی گئی کہ وہ اپنے قول وفعل سے معاشرے کو کم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سے کم نقصان نقصان اور زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔ یہ حدیث ایک اعلیٰ انسانی معاشرہ تشکیل کرنے کے سلسلے میں آفاقی و لافانی اصول کی حیثیت رکھتی ہے۔

عالمگیر وسعت رکھنے والی تعلیماتِ اسلامی پہ مبنی مندرجہ بالا بے مثل اصول پہ عمل فرماتے ہوئے ہی حضور کریم ﷺ نے اسلامی معاشرے میں تمام غیر اخلاقی سرگرمیوں مثلاً چوری، رشوت ستانی، سود، جائیداد پر زبردستی قبضہ وغیرہ پر پابندی لگا دی۔ مدعا یہی تھا کہ ایسا معاشرہ تخلیق کیا جائے جہاں امن و محبت کا دور دورہ ہو اور سبھی لوگ سکھ اور چین کی زندگی بسر کرسکیں۔ ایک اسلامی مملکت میں شہریوں کی سخت محنت بھی معاشرے کو بڑھاوا دینے میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہے اسی لیے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص اپنے اور اپنے خاندان کے لیے رزق حلال کمائے وہ گویا عبادت کا 9/10 واں حصہ پا لیتا ہے۔ حضور ﷺ غریبوں میں امداد تقسیم فرماتے تھے مگر آپ ﷺ کوست و کاہل لوگ ناپسند تھے۔ درجہ بالا حقائق سے عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول ﷺ کے ذریعے 1400 سال پہلے قرآن پاک میں وہ تمام بنیادی اصول وقوانین بیان فرما دیے جو ایک مثالی معاشرہ وجود میں لاتے ہیں۔ محققین کی تحقیق سے متعلق اہم ترین نقطہ یہ ہے کہ قرآنی اصول وقوانین صرف مسلمانوں کے لیے نازل نہیں ہوئے ان سے پوری انسانیت مستفید ہوسکتی ہے۔ اور بعید نہیں کہ دنیا کی جو قوم انہیں اختیار کر لے وہ نہ صرف دنیاوی عروج پائے بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی رسائی پا لے۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے کہ

☆ ''بیشک وہ لوگ جنہوں نے اسلام قبول کیا اور وہ لوگ جو یہودی ہوئے، عیسائی ہوئے اور صابی (ان میں سے) جو بھی ایمان لائے اللہ پر اور روزِ آخر پر نیز نیک کام سرانجام دیتے ہیں تو ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کا صلہ اللہ کی طرف سے ملے گا۔ قیامت کے دن اُنہیں کسی قسم کا خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔ (البقرۃ۔62:3)

محض عباداتِ انسانی، انسان کو دنیوی و دنیاوی سرخروئی نہیں دلوا سکتیں جب ایک مسلمان اسلامی تعلیمات پہ صدق و دل سے عمل کرے جبھی وہ متقی و مثالی انسان کہلا سکتا ہے ورنہ روزمرہ زندگی میں قدم قدم پر گناہ کرنے کے بعد عبادات انجام دینے سے یہ سمجھنا کہ وہ معاف ہو گئے ہیں درست طرزِ فکر و عمل نہیں۔ مثال کے طور پر اسلامی انڈیکس پر نظر دوڑائیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور دیکھیے کہ آج جن ممالک میں عدل و انصاف، دیانت داری، فرض شناسی، اور دیگر اچھائیاں عام ملتی ہیں ان ممالک پر غیر مسلم ہی حکمرانی کر رہے ہیں جبکہ عالمِ اسلام میں اکثر ملکوں کی دگرگوں اخلاقی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی حالت عیاں کرتی ہے کہ آج کے اکثر مسلمانوں نے اسلامی تعلیمات کو پسِ پشت ڈال رکھا ہے اور اسی لیے زوال و پستی کا شکار ہیں۔ قرآن پاک میں ہی آیا ہے کہ جب تک کوئی قوم اپنی حالتِ زار خود نہ بدلے وہ کبھی سدھر نہیں سکتی۔ پس یہی مسلمانانِ عالم پر منحصر ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کو ازسرِ نو اپنا کر دینوی و دنیاوی کامیابی پانا چاہتے ہیں یا بدستور نفسانی خواہشات کے اسیر بن کر پست اور بے حیثیت بنے رہنا چاہتے ہیں۔

دنیا کی وہ عظیم قومیں جنہوں نے اپنے وطن کو مضبوط اور خوشحال بنایا، مقابلہ کے ہر امتحان میں سب کو پیچھے چھوڑ کر اپنی قوم کو سرخرو کر لیا۔ ایسی اقوام میں جاپانی قوم سرِ فہرست ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹمی حملوں کے باوجود جاپان ایک ایسی عظیم طاقت بن کر اُبھرا کہ آج بھی اقوامِ عالم اس کی کامیابیوں پر ششدر و حیران ہیں۔ آج سائنس اور ٹیکنالوجی اور تجارت کے حوالے سے جاپان کا شمار دنیا کے ان ممالک میں ہوتا ہے جو دنیا بھر میں اپنا تسلط قائم کر چکے ہیں۔ اگر آپ نے ایک حسین اور خوبصورت اور مثالی اور جنت نما اسلامی معاشرہ دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو ایک دفعہ جاپان ضرور جانا پڑے گا۔ اگر آپ نہیں جا سکتے تو جاپان کے کلچر کے بارے میں کتابیں ضرور پڑھیں۔ اگر آپ کے پاس اس کا بھی وقت نہیں تو پھر ہم آپ کی مشکل حل کر دیتے ہیں اور جاپان کے بارے میں ابتدائی معلومات فراہم کر دیتے ہیں۔ اگر ہم ایک خوبصورت، مثالی اور جنت نما اسلامی معاشرے کی خوبیوں پر غور کریں تو وہ تمام خوبیاں جاپانی قوم میں بحیثیتِ مجموعی پائی جاتی ہیں۔ اسلام کے بنیادی اخلاق مثلاً ایمانداری، سچ بولنا، خوش اخلاقی، نرم خوئی اپنے وعدے کا پاس دکھاوے اور تکبر سے نفرت اور فضول خرچی سے اجتناب۔ اپنے والدین اور اپنے بزرگوں کا حد درجہ احترام، اور عزت اور خدمتِ خلق کا جذبہ ان کے مزاج کا حصہ بن چکا ہے۔

جاپان میں خاندانی نظام اس قدر مضبوط اور مستحکم ہے کہ دادا دادی اور نانا نانی اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اولادوں کے ساتھ رہتے ہیں اور اپنے پوتے بلکہ پڑپوتوں کی محبت کا بھی لطف اٹھاتے ہیں۔ جاپانی معاشرہ بناوٹ سے بہت نفرت کرتا ہے اسلام میں صبر و برداشت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اگر کسی مشکل یا پریشانی پر صبر کیا جائے تو اُس کا اسلام میں بہت بڑا اجر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ برداشت بھی اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔ جاپانی قوم میں ان دو نہایت اہم خوبیوں کو اعلیٰ و ارفع مقام حاصل ہے۔ اس میں ایک ''گاما'' ہے جس کا مطلب صبر ہے اور دوسرا ''شمبو'' ہے جس کے معنی برداشت کے ہیں۔ جاپانی مائیں اپنے بچوں کو بچپن ہی سے ان دونوں اقدار کی تربیت دیتی ہیں۔ جاپانی قوم کی ایک اور خوبی یہ بھی ہے کہ جس شخص کا کام جس قدر مشکل، محنت طلب یا جس کام میں جان کا خطرہ ہو اُس کی تنخواہ اُتنی ہی زیادہ ہوگی۔ اور جس کا کام آسان ہوگا۔ اُس کی تنخواہ بھی اسی حساب سے کم ہوگی۔ عزتِ نفس کا یہ عالم ہے کہ پورے جاپان میں کوئی بھیک مانگنے والا نظر نہیں آتا۔ کوئی دستِ سوال دراز نہیں کرتا۔ اور اگر جاپانی غلط کام کر بیٹھے جس کی وجہ سے اس کے خاندان یا معاشرے میں بدنامی کا خطرہ ہو تو یہ خودکشی کر لیتے ہیں۔ اسلام نیں سود کو اللہ اور نبی ﷺ سے جنگ قرار دیا ہے اور اسی لیے اس کو حرام قرار دیا ہے کہ یہ معاشرے میں عدمِ توازن پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے غریب، غریب سے غریب تر اور امیر، امیر سے امیر تر ہوتا جاتا ہے۔ اسلام کے اس انتہائی اہم حکم پر جاپانی عمل کرتے ہیں آج دنیا میں سودی بزنس اپنی جڑیں پھیلائے ہوئے ہیں۔ دنیا کی کارسازی کی سب سے بڑی کمپنی ٹیوٹا اپنا سارا بزنس بغیر سود کے کرتی ہے۔ ٹیوٹا کمپنی سالانہ اسی لاکھ کے قریب گاڑیاں فروخت کرتی ہے۔ اس کمپنی کے 27 ممالک میں 53 اسمبلنگ پلانٹس لگے ہوئے ہیں۔ یقیناً جاپانی قوم تمام دنیا کی اقوام کے مقابل انتہائی سچے، انتہائی خوش اخلاق، انتہائی باحیا اور نرم خو ہیں۔ اگر ہم ان بہت سی خوبیوں میں سے صرف ایک خوبی صرف خوش اخلاقی پر غور کریں تو بزرگ کہتے ہیں کہ خوش اخلاقی ایسی عادت ہے جس سے خالق بھی خوش ہوتا ہے اور مخلوق بھی خوش ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ خوش اخلاقی انسان کو جنت میں پہنچا کر آتی ہے۔ اگر ہم دنیا سے غربت کے خاتمے کے حوالے سے جاپانی کلچر کی اخلاقی حالت کا جائزہ لیں تو دنیا کا کوئی بھی ملک خواہ وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو اگر وہ جاپانی قوم کی ان خوبیوں کو اپنائے تو اُن کے ملک سے شرطیہ غربت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اگر یہاں کسی کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



شک ہے تو ہم اُس کا شک نکال دیتے ہیں۔ کنفیوشس کا قول ہے کہ میں جو بات کہتا ہوں وہ میں ثابت بھی کر سکتا ہوں۔ اور آپ بھی جاپانی قوم کے اعلیٰ اخلاق کو اپنا لیں جن کا سرچشمہ اسلام ہی ہے تو آپ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

## حاصلِ کلام / قابلِ غور

یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نیکوں کا مددگار اور محافظ ہے۔ نافرمانوں کا نہیں۔ احکامات الٰہی پر نہ عمل کرنے کے نتیجہ میں بہت سی قوموں پر عذابِ الٰہی آیا۔ ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ ہم اسلام کے احکامات پر عمل کر رہے ہیں؟

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# پردہ کی ضرورت واہمیت

آج دنیا میں بہت سی خرابیوں اور خطرناک بیماریوں کی بنیادی دو وجوہات ہیں ایک بے حیائی اور دوسرا نشہ آور چیزوں کا استعمال۔ اگر ان دونوں پر قابو پا لیا جائے تو دنیا جنت نما بن سکتی ہے۔ بے حیائی کی ایک بڑی وجہ بے پردگی ہے۔ اگر دنیا میں خواتین باہر نکلتے وقت اپنے جسم کو ڈھانپ کر رکھیں اور پردہ کریں تو دنیا سے نوے سے پچانوے فیصد بے حیائی اور فحاشی ختم ہو سکتی ہے۔ آج سے تقریباً سو سال پہلے مختلف مذاہب کے بادشاہوں اور روسا کی بیگمات پردہ کرتی تھیں اگر کسی کو شک ہو تو تاریخ کا مطالعہ کریں یا انٹرنیٹ پر ریسرچ کریں۔ آج بھی کٹر یہودیوں سمیت مختلف مذاہب کی خواتین پردہ کرتیں اور بعض برقع بھی پہنتی ہیں۔ اسلام میں خواتین کے لیے پردہ کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اس میں سراسر خواتین کا تحفظ اور اُن کی عصمت کی حفاظت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کی حیثیت و مقام و مرتبہ کو محفوظ رکھنے کے لیے کچھ حدود و قیود کو مقرر فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ اے نبی (ﷺ) اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنے اوپر چادر سے پلو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچانی نہ جائیں۔ اور ستائی نہ جائیں اور ہے اللہ بخشنے والا اور مہربان۔ (احزاب۔ 59:33)

ایک انسان کو دوسرے انسان کی جو چیز سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے وہ اُس کا چہرہ ہی تو ہے۔ انسانی حُسن کا سب سے بڑا مظہر چہرہ ہے۔ نگاہوں کو سب سے پہلے وہی متاثر کرتا ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لیے نفسیات کے کسی گہرے علم کی ضرورت نہیں۔ خود اپنے دل کو ٹٹولیں تو آپ کو اعتراف کرنا پڑے گا کہ صنفی تحریک (Sex appeal) کے لحاظ سے جسم کی ساری زینتوں میں زیادہ حصہ اُس فطری زینت یعنی چہرے کا ہی ہے۔ پردہ عورت کے لیے لازم و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ملزوم ہے جس طرح عورت اور حیا کا ایک تعلق ہے۔ عورت میں حیا کے جذبے کو قائم رکھنا اور اُس کو جلا دینا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اس سے پورا معاشرتی نظام متاثر ہوتا ہے۔ آج سے سو سال پہلے یورپ میں بھی یہ حالت تھی کہ بوڑھی عورتیں اپنا سر اور جسم ڈھانپ کر رکھتی تھیں مگر نوجوان لڑکیوں نے سکرٹ وغیرہ پہننا شروع کر دیا تھا اور اسی رجحان کی وجہ سے آج یورپی معاشرہ فری سیکس زون بنا ہوا ہے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# ایک نومسلمہ انگریز عورت کا پردے کے بارے میں قابلِ تقلید طرزِ عمل

ایک نومسلمہ انگریز خاتون اپنی زندگی کے بارے میں بیان کرتی ہیں کہ میں ایک امریکی خاتون ہوں۔ میری نوجوانی ایک امریکی لڑکی ہی کی طرح گزری۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میرے اندر اطمینان اور سکون بڑھنے کے کم ہوتا گیا۔ میں فیشن کی غلام بن گئی۔ میں نے نشہ کی پناہ لی۔ کلبوں اور پارٹیوں میں جا کر دل بہلایا مگر سب بے سود۔ میں ایک سماجی کارکن تھی اور عورتوں کی آزادی کے لیے کوشاں تھی۔ اچانک ایک دن قرآن کریم کا مطالعہ کا موقع ملا۔ پہلے تو قرآن کے اسلوب اور انداز نے مجھے متاثر کیا۔ پھر اُس نے کائنات، انسان اور زندگی کے حقائق اور عبد و معبود کے رشتے پر جو روشنی ڈالی ہے اُس نے مجھے مسحور کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ قرآن نے اپنی بصیرت کا مخاطب براہ راست انسان اور اُس کی روح کو بنایا ہے۔ آخر کار وہ لمحہ آ گیا جب میں نے سچائی کو تسلیم کر لیا اور میں جس منزل کے لیے سرگرداں تھی اور جس سکون کے لیے بے تاب تھی، مجھے یقین ہو گیا کہ وہ صرف اسلام قبول کر کے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ میری داخلی بے تابیوں اور اضطراب کا علاج صرف ایمان لانے سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور میرے مسائل کا حل مہم جوئی میں نہیں عملی مسلم بننے میں ہے۔ اور چنانچہ میں نے اسلام قبول کر لیا۔ میں نے ایک برقعہ اور سر اور گردن کو ڈھانپنے والا سکارف خرید لیا جو ایک مسلم عورت کا شرعی لباس ہے۔ اپنے اس اسلامی باوقار لباس کے ساتھ ان راستوں اور ان دکانوں اور لوگوں سے سامنے سے گزرتی جن کے سامنے کچھ دن پہلے میرا گزر شارٹس اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مغربی لباس میں ہوتا تھا سب کچھ وہی تھا جو پہلے تھا بس ایک چیز بدلی ہوئی تھی یعنی میں اور میرا اندرونی اطمینان اور سکون اور خود اعتمادی اور تحفظ کا احساس۔

حجاب نے میرے کندھوں کے ایک بڑے بوجھ کو ہلکا کر دیا تھا۔ مجھے ایک خاص طرح کی غلامی اور ذلت سے نکال لیا۔ اب دوسروں کے دلوں کو لبھانے کے لیے میں گھنٹوں میک اپ نہیں کرتی تھی ابھی تک میرا پردہ یہ تھا کہ صرف ہاتھ اور چہرے کو چھوڑ کر میرا پورا جسم ڈھانپا ہوتا میں ایک سکارف اور ایک عبایا (گاؤن) استعمال کرتی۔ ڈیڑھ سال اس طرح گزرا۔ پھر میں نے اپنے شوہر سے (جس سے اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے نکاح کر لیا تھا) کہا میں چہرہ بھی ڈھانپنا چاہتی ہوں اس لیے کہ مجھے لگا ہے کہ یہ میرے اللہ کو زیادہ راضی کرنے والا عمل ہوگا۔ وہ مجھے ایک دکان پر لے گئے۔ میں نے ایک عربی برقعہ جو سر سے پاؤں تک تمام جسم ڈھانپ لیتا ہے خرید لیا۔

ہدایت یابی کا یہ سفر جاری تھا کہ خبریں آنی شروع ہوگئیں کہ آزادی کے علم برداروں اور نام نہاد انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والوں نے حجاب اور نقاب کے خلاف مہم شروع کر دی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ حجاب عورت پر ظلم کی علامت ہے۔ یہ بھی کیسی منافقت اور دوغلا پن ہے کہ اگر عورت اپنے انتخاب سے نقاب اوڑھے تو اُس کی اس آزادی کو سلب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُس کو تعلیم اور نوکری سے محروم کر دیتے ہیں۔ یہ ظلم صرف تیونس اور مراکش جیسی استبدادی حکومتیں ہی نہیں کر رہیں بلکہ فرانس، ہالینڈ اور برطانیہ میں بھی ہو رہا ہے۔

## نومسلم انگریز خاتون کا مسلم خواتین کے نام پیغام

اب میں بھی فیمینسٹ (عورتوں کے حقوق کی حامی) ہوں مگر ایک مسلم فیمنسٹ ہوں۔ جو مسلم عورتوں کو دعوت دیتی ہے کہ وہ اپنی ایمانی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ اپنے شوہروں کو ایک اچھا مسلمان بننے میں مدد کریں۔ اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ استقامت کے ساتھ دین پر جمے رہیں اور اندھیروں میں بھٹکی ہوئی انسانیت کے لیے منارۂ نور بن جائیں۔ میری آپ کو دعوت ہے کہ آپ ہر خیر کو لازم پکڑ لیں۔ اور ہر شر سے نبرد آزما ہو جائیں۔ حق کی آواز بلند کریں اور بدی کی مخالفت پر کمر کس لیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہمارے نقاب اور حجاب کے حق کے لیے لڑیں اور اللہ کو راضی کریں۔ میں چاہتی ہوں کہ ہم سب پردہ کرنے والی عورتیں اپنی ان ساری بہنوں کو حجاب کے بارے میں بتائیں جو بدقسمتی کی وجہ سے نہیں جانتیں کہ پردہ کیا مبارک شے ہے۔ ہم ان کو بتائیں کہ حجاب ہم کو کتنا عزیز ہے۔ اور ہم کیوں محض فخر و محبت کے ساتھ ان کو گلے سے لگائے ہوئے ہیں۔ میں جن نومسلم و معزز خواتین کو جانتی ہوں کہ اُنہوں نے حجاب پر اکتفا نہیں کیا بلکہ نقاب سے چہرہ بھی ڈھانکا۔ ان میں سے اکثر مغربی نومسلم خواتین ہیں۔ ان میں سے کچھ تو غیر شادی شدہ دوشیزائیں ہیں۔ اکثر کو تو نقاب کی وجہ سے مسائل بھی پیش آتے ہیں مجھے اپنے فحش لباس کو اُتار کر اور مغرب کی دلربا طرزِ زندگی کو چھوڑ کر اپنے خالق کی معرفت اور بندگی والی ایک باوقار زندگی کو اختیار کرنے سے جو مسرت و اطمینان کا احساس ہوا ہے میں اس کی کوئی مثال نہیں دے سکتی۔ ایسی خوشی مجھے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے چہرہ ڈھانپنے پر مجھے اصرار ہے۔ پردہ میرا حق ہے۔ جو میں کسی قیمت پر نہیں چھوڑ سکتی۔ اس کے لیے میں لڑوں گی۔ مگر اس کو کسی قیمت پر نہیں چھوڑوں گی۔ نقاب آج عورت کی آزادی کی ایک باعزت علامت ہے جو اُس کو گندی مخلوق کی ہوس رانیوں سے بچاتا ہے۔ نقاب پہن کر عورت یہ پہچانتی ہے کہ وہ کون ہے۔ اُس کا مقصدِ زندگی کیا ہے۔ اُس کو اپنے خالق یعنی اللہ سے کیا رشتہ و رابطہ قائم کرنا ہے۔ جو عورتیں اسلامی حجاب کی باوقار، باحیا تہذیب کے بارے میں مغرب کے متعصبانہ تصورات کا شکار ہیں اُن سے میں کہتی ہوں کہ تمہیں پتہ نہیں کہ تم کس عظیم نعمت سے محروم ہو۔

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

پردہ سراسر عورت کے تحفظ کے لیے ہے کسی مفکر نے کہا کہ مرد جب فوت ہوتا ہے تو اس کے کفن کے تین حصے ہوتے ہیں اور جب ایک عورت فوت ہوتی ہے تو اس کے کفن کے پانچ حصے ہوتے ہیں یعنی سکارف اور سینہ بند۔ اگر اللہ اپنے پاس بلاتے وقت عورت کو یہ عزت دیتا ہے تو وہ دنیا میں عزت حاصل کرنے کے لیے پردے کو کیوں نہیں اپناتی۔ عورتوں کو اس پر غور کرنا چاہیے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## باب 6

# زمین، آسمان اور سمندروں کا ذکر

زمین اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا ایک ایسا شاہکار ہے جس پر اُس کی اربوں نعمتیں وافر مقدار میں بکھری ہوئی ہیں۔ یہاں زندگی کی ضرورت کے لیے ہر چیز ایک خاص تناسب کے ساتھ موجود ہے اور پانی بھی وافر مقدار میں موجود ہے۔ زمین لاکھوں سالوں سے اپنے سینے پر کاروانِ حیات کے لیے سورج کے گرد محوِ سفر ہے۔ زمین پر زندگی کے لیے سازگار ماحول میں اُس کی کمیت، سورج سے فاصلہ، درجہ حرارت اور ہوا کے دباؤ کو بھی اہم مقام حاصل ہے۔ یہ اور اس جیسے بے شمار اس جیسے لوازمات مل کر زمین کو اس قابل بناتے ہیں کہ ہم یہاں سانس لے سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف مقامات کرہ ارضی پر عطا کردہ اپنی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے انسان کو اپنا شکر بجالانے کا حکم دیا ہے۔ قرآن کریم کی صرف ایک سورۃ رحمان ہی تذکرہ النعماء سے بھری پڑی ہے۔ دو آیات پیشِ خدمت ہیں:

☆ اور زمین کو بنایا اُس نے مخلوقات کے لیے اُس میں لذیذ پھل ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں اور طرح طرح کے غلّے جن میں بھوسہ بھی ہوتا ہے اور دانہ بھی۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (الرحمٰن۔ 12:55)

☆ رواں کیے اُس نے دو دریا آپس میں ٹکراتے ہوئے۔ حائل ہے اُن کے درمیان ایک پردہ کہ وہ تجاوز نہیں کرتے اپنی حدود سے۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ نکلتے ہیں ان دونوں میں سے موتی اور مونگے۔ (الرحمٰن۔ 19,22:55)

اللہ تعالیٰ کی ایک عطا انسانوں کے لیے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گلیشئرز کی شکل میں منجمد پانی محفوظ کیا ہوا ہے۔ گرمیوں میں یہ گلیشئرز کا کچھ حصہ پگھلتا ہے اور انسانوں کو اُن کی ضرورت کے مطابق پانی میسر آتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



☆ پھر ہم نے تمہارے لیے اُس سے درجہ بدرجہ (یعنی پہلے ابتدائی نباتات، پھر بڑے پودے، پھر درخت وجود میں لاتے ہوئے) کھجور اور انگور کے باغات بنا دیئے۔ (مزید برآں) تمہارے لیے زمین میں (اور بھی) بہت سے پھل اور میوے (پیدا کیے) اور (اب) تم اس میں سے کھایا کرتے ہو۔ (المومنون۔19:23)

آسٹرانومی کے نقطہ نظر سے کرہ ارضی پر جو نعمتیں ہمیں میسر ہیں اُن میں سورج سے مناسب فاصلہ (تاکہ زندگی کے لیے اوسط درجہ حرارت اعتدال سے تجاوز نہ کر سکے) اور خلا کی عمیق وسعتوں سے زمین کی طرف آنے والی مختلف اقسام کی شعاع ریزی سے بچانے کو زمین کے اوپر چڑھے اوزون (Ozone) جیسے غلاف بھی نہایت اہم ہیں اگر اوزون کا غلاف زمین کو چاروں طرف سے گھیرے نہ ہوتے تو نہ صرف بیرونی خلا سے آنے والی شعاع ریزی بلکہ نظامِ شمسی میں اڑنے پھرنے والے زمین کے آس پاس واقع لاکھوں آوارہ شہابِ ثاقب بھی بھٹک کر زمین کی طرف آ جاتے۔ اور سطحِ زمین پر تباہی مچا دیتے۔ زمین کی بالائی فضا کی جانب اللہ تعالیٰ نے اہلِ زمین کی حفاظت کے لیے جو سات تہیں (Seven Waves) بنائی ہیں۔ اُن کا ذکر قرآن مجید میں اس طرح ہے۔

☆ اور (خلائی کائنات میں بھی غور کرو) ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط (طبقات) بنائے ہیں۔ (النساء۔12:78)

☆ اور بے شک ہم نے تمہارے اوپر (کرۂ ارض کے گرد فضائے بسیط میں اُس کی حفاظت کے لیے) سات (محفوظ) راستے (یعنی سات مقناطیسی پٹیاں یا میدان) بنائے ہیں اور ہم (کائنات کی) تخلیق (اور اس کے تقاضوں) سے بے خبر نہ تھے۔ (المومنون۔17:23)

سورۃ الملک میں کرۂ ارض پر چڑھے حفاظتی غلافوں کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو چیلنج کیا ہے کہ وہ اُس کی تخلیق کردہ حفاظتی پٹیوں میں نقص نکالے۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ (بابرکت ہے وہ اللہ) جس نے سات آسمانی طبقات اوپر نیچے بنائے۔ نہ دیکھو گے تم رحمٰن کی تخلیق میں بے ربطی۔ ذرا آنکھ اُٹھا کر دیکھو بھلا نظر آتا ہے تم کو کوئی خلل۔ پھر نظر دوڑاؤ، نظر بار بار پلٹ آئے گی تمہاری طرف نگاہ تھک کر اور وہ نامراد ہو گی (خلل کی تلاش میں)۔ (الملک۔3-4:67)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ کی عظمت کا نشان زمین کی ساخت میں بھی ہے۔ زمین گیند کی طرح مکمل گول نہیں بلکہ انڈے کی طرح بیضوی ہے۔ اس کا قطبی قطر استوائی قطر کی نسبت چند کلومیٹر کم ہے۔ زمین کا قطبی قطر 12,714 کلومیٹر جبکہ استوائی قطر 12,742 سے 12,756 تک چلا جاتا ہے۔ زمین کا بیضوی شکل میں ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرما دیا تھا۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ اور زمین کو اُس کے بعد بیضوی شکل دے دی۔ (النازعات۔ 30:79)

زمین کو وجود میں آئے 4,50,00,00,000 سال کا عرصہ گزر چکا مگر اس کے باوجود اس کا مرکز اُسی لاوے پر مشتمل ہے اور شدید گرم ہے۔ 71 فیصد سطح ارضی پر پھیلے ہوئے سمندروں نے اُس کی حدت کو کنٹرول کر کے زمین کے اوپر کا درجہ حرارت اوسطاً 15 ڈگری سینٹی گریڈ کر رکھا ہے جس سے وہ زندگی کے لیے سازگار ہو گیا ہے۔ اگر آج بھی کسی کیمیائی تعامل کے نتیجہ میں سمندروں کا پانی ختم ہو جائے تو نہ صرف پانی کی قلت کی وجہ سے بلکہ اندرونی لاوے کی حدت کے سبب بھی ہر طرح کی انواع حیات اس زمین سے مفقود ہو جائیں۔

زمین کے وجود میں آنے کے بعد طویل ترین بارشوں کے نتیجے میں زمین کو کیسے زندگی کے قیام رہنے کے قابل بنایا گیا اس کا ذکر قرآن میں یوں ہے۔

☆ اور ہم ایک مقررہ مقدار میں (عرصہ دراز تک) بادلوں سے پانی برساتے رہے۔ پھر (جب زمین ٹھنڈی ہوگئی تو) ہم نے اُس پانی کو زمین (کی نشیبی جگہوں) میں ٹھہرا دیا۔ (جس سے ابتدائی طور پر سمندر وجود میں آئے) اور بے شک ہم اُسے (بخارات بنا کر) اُڑا دینے پر بھی قدرت رکھتے ہیں۔ (المومنون۔ 18:23)

معزز قارئین! آپ نے دیکھا کہ سائنسی تحقیقات کی پیش رفت اور قرآنی بیانات میں کس قدر ہم آہنگی ہے بالکل یونہی جیسے قرآن عظیم آج کے دور کی مقدس کتاب ہو۔ اور واقعی قرآن کریم آج کے دور کی بھی کتاب ہے بلکہ قیامت تک تمام ادوار کی آخری الہامی کتاب ہے۔ سائنس جوں جوں تخلیقِ کائنات کے رازوں سے پردہ اُٹھاتی جائے گی قرآن کریم کو ہمیشہ اپنے سے آگے جاتا محسوس کرے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ساری دنیا بہت جلد یہ ماننے پر مجبور ہو جائے گی کہ قرآن کریم ہی صداقت کا آخری معیار ہے۔ جسے خالقِ کائنات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نے اپنے آخری پیغمبر ﷺ پر نازل کیا۔

جبل الطارق (جبرالٹر) کے قریب ایسا مقام ہے جہاں دو سمندر آپس میں ملتے ہیں۔اُن کے درمیان دیوار بھی پانی کی ہے یعنی اُن کا پانی ایک دوسرے سے الگ رہتا ہے۔ آج کی دنیا میں اس راز کا انکشاف سب سے پہلے جس سائینس دان نے کیا اُس کا نام ''جیک دی کرسٹو'' جو فرانس کا رہنے والا تھا، اُس نے دنیا کو بتایا کہ بحرروم (Maditerian see) اور بحراوقیانوس (Atlantic See) کیمیائی اور حیاتیاتی طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ یہ دونوں ساتھ ساتھ بہتے ہیں مگر ان کا پانی ایک دوسرے میں خلط ملط نہیں ہوتا۔ ان کے مابین ایک غیر مرئی پردہ حائل رہتا ہے۔ یہ پردہ ان دونوں کو ایک دوسرے میں مدغم ہونے سے روکتا ہے اور یہ دونوں دھارے اپنا اپنا درجہ حرارت، کھاری پن (نمکیات کی سطح) اور کثافت کو برقرار رکھتے ہوئے بہتے رہتے ہیں۔ اُس وقت یہ راز دنیا کے لیے حیرت انگیز تھا مگر دنیا کو حیرت میں ڈالنے والے کرسٹو کو تب حیرت ہوئی جب اُس کے سامنے قرآن کی یہ آیت پیش کی گئی:

☆ دو سمندروں کو اُس نے چھوڑ رکھا ہے کہ مل جائیں۔ پھر بھی اُن کے درمیان پردہ حائل ہے اس سے وہ آگے نہیں بڑھتے۔ (الرحمٰن۔19,20:55)

☆ اور وہی ہے جس نے دونوں سمندروں کو ملا رکھا ہے ایک لذیذ اور شیریں اور دوسرا تلخ و شور اور ان دونوں کے درمیان ایک پردہ حائل ہے ایک رکاوٹ ہے جو اُنہیں گڈمڈ ہونے سے روکے ہوئے ہے۔ (الفرقان۔53:25)

ان آیاتِ قرآنی کو دیکھ کر اُس کی حیرت کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ اُس نے قرآن کی عظمت کے اعتراف میں اپنا سر ہی نہیں بلکہ دل بھی جھکا دیا۔ اور کلمہ پڑھ کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا۔ یہ قرآن کا عظیم الشان معجزہ ہے کہ جو راز دنیا کو آج کے زمانے میں پتہ چلا قرآن نے چودہ سو سال پہلے بتا دیا تھا۔

جدید سائنس کی دریافت یہ ہے کہ دریاؤں کے دہانوں میں جہاں تازہ (میٹھا) اور کھارا (نمکین) پانی ملتے ہیں وہاں ان مقامات سے صورتِ حال مختلف ہوتی ہے۔ جہاں دو سمندروں کے کھارے پانی آپس میں ملتے ہیں یہ بھی انکشاف ہوا کہ دریائی یا سمندری دہانوں میں جو چیز کھارے پانے کو میٹھے پانی سے جدا رکھتی ہے وہ پکنو کلائن زون (Pycnocline

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



(Zone ہے اور پانی کی ان دونوں تہوں کی علیحدگی ''پکنو کلائن زون'' کی کثافت کے واضح طور پر مختلف ہونے سے یقینی بنتی ہے۔ یعنی اس ''Zone'' میں تازہ اور کھارے پانی کی کثافتوں سے مختلف ایک کثافت پیدا ہو جاتی ہے اور اس طرح یہ کھارے اور صاف پانی کے مابین ایک حدِ فاصل کا کام دیتی ہے۔

قرآن کریم میں مذکوران سائنسی مظاہر کی تصدیق ڈاکٹر ''ولیم ہے'' نے بھی کی ہے جو بحری علوم کے ایک بلند پایہ اور مستند ماہر ہیں اور یونیورسٹی آف کولوریڈو (امریکہ) میں ارضیاتی علوم (Geological Sciences) کے پروفیسر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

ایک مفکر کہتا ہے کہ میں نے کائنات کا راز پالیا ہے کہ پوری کائنات دوسروں کو فائدہ پہنچا رہی ہے اگر آپ زمین، آسمان اور سمندروں پر غور کریں تو وہ سب ہمیں فائدہ پہنچانے کے لیے کوشاں ہیں۔ ہم بھی اس کائنات کا حصہ ہیں اس لیے ہمیں بھی دوسروں کو فائدہ پہنچانا چاہیئے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# سورج، چاند اور ستاروں کا قرآن میں ذکر

آج دنیا میں اربوں لوگ سوشل میڈیا استعمال کرتے ہیں آپ کو نیٹ پر یا فیس بک پر ایک تصویر نظر آئے گی جس میں پہلی خاتون انڈین خلاباز سنیتا ولیمز (Sunita Willams) کی تصویر اور اس کی تصویر کے نیچے مکہ مکرمہ اور مدینۃ المنورہ کی خلا سے لی گئیں تصویریں جن میں مکہ منورہ اور مدینہ منورہ چمک رہے ہیں۔ یہ خاتون خلاباز جب خلا کے سفر سے واپس آئی تو اُس نے اسلام قبول کرلیا۔ جس کے بارے میں وہ کہتی ہے کہ جب میں خلا میں پہنچی اور زمین کی طرف دیکھا تو مجھے تمام زمین پر اندھیرا نظر آیا لیکن دو جگہیں ایسی تھیں جہاں سے روشنی نظر آ رہی تھی۔ اور جب میں نے ٹیلی سکوپ سے دیکھا تو وہ جگہیں مکہ مکرمہ اور مدینۃ المنورہ تھیں۔

مشہور سائنس دان آئن سٹائن نے برسوں کی تحقیق و عرق ریزی کے بعد اپنا نظریہ اضافت (Theory of Realitivity) پیش کیا۔ اس تھیوری کی رُو سے تمام اجرامِ سماوی (خواہ ستارے ہوں یا سیارے) گردش میں ہیں۔ بقولِ شاعر ”رقص میں ہے سارا جہاں“۔

آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن نے یہی اعلان کر دیا تھا۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ نہ تو سورج کے بس میں ہے کہ جا پکڑے چاند کو۔ اور نہ رات سبقت لے جا سکتی ہے دن پر۔ اور سب کے سب اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں۔ (یٰسین۔ 40:36)

☆ اور آسمان کو بنایا ہم نے اپنی قدرت سے اور بلاشبہ ہم اس سے بھی زیادہ وسعت رکھتے ہیں۔ (الذریات۔ 47:51)

ستارے (Starts) بھڑکتی ہوئی ہائیڈروجن (Hydrogen) اور ہیلیم (Helium) کے گولے ہیں۔ جو کہ ایک دوسرے کے مابین لاکھوں کلومیٹر کا فاصلہ چھوڑے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



کائنات میں ہر سُو بکھرے ہوئے ہیں۔ ان کے اندر ہونے والی خودکار ایٹمی تابکاری ہر طرف نور بکھیرتی نظر آتی ہے۔ ستارے اپنے اندر جلنے والی گیسوں ہی کی بدولت اس قدر روشن نظر آتے ہیں۔ اس سلسلے میں قرآن میں ارشاد ربانی ہے:

☆ ''اور سورج اور چاند اور ستارے (سب) اُسی کے حکم (سے ایک نظام) کے پابند بنا دیئے گئے ہیں۔ (الاعراف۔ 54:7)

اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا کردہ کشش ثقل کا یہ توازن جو پوری کائنات کے حسن و نظم کو تھامے ہوئے ہے اگر یہ توازن بگڑ جائے گا تو سب نیست و نابود ہو جائے گا۔

سورج ہماری زمین کے لیے روشنی و حرارت کا سب سے بڑا منبع ہے۔ اور جس کے بغیر کرہ ارض پر نباتاتی، حیوانی اور انسانی کسی قسم کی زندگی کا کوئی تصور ممکن نہیں۔ سورج چونکہ باقی ستاروں کی نسبت ہم سے بہت زیادہ قریب واقع ہے اس لیے وہ ہمیں بہت بڑا اور گرم دکھائی دیتا ہے۔ سورج کی روشنی ہمارے لیے زندگی کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ وہی ہے جس نے سورج کو روشنی (کا منبع) بنایا ہے۔ (یونس۔ 5:10)

ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے:

☆ اور سورج کو ایک (روشن) چراغ بنایا ہے۔ (نوح۔ 16:71)

سورج کے مرکز میں ایک بڑا نیوکلیائی ری ایکٹر ہے۔ جس کا درجہ حرارت کم از کم 1,40,00,000 سینٹی گریڈ (2,50,00,000 فارن ہائیٹ) ہے۔ سورج نیوکلیئر فیوژن کے ذریعے توانائی کا یہ عظیم ذخیرہ پیدا کرتا ہے۔ اس نیوکلیائی عمل کے دوران اس میں موجود ہائیڈروجن ہیلیم میں تبدیل ہوتی چلی جا رہی ہے جس سے روشنی اور حرارت کی صورت میں توانائی کا اخراج عمل میں آتا ہے۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر یوں موجود ہے۔

☆ ''اور ہم نے (سورج کو) روشنی اور حرارت کا (زبردست) منبع بنایا ہے۔ (النبا۔ 13:87)

سورج اپنے اتنے عظیم الشان درجہ حرارت کو برقرار رکھنے کے لیے 40,00,000 ٹن فی سیکنڈ کی شرح سے توانائی کی صورت میں اپنی کیت کا اخراج کر رہا ہے۔ ہماری کہکشاں ملکی وے (Milky Way) دراصل ایک چکردار کہکشاں ہے۔ اُس کے چار بازو ہیں جن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میں کروڑوں ستارے کہکشاں کے مرکز کے گرد گردش کر رہے ہیں۔ سورج بھی اپنے ساتھی ستاروں کی طرح کہکشاں کے مرکز سے 30,000 نوری سال کے فاصلے پر کہکشاں کے ایک بازو اورین آرم (Orion Arm) میں اپنا ایک چکر پورا کرتا ہے۔ سورج کی اس گردش کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں بیان کیا ہے:

☆ ''اور سورج اپنے لیے مقرر کردہ راستے پر چلتا ہے۔ یہ (راستہ) غالب علم والے (اللہ) کا مقرر کردہ ہے۔'' (یٰسین۔38:36)

سورج ہمارے لیے وقت کی پیمائش کا ایک قدرتی ذریعہ ہے۔ دنوں اور سالوں کا تعین وشمار کرنا اُسی کے ذریعے ممکن ہے۔ زمین سورج کے گرد اپنا ایک چکر 365 دن پانچ گھنٹے 48 منٹ اور 47,46,42 سیکنڈ میں پورا کرتی ہے۔ شمسی سال کی اصل طوالت بعینہٖ یہی ہے۔ سورج کی طرح چاند بھی قمری تقویم کے دنوں اور مہینوں کے شمار کا سادہ اور فطری ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند دونوں کو وقت کی پیمائش کا ذریعہ بنایا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ ''سورج اور چاند معلوم اور مقررہ (فلکیاتی) حسابات کے مطابق محوِ حرکت ہیں۔'' (الرحمٰن۔5:55)

جس طرح زمین اور نظامِ شمسی کے دیگر ستارے سورج کے گرد محوِ گردش ہیں بالکل اسی طرح چاند ہماری زمین کے گرد گردش میں ہے۔ چاند زمین سے تقریباً 4,00,000 کلومیٹر کی دوری پر زمین کے گرد گھوم رہا ہے۔ وہ اپنی گردش کا ایک چکر 27,32,16,61 زمینی دنوں میں طے کرتا ہے۔ چاند کا قطر 3,475 کلومیٹر ہے۔ شمسی تقویم کی طرح قمری تقویم بھی نافذ العمل ہے۔ قمری تقویم میں خود ساختہ لیپ کا تصور موجود نہیں۔ سارا کیلنڈر فطری طور پر منحصر ہے۔ قدرتی طور پر کبھی چاند 29 دن کے بعد اور کبھی 30 دن کے بعد نظر آتا ہے جس سے خود بخود مہینہ 29 یا 30 دن کا بن جاتا ہے۔ اس طرح سال میں کبھی دنوں کو بڑھانے یا کم کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ چاند زمین کے گرد اپنا 360 درجے کا ایک چکر 27 دن 7 گھنٹے 43 منٹ اور 11.5 سیکنڈ کی مدت میں مکمل کرتا ہے۔ پھر واپس اُسی جگہ پر آجاتا ہے مگر یہاں ایک بڑی اہم بات قابلِ توجہ یہ ہے کہ زمین بھی چونکہ اُسی سمت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سورج کے گرد محوِ گردش ہے اور مذکورہ وقت میں سورج کے گرد اپنے مدار کا 27 درجے فاصلہ طے کر جاتی ہے۔ لہٰذا اب چاند کو ہر ماہ 27 درجے کا اضافی فاصلہ بھی طے کرنا پڑتا ہے گویا ستاروں کی پوزیشن کے حوالے سے تو چاند کا ایک چکر 360 درجے کا ہی ہوتا ہے مگر زمین کے سورج کے گرد گردش کرنے کی وجہ سے اُس میں 27 درجے کا اضافہ ہو جاتا ہے اور اُسے زمین کے گرد اپنا ایک چکر کو پورا کرنے کے لیے 387 درجے کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ 27 درجے کی اضافی مسافت طے کرنے میں اُسے مزید وقت درکار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قمری مہینے کی مدت 27 دن 7 گھنٹے 43 منٹ اور 11.5 سیکنڈ کی بجائے 29 دن، 12 گھنٹے، 44 منٹ اور 2.8 سیکنڈ قرار پاتی ہے۔ 29 دن اور 12 گھنٹے کی وجہ سے چاند 29 یا 30 دنوں میں ایک مہینہ بناتا ہے اور باقی 44 منٹ اور 2.8 سیکنڈ کی وجہ سے سالوں میں کبھی دو ماہ مسلسل 30 دنوں کے بن جاتے ہیں۔ یہ فرق بھی خود بخود فطری طریقے سے پورا ہو جاتا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے کوئی ردوبدل نہیں کرنا پڑتا۔

چاند کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سونپے گئے فطری طریق تقویم کے بارے میں اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے:

☆ اور اُس (چاند) کے لیے (کم وبیش دکھائی دینے کی) منزلیں مقرر کیں۔ تاکہ تم برسوں کا شمار اور (اوقات کا) حساب معلوم کر سکو اور اللہ نے یہ (سب کچھ) درست تدبیر کے ساتھ ہی پیدا کیا ہے۔ وہ (ان کائناتی حقیقتوں کے ذریعے اپنی خالقیت، واحدانیت اور قدرت کی) نشانیاں علم رکھنے والوں کے لیے تفصیل سے واضح کرتا ہے۔ (یونس۔ 5:10)

آخری تاریخوں میں چاند ہمیں بہت باریک نظر آتا ہے۔ چاند کی اس حالت کو اللہ تعالیٰ نے عرجون قدیم (پرانی بوسیدہ شاخ) سے تشبیہ دی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ اور ہم نے چاند کی منازل طے کر رکھی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ (اپنی پہلی حالت کو پلٹ کر (کھجور کی) بوسیدہ ٹہنی جیسا ہو جاتا ہے۔ (یٰسین۔ 39:36)

چاند روشنی کے لیے سورج کا مرہونِ منت ہے۔ اس طرح چاند بھی سورج کی روشنی سے روشن ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سورج کے لیے ''روشنی دینے والا'' اور چاند کے لیے ''روشن کیا جانے والا'' کے الفاظ ادا فرمائے ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



☆ وہی ہے جس نے سورج کو روشنی (کا منبع) بنایا اور چاند کو (اُس سے) روشن (کیا) (یونس۔5:10)

☆ ''اور اُن میں سے چاند کو چمکنے والا اور سورج کو (ایک روشن) چراغ (روشنی دینے والا) بنایا ہے۔ (نوح۔16:71)

سورج کے از خود روشن ہونے اور چاند کے مستعار روشنی سے منور ہونے کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے آج سے 1400 سو سال پہلے قرآن کریم میں بیان کر دی تھی۔ قرآن کریم کے برحق ہونے اور آپ ﷺ کی سچائی کے لیے قرآن میں بے شمار آیات ہیں۔ اور اُن پر آج کی سائنس نے بھی سچائی کی مہر ثبت کر دی ہے۔

قرآن کریم سات آسمانوں کی موجودگی اور اُن کے مابین ہم آہنگی کا تصور پیش کرتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ (بابرکت ہے وہ اللہ) جس نے سات آسمانی طبقات (اوپر تلے بنائے (الملک۔3:67)

☆ پھر وہ (کائنات کے) بالائی حصوں کی طرف متوجہ ہوا تو اُس نے اُنہیں درست کر کے اُن کے سات آسمانی طبقات بنا دیئے۔ اور وہ ہر چیز جاننے والا ہے۔ (البقرہ۔29:2)

☆ ''اور بے شک ہم نے تمہارے اوپر (کرۂ ارض کے گرد فضائے بسیط میں نظامِ کائنات کی حفاظت کے لیے) سات راستے (یعنی سات مقناطیسی پٹیاں یا میدان) بنائے ہیں۔ اور ہم (کائنات کی) تخلیق (اور اس کی حفاظت کے تقاضوں) سے بے خبر نہ تھے۔ (المومنون۔17:23) www.kitabosunnat.com

☆ ''جدید ریسرچ کے مطابق ہر سیارہ ایک مقناطیسی میدان کا مالک ہے جو اُس سیارے کے اردگرد واقع ہوتا ہے۔ پھر اُس کے بعد نظامِ شمسی کے امتزاج سے تمام سیارے ایک دوسری مقناطیسی پٹی تشکیل دیتے ہیں مزید برآں ہر نظامِ شمسی اپنی کہکشاں کے ساتھ ایک الگ وسیع و عریض مقناطیسی علاقے کی بنیاد رکھتا ہے۔ واضح رہے کہ کم از کم ایک کھرب سے زائد ستارے صرف ہماری کہکشاں (ملکی وے) میں شامل ہیں۔ مزید اعلیٰ سطح پر آس پاس واقع کہکشائیں کلسٹرز (کہکشاؤں کے گروہ) کے ایک اور مقناطیسی میدان کا باعث بن جاتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ اگر ہم زمین سے کائنات کی وسعتوں کی طرف نظر دوڑائیں تو سات آسمان اس ترتیب سے واقع ہیں۔

(1) پہلا آسمان۔ یہ ہمارے نظامِ شمسی کا خلائی میدان ہے۔

(2) دوسرا آسمان۔ یہ ہماری کہکشاں کا خلائی میدان ہے۔ یہ وہ مقناطیسی میدان ہے جسے ملکی وے کا مرکز تشکیل دیتا ہے۔

(3) تیسرا آسمان۔ یہ ہمارے مقامی کلسٹرز (کہکشاؤں کے گروہ) کا خلائی میدان ہے۔

(4) چوتھا آسمان۔ یہ کائنات کا مرکزی مقناطیسی میدان ہے۔ جو کہکشاؤں کے تمام گروہوں کے مجموعے سے تشکیل پاتا ہے۔

(5) پانچواں آسمان۔ یہ اُس کائناتی پٹی پر مشتمل ہے جو قواسرز (Quasars) بناتے ہیں۔

(6) چھٹا آسمان۔ یہ پھیلتی ہوئی کائنات کا میدان ہے جسے رجعتِ قہری کی حامل (پیچھے ہٹتی ہوئی) کہکشائیں بناتی ہیں۔

(7) ساتواں آسمان۔ یہ سب سے بیرونی میدان ہے جو کہکشاؤں کی لامحدود بیکرانی سے تشکیل پاتا ہے۔

ان سات تہہ در تہہ آسمانوں کا ذکر قرآن نے آج سے چودہ سو سال پہلے واشگاف انداز میں کر دیا تھا۔ سات آسمانوں کے تصور کو ذرا واضح انداز میں سمجھنے کے لیے ہم فلکی طبیعیات سے متعلقہ چند مزید معلومات کا مختصر سا ذکر کریں گے۔ ان آسمانی تہوں کے درمیان ناقابلِ تصور فاصلے حائل ہیں۔

(1) پہلی آسمانی تہہ: یہ کم و بیش 65 کھرب کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔

(2) دوسری آسمانی تہہ: یہ ہماری کہکشاں کا قطر بھی ہے۔ یہ ایک لاکھ تیس ہزار نوری سال وسیع ہے۔

(3) تیسری آسمانی تہہ: یہ ہمارا مقامی کلسٹر ہے جو کہ بیس لاکھ نوری سال کی حدود میں پھیلی ہوئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(4) چوتھی آسمانی تہہ: یہ کہکشاؤں کے تمام گروہوں کا مجموعہ ہے اور کائنات کا مرکز تشکیل دیتی ہے۔ یہ دس کروڑ نوری سال قطر پر محیط ہے۔

(5) پانچویں آسمانی تہہ: یہ ایک ارب نوری سال کی حدود میں پھیلی ہوئی ہے۔

(6) چھٹی آسمانی تہہ: یہ بیس ارب نوری سال دُور ہے۔

(7) ساتویں آسمانی تہہ: یہ چھٹی آسمانی تہہ سے بھی کئی گنا آگے ہے۔ جس کا اندازہ کرنا محال ہے۔

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

اگر انسان کائنات کے عجائبات اور اسرار پر غور کرے تو اس کی حیرانگیاں بڑھتی ہی جاتی ہیں۔ اتنی عظیم الشان کائنات ہے۔ ان سب کو پیدا کرنے والا کتنا عظیم تر ہو گا۔ ہمارا جسم و جاں ربّ کائنات کے آگے سجدہ ریز ہے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# مختلف قسم کے جانوروں اور حشرات الارض کا قرآن میں ذکر

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف جانوروں اور حشرات الارض کا بھی ذکر کیا ہے اور اُن کا ذکر حکمت سے خالی نہیں اور عقل والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ ''اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرندہ کہ اپنے پروں پہ اُڑتا ہے مگر تم جیسی اُمتیں۔'' (الانعام۔36:6)

جدید ریسرچ کے مطابق یہ بات پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے کہ جانور اور پرندے بھی گروہ کی شکل میں رہتے ہیں یعنی وہ بھی اکٹھے رہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ایک اور جگہ ارشادِ ربانی ہے:

☆ ''بلاشبہ اللہ ہرگز نہیں شرماتا اس سے کہ بیان کرے تمثیل کسی قسم کی، مچھر کی یا اس سے بھی حقیر تر چیز کی۔'' (البقرہ۔26:2)

اگر اس آیتِ قرآنی پر غور کیا جائے تو مالکِ کائنات اگر کسی چیز کی مثال دیتے ہیں تو یقیناً اس میں ہمارے لیے کوئی نہ کوئی سبق ہوتا ہے۔ مچھر بظاہر چھوٹا سا حشرات الارض ہے اگر اس پر غور کریں تو یہ چھوٹی سی مخلوق ہے مگر اس کی زندگی پر جن لوگوں نے ریسرچ کی اُن پر اللہ کی عظمت اور جلال واضح ہو گیا۔ اس آیت میں ارشادِ ربانی ہے کہ 'اس سے بھی حقیر چیز کی مثال'۔ اگر ہم اس سے بھی چھوٹی مخلوقات کا جائزہ لیں تو ایسی بہت سی مخلوقات ہیں مگر ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



یہاں صرف ایک مخلوق کا ذکر کریں گے اگر آپ ایک ننھی سی مخلوق چیونٹی پر غور کریں تو چیونٹیوں کے بارے میں پیش کردہ معلومات سے یقیناً آپ حیرت زدہ ہو جائیں گے قرآن شریف میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ ''(اور ایک مرتبہ) جمع کیے گئے سلیمان (علیہ السلام) کے جائزے کے لیے اُن کے تمام لشکر جو مشتمل تھے جنوں، انسانوں اور پرندوں پھر اُن کی نظم و ضبط کے ساتھ صف بندی کی گئی (اور چل پڑے) حتیٰ کہ جب پہنچے وہ چیونٹیوں کی وادی میں تو ایک چیونٹی نے کہا (اے چیونٹیو!) گھس جاؤ اپنے بلوں میں کہیں ایسا نہ ہو کہ کچل ڈالیں تمہیں سلیمان علیہ السلام اور اُن کا لشکر جبکہ اُنھیں خبر بھی نہ ہو۔ (النحل۔ 17-18:27)

قرآن کریم میں چیونٹی کا ذکر کسی حکمت سے خالی نہیں۔ ایک مفکر کہتا ہے کہ اگر دانش کی بناء پر کسی کو جانوروں کا بادشاہ بنایا جائے تو چیونٹی کو بادشاہ بنانا چاہیے۔ چیونٹیوں کی زندگی اور خصوصیات کے بارے میں انتہائی مختصر طور پر یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اگر تفصیل دی جائے تو اس پر صفحات کے صفحات لکھے جا سکتے ہیں۔ آج کی جدید ریسرچ کے مطابق چیونٹی ایک ایسی مخلوق ہے جس کا طرزِ زندگی انسانی طرزِ زندگی کے قریب ترین ہے مثلاً

1۔ چیونٹیاں اسی طرح لاشوں کو دفن کرتی ہیں جس طرح انسان دفن کرتے ہیں۔

2۔ ان میں کام کی تقسیم کا اعلیٰ نظام موجود ہے۔ ان میں کارکن بھی ہوتے ہیں اور سپر وائزر بھی۔

3۔ یہ لمبے عرصے کے لیے اناج ذخیرہ کرتی ہیں بالخصوص موسمِ سرما میں۔ اگر اناج گیلا ہو جائے تو پھر دھوپ میں سکھاتی ہیں۔

4۔ جب کسی بستی میں خوراک کی قلت ہو جاتی ہے تو کارکن چیونٹیاں فوراً کھلائی چیونٹیوں (Feeder Ants) میں بدل جاتی ہیں اور اپنے معدے میں سے ذخیرہ شدہ خوراک دوسری چیونٹیوں کو کھلانے لگتی ہیں لیکن جب دوبارہ خوراک کی افراط ہوتی ہیں تو پھر وہی چیونٹیاں اپنا کردار بدل کر کارکن بن جاتی ہیں۔

انسان دنیا میں بھوک کے خلاف جنگ میں کامیاب نہیں ہو سکا لیکن چیونٹیوں نے اس کا عملی حل ڈھونڈ لیا ہے۔ وہ خوراک سمیت تمام چیزیں آپس میں بانٹ لیتی ہیں یہ قربانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ بلاہچکچاہٹ خوراک کسی اور کو دینا کہ وہ زندہ رہ سکے فطرت میں قربانی کا ایک بہترین عمل ہے۔

چیونٹیوں کے ہاں ضرورت سے زیادہ آبادی نامی مسئلے کا کوئی تصور نہیں۔ انسان کے بنائے ہوئے بڑے شہر، نقل و آبادی، بے وزگاری، وسائل کے غلط استعمال اور بنیادی ڈھانچے کی عدم موجودگی کے ہاتھوں روز بروز نا قابلِ رہائش ہوتے جارہے ہیں لیکن چیونٹیوں کی زیرزمین بستی میں پچاس ملین تک کی آبادی حیرت انگیز نظم وضبط سے زندگی گزارتی ہے اور کسی کمی کا احساس نہیں ہوتا۔ ہر چیونٹی خود کو بدلتے ماحول کے مطابق فوراً ڈھالنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جسمانی اور نفسیاتی سطح پر تبدیلی کی یہ صلاحیت یقیناً چیونٹی کی ساخت میں شامل کی گئی ہے۔ چیونٹیوں کے بارے میں مختصر معلومات ذیل میں دی جاتی ہیں۔

## 1۔ فضائی دفاعی نظام

جب چیونٹیوں کے سب سے بڑے دشمن پرندے اُن پر حملہ آور ہوتے ہیں تو لڑاکا چیونٹیاں پشت کے بل اُلٹی لیٹ کر بستی کے سوراخوں سے اوپر پرندوں کی طرف ایک قسم کا تیزاب فائر کرتی ہیں۔

## 2۔ گرین ہاؤسز

اس خانے میں ملکہ چیونٹی کے انڈے رکھے جاتے ہیں اور اس خانے کا درجہ حرارت ۳۸ درجہ تک رکھا جاتا ہے۔

## 3۔ مرکزی دروازہ اور بغلی دروازے

ان دروازوں پر چوکیدار چیونٹیاں متعین ہوتی ہیں۔ خطرے کی صورت میں یہ اپنے سر سوراخوں میں پھنسا کر یہ دروازہ بند کر دیتی ہیں۔ بستی کی رہائشی چیونٹیاں داخل ہونا چاہیں تو اپنے سر پر لگے بال نما انٹینے سے چوکیدار چیونٹی کے سر پر دستک دیتی ہیں۔ اور وہ سر پیچھے کر کے اُن کو راستہ دے دیتا ہے۔ اگر اُنہیں اپنی اس دستک کا آہنگ بھول جائے تو چوکیدار چیونٹیاں اُنہیں اندر آنے نہیں دیتیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



4۔ مردہ خانہ

اس خانے میں چیونٹیاں اناج کے دانوں کے غیر استعمال شدہ خول اور مردہ چیونٹیوں کے جسم رکھتی ہیں۔

5۔ محافظوں کا کمرہ

اس کمرے میں سپاہی چیونٹیاں چوبیس گھنٹے تیار رہتی ہیں۔ خطرے کا معمولی سا اشارہ بھی ملے تو فوراً جوابی کارروائی کرتی ہیں۔

6۔ بچوں کی پرورش کا خانہ

اس کام پر متعین چیونٹیاں ایک سفید میٹھی رطوبت پیدا کر کے جسم میں رکھتی ہیں بوقتِ ضرورت وہ چھوٹے بچوں کو کھلاتی ہیں۔

7۔ گوشت کا ذخیرہ خانہ

مکھیاں، جھینگر اور دشمن چیونٹیاں اور دوسرے حشرات کو ہلاک کرنے کے بعد اس خانے میں رکھا جاتا ہے۔

8۔ اناج خانہ

چیونٹیاں اناج کے دانوں کو کچل کر چھوٹے چھوٹے ذرات میں تبدیل کرتی ہیں تاکہ وہ اناج کے دانے نشوونما پا کر اُگ (Grow) نہ کر جائیں۔

9۔ لاروا کی دیکھ بھال کا خانہ

اس جگہ لاروا کو خاص چیونٹیاں اپنا لعاب دہن لگاتی ہیں جن میں اینٹی بائیوٹک مرکبات ہوتے ہیں اس طرح اُن کے بیمار ہونے کا امکان کم ہو جاتا ہے۔

10۔ سردیوں کے لیے خانہ

سرمائی نیند سونے والی چیونٹیاں اس خانے میں نومبر سے مئی تک سوتی رہتی ہیں۔ اور جاگنے پر اُن کا پہلا کام اس کمرے کی صفائی ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## 11۔عمارت کو گرم رکھنے کا انتظام

عمارت کو گرم رکھنے کے لیے پتوں کے ٹکڑوں کو گھاس پھونس سے ملایا جاتا ہے اس عمل سے خارج ہونے والی حرارت سے عمارت کا اندرونی درجہ حرارت بیس سے تیس سینٹی گریڈ تک رہتا ہے۔

## 12۔انڈوں کا ذخیرہ خانہ

اس خانہ میں ملکہ کے انڈے ترتیب سے رکھے جاتے ہیں جو انڈہ ایک خاص عمر تک پہنچتا ہے اُسے اُٹھا کر گرین ہاؤس میں پہنچا دیا جاتا ہے۔

## 13۔شاہی کمرہ

اس میں ملکہ انڈے دیتی ہے۔اُسے کھلانے اور صفائی کے ذمے دار کارکن اسی جگہ ملکہ کے ساتھ قیام کرتے ہیں۔

اس صدی میں کی گئی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ اس ننھی سی مخلوق میں ذرائع ابلاغ کا ناقابلِ یقین سسٹم پایا جاتا ہے۔"نیشنل جیوگرافک" کی ایک اشاعت میں اسے یوں بیان کیا گیا ہے کہ ہر چیونٹی بڑی ہو یا چھوٹی کے دماغ میں حسّی اعضاء کا ایک نظام ہے جو کئی ملین کے حساب سے کیمیائی اور بصری پیغام وصول کرتا اور سمجھتا ہے۔اس کا دماغ پانچ لاکھ اعصابی خلیوں سے مل کر بنتا ہے۔اس کی آنکھیں بھی ایک سے زیادہ عدسوں سے مل کر بنی ہیں۔سر سے نکلے ہوئے بال یعنی انٹینا وہی کام کرتے ہیں جو انسانی انگلیوں کی پوریں اور ناک کرتی ہے۔منہ کے نیچے دہانہ کے اندر کے اُبھار ذائقہ محسوس کرتے ہیں۔اس کے بال کسی چیز کے ساتھ مس کر کے اُسے پہچانتے ہیں۔انہی حسی اعضاء کی مدد سے چیونٹیوں کا بے مثال سلسلہ ابلاغ کام کرتا ہے۔وہ ساری زندگی اس سے کام لیتی ہیں۔شکار کی تلاش اور تعاقب، ساتھی کارکنوں سے رابطہ،بستی کی تعمیر اور حفاظت غرض کہ ہر شعبہ حیات میں انہی اعضاء سے مدد لی جاتی ہے۔ہم انسانوں کو حیران کر دینے والا پانچ لاکھ اعصاب پر مشتمل یہ جال دو سے تین ملی میٹر کے جسم میں بنایا گیا ہے۔ذہن میں رہے کہ نصف ملین خلیوں پر مشتمل یہ نظام ایک چیونٹی کے اندر موجود ہے جو انسانی جسم کا صرف دس لاکھواں حصہ ہے۔

پرندوں کے بارے میں قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ "کیا اُنہوں نے پرندے نہ دیکھے،حکم کے باندھے آسمان کی فضاؤں میں انہیں کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نہیں روکتا سواللہ کی بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے۔(النحل۔79:16)

اس قرآنی آیت میں اللہ تعالیٰ پرندوں کے بارے میں اُن میں نشانیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق پرندوں پر اور اُن کی زندگیوں پر غور کریں تو ہماری حیرانگی بڑھتی چلی جاتی ہے۔یہاں انتہائی مختصر طور پر چند پرندوں کی حیرت انگیز زندگی اور عادات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

پروفیسر ہمبرگر اپنی کتاب بنام ''طاقت اور نزاکت'' میں ایک پرندے Mutton Bird کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ پرندے بحر الکاہل میں رہائش پذیر ہوتے ہیں۔ یہ پرندے چوبیس ہزار کلومیٹر کا سفر طے کرتے ہیں۔ یہ پرندے اپنا سفر چھ ماہ سے زائد عرصے میں طے کرتے ہیں۔ حیران کن اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ نوجوان پرندوں کو اتنی لمبی اُڑان کا نہ تو تجربہ ہوتا ہے اور نہ ہی اُن کی کوئی رہنمائی کرتا ہے۔اس کے علاوہ حیران کن بات یہ بھی ہے کہ وہ جس مقام سے روانہ ہوتے ہیں واپس اُسی مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔اگر ہم غور کریں تو اس قسم کے سفر کی انتہائی پیچیدہ رہنمائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پرندوں کی اعصابی خلیات میں پائی جاتی ہے۔لازمی طور پر اُن کا پروگرام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی وضع کردہ ہے۔

دنیا میں مکھیوں کی سینکڑوں اقسام ہیں اُن میں سے ایک شہد کی مکھی بھی ہے۔اس کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ ''اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں میں اور چھتوں میں۔ پھر ہر قسم کے پھل میں سے کھا اور اپنے رب کی راہوں پر چل کہ تیرے لیے نرم اور آسان ہیں۔اس کے پیٹ میں سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگی نکلتی ہے جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔ یقیناً اس میں ایک بڑی نشانی ہے اُن لوگوں کے لیے جو غور وفکر کرتے ہیں۔(النحل۔69:16)

## حاصلِ کلام/قابلِ غور

اگر آپ جانوروں اور حشرات الارض پر غور کریں تو وہ اللہ تعالیٰ کے وضع کردہ نظام پر بے چوں و چرا عمل پیرا رہتے ہیں۔ انسان تو اشرف المخلوقات ہے اُسے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر آنکھیں بند کر کے عمل کرنا چاہیے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# واٹر سرکل Water Circle

پانی، انسانوں، جانوروں، نباتات سب کی بنیادی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفتِ ربوبیت کے تحت ہمارے لیے میٹھے پانی کا انتظام کیا ہے۔قرآن کریم میں مختلف مقامات پر واٹر سرکل کا ذکر ہے۔ارشادِ ربانی ہے۔

☆ اور ہم ہواؤں کو بادلوں کا بوجھ اُٹھائے ہوئے بھیجتے ہیں۔ پھر ہم بادلوں سے پانی اتارتے ہیں۔ (الحجر۔22:15)

☆ اور ہم نے اُن پر لگا تار برسنے والی بارش بھیجی۔ اور ہم نے اُن (کے مکانات و محلات) کے نیچے سے نہریں بہائیں۔ (انعام۔6:6)

1950ء میں برنارڈ پالیسی وہ شخص تھا جس نے آج کے دور میں پانی کے چکر (Water Circle) کا نظریہ پیش کیا۔اُس نے بیان کیا تھا کہ کس طرح سمندروں کا پانی بخارات میں تبدیل ہوتا ہے۔اور کیسے ٹھنڈا ہو کر بادلوں کی شکل اختیار کرتا ہے۔بادل اندرونی حرکت کرتے ہیں جس سے وہ اوپر اٹھتے ہیں اور بطور بارش نیچے پانی گرتا ہے۔ یہ پانی جھیلوں اور ندی نالوں کی صورت میں اکٹھا ہوتا ہے۔اور واپس سمندروں میں جا ملتا ہے۔اور اِس طرح یہ چکر چلتا رہتا ہے۔اس سلسلے میں ارشاد ربانی ہے۔

☆ کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا، پھر اس سے زمین میں چشمے بنائے، پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے کئی رنگت کی۔ (القلم۔21:39)

قرآن ہی وہ مقدس آخری الہامی کتاب ہے جس میں 1400 سال پہلے واضح طور پر واٹر سرکل کا ذکر کیا ہے۔ارشاد ربانی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



☆ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادلوں کو (پہلے) آہستہ آہستہ چلاتا ہے پھر اُس (کے مختلف ٹکڑوں) کو آپس میں ملا دیتا ہے۔ پھر اُس سے تہہ بہ تہہ بنا دیتا ہے۔ پھر تم دیکھتے ہو اُس کے درمیان خالی جگہوں سے بارش نکل کر برستی ہے۔ اور وہ اسی فضا سے برفانی پہاڑوں کی طرح (دکھائی دینے والے) بادلوں میں سے اولے برساتا ہے۔ (النور۔ 43:24)

☆ اللہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں۔ پھر وہ جس طرح چاہتا ہے اُسے آسمان میں پھیلا دیتا ہے۔ (الروم۔ 48:30)

☆ قسم ہے بارش برسانے والے آسمان کی۔ (الطارق۔ 11:86)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں واٹر سائیکل کے بارے میں متعدد آیات میں مفصل بیان فرما دیا ہے مختلف آیات میں بتایا کہ کس طرح پانی بخارات کی شکل میں اوپر اٹھتا ہے اور بادلوں کی شکل اختیار کرتا ہے۔ بادل باہم اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور کس طرح چلتے ہوئے بادل گرجتے چمکتے اور برستے ہیں۔ اور بارش کا پانی زمین پر گرتا ہے۔ جو لوگ اس سلسلہ میں تفصیلی معلومات چاہتے ہیں اُن کے لیے چند قرآنی آیات کا ریفرنس پیش کیا جاتا ہے۔

(الزمر ۔ 21:39)، (مومنون ۔ 18:23)، (الروم۔ 24:30)، (اعراف۔ 57:07)، (الرعد۔ 17:13)، (الفاطر۔ 9:35)، (یٰسین ۔ 34:36)، (الجاثیہ۔ 5:45)، (ق۔ 9:50) (الواقعہ۔ 68-70:56) اور (الملک۔ 30:67)

ان آیات میں واٹر سائیکل کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سردیوں میں پہاڑوں پر برف باری کرتا ہے جہاں پانی گلیشیرز کی شکل میں محفوظ ہو جاتا ہے اور گرمیوں میں جب پانی استعمال کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ گلیشیرز پگھلتے ہیں اور انسانوں کو صاف پانی میسر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی شانِ ربوبیت کے تحت مردہ خشک زمینوں کو زندہ کرتا ہے۔ اس سلسلے میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ ''اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ اور وہ بادلوں کو اُٹھاتی ہیں۔ پھر ان بادلوں کو آسمان میں پھیلا دیتا ہے۔ جس طرح چاہتا ہے اُنہیں ٹکڑوں میں تقسیم کرتا ہے۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش کے قطرے بادلوں سے ٹپکے چلے آتے ہیں۔ یہ بارش جب وہ اپنے بندوں میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



سے جس پر چاہتا ہے برساتا ہے۔تو یکایک وہ خوش وخرم ہو جاتے ہیں۔ (الروم۔48:30)

☆ پھر آسمان سے پانی نازل کرتا ہے تاکہ مردہ علاقوں کو اُس کے ذریعے زندگی بخشے۔

(الفرقان۔48,49:25)

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

پانی انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ اور اس کے بغیر انسانوں کے علاوہ جانور اور پودے کوئی بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پانی پہنچانے کے لیے کیسا عظیم الشان نظام بنایا ہے اگر ہم بطور شکرانہ ہر وقت سجدے میں ہی رہیں تو پھر بھی ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# قرآن مجید کے حوالے سے حلال غذا کی اہمیت

انسان کو زندہ رہنے کے لیے پانی کے بعد غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے اس سلسلے میں ہماری رہنمائی فرما دی ہے تا کہ ہم بیماریوں سے بچیں اور صحت مند زندگی گزاریں۔ قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے۔

☆ کھاؤ اور پیو اور ضائع مت کرو۔ اور اللہ اصراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (الاعراف۔ 31:7)

اللہ تعالیٰ نے اس ایک قرآنی آیت میں کھانے پینے کا سارا فلسفہ بیان کر دیا ہے جیسے کہتے ہیں کہ کوزے میں دریا بند کر دیا ہے۔ اگر آپ آیت قرآنی پر غور کریں تو اس پر درجنوں صفحات لکھے جا سکتے ہیں یہاں صرف چند نکات پیش خدمت ہیں۔

حضور ﷺ پر جو بھی آیت نازل ہوتی سب سے پہلے آپ ﷺ خود عمل کرتے۔ پھر دوسروں کو اس کی تلقین فرماتے۔ اگر آپ اس آیت پر غور کریں تو بھوک سے زیادہ کھانا بھی اسراف میں آتا ہے۔ اور بسیار خوری بیماریوں کی جڑ ہے۔ جو لوگ خاص طور پر رات کو دیر سے اور خوب پیٹ بھر کر کھاتے ہیں اُن کا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ اور اُن کا نظامِ انہضام پوری رات کام کرتا رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے نظامِ انہضام سے منسلک اعضاء مثلاً معدہ، جگر وغیرہ اوور فیڈنگ کی وجہ سے مختلف خرابیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بسیار خوری کی عادت کے حامل افراد اکثر شوگر، ہیپاٹائٹس اور کینسر کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک بادشاہ نے اپنا شاہی حکیم مکہ میں مسلمانوں کی خدمت کے لیے بھیجا۔ کئی دن تک اُس کے پاس کوئی مریض نہ آیا تو وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرے پاس کوئی مریض نہیں آتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ہم نے مسلمانوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ بھوک رکھ کر کھائیں۔ یعنی ایک حصہ غذا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ایک حصہ پانی اور ایک حصہ خالی پیٹ۔ اُس شاہی حکیم نے کہا کہ جو اس پر عمل کرے گا وہ بیمار کیسے ہوسکتا ہے۔ لمبی اور صحت مند زندگی کا یہ ایک قیمتی راز ہے کہ بھوک رکھ کر کھاؤ۔ ایک بہت بڑے حکیم نے یہ شاہی نسخہ بتایا کہ صبح ناشتہ کرو شاہانہ، دوپہر کو کھاؤ درمیانہ اور رات کو کھاؤ غریبانہ یعنی سادہ غذا۔ ایک اور حکیم نے کہا کہ اگر آپ کی عمر 80 سال ہو اور آپ نے دوسو من غذا اپنی زندگی میں کھانی ہے۔ اب آپ کی مرضی ہے کہ وہ دوسو من آپ پچاس سال میں کھا کر ختم کر لیں اور وقت سے پہلے انتقال کر جائیں یا پھر اس غذا کو 80 سال میں ختم کریں اور اپنی طبعی زندگی پوری کریں۔ تمام حکماء یہی کہتے ہیں کہ کھانا اُس وقت کھاؤ جب بھوک لگے۔ اور رات کو سونے سے پہلے کھانا ہضم ہو جانا چاہیے۔

اسلام حلال غذا کھانے کی تلقین کرتا ہے۔ اور کچھ ممنوعہ غذائیں ہیں جن کو کھانے سے منع کرتا ہے کیونکہ وہ انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہیں۔ اس سلسلے میں ارشادِ ربانی ہے۔

☆ ”اُس نے تم پر صرف مردار، خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو حرام کیا ہے۔ (البقرۃ۔ 173:2)

اسلام نے انسانی جسم کو نقصان پہنچانے والی تمام اشیاء کے استعمال سے اپنے ماننے والوں کو سختی سے منع کر دیا تا کہ وہ اُن کے مضر اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔ صرف قرآن کریم میں ہی نہیں بلکہ دوسری مقدس کتابوں میں بھی سور کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ مقدس بائبل میں ہے کہ ”اور سور تمہارے لیے اسی وقت سے ناپاک ہے کہ اس کے پاؤں تو چرے ہوئے ہیں۔ پر وہ جگالی نہیں کرتا۔ تم نہ تو اس کا گوشت کھانا اور نہ ان کی لاشوں کو ہاتھ لگانا۔ (استثنا۔ باب 8:14)

سور کا گوشت کھانے سے کم سے کم 70 مختلف اقسام کی بیماریاں لاحق ہوسکتی ہیں۔ اور اس کا گوشت کھانے والے کو کئی طرح کے پیٹ کے کیڑے ہو سکتے ہیں مثلاً Round Warm, Pin Warm اور Hook Warm وغیرہ۔ ان میں سے ایک سب سے خطرناک ہے جو ٹیپ وارم کہلاتا ہے۔ یہ بہت لمبا ہوتا ہے اس کے علاوہ سور دنیا کا غلیظ ترین جانور ہے یہ اپنا فضلہ اور دوسروں کا فضلہ بھی کھا جاتا ہے۔ بعض ممالک میں ان کو صاف ستھرے ماحول میں بھی رکھا جاتا ہے مگر آپ کتنی بھی کوششیں کیوں نہ کر لیں کہ اُنہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



صاف ستھرا رکھیں مگر یہ جانور اپنی فطرت میں ہی غلیظ ہے۔ اس کو اپنے ساتھ دوسرے جانوروں کی غلاظت کھانے میں ہی مزا آتا ہے۔ اس کے علاوہ سور دنیا کا سب سے بے حیا جانور ہے۔ یہ وہ واحد جانور ہے جو اپنی مادہ کی طرف دوسرے سوروں کو بھی دعوت دیتا ہے۔ امریکا سمیت یورپ کے اُن ممالک میں جو لوگ سور کا گوشت کھاتے ہیں اُن میں بھی حیا ختم ہو جاتی ہے اور وہ رقص و سرور کی اکثر محفلوں کے بعد اپنی بیویاں آپس میں بدل لیتے ہیں۔

جدید طبی تحقیق کے نتیجہ میں یہ بات منظرِ عام پر آئی ہے کہ سور کے گوشت میں Taenia Solium اور Triehinella Spiralis دو کیڑے پائے جاتے ہیں جن میں سے اوّل الذکر مرگی (Epilepsy) جبکہ موخرالذکر ایک بیماری Trichinosis کا باعث بنتا ہے۔ Acute Trichinosis کے مریض کو تیز جسمانی درجہ حرارت سے واسطہ پیش آ سکتا ہے۔ اُس کے خون کا بہاؤ زہریلے مواد سے متاثر ہو سکتا ہے جس کے نتیجے میں اُسے دل اور نظامِ تنفس کا فالج بھی ہو سکتا ہے۔ یہ دماغ اور جسم کے دوسرے اعضاء کی سوزش کا بھی باعث بنتا ہے۔ اس کے علاوہ زبان، گردن، آنکھوں اور گلے وغیرہ کے اعصاب کو بھی متاثر کرتا ہے۔

سور کے گوشت کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ بہت زیادہ موٹاپا پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ اس میں بہت زیادہ حرارت اور چکنائی ہوتی ہے اور کولیسٹرول کی سطح بہت بلند ہوتی ہے۔ 100 گرام بڑے گوشت میں زیادہ سے زیادہ 284 کیلوریز ہوتی ہیں جبکہ سور کے گوشت میں 496 کیلوریز ہوتی ہیں۔ اسی طرح بڑے گوشت میں چکنائی کی مقدار زیادہ سے زیادہ 21.1 فیصد ہوتی ہے جبکہ سور کے گوشت میں یہ مقدار 44.7 فیصد ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں سور کے گوشت کی ممانعت کی حکمت اب امریکا سمیت یورپ والوں کو سمجھ آ رہی ہے اور اُن کے سمجھ دار لوگ جو اپنی صحت کا خیال رکھتے ہیں سور کا گوشت ترک کرتے چلے جا رہے ہیں۔ قرآن کریم میں شراب کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ اے ایمان والو! یقیناً شراب اور جوا اور (عبادت کے لیے) نصب کیے گئے بت اور (قسمت معلوم کرنے کے لیے) فال کے تیر (سب) ناپاک شیطانی کام ہیں۔ سو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تم ان سے (کلیتًا) پرہیز کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (المائدہ۔90:5)

دماغ اور دل کے لیے شراب نوشی، جگر، معدہ، انتڑیوں، تلی، خوراک کی نالی، دماغ اور دل کے لیے نقصان دہ ہے۔ دنیا کی ہارٹ ایسوسی ایشنز بھی اس بات پر بہت زور دے رہی ہیں کہ شراب کا استعمال نہ کیا جائے۔ دنیا میں بہت سے ایکسیڈنٹ بھی شراب نوشی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ دنیا میں اموات کی ایک بڑی وجہ شراب نوشی ہی ہے ہر سال لاکھوں لوگ محض شراب نوشی کی وجہ سے ہی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ جگر کا سکڑاؤ شراب سے لاحق ہونے والی بیماریوں میں سب سے زیادہ معروف ہے۔ دیگر امراض میں غذائی نالی کا سرطان، جگر کا سرطان اور معدے کا سرطان بھی شامل ہیں۔

نباتات اور جماتات انسان کی بنیادی ضروریات میں شامل ہیں۔ ان کی پیداوار میں بھی اللہ تعالیٰ کی کئی نشانیاں ہیں مثلاً پہلے انسان یہ نہیں جانتا تھا کہ پودوں (نباتات) میں بھی نر اور مادہ کا تصور پایا جاتا ہے مگر نباتات پر جدید ریسرچ کے مطابق پودوں میں بھی نر اور مادہ کا تصور موجود ہے۔ قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ ''اور آسمان سے پانی اُتارا (اور) ہم نے اس سے طرح طرح کے سبزے کے جوڑے نکالے۔ ہر ایک دوسرے سے جدا ہے۔ (طٰہٰ 53:20)

☆ ''اور زمین میں ہر قسم کے پھل دو دو جوڑوں (کی شکل) میں ہیں۔ (الرعد۔3:13)

☆ ''اور ہم نے ہر چیز کے دو جوڑے بنائے۔ (الذّریٰت۔ 49:51)

☆ ''پاک ہے وہ ذات جس نے سب جوڑے بنائے۔ ان چیزوں سے جنہیں زمین اُگاتی ہے۔ اور خود ان سے اور ان چیزوں سے جن کی اُن کو خبر نہیں۔'' (یٰسٓ۔ 36:36)

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

اللہ تعالیٰ ہمیں جو بھی حکم دیتا ہے اُس میں سراسر ہمارا ہی فائدہ ہے اگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حلال غذا کھاؤ۔ تو اس میں ہمارے جسم کی تندرستی اور صحت کا راز پوشیدہ ہے۔

☆......☆......☆

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



## باب 7

# قرآن کریم میں قیامت کی علامات کا ذکر

قرآن کریم میں قربِ قیامت کی مختلف علامات کا ذکر موجود ہے مثلاً وقوعِ قیامت کے ضمن میں ستاروں کی کششِ ثقل کا توازن بگڑنے اور باہمی تصادم کے پیش آنے کے واقع کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ اور جب ستارے اپنی کہکشاؤں سے گر پڑیں گے۔ (التکویر۔ 2:81)

ستاروں میں موجود ایندھن کے جل کر ختم ہو جانے پر اُن سے توانائی اور حرارت کا اخراج ختم ہو جائے گا اور وہ بجھ کر بے نور ہو جائیں گے۔ اس سلسلہ میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ اور جب ستارے بے نور کر دیئے جائیں گے۔ (المرسلات۔ 8:77)

سورج سمیت تمام ستاروں میں ہائیڈروجن اور ہیلیم کی ایک بڑی مقدار موجود ہے جو جلتے ہوئے روشنی اور حرارت خارج کرتی ہے۔ کسی ستارے کا ایندھن جب جل کر ختم ہو جاتا ہے تو وہ ''سرخ ضخام'' (Red Gaint) کی صورت میں پھول جاتا ہے جس کے بعد وہ بتدریج سکڑنے اور ٹھنڈا ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ مکمل بے نور ہو جاتا ہے۔ سائنس دانوں کے مطابق سورج کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوگا۔ سورج ستاروں کے جس قبیل سے تعلق رکھتا ہے اُس حساب سے اُس کی عمر نو ارب سال کے لگ بھگ ہے جس میں سے ساڑھے چار ارب سال وہ گزار چکا ہے۔ آج سے ساڑھے چار ارب سال بعد جب اُس کا ایندھن جل جل کر ختم ہو جائے گا تو وہ بھی دوسرے ستاروں کی طرح بجھ کر بے نور ہو جائے گا۔ اس سلسلے میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ جب سورج لپیٹ کر بے نور کر دیا جائے گا۔ (التکویر۔ 1:18)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



تمام سیاروں کے اپنے مدار میں محوِ گردش ہونے کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ اور تمام (اجرامِ فلکی) اپنے اپنے مدار کے اندر تیزی سے تیرتے چلے جاتے ہیں۔ (یٰسین۔40:36)

☆ اور ہر ایک اپنی مقررہ معیاد (میں مسافت مکمل کرنے) کے لیے (اپنے مدار میں) چلتا ہے۔ (الرعد۔2:13)

تمام سیارے اور ستارے اس کائناتِ ارض و سما کی ہر شے اور تمام اجرامِ فلکی ایک معینہ مدت کے لیے محوِ گردش ہیں۔ کسی سیارے کی موت یا خاتمہ ہی اُس کی قیامت قرار پاتا ہے اور تمام ستاروں اور سیاروں کی اجتماعی موت جو محتاط سائنسی اندازوں کے مطابق بگ کرنچ (Big Crunch) کی صورت میں آج سے کم و بیش 65,00,00,00,000 سال بعد رونما ہوگی۔ وہ دن اس کائنات کی اجتماعی قیامت کا دن ہوگا۔ قیامت کے دن وقت گزرنے کی شرح مختلف ہوگی اور وہ دن بعض لوگوں کے لیے محض پلک جھپکنے میں گزر جائے گا اور بعض لوگوں کے لیے ایک ہزار یا پچاس ہزار سال تک طویل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ و محبوب بندوں کے لیے وہ دن مشاہدۂ حق کے استغراق میں نہایت تیزی سے گزر جائے گا جبکہ گناہ گاروں پر اپنے اعمالِ بد کی وجہ سے کرب و اذیت کا احساس غالب ہوگا۔ جس کی بدولت اُن کے لیے وہ دن حسبِ حالت ایک ہزار یا پچاس ہزار سال پر محیط ہوگا۔ قرآن کریم میں روزِ قیامت وقت کے مختلف رفتاروں سے گزرنے کا ذکر آیا ہے۔ اللہ کے نیک بندوں پر وہ دن پلک جھپکنے میں ختم ہو جائے گا اس سلسلے میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ اور قیامت کے بپا ہونے کا واقعہ اس قدر تیزی سے ہوگا جیسے آنکھ کا جھپکنا یا اس سے بھی تیز تر۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (النحل۔70:16)

وہی دن جو اللہ تعالیٰ کے نیک اور اطاعت گزار بندوں پر پلک جھپکنے کی تیزی سے گزر جائے گا دوسرے لوگوں پر اُس کی طوالت ہزار برس ہوگی۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ (جب عذاب کا وقت آئے گا) تو (عذاب کا) ایک دن آپ کے رب کے ہاں ایک ہزار سال کی مانند ہے (اُس حساب سے) جو تم شمار کرتے ہو۔ (الحج۔47:22)

اس دنیا میں کسی بھی شخص کی پوری زندگی جو اُسے ساٹھ یا ستر سال کی طویل عمر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



طور پر دکھائی دیتی ہے اصل میں بے حد مختصر ہے قیامت کے دن جب انسان موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو وہ سوچے گا کہ اُس کی زندگی تو چند ساعتوں سے زیادہ نہیں تھی۔ ارشادِ ربانی ہے:

☆ ''اور جس دن وہ اُنہیں جمع کرے گا (وہ محسوس کریں گے) گویا وہ (باہمی تعارف کے لیے) دن کی ایک گھڑی کے سوا دنیا میں ٹھہرے ہی نہ تھے۔(یونس۔45:10)

موت سے لے کر روزِ قیامت یعنی دوبارہ جی اُٹھنے تک طویل ترین دور کے بارے میں لوگ موت کے لاکھوں سال طویل دورانیوں کو بالکل اصحابِ کہف کی مثل بہت کم خیال کریں گے۔ارشادِ ربانی ہے:

☆ جس دن وہ تمہیں پکارے گا تو تم اُس کی حمد کے ساتھ جواب دو گے۔ اور خیال کرتے ہو گے کہ تم (دنیا میں) بہت تھوڑا عرصہ ٹھہرے ہو۔(بنی اسرائیل۔5:17)

☆ ''حتی کہ جب اُن میں سے کسی کے سر پر موت آ جاتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھے دنیا میں پھر بھیج دے تا کہ (واپس جا کر) نیک کام کروں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایسا ہرگز نہ ہو گا یہ شخص جو کچھ کہہ رہا ہے وہ فضول ایک بات ہے جس کو وہ کہہ رہا ہے۔ (المومنون۔99,100:23)

☆ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں سے پوچھے گا کہ تم دنیا میں کتنے برس رہے تو وہ جواب دیں گے کہ ایک دن یا اس سے بھی کم رہیں ہوں گے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہو گا کہ جب تم اتنا کم ٹھہرے تھے تو کیا ہی اچھا ہوتا کہ تم جان لیتے کہ یہ دنیا محض چند روزہ ہے۔ بہت ہی تھوڑے دن یہاں قیام ہے۔اچھا یہ تو بتاؤ کہ کیا تم سمجھتے تھے کہ ہم نے تم کو یونہی بے کار پیدا کیا ہے۔ کیا تمہارا یہ خیال تھا کہ تم ہمارے پاس نہیں لوٹائے جاؤ گے۔ (المومنون۔ (112,115:23

معزز قارئین! آپ مندرجہ بالا آیات پر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بلاوجہ پیدا نہیں کیا۔ایک مفکر کہتا ہے کہ دو دن ہماری زندگی میں بڑے اہم ہیں ایک دن جو ہم پیدا ہوئے اور دوسرے وہ دن جب ہمیں یہ ادراک ہوا کہ ہم کیوں پیدا ہوئے۔ان آیات میں ایک بات نہایت غور طلب ہے کہ قیامت کے دن انسان کہے گا کہ میں دنیا میں ایک دن یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ایک دن کا کچھ حصہ رہا ہوں۔ اگر آپ غور کریں تو وقت گولی (Bulet) کی رفتار سے بھی زیادہ تیزی سے گزر رہا ہے۔ اگر کوئی شک ہے تو آپ سٹاپ واچ آن (On) کر کے دیکھ لیں۔ آج تو موبائل فون میں بھی سٹاپ واچز ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ اُس میں پہلے گھنٹے ہوتے ہیں پھر منٹ پھر سیکنڈ پھر ملی سیکنڈز نظر آتے ہیں۔ یعنی ایک منٹ میں ایک سو سیکنڈ اور ایک سیکنڈ میں ایک سو ملی سیکنڈ اور یہ اتنی تیزی سے گزرتے ہیں کہ ہم ان کو گن نہیں سکتے۔ اصل میں وقت کی رفتار ملی سیکنڈز پر ہی ختم نہیں ہوتی بلکہ ایک ملی سیکنڈ میں ایک سو نینو (Nano) سیکنڈز ہوتے ہیں۔ اور نینو سیکنڈز کے بعد بھی وقت کی رفتار کے لحاظ سے اور بھی کیلکولیشنز (Calcalations) ہیں جو کہ شاید ہم کسی بھی گھڑی میں نہ دیکھ سکیں۔

یہاں قابلِ غور بات یہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے وہ اُس کی پیدا کردہ کائنات پر غور کریں تو وہ بہت جلد اللہ پر ایمان لا سکتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ جو اللہ اور مذہب پر یقین رکھتے ہیں وقت اُن کے پاس بھی نہایت کم ہے وہ بھی اپنی زندگی کا جائزہ لیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگی گزار کر ابدی جنت کے حق دار بن سکتے ہیں۔ ایک بزرگ کہتے ہیں اے انسان! اگر تم نے اپنا رب ہی راضی نہیں کیا تو پھر تم نے دنیا میں کیا ہی کیا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ بہت جلد راضی ہو جاتا ہے۔ عاجزی اور انکساری سے چند آنسو بہائیں اور گناہوں کی معافی مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد راضی ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہم سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔

انجامِ کائنات سے متعلقہ تحقیقات ہمیں اس نتیجہ پر پہنچاتی ہے کہ ہماری مادی کائنات جس کا آغاز پندرہ ارب سال پہلے اور اوّلین عظیم دھماکہ (Big Bang) کی صورت میں ہوا تھا سائنس دانوں کے مطابق اُس کا انجام آج سے تقریباً 65 ارب سال بعد کائنات کے آخری عظیم دھماکے (Big Crunch) پر ہوگا۔ سائنس دانوں کے مطابق ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب ہماری پھیلتی ہوئی کائنات اپنی نصف عمر گزار لینے کے بعد کششِ باہمی کی وجہ سے سکڑاؤ کا شکار ہو جائے گی۔ باہر کو پھیلتی ہوئی کہکشاؤں کی رفتار کم ہو جائے گی۔ اور پھر مرکز کی سمت اندرونِ انہدام کا شکار ہو جائے گی۔ اور آپس میں ٹکرا کر مکمل طور پر تباہ ہو جائیں گی۔ یہ ٹکراؤ یعنی بگ کرنچ (Big Crunch) بگ بینگ (Big Bang)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جیسے عظیم اوّلین دھماکے کی طرح ہوگا۔ تمام اجرامِ سماوی کا مادہ بلیک ہول میں جا گرے گا۔ کائنات کی ہائیڈروجن اور ہیلیم ستاروں کی تھرمونیوکلیائی آگ میں جل کر ختم ہو جائیں گی۔ کوئی نیا ستارہ پیدا نہیں ہوگا۔ اور کائنات مردہ ستاروں، شہابوں، چٹانوں اور انہی جیسے دوسرے کائناتی ملبے پر مشتمل ہوگی۔ سائنس دانوں کے مطابق جب کائنات کی عمر $10^{27}$ سال ہو جائے گی تو وہ بکثرت ایسے بلیک ہولز پر مشتمل ہوگی جو مردہ ستاروں کے جھرمٹ میں گھرے ہوئے ہوں گے۔ کچھ عرصہ مزید گزرنے کے بعد تمام کہکشائیں گھومتی ہوئی ایک دوسرے کی طرف آئیں گی اور آپس میں ٹکراتے ہوئے بڑے ''کائناتی سیاہ شگافوں'' (Super Galactic Blackholes) پر منتج ہوں گی۔ آخرکار $10^{106}$ سال گزرنے کے بعد وہ عظیم سیاہ شگاف بخارات بن کر ایسے ذرّات اور شعاع ریزی کی صورت میں بھڑک اُٹھیں گے جو ایک ارب میگاواٹ ہائیڈروجن بم کے دھماکے کے برابر ہوگی۔ تباہی و بربادی کا یہ عمل آج سے 65 ارب سال بعد شروع ہوگا اور $10^{140}$ سال بعد مکمل ہوگا۔ بالآخر یہ عمل پوری کائنات کو عظیم سیاہ شگاف (Black Hole) یا ناقابلِ دید بنا دے گا۔ اور شاید تمام مادہ، توانائی، زماں و مکاں اُس میں سمٹ جائے گا اور وہ دوبارہ سے سکڑتے ہوئے چھوٹی ہو کر 'اکائیت' اور صفر جسامت بن جائے گی۔

## کائنات کی تباہی کا قرآنی نظریہ

قرآن مجید انعقادِ قیامت کے ضمن میں کائنات کے تمام موجودات کی کششی دھماکے سے رونما ہونے والی حالت اور اُس کی بے تحاشا تباہی کو یوں واضح کرتا ہے:

☆ ''(یاد رکھو) جب قیامت واقع ہو جائے گی تب اُسے جھوٹ سمجھنے کی گنجائش کسی کے پاس نہ ہوگی۔ کسی کو پست اور کسی کو بلند کرنے والی۔ جب زمین کپکپا کر لرزنے لگے گی اور پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ پھر (مکمل طور پر) غبار بن کر اُڑنے لگیں گے۔ (الواقعہ۔ 56:6-1)

☆ جس دن زمین و پہاڑ کانپنے لگیں گے اور پہاڑ (ریزہ ریزہ ہو کر) ریت کے بھربھرے تودے ہو جائیں گے۔ (المزمل۔ 73:14)

☆ جس (دن کی دہشت) سے آسمان پھٹ جائے گا (یاد رکھو کہ) اُس کا وعدہ (پورا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہو کر رہے گا۔ (المزمل۔ 18:73)

☆ اور زمین اور پہاڑ اُٹھائے جائیں گے پھر یکبارگی (لپک کر) ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔ پس اُسی وقت جس (قیامت) کا ہونا یقیناً ہے وہ واقع ہو جائے گی اور آسمان پھٹ جائے گا اور پھر اُس دن وہ بالکل بودہ (بے حقیقت) ہو جائے گا۔ (الحاقۃ۔ 14-16:69)

☆ اور وہ ہماری نظر میں قریب ہے۔ جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہو گا۔ اور پہاڑ اون کے گالے کی طرح ہلکے ہوں گے۔ (المعارج۔ 7,9:70)

☆ جب سورج لپیٹ کر بے نور کر دیا جائے گا اور جب ستارے (اپنی کہکشاؤں سے) گر پڑیں گے اور جب پہاڑ (غبار بن کر فضا میں) چلا دیئے جائیں گے۔ (التکویر۔ 1-3:81)

☆ جب (سب) آسمانی کرّے پھٹ جائیں گے اور سیارے گر کر بکھر جائیں گے اور جب سمندر (اور دریا) اُبھر کر بہہ جائیں گے۔ (الانفطار۔ 1,3:82)

☆ وہ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہو گا۔ پھر جب (ربّ العزت کی تجلی قہری سے) آنکھیں چکا چوند ہو جائیں گی۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا۔ اور سورج اور چاند ایک ہی حالت پر آ جائیں گے۔ اُس روز انسان کہے گا کہ (اب کہاں بھاگ کر جاؤں۔ بے شک تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور (پورا) ہو کر رہے گا۔ پھر جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ اور جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب پہاڑ (ریزہ ریزہ ہو کر) اُڑتے پھریں گے۔ (المرسلات۔ 7,10:77)

☆ اُس دن ہم (ساری) سماوی کائنات کو لپیٹ دیں گے۔ (الانبیاء۔ 104:21)

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ کائنات کے قیامت خیز انہدام کے بارے میں جدید سائنسی تحقیقات اور قرآنی آیات کے مابین ناقابلِ تصور یگانگت اور مطابقت دیکھنے کو ملتی ہے۔ فلکی طبیعیات (Astrophysics) قیامت سے متعلقہ امور کو اسی طرح واضح کرتی ہے جس طرح اُنہیں قرآن مجید بیان کرتا ہے۔ قیامت کے تناظر میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے پُر جلال الفاظ اس طرح آتے ہیں۔

☆ اُس دن ہم (ساری) سماوی کائنات کو اس طرح لپیٹ دیں گے جیسے لکھے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کاغذ کو لپیٹ دیا جاتا ہے۔ جس طرح ہم نے کائنات کو پہلی بار پیدا کیا تھا ہم (اس کے ختم ہو جانے کے بعد) اُسی عملِ تخلیق کو دہرائیں گے۔ یہ وعدہ پورا کرنا ہم نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔ ہم (یہ اعادہ) ضرور کرنے والے ہیں۔ (الانبیاء۔ 104:21)

فلکی طبیعیات کا عظیم سائنس دان جان ویلر (John Wheeler) کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص آئن سٹائن کے ''نظریہ عمومی اضافت'' (General Theory of Relativity) کو سنجیدگی سے لے تو وہ دیکھے گا کہ کائنات کی آخری عام کششی تباہی ایک حقیقی امکان ہے۔ جس کے وقوع پذیر ہونے پہ کوئی شک نہیں کیا جا سکتا۔ کسی ستارے کی موت کے بعد پیدا ہونے والی فطرت کی اُس عجیب و غریب تخلیق کو بلیک ہول کا نام پہلے پہل اُسی نے دیا۔ اس چیز کا ذکر قرآن کریم میں ''نا قابلِ دید آسمان'' کے طور پر کرتا ہے۔ جان ویلیئر کے مطابق کائنات میں جابجا موجود بلیک ہولز آخری قیامت خیز تباہی (Big Crunch) کے سلسلے میں فقط ریہرسل ہے۔ قرآن کریم کے مطابق وہ آخری تباہی یومِ قیامت کی صورت میں برپا ہوگی۔

☆......☆......☆

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



# عظیم آخری تباہی (Big Crunch) اور نئی کائنات کا ظہور

جان ویلیئر (John Wheeler) کی تحقیقات کے مطابق اگر کائنات سیاہ شگاف (بلیک ہول) کے متعلق طبیعیاتی قوانین کے مطابق ٹکرائی تو عین ممکن ہے کہ وہ پھر سے معرضِ وجود میں آ جائے۔ ''عظیم آخری تباہی'' (Big Crungh) کائنات کے ایک نئے ''اوّلین عظیم دھماکے'' (Big Bang) کا باعث بن سکتی ہے جس کا نتیجہ ایک نئی کائنات کے وجود میں آنے کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ کائنات کی ایک شکل سے دوسری میں تبدیلی کے دوران ایک مرحلہ ایسا بھی آئے گا جسے جان ویلیئر نے ''بہت اعلیٰ مقام'' (Super Space) کا نام دیا ہے۔ اس کے مطابق وہ ایک مطلق، لامحدود جہت کا حامل مقام ہوگا جس کا ہر نقطہ کائنات کی مکمل ترکیب اور جیومیٹری کا آئینہ دار ہوگا۔ جان ویلیئر پُرزور انداز سے کہتا ہے کہ ''سپر سپیس'' شاعرانہ تخیل نہیں بلکہ عمومی اضافیت کے نظریے پر مبنی ایک حقیقت ہے۔

دوسری کائنات کس نقطے پر رونما پذیر ہوگی اس سوال کا جواب قرآن کریم میں پہلے سے ہی موجود ہے جو دو ٹوک انداز میں یہ کہتا ہے کہ ہاں دوسری کائنات یقیناً پیدا ہوگی اور یہ رب العزت کا وعدہ ہے جس کا ایفا اُس نے اپنے لازم قرار دیا ہے۔

مندرجہ بالا آیت کریمہ سائنسی تصور کی طرف اشارہ کرتی ہے اور جان ویلیئر کے انکشافات باقی دی گئی 1400 سال پہلے بیان کی گئیں آیات قرآنیہ سے مطابقت رکھتے ہیں۔ارشادِ ربانی ہے:

☆ ''جس دن (یہ) زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور جملہ آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے اور سب لوگ اللہ کے رُوبرو حاضر ہوں گے جو ایک سب پر غالب ہے۔(ابراہیم۔48:14)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



☆ ''کیا جس نے آسمان و زمین کو بنایا وہ اس پر قادر نہیں کہ اُن جیسے لوگوں کو (قیامت کے دن پھر) پیدا کر دے۔ یقیناً (وہ قادر ہے) اور وہی تو اصل بنانے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔ (یٰسین۔ 81:36)

☆ کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے (وہ) اس بات پر (بھی) قادر ہے کہ وہ اُن لوگوں کی مثل (دوبارہ) پیدا فرما دے تو اُس نے اُن کے لیے ایک وقت مقرر فرما دیا ہے جس میں کوئی شک نہیں پھر بھی ظالموں نے انکار کر دیا ہے مگر (یہ) ناشکری ہے۔ (الاسرا۔ 99:17)

مندرجہ بالا قرآنی آیات کائنات کی ''چکر کھاتے ہوئے آخری کششی تباہی''، اوّلینِ عدم اور ''سیاہ شگاف'' سے متعلق طبیعیات کے قوانین سے بڑی حد تک مطابقت رکھتی ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ نئی جیومیٹری کے تحت مختلف ماہیئت کی نئی کائنات کا ظہور ممکن ہے۔

جان ویلیئر کہتا ہے کہ اس قسم کی دوبارہ ظہور میں آنے والی کائنات اُس قادرِ مطلق سے اعادہ سے ہی انعقاد پذیر ہو سکتی ہے جو کشش کو محو کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ نئی کائنات شاید ہماری موجودہ کائنات سے ہو بہو مشابہت نہ رکھتی ہو۔ اس مظہر کی مزید تائید ''چکر دار کائنات کے نظریہ'' (Oscillating Universe Theory) سے بھی ملتی ہے۔ قرآن کریم اس حقیقت کو یوں عیاں کرتا ہے۔

☆ جس دن (یہ) زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور جملہ آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے اور سب لوگ اللہ کے روبرو حاضر ہو جائیں گے جو ایک سب پر غالب ہے۔ (ابراہیم 48:14)

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

اگر انسان قیامت کے بارے میں اور پھر اُس کے بعد حساب کتاب کے بارے میں غور کرے یعنی وہ یہ دیکھے کہ اُس نے کل کے لیے کون سی نیکیاں جمع کی ہیں کیونکہ ہر چیز کی قیمت ہے جنت کی بھی اور جہنم کی بھی۔ موت سے پہلے ہمیں اپنے رب کو راضی کرنا ہوگا۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# ایک دنیا ایک مذہب

آج دنیا میں یہ نعرہ مشہور ہے کہ ایک دنیا اور ایک مذہب۔ (One world - One Religion) ۔ یہ ایک اچھا نعرہ ہے اور دنیا کے امن و امان کے لیے ضروری ہے کہ دنیا میں ایک ہی مذہب ہو یہاں یہ سوال اُٹھتا ہے کہ آخر وہ کون سا مذہب ہے۔ یہودی کہتے ہیں یہودیت ہونی چاہیے۔عیسائی کہتے ہیں عیسائیت۔ بدھ کہتے ہیں بدھ مت۔اور مسلمان کہتے ہیں اسلام۔ ایک عام شخص کے لیے یہ فیصلہ کرنا کہ وہ کس مذہب کا انتخاب کرے ایک مشکل کام ہے۔اُس کی اس مشکل کو ہم آسان کر دیتے ہیں۔اگر وہ مندرجہ ذیل دلائل پر غور کرے گا تو اُسے فیصلہ کرنا آسان ہو جائے گا۔

قرآن کریم ہی وہ ایک واحد الہامی کتاب ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرے گا۔قرآن کریم میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے خلاصے کو سمو دیا گیا ہے۔قرآنِ کریم میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول (ﷺ) کو ہدایت اور دینِ حق دے کر اس لیے بھیجا کہ اس نظامِ حق کو دنیا کے تمام نظاموں پر غالب کر دے خواہ مشرک (یعنی کفر و طاغوت کے علمبردار) اس کی مخالفت کرتے رہیں۔(الصف۔9:61)

☆ ”اور کہو کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا۔“ (بنی اسرائیل۔81:17)

اسلام سے پہلے جس قدر مذاہب آئے وہ سب قومی اور محدود ضروریات کے لیے تھے۔یعنی وہ صرف کسی خاص ملک یا قوم کی طرف آئے تھے۔اُن کا پیغام اپنے اندر عالمگیر حیثیت نہیں رکھتا تھا مثلاً حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں تاریخ بتاتی ہے کہ آپ کی عمر بہت لمبی تھی اور کئی سو سالوں کی تبلیغ کے بعد صرف چند لوگ ایمان لائے اور آپ کی تعلیمات اپنی قوم کے لیے تھیں۔حضرت ہود علیہ السلام قوم عاد کی طرف بھیجے گئے حضرت صالح علیہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



لسلام قوم ثمود کی طرف مبعوث ہوئے۔ حضرت شعیب علیہ السلام مدین کی طرف بھیجے گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام اپنی اپنی قوموں اور اپنے اپنے علاقوں میں مبعوث کیے گئے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف آئے تھے اور آج تک اہلِ یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں یہودیت کی تبلیغ نہیں کرتے اور وہ اس کو یہودی مانتے ہیں جن کے ماں اور باپ دونوں یہودی ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف رسول بن کر آئے۔ انجیل سے یہ بات عیاں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت صرف بنی اسرائیل کی طرف تھی چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ:

"غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔" (متی باب 10 آیات 6-5)

اس کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود تسلیم کرتے ہیں کہ وہ شریعت کو نامکمل چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ نجاتِ دہندہ تمہارے پاس نہ آئے گا...... مجھے تم سے اور باتیں بھی کہنی ہیں مگر اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی سچائی کا رُوح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔" (یوحنا۔ باب 16، آیات 13,12,8,7)

اگر مذاہبِ عالم کی مقدس کتب کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ اسلام کے سوا کسی کتاب نے بھی عالمگیر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ ویدوں کو ہی لیجیے نہ تو خود وید نے عالمگیر ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور نہ کسی ہندو عالم نے وید کی تعلیم کو عالمگیر قرار دیا۔ اگر وید کی تعلیم عالمگیر ہوتی تو ضروری تھا کہ اس کی تعلیم کی اشاعت اور تبلیغ ہندوستان یا سری لنکا سے باہر ہوتی اور وید کے ماننے والے دنیا کی دوسری اقوام تک اس کے پیغام کو پہنچانا ضروری سمجھتے لیکن اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان میں شودر کا کلام سننا تو درکنار وید کی شکل دیکھنے سے محروم رہا۔ منو جی کے قول کے مطابق ایک شودرر برہمن کے منہ سے وید کو سن لے تو اس کو قتل کر دینا ضروری ہے۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ وید کی تعلیم عالمگیر نہیں بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



صرف ایک قوم کے لیے تھی۔

پہلے انبیاء علیہ السلام کا پیغام ربانی لے کر صرف ایک ہی قوم کی طرف آنا زمانہ اور فطرت انسانی کے مطابق تھا۔ کیونکہ نزولِ قرآن کریم سے قبل دنیا کے ممالک ایک دوسرے سے بے خبر تھے دوسرے ابھی انسانی ذہن ایک عالمگیر شریعت کو اٹھانے کے قابل ہی نہیں تھا۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ ضرورت کے وقت مختلف وقتوں میں پیغام بھیجتا رہا۔ جب دنیا میں رسل و رسائل کی وجہ سے قومیں اور ملک ایک دوسرے کے قریب ہونا شروع ہوئے تو پھر ایک مکمل شریعت کی ضرورت پڑی جو کہ بنی نوع انسان کی تمام ضرورتوں کو پورا کرے۔ سو اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو وہ عالمگیر شریعت دے کر بھیجا جو قیامت تک کے لیے تھی۔ یعنی قیامت تک کے تمام زمانوں کے مسائل کا حل اس میں موجود ہے۔ دنیا میں کوئی ایسی مقدس کتاب نہیں اور نہ مذہب جس نے عالمگیر ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ سوائے اسلام کے۔

قرآن کریم میں ارشادِ خداوندی ہے کہ:

''اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو سارے لوگوں کے لیے مبشر و نذیر بنا کر بھیجا ہے لیکن اس بات کو اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔'' (سبا۔ 38:34)

ایک اور جگہ ارشادِ خداوندی ہے کہ:

''ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

(انبیاء۔ 107;21)

دین اسلام ہی وہ ایک واحد دین ہے جس کی مقدس کتاب نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اسلام ایک مکمل دین ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے کہ:

''آج ہم نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔ (مائدہ۔ 3:5)

اسلام کے مکمل ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وہ انسان کی زندگی کے ہر شعبہ میں اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ انسان کی پیدائش سے لے کر مرنے تک بلکہ مرنے کے بعد کی زندگی کے لیے مکمل تعلیمات موجود ہیں۔

یہ سوال کہ دنیا پر کون سا دین غالب آئے گا۔ یہ سوال بظاہر مشکل نظر آتا ہے کیونکہ ہر ایک مذہب کے ماننے والے خواہ ان کا تعلق دنیا کے بڑے مذاہب سے ہو یا ایسے مذاہب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سے جن کی تعداد صرف چند کروڑ ہے۔ سب کی خواہش یہی ہے کہ ان کا مذہب دنیا پر غالب آئے۔ خالی خواہشوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اگر ہم عملی طو پر دیکھیں تو صرف تین مذاہب ایسے ہیں جو کہ دنیا پر غلبے کے لیے کوششیں کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے۔ ان کے مذہب کے بانی پیغمبر نے اپنے ماننے والوں کو کہا تھا یا پیش گوئی کی تھی کہ ان کا ہی مذہب دنیا پر غالب آئے گا۔ اگر کہا تھا تو وہ کون سا لائحہ عمل یا نقشہ ہے جس پر عمل کر کے وہ دنیا پر غالب آ سکتے ہیں۔ لیکن اگر کسی کا نقشہ ہی کٹا پھٹا ہو تو وہ منزل پر کیسے پہنچ سکتا ہے۔ یعنی دنیا کے تمام مذاہب میں سے صرف ایک دین اسلام کے سوا کسی بھی مذہب کی مقدس کتابیں اپنی اصل حالت میں محفوظ نہیں ہیں۔ آج دنیا میں صرف ایک دین اسلام ہے جس کی مقدس کتاب قرآن کریم چودہ سو سال سے محفوظ ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک محفوظ رہے گی۔ یہ وہ ایک بنیادی فرق ہے جو کہ اسلام اور دوسرے مذاہب کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ڈال دیتا ہے۔

یعنی اس کتاب میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دنیا میں ایک ہی دین یعنی اسلام ہی ان شاء اللہ تعالیٰ غالب آئے گا اور دوسرے مذاہب کے پیروکار بلاوجہ محنت اور وقت کا ضیاع کر رہے ہیں کیونکہ کسی بھی مذہب کے بانی پیغمبر نے یہ پیشین گوئی نہیں کی کہ ان کا مذہب دنیا میں غالب آئے گا۔ تمام مذاہب کے ماننے والوں کو چاہیے کہ وہ اپنے وقت کو خدمتِ خلق میں لگا کر اپنے ربّ کو راضی کریں اور اپنی نجات کی فکر کریں۔ اور اس سعی لاحاصل یعنی ان کا مذہب دنیا پر غالب آئے گا کو چھوڑ کر اپنی توانائیاں اپنی اور اپنے ہم مذہب کی اصلاح کی طرف لگائیں۔ اور صاف دل ہو کر ایک دفعہ قرآن کریم کا مطالعہ کریں۔ ان شاء اللہ آپ بھی حق یعنی اسلام کو قبول کر لیں گے۔

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

آج دنیا میں مسلمان تمام انبیاء یعنی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء پر ایمان لاتے ہیں۔ آخر ہندوؤں، یہودیوں، عیسائیوں کو حضور ﷺ پر ایمان لانے میں کیا چیز مانع ہے؟

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# بین المذاہب ہم آہنگی ۔ وقت کی ضرورت

اللہ تعالیٰ نے تمام عالمین اور کائنات کو پیدا فرمایا اور لوگوں کی ہدایت کے لیے ہر قوم اور ہر ملک میں یعنی دنیا کے تمام خطوں میں ایک لاکھ سے زائد انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے۔ اس عظیم الشان ہستی کو کوئی اللہ کہتا ہے کوئی اسے بھگوان کہتا ہے کوئی اسے یزداں اور کوئی اس کا نام God رکھتا ہے اور کسی مقدس مذہبی صحیفے میں ایلیا کے ناموں سے یہ ہستی متعارف ہے اس کو کسی بھی نام سے پکارو اس کے سارے ہی نام اچھے اور پیارے ہیں۔ بہر حال ہم یہ ماننے اور یقین کرنے پر مجبور ہیں کہ ایک طاقتور اور لازوال ہستی ہمیں سنبھالے ہوئے ہے اور ساری کائنات پر اس کی حکمرانی ہے۔ زمین میں بسنے واالا ہر آدمی جب اپنا تعارف کرواتا ہے تو کہتا کہ میں مسلمان ہوں' میں ہندو ہوں' میں پارسی ہوں' میں عیسائی ہوں لیکن ان تمام انسانوں کی بنیاد یعنی روح ایک ہی ہے۔ روشنی ہر جگہ ہے چاہے وہ عرب میں ہو یا عجم میں یا یورپ اور ایشیا کے کسی حصے میں ہو۔ آسمانی کتابیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ روشنی ہیں جو کہ اس کے مقدس وجودوں کے ذریعے ساری دنیا میں پھیل گئی تھیں ان سب کا منبع ایک ہی یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ مثلاً اگر سارے مذاہب کی الہامی کتابوں کا غور وفکر کے ساتھ مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ مذاہب عالم میں جو دعائیں اور حمدیں پڑھی جاتی ہیں ان کے معنی اور مفہوم میں کوئی بنیادی فرق نہیں ہے۔ مسلمان اسے حمد کہتے ہیں۔ ہندو آرتی' بدھ مت وندنا' یہودی سالم اور پارسی یامنا کہتے ہیں۔ یعنی اگر گائیتری منتر جسے ہندوؤں کی مقدس کتاب ویدکا نچوڑ کہا جاتا ہے' پارسیوں کی مقدس گاتھائیں یاسنا' بدھ مت کی پڑھی جانے والی وندنا یہوذیوں کی زبور اور عیسائیوں کی مناجات کا ترجمہ کیا جائے تو ہم اس میں خدائے واحد کی حمد وثناء' مدح سرائی اور دعاؤں کو ہی پائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اے لوگوں جو اللہ پر ایمان لائے ہو (خواہ کسی مذہب سے بھی تعلق رکھتے ہیں) اکٹھے ہو جاؤ ان لوگوں کے مقابلے میں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لائے۔ یعنی وہ لوگ جو لادین کہلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے۔ ان کو بتایا جائے کہ اس کائنات کا رب موجود ہے۔ اسلام کی بین المذاہب ہم آہنگی کی طرف ایک کتنی اچھی کوشش ہے کہ تمام مذاہب کے ماننے والوں کو کہا کہ اکٹھے ہو جاؤ۔ ان کے مقابلہ پر جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لائے' مقابلہ کا مطلب یہ نہیں کہ ان کو ختم کر دو بلکہ ان کو پیار محبت اور دلائل کے ساتھ اس حی القیوم خدا کی طرف بلاؤ اور آپس میں ایک دوسرے کے خلاف نہ ہو۔

اگر انسان غور کرے تو دنیا کے تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کی اولاد ہیں۔ خواہ کوئی ہندو ہو' سکھ ہو' مسلمان ہو' عیسائی ہو' یہودی ہو یا کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو' بالکل ایک گھر کی طرح جہاں مختلف بہن بھائی ایک گھر میں رہتے ہیں اور تمام بہن بھائیوں کی عمروں میں اختلاف ہوتا ہے اور عمر قد کاٹھ اور بلڈ گروپ بھی مختلف ہوتے ہیں۔ کسی کو گوشت پسند ہوتا ہے اور کسی کو اس سے نفرت ہوتی ہے اور ان کے مزاجوں میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ غرض اگر جتنا بھی غور کیا جائے تو آپ کو اختلافات ہی اختلافات نظر آئیں گے مگر پھر بھی وہ ایک گھر میں اور ایک چھت کے نیچے ہنسی خوشی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہماری دنیا بھی ایک گھر ہے اور اس میں کوئی بڑا مذہب ہے' کوئی منجھلا ہے اور کوئی اس سے چھوٹا۔ ان مذاہب میں بظاہر کچھ باتوں میں ایک گھر میں رہنے والے بہن بھائیوں کی طرح اختلافات بھی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ دنیا میں تمام مذاہب کے پیروکار اس گھر یعنی دنیا میں کیوں ہنسی خوشی ایک دوسرے کے ساتھ مل کر نہیں رہتے۔ مختلف مذاہب میں جو ہمیں اختلاف نظر آتے ہیں وہ بہت چھوٹے چھوٹے ہیں اور تمام انسانوں اور مذاہب کی اصل ایک ہے یعنی رب العالمین۔ جس پر کسی مذہب کو اختلاف نہیں ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام علیھم السلام جو اللہ کا پیغام لوگوں کی طرف لے کر آئے تھے وہ سب سچے تھے اور سب سے بڑا اتحاد یہ ہے کہ ہم سب حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کی اولاد ہیں۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ہماری دنیا ایک کشتی کی مانند ہے اور آج ہم سب ایک دوسرے کی دشمنی میں اس کو توڑ رہے ہیں اور اس میں سوراخ کر رہے ہیں۔ کیا یہ کام فہم اور فراست والوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہیں۔ اے آدم اور حوا کی اولاد! اگر کشتی ڈوب گئی تو بظاہر جن کو دشمن سمجھتے ہیں وہ ڈوبیں گے تو آپ بھی ان کے ساتھ ہی ڈوبیں گے۔

آج کا انسان ایٹم بم بنا کر بہت خوش ہے کہ ہم اپنے دشمنوں کو ختم کر رہے ہیں۔ دراصل وہ اپنے دشمن کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہیں۔ آج انسان ہی اپنا سب سے بڑا دشمن ہے۔

اگر انسان کائنات پر غور کرے تو وہ دیکھے گا کہ کائنات کے مختلف مناظر اور مظاہر میں اس قدر تعاون ہے کہ یہ سب ایک کنبے کے افراد معلوم ہوتے ہیں مثلاً انسانی غذا تیار کرنے کے لیے زمین' صحرا' ہوا' پہاڑ' سمندر سب مل جل کر کام کرتے ہیں۔ خزاں کے بعد جب موسم بہار اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے تو نباتات کی تخلیق ثانی کے لیے کائناتی انجن کا ہر پرزہ محوِ عمل ہو جاتا ہے۔ سورج صحراؤں کو گرماتا ہے۔ ہوائیں بخارات کو اٹھا کر آسمان پر لے جاتی ہیں۔ وہاں بادل بنتے ہیں جو مردہ زمین پر برستے ہیں اور اس کو پھر زندہ کر دیتے ہیں۔

الغرض کائنات کی ہر چیز دوسروں کے ساتھ تعاون کرتی ہے اور مل جل کر کام کرتی ہے اور انسان کو تو اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے اور انسان کو دوسرے انسانوں کے ساتھ مل جل کر رہنے کی زیادہ ضرورت ہے اور مذہبی اخلافات اتنی بڑی چیز تو نہیں کہ ایک انسان دوسرے کو قتل کرنا شروع کر دے۔ سب سے بڑا ظلم تو یہ ہے کہ آج کا انسان دوسرے انسان کو مذہب کے مقدس نام پر قتل کر رہا ہے یعنی اپنے مادی مفاد کی خاطر مذہب کو بدنام کر رہا ہے۔

آج کون سا انسان ہے جو کہ خدا اور مذہب پر یقین رکھتا ہو اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب سے نکال کر دکھا دے کہ مذہب کے نام پر ایک انسان کا دوسرے انسان کو ناحق قتل کرنا جائز ہے۔ آج تک مذہب کے نام پر بہت ظلم ہو چکے۔ اب وقت کا تقاضا ہے کہ تمام مذاہب کے ماننے والے اپنے اپنے مذہب کی حسین اور مقدس اخلاقی تعلیم پر خود بھی عمل کریں اور اس کو دوسروں تک بھی پہنچائیں اور نفرت' حسد اور تعصب کو چھوڑ دیں۔ تمام مذاہب کی بنیادی اخلاقی تعلیم ایک ہی ہے اور کسی مذہب نے کسی دوسرے کے خلاف بلکہ دشمن کے خلاف بھی نفرت کی تعلیم نہیں دی تو پھر آج انسان دوسرے انسان سے یا ایک مذہب کے پیروکار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دوسرے مذہب کے پیروکار سے نفرت کیوں کرتے ہیں۔

آ یئے جائزہ لیں کہ آخر وہ کیا وجوہات ہیں جس کی وجہ سے ایک مذہب دوسرے مذہب سے دور ہے جیسا کہ بارہا ذکر کیا گیا ہے کہ تمام مذاہب سچے ہیں اور ان کی بنیادی اخلاقی تعلیم میں ذرا برابر فرق نہیں ہے۔ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ کچھ ایسی چیزیں دوست نما دشمنوں نے مذہب میں شامل کر دیں جن کا مذہب کی بنیادی تعلیمات سے کوئی تعلق نہ تھا۔

مثلاً ایک مذہب عیسائیت یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کا جائزہ لیں تو اس وقت دنیا میں سات ارب کی آبادی میں سے عیسائیت کو ماننے والوں کی تعداد تین ارب کے قریب ہے۔ یعنی تمام مذاہب میں سے عیسائیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ تمام مذاہب میں اے قوم عیسائیت! آپ کا مقام ایک بڑے بھائی کا سا ہے۔ بس اس قوم کا فرض ہے کہ دوسرے بھائیوں کا خیال کریں۔ کیونکہ دنیا میں ایک لاکھ سے زائد آنے والے انبیاء کرام علیہم السلام آپس میں بھائی بھائی تھے۔ کوئی چھوٹا تھا اور کوئی بڑا۔

اسی نسبت سے ان انبیاء کرام علیہم السلام کے ماننے والے بھی ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ آج بڑے بڑے ملکوں کے سربراہ عیسائی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آگے وہ سرنگوں ہوتے ہیں۔ اے قوم عیسائیت! یہاں آپ کی خیر خواہی کے لیے چند باتیں عرض ہیں تاکہ عیسائیت اور دوسرے مذاہب میں جو دوری ہے اس کو ختم کیا جا سکے۔ عیسائیت میں بھی مختلف فرقے ہیں۔ مثلاً عیسائیوں کا ایک فرقہ (فرقہ موحدین) تثلیث کا منکر اور مخالف ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو افضل البشر اور افضل ترین انسان مانتا ہے لیکن آپ کی الوہیت کا کسی بھی درجہ میں قائل نہیں۔

مسیحیوں کا قدیم ترین فرقہ جس کا بانی چوتھی صدی عیسوی میں اسکندریہ کا لاٹ پادری تھا ان کے مطابق حضرت مسیح غیر مخلوق نہیں بلکہ مخلوق ہیں۔ انسائکلو پیڈیا بریٹانیکا میں تحریر ہے کہ انجیل، متی، لوقا اور مرقس میں مسیح کا کوئی قول ایسا نہیں جس میں آپ نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہا ہو اور انجیل، متی، لوقا، یوحنا، مرقس میں آپ نے ستر مرتبہ اپنے آپ کو ابن آدم کہا اور کہلایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سات معروف برطانوی پروٹیسٹنٹ علماء نے مل کر ایک کتاب لکھی جس کا نام In the myth of God in incarnate ہے۔ اس میں انہوں نے پرزور الفاظ میں ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی الوہیت کا دعویٰ کیا نہ کبھی اپنے آپ کو خدا کا بیٹا بتایا اور نہ ہی کسی تثلیث کی تعلیم دی۔ آپ نے خود کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ آپ ایک جلیل القدر پیغمبر تھے اور ہمیں بھی آپ کو یہ ہی سمجھنا چاہیے۔ یہ کتاب پانچ سال کی محنت اور تحقیق کے بعد لکھی گئی تھی۔

ایک مشہور پادری لیڈ بیٹر بڑے باکمال اور روحانی انسان تھے۔ آپ اپنی کتاب The master and the path میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ارواح طلب کرنے والی ایک میٹنگ میں موجود تھا کہ ایک پادری کی روح بلائی گئی۔ اس سے میری گفتگو ہوئی لیڈ بیٹر نے پوچھا۔ آپ آج کل کہاں ہیں؟ روح نے جواب دیا۔ میں بحر جہنم کے پست ترین طبقہ میں بھٹک رہا ہوں۔ لیڈ بیٹر نے پوچھا۔ اس سزا کی وجہ کیا ہے؟ روح نے جواب دیا۔ میں ساری زندگی لوگوں کو یہ درس دیتا رہا کہ جو شخص اس بات پر ایمان لائے گا کہ کرائسٹ کی موت سولی پر ہوئی تھی تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور جس کا عقیدہ یہ نہ ہو گا وہ گناہ گار ہے۔ اس لیے مجھے یہ حکم ہوا کہ میں یہاں ٹھہروں اور اپنے ہر سامع کی روح کو جب وہ اس طبقہ سے گزرے یہ کہوں کہ میں زندگی بھر غلط وعظ دیتا رہا۔

ان باتوں کو بیان کرنے کا مقصد فقط یہ ہے کہ آپ انجیل پر غور کریں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بنیادی اخلاقی تعلیم پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں میں بھی پھیلائیں۔ یہ ایک دوسرے سے دوری کا نتیجہ ہے کہ جب کبھی اخباروں میں چرچوں کی تصویریں آتی ہیں جن پر For sale کا بورڈ لگا ہوتا ہے تو دوسرے مذاہب کے لوگ خوش ہوتے ہیں کہ دیکھو عیسائیت کا یہ حال ہو چکا ہے کہ ان کے چرچ بھی For sale ہیں۔ اگر لوگوں میں ایک دوسرے سے محبت ہوتی تو یہ دیکھ کر تمام مذاہب کے لوگوں کے دلوں میں تکلیف محسوس ہونی چاہیے تھی۔ کاش وہ یہ نہ دیکھتے کہ یہ چرچ عیسائیوں کا ہے۔ اگر وہ یہ دیکھتے یہ عبادت گاہ ہے جس میں قطع نظر اختلاف عقیدہ کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے۔ مذاہب میں اس دوری کو ختم کرنا آج تمام مذاہب کی برابر کی ذمہ داری ہے اور تثلیث اور الوہیت اور کفارہ پر غور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کریں کہ آیا اس کی تعلیم حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی یا پھر بعد کے لوگوں نے اس کو شامل کر لیا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کو یہ بھی دعوت فکر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد ایک عظیم الشان نبی یعنی حضرت محمد ﷺ کے بارے میں پیش گوئی کی تھی۔

یہاں پر اہل یہود کے لیے بھی غور و فکر کے لیے چند باتیں عرض ہیں۔ اے قوم یہود! آپ وہ خوش قسمت قوم ہیں جس میں سب سے زیادہ انبیاء کرام مبعوث ہوئے اور آپ کا اس بات پر فخر کرنا واجب ہے اور آپ اس لیے اپنے آپ کو دوسرے مذاہب کے لوگوں سے Superior سمجھتے ہیں کیونکہ آپ انبیاء کی اولاد میں سے ہیں۔ مگر آپ اس بات کی وجہ سے تکبر میں مبتلا ہو گئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت بنی اسرائیل میں ایک بھی نیک فرد نہ تھا جو کہ مسیح کا باپ بننے کے قابل ہوتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ کے پیدا فرمایا۔ اس کے علاوہ تمام انبیاء کے سردار حضرت محمد ﷺ بھی بنی اسماعیل سے تشریف لائے۔ دو چیزوں نے آپ کی قوم کو تباہ کیا۔ ایک تکبر نے کہ ہم Superior ہیں جس کی سزا کی وجہ سے آپ کی قوم میں سے نبوت ختم کر دی گئی اور دوسری ظاہر پرستی۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نبوت کا دعویٰ کیا تو بنی اسرائیل نے انکار کیا اور کہا کہ ہماری مقدس کتاب میں لکھا ہے کہ ایلیا رتھ سمیت آسمان سے آئے گا اور اس کے بعد جو مسیح آئے گا وہ سچا ہوگا۔ اگر آپ غور و فکر کرتے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام مقدس انبیاء کرامؑ اور رسول آسمان سے ہی آتے ہیں اور وہ زمینی نہیں بلکہ آسمانی وجود ہوتے ہیں۔ مگر اے قوم یہود آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بات نہ مانی اور اس بات پر اڑے رہے کہ ایلیا آسمان سے رتھ سمیت آئیں گے پھر ہی ہم اس کو مانیں گے اور آج تک آپ دیوار گریہ پر سر پیٹتے ہیں کہ ایلیا آ' ایلیا آ۔

آپ کی اس ظاہر پرستی کی وجہ سے آپ کو تین انبیاء کرام یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلامؑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کا انکار کیا۔ جن کے آنے کی پیش گوئیاں آپ کی مقدس کتاب میں موجود ہیں۔ ذرا اپنی مقدس کتاب کو غور سے پڑھو۔ اے قوم یہود! کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ آپ تکبر اور ظاہر پرستی کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں اور اللہ کی طرف بھیجے ہوئے انبیاء کرام پر ایمان لائیں اور ان کی اطاعت کریں ورنہ آپ کا انجام اچھا نہیں ہے آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ہٹلر نے جو آپ کی قوم کے ساتھ کیا اس میں اس کی ذات کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کوئی دخل تھا؟ نہیں بلکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے عذابوں میں سے ایک عذاب تھا جو کہ ہٹلر کے ہاتھ سے دیا گیا۔ ہٹلر تو صرف ایک مہرہ تھا۔

اب آپ کے لیے یہ آخری موقع ہے کہ گزشتہ کوتاہیوں اور غلطیوں کا ازالہ کر سکیں۔ جس کی تاریخ صدیوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اپنی نعمتوں کی انتہا کر دی تھی۔ سب سے زیادہ انبیاء کرام آپ کی قوم میں آئے۔ آپ کی قوم پر من وسلویٰ نازل کیا گیا مگر اے قوم یہود آپ نے سرکشی کی اور انبیاء کو قتل کیا اور سبت کے دن کی بے حرمتی کی۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا انکار کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا اور سب سے بڑھ کر نبیوں کے سردار حضرت محمد ﷺ کا انکار کیا اور ایک یہودی عورت کے ذریعے رحمت اللعالمین ﷺ کو گوشت میں زہر ملا کر مارنے کی کوشش کی مگر اللہ نے اپنے محبوب بندے کو بتا دیا اور آپ ﷺ بچ گئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ کے جسد مبارک کو سرنگ لگا کر قبر اطہر سے نکالنے کی کوشش کی مگر یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے مدینہ کے گورنر کو اس سازش کے بارے میں بتا دیا اور یہ سازش پکڑی گئی اور ان دو یہودیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ الغرض کہاں تک نشان دہی کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے تو آپ پر اپنی نعمتوں کی انتہا کر دی مگر اے اہل یہود (یہاں بگڑے ہوئے یہود مخاطب ہیں) جو کہ اپنے مذہب سے ہی نہیں دور بلکہ اپنے پیدا کرنے والے سے بھی دور ہیں اور کوئی بھی سچا مذہب تشدد اور ظلم کی تعلیم نہیں دیتا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کی انتہا کر دی اور جس کی آپ لوگ صدیوں سے اس کی سزا بھگت رہے ہو اور اب تک باز نہیں آئے اور اللہ کی مخلوق یعنی معصوم فلسطینی نوجوانوں، عورتوں اور بچوں پر ظلم کر رہے ہو۔

اے اہل یہود! آپ آج اس ایجنڈے پر کام کر رہے ہو اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل یہود کو پوری دنیا کی بادشاہت مل جائے اگر آپ نے اس دنیا کی بادشاہت حاصل کر بھی لی تو اس کا آپ کو کیا فائدہ؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو آپ لوگوں نے ناراض کیا ہوا ہے اور اپنے انبیاء کرام کی تعلیم سے دور ہو چکے ہو۔ حقیقی بادشاہت تو روحانی بادشاہت ہے جس کو آپ نے اپنے ہاتھوں سے گنوا دیا تھا۔ آج آپ انسانیت کی تباہی کے لیے جو گڑھا کھود رہے ہیں اس کا خطرہ آپ کو سب سے زیادہ ہے کیونکہ اسرائیل کا قیام اچانک تو نہیں ہوا بلکہ یہ خدائی نوشتوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کے مطابق ظہور میں آیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ "یعنی پھر جب دوسری بار (عذاب) کا وعدہ پورا ہونے کا وقت آئے گا تو ہم تم (سب) کو جمع کر کے وہاں لے آئیں گے۔" (بنی اسرائیل 105:17) قرآن کریم نے آپ کو دونوں راستے دکھائے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے کہ "ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم بنی اسرائیل کو نوازیں جنہیں ضعیف اور ذلیل کر دیا گیا تھا۔ انہیں کائنات کا امام اور زمین کا وارث بنائیں۔ انہیں قوت و غلبہ عطا کریں پھر فرعون' ہامان اور ان کے عساکر کو وہ نتائج دکھائیں جن سے وہ خائف تھے۔ (القصص۔6-5:28)

آپ نے ان آیات پر غور کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کون کون سی نعمتیں دینا چاہتا تھا مگر اپنے بداعمال کی وجہ سے جو آپ نے حاصل کیا اس کی تفصیل مندرجہ ذیل آیات میں دیکھیں۔

سورہ اعراف میں ارشاد خداوندی ہے کہ "یاد کرو کہ جب تیرے رب نے اعلان کیا کہ ان (یہود) پر قیامت کے دن تک ایسے لوگ مقرر کر دے گا جو انہیں تکلیف دہ عذاب دیتے چلے جائیں گے۔ تیرا رب یقیناً سزا دینے میں جلدی کرتا ہے اور وہ یقیناً بخشنے والا بھی ہے۔" (اعراف۔167:7)

اے اہل یہود! ان آیات میں انزار بھی ہے اور خوشخبری ہے کہ اگر تم نے اپنی اصلاح کر لی تو اللہ تم پر رحم فرمائے گا اور تمہاری سابقہ غلطیوں کو معاف فرما کر ذلت اور مسکنت کی لعنت کو منسوخ کر سکتا ہے۔ بالکل یہی مضمون یہودیوں کی مقدس کتاب استثناء 28 آیات ایک تا سولہ کا خلاصہ پیش خدمت ہے ارشاد خداوندی ہے کہ "اگر تم نے خدائی عہد کی تعمیل کی تو تم میں سے بادشاہ بھی ہوں گے اور خدا ہر طرح تم کو انعام کرتا رہے گا اور اگر تم نے خدا سے نافرمانی کی اور بدعہدی کی تو تم سے نبوت اور بادشاہت سب چھین لی جاویں گی اور تم برباد ہو جاؤ گے اور غیر نسل کے بادشاہ تم پر مسلط کر دیئے جاویں گے۔"

حضور ﷺ کی آمد کے سلسلہ میں آپ کی مقدس کتابوں میں جو پیش گوئیاں ہیں ان میں سے صرف دو کا ذکر کیا جاتا ہے۔ استثناء میں ارشاد ہے کہ "اور مرد خدا موسیٰ (علیہ السلام) نے جو دعائے خیر دے کر اپنی وفات سے پہلے بنی اسرائیل کو برکت دی وہ یہ ہے کہ اس نے کہا خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لیے تھی۔ (استثناء باب 23 آیات 20)

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایک نہایت ہی عظیم الشان پیش گوئی تھی اور یہاں حضور ﷺ کو بطور استعارہ خداوند کہا گیا ہے۔

یعنی بطور مثال کہا گیا ہے کہ اگر آپ کسی بھی شخص کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں وہ خدا کا بیٹا تو نہیں بن جاتا بلکہ بطور مثال کہتے ہیں کہ جیسا کہ اللہ نے خود بنی اسرائیل کی عورتوں مردوں کو اپنے بیٹے بیٹیاں کہا ہے۔ یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایک عظیم الشان اظہار تھا۔ بالکل اسی طرح حضور ﷺ کی بعثت کو خدا کے آنے سے تشبیہہ دی گئی کہ اس مقدس اور محبوب وجود میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا جمال اور جلال نظر آئے گا۔ میرے ساتھ آیئے۔ ذرا پندرہ سو سال پیچھے چلتے ہیں کہ یہ عظیم الشان پیش گوئی کس شان و شوکت سے پوری ہوئی زمین و آسمان نے ہی نہیں بلکہ پوری کائنات نے دیکھا۔

فتح مکہ سے صرف ایک دن پہلے حضور ﷺ اپنے دس ہزار مقدس قدوسیوں کے ساتھ فاران کی پہاڑی پر خیمہ زن تھے اور ان مقدس لوگوں کے کانوں نے سنا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ آج کی رات ہر شخص اپنا اپنا الاؤ روشن کر لے۔ جب رات کو اہل مکہ نے دس ہزار الاؤ دیکھے تو بہت حیران ہوئے کیونکہ اس مقدس لشکر نے ایسی پیش قدمی کی تھی کہ مکہ والوں کو کانوں کان خبر نہ ہوئی تھی اور اس وقت ابوسفیان جو کہ اہل مکہ کا سردار تھا اور ابھی تک مسلمان نہیں ہوا تھا۔ وہ دیکھنے کے لئے جب پہاڑی کے قریب پہنچا تو مسلمانوں نے پکڑ کر حضور ﷺ کے حضور حاضر کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا صبح جب ہم روانہ ہوں گے تو مسلمانوں کی شان و شوکت اس کو دکھانا۔ کیونکہ یہ سردار اس لیے ایمان نہیں لائے تھے کہ وہ مسلمانوں کو کمزور سمجھتے تھے صبح جب یہ مقدس لشکر فتح مکہ کے لیے چلا تو حضور ﷺ نے فرمان جاری فرمایا کہ عورتوں، بچوں، اور بوڑھوں کو کچھ نہیں کہنا جو اپنا دروازہ بند کرے تو اس کو کچھ نہیں کہنا اور اتنی بڑی فتح کسی کشت وخون کے بغیر ہوئی۔

کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس عظیم الشان پیش گوئی کے پورے ہونے میں کوئی شک کیا جا سکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ایک اور پیش گوئی ملاحظہ کریں۔ عبرانی میں لکھی گئی تورات میں تو واضح طور پر لفظ ''محمدیم'' لکھا ہے جس سے یہ واضح ہوگا کہ یہ پیش گوئی حضور ﷺ کے متعلق ہی ہے۔ لفظ محمد ﷺ کے ساتھ جو یہ ''یم'' کا لفظ ہے یہ عبرانی زبان میں عزت و تکریم کے لیے بولا جاتا ہے لیکن متعصب لوگوں نے اردو میں ترجمہ کی گئی تورات میں اس کے معنی عشق انگیز کر دیئے ہیں۔

حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔ ''میرا محبوب سرخ و سفید ہے دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے۔ اس کا منہ شیریں ہے۔ ہاں وہ محمدیم ہے۔ (غزل الغزلات۔ باب 5 آیات 10,16)

اے اہل یہود! آپ کے پاس ایک ہی راستہ ہے کہ آپ حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کو سچا مان لیں۔ اب آہستہ آہستہ یہودی مذہبی شخصیات مسلمان ہو رہی ہیں۔ گو یہ رفتار بہت آہستہ ہے مگر انشاء اللہ ایک دن یہ رفتار تیز ہو جائے گی۔ کچھ عرصہ پیشتر یہودیوں کے ایک بڑے ربی (عالم) میخائل شروبسکی نے اپنے خاندان سمیت مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا اور اس اعلان کے ساتھ ہی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے متشدد یہودی علماء میں غم و غصے کا اظہار شروع کر دیا۔ اسرائیلی اخبارات اور میڈیا میں اس کا کافی چرچا ہوا تھا۔ مسلمان ہونے والے اس مذہبی خانوادے کو انتہائی کٹر یہودی کہا جاتا ہے چونکہ یہ گھرانہ پولینڈ سے ہجرت کر کے اسرائیل آیا تھا اور یورپ میں اس خاندان کا شمار کسی طرح پر عیسائیوں کے بڑے مذہبی پیشوا سے کم تصور نہیں کیا جا سکتا اور انہوں نے یہودیوں کے دیگر مذہبی پیشواؤں کو بھی برہان اور دلیل اور مقدس کتاب میں درج پیش گوئیوں کی بنیاد پر اسلام کی دعوت دی ہے۔ اس سلسلہ میں جو عجیب بات ہے وہ یہ ہے کہ یہودیوں سے اسلام کی طرف آنے والے کوئی عام یا سیکولر نظریات کے حامی یہودی نہیں بلکہ ان کی بڑی تعداد کٹر اور متشدد یہودیوں پر مشتمل ہے جو اسلام لانے سے پہلے مسلمانوں سے نفرت کا احساس رکھتے تھے۔ مثال کے طور پر ایک یہودی نوجوان ''یہودا رفائیل'' اپنے اسلام لانے کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کرتا ہے۔ اس کے مطابق ایک دن وہ فلسطینیوں کی جانب سے دریائے اردن کے مغربی کنارے پر ہونے والے مظاہرے میں شریک لوگوں کے نعروں کو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



غور سے سن رہا تھا کہ ایک بوڑھی فلسطینی عورت کا گزر اس کے قریب سے ہوا۔ اس کے ہاتھ میں اس کے جوان بیٹے کی تصویر تھی جو اسرائیلی فوجیوں کے ہاتھوں شہید ہو چکا تھا اس عورت نے ہماری طرف دیکھا اور غصے سے سورہ بنی اسرائیل کی ان آیات کی جن میں یہودیوں کے سیاہ اعمال پر انہیں خبردار کیا گیا ہے کو پڑھا تو مجھے ان آیات قرآنی میں اپنا چہرہ نظر آیا اور میں نے قرآن کریم کا بغور مطالعہ شروع کر دیا تا کہ مسلمانوں کو یہودیوں کے خلاف مزید نفرت کا اندازہ لگا سکوں مگر یہ تجربہ میرے لیے ہدایت کا سبب بن گیا۔ قرآن کریم کے مطالعہ کے بعد تاریخ اسلام کا گہرائی سے مطالعہ کیا تو مجھے اسلام کے آفاقی مقاصد کا علم ہوا اور میرے اندر کی دنیا بدل گی۔

جگہ کی کمی کے باعث صرف دو مثالیں ہی دی گئی ہیں۔ یہودیوں کے مستقبل کے بارے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ ہی خبر دی گئی کہ جب تمہاری شرارتیں بڑھ گئیں تو یہ ملک تم سے چھین لیا جائے گا مگر اس کے کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا اور یہ زمین پھر تمہارے سپرد کر دی جائے گی مگر اس کے بعد دوبارہ ایک تباہی کی خبر دی گئی اور بتایا گیا کہ یہود پھر سرکش ہو جائیں گے اور پھر ان پر عذاب الٰہی نازل ہوگا اور وہ اس ملک سے نکال دیئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی ملاحظہ فرمائیں۔ ”انہوں نے اجنبی معبودوں کے باعث غیر اور مکروہات سے اسے غصہ دلایا۔۔۔ خداوند نے یہ دیکھ کر ان سے نفرت کی۔ کیونکہ اس کے بیٹوں اور بیٹیوں نے اسے غصہ دلایا (اس جگہ تمام یہودی مردوں اور عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے اور بیٹیاں قرار دیا ہے) تب اس نے کہا میں اپنا منہ ان سے چھپا لوں گا اور دیکھوں گا کہ ان کا انجام کیسا ہوگا۔ کیونکہ وہ گردن کش نسل اور بے وفا اولاد ہیں۔۔۔ میں ان پر آفتوں کا ڈھیر لگاؤں گا اور اپنے تیروں کو ان پر ختم کروں گا۔ وہ بھوک کے مارے گل جائیں گے اور شدید حرارت اور سخت ہلاکت کا لقمہ ہو جائیں گے اور میں ان پر درندوں کے دانت اور زمین پر سرکنے والے کیڑوں کا زہر چھوڑ دوں گا۔ باہر وہ تلوار سے مریں گے اور کوٹھریوں کے اندر خوف سے۔ جوان مرد' کنواریاں' دودھ پیتے بچے اور پکے بال والے یوں ہی ہلاک ہوں گے۔ (استثناء باب 32 آیات۔16,25)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس پیش گوئی پر اہل یہود اگر آپ غور فرمائیں تو دو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



باتیں واضح ہوتی ہیں ایک یہ کہ اللہ نے آپ کو اپنے بیٹے اور بیٹیاں کہا ہے گو یہ تمثیلی طور پر ہی ہے مگر یہ بات صرف آپ کے لیے ہی باعث فخر نہیں بلکہ ہمارے سر بھی فخر سے بلند ہیں کہ اللہ کے ایسے بندے تھے جن سے اللہ تعالیٰ بہت محبت کرتا تھا اور اس محبت کی وجہ سے انہیں بیٹے اور بیٹیاں کہتا تھا بلکہ یہ بات تو پوری انسانیت کے لیے باعث فخر ہے۔مگر آپ نے یہاں ایک بات پر غور نہیں کیا کہ جس شخص کو جتنا بڑا عہدہ دیا جاتا ہے اسی لحاظ سے اس کی ذمہ داریاں بھی بڑی ہوتی ہیں۔یعنی جس طرح اللہ اپنی مخلوقات کو پالتا ہے اور ان سے بے پناہ محبت کرتا ہے اور ان کی مشکلات دور کرتا ہے اور اس کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے کیا آپ کے اندر یہ خصوصیات نہیں ہیں تو پیدا کریں کیونکہ خالی دعویٰ سے کچھ نہیں ہوتا آج آپ ثابت کریں کہ آپ کے غضب پر آپ کی محبت غالب ہے۔آپ سب سے محبت کرتے ہیں کسی پر ظلم نہیں کرنے والے اور دوسروں کے لیے قربانیاں دینے والے ہیں مگر جب اس پیش گوئی کے باقی حصہ پر غور کرتے ہیں تو آپ کے بارے میں خوف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جس میں آپ کو مختلف عذابوں سے ڈرایا گیا ہے۔بعض اور پیش گوئیوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایسی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہوں گے جن کی وجہ سے انتہائی تکلیف دہ موت سے دوچار ہوں گے۔

فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیں کیونکہ دوسرا آپشن بہت تکلیف دہ ہے۔

اے اہل یہود! تصویر کے دونوں رخ قدرے تفصیل کے ساتھ آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں اور یہاں جن پیش گوئیوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہیں جن کا آپ انکار نہیں کر سکتے اور اگر آپ ان پیش گوئیوں کا باریک بینی سے مطالعہ کریں تو یہ آپ کے لیے آخری موقع ہے کہ تکبر اور ظاہر پرستی کو چھوڑ کر حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ پر ایمان لے آؤ اور یہی وہ ایک راستہ ہے جس پر چل کر آپ اپنے رب کو راضی کر سکتے ہو اور جب ہم قرب قیامت کی پیش گوئیوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمارے دل خدا کی حمد اور خوشی سے بھر جاتے ہیں کہ قیامت سے پہلے سوائے تھوڑی سی تعداد کے سارے یہودی اسلام قبول کر لیں گے۔کیونکہ پیش گوئیوں میں ہے کہ قیامت اشرار الناس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پر قائم ہوگی اور وہ اشرار الناس تعداد میں زیادہ نہیں ہوں گے۔

اے اہل یہود آپ کو اپنے مقدس نبیوں کی محبت کا واسطہ جن کی آپ اولاد ہیں کہ تعصب اور نفرت کی عینک اتار کر اسلام کا مطالعہ کریں۔ اسلام کی صداقت کے بارے میں پیش گوئیوں میں سب کچھ کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ آپ یا آپ کی اولاد نے کل بھی اسلام تو قبول کرنا ہی ہے تو آج ہی کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دل اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں نرم کرے اور مظلوم فلسطینیوں پر ظلم بند کر دیں کیونکہ جو خدا کے بندوں سے جنگ کرتا ہے حقیقت میں وہ خدا سے جنگ کرتا ہے اور بندے کا کیا کام کہ وہ خدا سے جنگ کرے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی ذہانت اور عقل سلیم سے نوازا ہے اس کو استعمال کریں اور سوچیں کہ تقریباً دو ہزار سال سے دیوار گریہ پر آپ اپنے سروں کو ٹکراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایلیا آ' ایلیا آ۔ مگر آپ کے خیال میں وہ ابھی تک نہیں آیا مگر ایلیا تو یوحنا یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شکل میں اور مسیح کی شکل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور عظیم الشان نبی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سرخ و محبوب حضور ﷺ کی شکل میں آج سے پندرہ سو سال پہلے آ کے چلے بھی گئے اور آج دنیا ایک نئے دور میں داخل ہو چکی ہے اور آپ آج تک انتظار کی سولی پر لٹکے ہوئے ہیں۔ خدارا اپنی آنکھیں اور اپنے کان کھولیں۔

آخر میں صرف یہ عرض ہے کہ یہ سب کچھ انسانی ہمدردی اور محبت کے جذبہ سے جو کہ ایک انسان کو دوسرے انسان سے ہوتا ہے کے پیش نظر لکھا گیا ہے اگر آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے محبت کرتے ہیں تو ہم بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے محبت کرتے ہیں کیونکہ ہم کو تعلیم یہی دی گئی ہے کہ تمام انبیاء کرام خدا کی طرف سے ہیں اور خدا کے پیارے ہیں اور خدا کے پیاروں سے تو محبت ہی کی جا سکتی ہے اور یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ان خدا کے پیاروں سے محبت کرنے والوں اور ان کو ماننے والوں سے ہم نفرت کر لیں اور یہی خواہش ہے کہ آپ کے ساتھ اللہ کی ناراضگی ختم ہو جائے اور اللہ آپ سے راضی ہو جائے اور آپ پھر ایک دفعہ اللہ کے محبوب اور پیارے بن جائیں خدا کرے ایسا ہی ہو۔

ہماری زمین پر اس وقت انسانوں کی آبادی سات ارب ہے۔ اگر عقیدہ کی بنیاد پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



انسانوں کی آبادی کا شمار کیا جائے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ عیسائی تقریباً تین ارب' مسلمان دو ارب کے قریب، ہندو 90 کروڑ' لادین 85 کروڑ' سکھ دو سے تین کروڑ، یہودی ایک کروڑ تیس لاکھ کی تعداد میں ہیں۔

قدیمی اور الہامی مذاہب میں سب سے کم عمر ہونے کے باوجود اسلام دنیا میں جس تیزی سے پھیلا ہے۔ مذاہب عالم کی تاریخ میں ایسی کوئی مثال موجود نہیں۔

کیونکہ اسلام کے فروغ کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا تا قیامت قرآن کی حفاظت کا وعدہ' قرآن کریم کی حقانیت' قرآن کریم میں دعویٰ اور دلیل دونوں کا موجود ہونا۔ اسلام کے اصول وضوابط کی انسانی فطرت سے ہم آہنگی و مطابقت یعنی ایسا دین جس کو انسانی فطرت خوشی سے قبول کرتی ہے۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کا دل نشین اندازِ دعوت' اس کے علاوہ حضور ﷺ کی بصیرت' تدبیر' معاملہ فہمی' حکمت' یقین کامل' نوع انسانی کی فلاح اور اس سے محبت' بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ' عورتوں اور کمزوروں کے حقوق کی طرف توجہ شورائی نظام کا آغاز ایک فلاحی ریاست کے قیام کے عمل کے لیے مکمل ضابطہ حیات جیسے امور ہیں۔ اسلام محض ایک نظریہ یا ایک عقیدہ نہیں بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں انسانوں کی تمام مادی' اخلاقی اور روحانی ضروریات کا حل موجود ہے۔

مندرجہ بالا امور تقاضا کرتے ہیں کہ اسلام کا باریک بینی اور تعصب کے بغیر مطالعہ کیا جائے یہ مضمون کچھ زیادہ ہی لمبا ہو گیا ہے آخر میں ایک مثال دے کر اس کو ختم کیا جاتا ہے۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جس میں مختلف مذاہب کی حقیقت کا بیان ہے۔ کہتے ہیں بغداد کے بازار میں چار غیر ملکی تاجر وارد ہوئے۔ ایک ہندی' دوسرا عربی' تیسرا ترکی اور چوتھا رومی تھا۔ وہ آپس میں دوست بن گئے اور انہوں نے اکٹھی تجارت کی اور تجارت کی منافع کی رقم سے ہندی تاجر نے کہا کہ آؤ اس رقم سے ''داکھش'' خرید لیں۔ عربی نے کہا کہ ہرگز نہیں میں ''داکھش'' نہیں لوں گا۔ میں تو ''عنب'' لوں گا۔ ترک تاجر نے کہا کہ مجھے عنب نہیں چاہیے مجھے تو ''اوزم'' چاہیے۔ رومی تاجر نے تینوں سے مخاطب ہو کر کہا ان باتوں کو چھوڑو میں تو اس رقم سے ''آستافیل'' لوں گا۔ اتنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کہنا تھا کہ وہ آپس میں جھگڑنے لگے۔ حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ فرماتے ہیں کہ اگر وہ چاروں تاجر ایک دوسرے کی زبان سے واقف ہوتے یا وہاں کوئی ان چاروں کی زبانوں سے واقف بندہ موجود ہوتا تو وہ ان چاروں کو بتا دیتا کہ تم چاروں جس چیز کی تمنا کر رہے ہو وہ ایک ہی ہے یعنی ''انگور'' کو سنسکرت میں داکھش' عربی میں عنب' ترکی میں اوزم اور رومی میں استافیل کہتے ہیں۔

تمام مذاہب عالم کے مابین نظر آنے والے ظاہری اختلافات کی اہم وجہ یہی ہے کہ ہم ایک دوسرے کی زبان سے ناواقف ہیں۔ ان چاروں تاجروں کی طرح ہم بھی یہی سمجھتے ہیں کہ دوسرے مذاہب کے ماننے والا کسی اور چیز کی تمنا کر رہا ہے۔ حالانکہ سب ہی جس چیز کے طالب ہیں وہ ایک ہی رب العالمین ہے۔ کوئی اگر اس کو خدا کہتا ہے' کوئی اللہ کہتا ہے' کوئی گاڈ' کوئی یزداں کہتا ہے۔ اس کو کسی بھی نام سے پکارو سارے نام اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں۔ لہٰذا اختلاف کی تو پھر کوئی وجہ نہیں رہتی اور اتحاد کی بہت ساری وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مذاہب کے پیروکاروں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت پیدا کر دے۔ آمین۔

## حاصلِ کلام/قابلِ غور

اگر تمام انبیاء ایک دوسرے کے بھائی اور ایک دوسرے سے محبت کرنے والے تھے تو آج اس انبیاء کرام کے ماننے والے ایک دوسرے کے بھائی اور ایک دوسرے سے محبت کیوں نہیں کرتے۔ کیونکہ کوئی بھی مذہب دشمنی کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ محبت کی تعلیم دیتا ہے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# انسانیت کو بچانے کے لیے آخری فیصلہ کن جنگ

سب سے پہلے دنیا کے تمام مذاہب کے مذہبی رہنماؤں سے اپیل ہے اور ان میں سب سے عظیم پوپ سے اپیل ہے کیونکہ آج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے دنیا میں سب سے زیادہ ہیں اور عظیم پوپ کی ذمہ داریوں میں ہے کہ وہ تمام عیسائیوں کی روحانی تربیت کریں۔ آج اخلاقی طور پر انسان کتنا گر چکا ہے کہ اب تو کئی ملکوں کی پارلیمنٹیں بھی ایسے بل Bill پاس کر رہی ہیں اور ایسے عمل کی اجازت دے رہی ہیں جو کہ جانور بھی نہیں کرتے اور ایسے بہت سے ممالک کے سربراہ اور عوام عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا تھا کہ عیسائیوں کے لیے ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ آج کا انسان مذہب سے اتنا دور ہو چکا ہے کہ عبادت کے لیے چرچ بنانے کی بجائے پرانے چرچ ختم کیے جا رہے ہیں۔ ہم سب نے مل کر انسان کو پھر خدا اور مذہب کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ اس جنگ میں ہم آپ کے ساتھ ہیں اور آپ عملی اقدام اٹھائیں۔

عیسائیوں کے عظیم پوپ کی طرح دنیا میں بہت کم مذاہب ہیں کہ جن کا ایک ہیڈ (Head) ہو جیسے ''دلائی لامہ'' بدھ مت کے رہنما ہیں۔ ان سے بھی اپیل ہے کہ گوتم بدھ کی نہایت ہی پیاری تعلیم کو مختلف زبانوں میں تراجم کر کے دنیا میں پھیلائیں تا کہ دنیا اس سے فائدہ اٹھائے۔ الغرض تمام مذاہب کے مذہبی رہنماؤں سے اپیل ہے کہ کم از کم اپنے پیرو کاروں کو خدا اور اپنے دین کی طرف متوجہ کریں کیونکہ کہتے ہیں کہ اگر کسی کا نہیں بنتا نہ بن' اپنا تو بن۔ جب تک انسان خدا کی طرف متوجہ نہیں ہو گا اور اپنے بداعمال سے توبہ نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کا خطرہ ہمیشہ ہمارے سروں پر منڈلاتا رہے گا۔ خواہ وہ عذاب تیسری عالمی ایٹمی جنگ ہی کی شکل میں کیوں نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



دوسری اپیل دنیا کے سارے سربراہان ممالک سے ہے کہ آج انسان نے انسان کو ختم کرنے کے لیے کتنے خطرناک ہتھیار اور ایٹم بم بنالئے ہیں اور ہم اس دنیا کو تباہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اصل میں ہم اپنے آپ کو ختم کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ آج کے حالات میں دنیا کا کوئی ملک اور شہر خطرہ سے باہر نہیں ہے کیونکہ آج درجنوں ممالک کے پاس ایٹم بم ہے۔ ہائیڈروجن بم اور بہت سارے تباہی کے ہتھیار جمع ہیں اور اگر آج کوئی ملک یہ سمجھے کہ اگر تیسری جنگ عظیم شروع ہوگئی تو ہم بچ جائیں گے تو وہ نہایت غلط فہمی کا شکار ہے کیونکہ اگر ایک ملک نے بھی ایٹم بم چلا دیا تو دشمن ملک تو تباہ ہوگا ہی مگر وہ خود بھی نہ بچ سکے گا۔

خدارا کیوں اپنے آپ کے دشمن ہو رہے ہیں۔ تمام ممالک آپس کے تعلقات میں مذاکرات کے ذریعہ بہتری کی کوشش کریں کیونکہ بقول مفکر ہماری زندگی تو محبت ہی کے لیے کم ہے مگر لوگ نفرت کیسے کر لیتے ہیں۔ اس لئے ایک دوسرے کے خلاف تعصب اور نفرت کو ختم کریں اور اس دنیا کو جس میں ہم اور ہمارے پیارے رہتے ہیں ان کو بچائیں جو آج ہمارے غلط اقدامات کی وجہ سے خطرے میں ہیں۔

آج انسانیت کو سب سے بڑا خطرہ اُن لوگوں سے ہے جو کہ ٹرانس ہیومن بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ تیسری جنگِ عظیم سے بھی بڑا خطرہ ہے۔ انسانیت اور دنیا کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں تمام مذاہب کے مذہبی راہنماؤں کو اور تمام ممالک کو اکٹھا ہونا پڑے گا۔

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

ازل سے انسان اور شیطان کے درمیان جنگ جاری ہے۔ آج شاید یہ آخری فیصلہ کن جنگ ہے اس کے لیے آج تمام مذاہب کو نفرتوں کو ختم کرنا پڑے گا اور شیطان کے خلاف ہمیں ایک ہونا پڑے گا۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# شاید اُتر جائے تیرے دل میں میری بات

انسانوں کے ہجوم میں رہتے ہوئے بھی آج کا انسان تنہائی کا شکار ہے وہ اس لیے کہ مادی ترقی نے اُس کی روحانیت کو ختم کر دیا ہے۔ اُسے سکونِ قلب کی دولت چھین کر اُسے محض اپنے مفادات کا قیدی بنا دیا ہے۔ اس وقت مغربی اقوام کی حالت اُس عمارت کی سی ہے جس کی چھت گر چکی ہے اور دیواریں بھی گرنے والی ہیں۔ آج مادی علوم کی روشنی میں ضوابطِ حیات ترتیب دینے والے معاشرے، اندرونی شکست و ریخت کا شکار ہو کر روح کی طمانیت اور قلب کی آسودگی سے یکسر محروم ہو چکے ہیں اور وہاں خاندان کا تصور بھی ختم ہو چکا ہے اولڈ ہوم میں بوڑھے والدین کرسمس کا سارا سال انتظار کرتے ہیں کہ اُن کی اولاد اُنہیں ملنے کے لیے آئے گی مگر بعض کی اولاد کرسمس پر بھی نہیں آتی۔ اُن کے بدقسمت والدین پھر اگلی کرسمس کے انتظار میں دن گننے لگ جاتے ہیں۔

مغرب اپنی تمام تر مادی ترقی خوشحالی کے باوجود ناآسودگی کی اس آگ میں جل رہا ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ انسان کی مادی اور روحانی قوتوں میں اگر اعتدال اور توازن برقرار نہ رہے تو انسان جسمانی آسودگی اور مادی آسائشوں کے باوجود قلبی سکون سے محروم ہو جاتا ہے۔ اطمینانِ قلب کے بغیر دنیاوی خوشحالی اور آسودگی کا مادی تصور بھی بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ بے پناہ مادی ترقی اور ہر طرح کی خوشحالی کے باوجود مغرب میں خودکشی کی شرح میں خوفناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ آج مغرب کے مفکرین اس سوال کا جواب تلاش کر رہے ہیں۔ اپنے تمام تر تعصبات کے باوجود اُنہیں اس سنگین مسئلے کا ایک ہی حل نظر آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مادی ترقی کو ہدفِ تنقید بنائے بغیر روحانی اقدار کے احیاء کے ذریعے خدا خوفی کے جذبے کو انسانی سوچ کا مرکز و محور بنایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ اور امریکہ میں اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



انفرادی طور پر تیزی سے پھیل رہا ہے۔ کیونکہ مغربی دنیا میں یہ احساس تیزی سے اُبھر رہا ہے کہ اگر آج کے جدید انسان کو امن، سکون اور عافیت کی تلاش ہے تو اُسے اسلام کی دہلیز پر جھکنا ہوگا جس کے بانی آنحضور ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل اُفق کے عالم پر دائمی امن کی بشارتیں تحریر کر کے انسان کو ایک مکمل ضابطہ حیات عطا کیا تھا کہ کسی گورے کو کالے پر اور کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ آنحضور ﷺ نے علم و حکمت اور دانائی کو معیارِ فضیلت قرار دیا تھا اور اُن کے دامنِ رحمت سے پیوستہ ہوئے بغیر انسان اپنی تخلیق کے مقاصد کو پورا نہیں کر سکتا۔ اکیسویں صدی ہی نہیں بلکہ آنے والی ہر صدی اسلام کی صدی ہوگی۔ اس لیے تمام لوگوں کے مسائل کا حل آخری مقدس الہامی کتاب یعنی قرآنِ کریم میں ہے۔ اگر ہم مادی آسائشوں اور لذات کا آخری نتیجہ (End Result) نکالیں تو وہ خوشی اور سکونِ قلب ہے۔ آج کا انسان سراب کے پیچھے سرگردہ ہے۔ انسان کو کبھی بھی روپیہ پیسہ اور آسائشوں سے خوشی نہیں ملتی بلکہ اللہ پر ایمان لانے اور اُس کو یاد کرنے سے ہی اور مخلوق کی خدمت سے حقیقی خوشی، راحت اور سکون ملتا ہے۔ قرآن کریم میں انسان کی پیدائش سے لے کر اُس کے مرنے تک کی مکمل رہنمائی موجود ہے۔

آج جو لوگ اللہ پر اور مذہب پر یقین نہیں رکھتے ہمیں کامل اُمید ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد اُن کے دل یہ گواہی دیں گے کہ اس کائنات کو اور ہمیں پیدا کرنے والی کوئی ذات ہے جس کو ہم رب العالمین کہتے ہیں۔

معزز قارئین! ہمارا دنیا میں چند سالوں کا عارضی پڑاؤ (Transit Lounge) ہے۔ اور پھر ہمیں ایک لمبے سفر پر جانا ہے۔ اگلی دنیا میں ہمارے پیارے اور عزیز ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔ یہاں قابلِ غور بات یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لیے کون سا تحفہ یعنی نیک اعمال لے کر جا رہے ہیں۔ اگر آپ کے پیارے جنت میں ہیں تو پھر آپ کو بھی نیک اعمال کر کے جنت میں جانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بلاوجہ پیدا نہیں کیا بلکہ خاص مقصد کے لیے پیدا کیا ہے۔ اس سلسلے میں ارشادِ ربانی ہے:

☆ ہم نے موت اور حیات کو تخلیق کیا ہے تاکہ دیکھیں کہ تم میں سے اچھے اعمال کون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کرتا ہے۔ (الملک ـ 2:67)

ہوسکتا ہے کہ یہ سوال کسی کے ذہن میں آئے کہ اتنی عظیم الشان کتاب قرآن کریم کے ہوتے ہوئے آج مسلمان تنزلی کا شکار کیوں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تقریباً دوسو سالوں سے مسلمان تنزلی کا شکار ہیں۔ اس کی وجہ واحد یہ ہے کہ مسلمانوں کی بڑی تعداد نے قرآن کریم کو غلافوں میں لپیٹ کر گھروں میں رکھ دیا ہے۔ یعنی قرآن کریم کی تلاوت، غور وفکر اور اُس پر عمل نہیں کر رہے۔ جب تک وہ قرآن پر غور وفکر اور عمل کرتے رہے اُنھوں نے دنیا پر راج کیا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیائے عمل وثقافت میں مسلمانوں کی حیرت انگیز ترقی قرآن کی آفاقی اور تعلیم ہی کی بدولت تھی۔ جب تک مسلمانوں نے قرآن کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنائے رکھا اور روحانی بلندی کے ساتھ ساتھ مادی ترقی کے عروج تک بھی پہنچے۔ یہ ہم نہیں کہتے بلکہ غیر مسلم بھی یہی کہتے ہیں۔

ایک غیر مسلم مؤرخ نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے۔ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چھ سو برس بعد اسلام کا ظہور ایک نئی توانا تحریک کے طور پر ہوا۔ اُس کا آغاز ایک مقامی حیثیت سے ہوا اور شروع میں نتائج کے اعتبار سے صورت حال غیر یقینی تھی مگر نبی اکرم (ﷺ) 630ھ میں جونہی فاتح بن کر مکہ میں داخل ہوئے تو دنیا کے جنوبی حصہ میں حیرت انگیز تبدیلی واقع ہوئی۔ ایک صدی کے اندر اندر اسکندریہ فتح ہوا، بغداد اسلامی علم وفضل کا شاندار مرکز بنا اور اسلامی حدود کی وسعت مشرقی ایران کے شہر اصفہان سے آگے نکل گئی۔ اور اسلامی سلطنت اُندلس اور جنوبی فرانس کو سمیٹتی ہوئی چین اور ہندوستان کی سرحدوں تک جا پہنچی۔ طاقت اور وقار کی اس امتیازی شان کے ساتھ جہاں مسلم سلطنت اپنے عروج پر تھی وہاں یورپ اُس وقت پستی اور تنزلی کے تاریک دور سے گزر رہا تھا۔ حضرت محمد (ﷺ) نے اسلام کو معجزات کے محدود دائرہ میں رکھنے کی بجائے اُس غور وفکر اور تجزیہ کی نمایاں عقلی وفکری چھاپ عطا کی۔

(J. Bronowski: The Ascent of man, London, Page 165-166.)

عربوں میں شروع ہونے والی علمی اور اسلامی ثقافت کے نمایاں اثرات سپین کی اسلامی حکومت کے دور میں دیکھے گئے۔ مشہور مفکر E. Rosenthal بیان کرتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



’’اسلامی دورِ حکومت میں قرطبہ یورپی تہذیب کا مرکز اور دنیا میں سب سے بڑا علم و دانش کا مقام تھا۔ تاہم مسلمانوں کے سپین سے اخراج کے بعد قرطبہ کی حیثیت صوبائی شہر کی سی رہ گئی۔ وہ عظیم الشان مسجد قرطبہ اُن عظیم دنوں کی یاد دلاتی ہے جب قرطبہ سپین میں عرب دارالحکومت تھا۔ (Islamic Culture)

اس حقیقت کو Sir Thomas W. Arnold نے یوں بیان کیا ہے۔

’’دسویں صدی عیسوی میں ہی قرطبہ یورپ کا مہذب ترین اور متمدن ترین شہر بن چکا تھا کہ دنیا کے قابلِ تحسین اور حیران کن عجائبات میں شامل تھا۔ یہ ریاست ہائے بلقان کا ’’وینس‘‘ کہلاتا تھا۔ شمال سے جانے والے سیاحوں کے علم میں جب یہ بات آتی کہ اُس شہر میں ستر لائبریریاں، نوسو حمام ہیں تو وہ حیرت کے ملے جلے جذبات کا اظہار کرتے۔ لیون (Leon) اور برشلونا (Barcelona) کی ریاستوں کے حکمرانوں کو جب کبھی سرجن، ماہرِ تعمیرات، اور ماہرِ ملبوسات یا کسی عظیم موسیقار کی خدمات کی ضرورت ہوتی تو اُن کی نظریں قرطبہ کی طرف ہی اُٹھتی تھیں۔ اور وہ اُنہیں یہیں سے منگواتے تھے۔ (The Legacy of Islam)

اس موضوع پر C. H. Haskins کے الفاظ ملاحظہ کریں۔

’’یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ سپین کے عرب ہی مغربی یورپ کے تمام جدید علوم وفنون کا سرچشمہ و منبع تھے۔‘‘ (Study in the history of medical science)

اسی طرح H. E. Barnes نے اس تاریخی حقیقت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا کہ: ’’بہت سی جہتوں سے قرونِ وسطیٰ کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ تہذیب و ثقافت ہرگز عیسائی ثقافت نہیں تھی بلکہ یہ ثقافت اسلامی عقیدہ رکھنے والی اقوام کی تھی۔

(A History of Historical Writings)

مشہور مستشرق منٹگمری والٹ لکھتا ہے کہ G. R. Gibbs نے بھی اس امر کی تصدیق کی ہے کہ دسویں صدی سے تیرہویں صدی عیسوی تک سپین کی اسلامی ثقافت یورپ کی سب سے بلند اور ترقی یافتہ ثقافت تھی۔

(A History of Islamic Spain, Page 166)

اُمید ہے آپ کے ذہن میں اُٹھنے والے سوال کا جواب مل گیا ہوگا۔ ایک دفعہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



پاکستان کے ایک سابقہ وزیراعظم چائنہ کے سرکاری دورے پر گئے اور عظیم چینی رہنما ماؤزے تنگ سے پوچھا کہ چائنہ کی ترقی کا راز کیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ تم قرآن کو پڑھتے ہو اور ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔

قرآن کریم تمام عالمین کے لیے دنیاوی اور اخروی کامیابی کی راہِ نجات ہے۔ جو بھی اُس پر عمل کرتا ہے کامیابی اُس کے قدم چومتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ یعنی آپ بھی اس پر عمل کریں تو کامیابی آپ کے بھی قدم چوم سکتی ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ آج دنیا کا ہر شخص کامیابی چاہتا ہے اور جلد چاہتا ہے۔ اگر آپ بھی جلد کامیابی چاہتے ہیں تو ایک دفعہ قرآن کریم کے اصولوں پر عمل کر کے دیکھیں۔ جیسے بہت سے یورپی غیر مسلم ممالک نے عمل کیا اور ترقی کے عروج تک پہنچ گئے۔

## حاصلِ کلام/ قابلِ غور

آج کا انسان انتہائی ترقی کے باوجود خوشی اور سکون سے دور ہے۔ خوشی اور سکون کا تعلق ہمارے Inner سے ہے جیسے عظیم گوتم بدھ کو جب گیان مل گیا تو کسی نے پوچھا کہ آپ نے کیا پایا۔ آپ نے جواب دیا۔ کچھ نہیں۔ میں نے یہ جانا کہ میں جو ڈھونڈ رہا تھا وہ میرے اندر تھا۔ اور مجھے معلوم ہی نہ تھا۔ عظیم بزرگوں نے بڑی قربانیوں کے بعد یہ راز پایا کہ سب کچھ ہمارے اندر ہی ہے۔ ہمیں اپنے Inner پر غور کرنا چاہیے۔

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# گلوبل قرآن موومنٹ

اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے۔ اُس نے لوگوں کی بھلائی کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام دنیا میں بھیجے اور آخر میں رحمتہ اللعالمین حضرت محمد ﷺ تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری الہامی کتاب قرآن کریم آپ ﷺ پر نازل کی جو کہ قیامت تک کے تمام لوگوں کے لیے دنیا و آخرت کے لیے ہدایت اور اُن کے تمام مسائل اور مشکلات کا حل ہے۔ قرآن کی آفاقی انقلابی تعلیم کو دنیا تک پہنچانے کے لیے گلوبل قرآن موومنٹ بنائی گئی ہے۔ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں گلوبل قرآن موومنٹ کا چارٹر مندرجہ ذیل ہے:

## چارٹر گلوبل قرآن موومنٹ

1۔ قرآن کریم کا مخاطب انسان ہے۔ یعنی انسانیت کو اولیت حاصل ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے: ''جس نے ایک انسان کو بچایا اُس نے پوری انسانیت کو بچالیا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت گلوبل قرآن موومنٹ کے تحت پہلی ترجیح انسانیت ہے۔ ان شاء اللہ ہم انسانیت کی فلاح اور اُس کی بہتری کے لیے ہمیشہ کوشاں رہیں گے۔

2۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے کہ ''اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور بُرے کاموں سے منع کرے۔ یہ ہی لوگ نجات پانے والے ہیں (آل عمران۔104:3) قرآن کے اس حکم کو انشاء اللہ تعالیٰ گلوبل قرآن موومنٹ تمام دنیا تک پہنچائے گی۔

3۔ قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے ''عسر ہو یا یسر ہو (یعنی آسانی ہو یا تنگی) غریبوں کی مدد کی جائے۔ اس الٰہی حکم کے تحت لوگوں کو غریبوں کی مدد کے لیے رہنمائی کی جائے گی اور غریبوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کے لیے ایسے پروجیکٹس شروع کیے جائیں گے جن سے اُن کی آمدنی میں اضافہ ہو۔

4۔ قرآن کریم تمام انسانوں کو محبت کی تعلیم دیتا ہے اور تمام انبیاء آپس میں بھائی بھائی تھے تو اُن کے ماننے والے آپس میں بھائی بھائی کیوں نہیں۔ ان شاء اللہ قرآن کے اس محبت کے پیغام کو دنیا تک پہنچائیں گے۔

5۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی بھلائی اور فلاح کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے تھے جن کی بنیادی تعلیم ایک ہی تھی۔ گلوبل قرآن موومنٹ اسلام کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کی بنیادی تعلیمات کو کتابی شکل میں بھی اور انٹرنیٹ پر بھی لوڈ کرے گی۔

6۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے کہ ”ہماری باتیں سارے عالم میں پھیل جائیں گی اور لوگوں کے دل ان کو قبول کریں گے۔ اور وہ پکار اٹھیں گے کہ قرآن ہی سچا ہے۔ (سورۃ حم سجدہ 53:41) اس الٰہی حکم کے تحت ان شاء اللہ تعالیٰ قرآن کی انقلابی آفاقی تعلیم کو دنیا کی زیادہ بولی جانے والی زبانوں میں ترجمہ کر کے دنیا تک پہنچا دیا جائے گا اور انٹرنیٹ پر بھی لوڈ کیا جائے گا۔

7۔ قرآن کریم میں حکمِ ربانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ یہ تلخ حقیقت ہے کہ مسلمانوں سمیت تمام مذاہب کے لوگوں کی بہت بڑی تعداد اپنے روزانہ کی عبادت نہیں کرتی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ گلوبل قرآن موومنٹ لوگوں کو اس الٰہی حکم کی طرف توجہ دلانے کے لیے ایک مہم کا آغاز کرے گی۔

8۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے کہ یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور وفکر کریں۔ (سورہ ص۔29:38) اس حکم کی پیروی میں ان شاء اللہ تعالیٰ گلوبل قرآن موومنٹ لوگوں کو قرآن کریم باترجمہ پڑھنے پھر اس پر غور وفکر اور عمل کی ترغیب دے گی۔

9۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ کا رنگ اختیار کرو اور اللہ سے اچھا رنگ کس کا ہے؟ (البقرہ۔137:2) اللہ تعالیٰ کے رنگ کا مطلب یہ ہے اللہ تعالیٰ رحیم ہے، کریم ہے، غفار ہے، رزاق ہے یعنی ہمیں بھی لوگوں پر رحم وکرم کرنا چاہیے اور اُن کی غلطیوں کو معاف کر دینا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق میں سے غریبوں کی مدد کرنی چاہیے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اس الٰہی حکم کو پوری دنیا تک پہنچائیں گے۔

10۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو صاحبِ تقویٰ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ صاحبِ تقویٰ بننے کے لیے قرآن کریم کے پیش کردہ اعلیٰ اخلاق مثلاً سچائی، خوش اخلاقی، شکر گزاری اور دیانت داری اپنانا ضروری ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ گلوبل قرآن موومنٹ لوگوں تک یہ پیغام پہنچائے گی۔

11۔ قرآن کریم میں اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کے بعد اولی الامر کی اطاعت کا حکم ہے ان شاء اللہ تعالیٰ گلوبل قرآن موومنٹ میں دنیا کے جس جس ملک کے لوگ شامل ہوں گے اُن کو پابند کیا جائے گی کہ وہ اپنے اپنے ملکی قانون کا احترام کریں۔ اور ایک مثالی انسان اور ایک پُرامن شہری بننے کی کوشش کریں۔ تاکہ وہ ممالک اُن پر فخر کرسکیں۔ اس کے علاوہ گلوبل قرآن موومنٹ کے ممبران کسی بھی ملک کے کسی بھی احتجاج میں شامل نہیں ہوں گے۔ اگر کسی بھی ملک کا کوئی ممبر کسی اخلاقی بُرائی یا کسی بھی جرم کا ارتکاب کرے گا اُس کو اُسی وقت گلوبل قرآن موومنٹ سے نکال دیا جائے گا۔ کیونکہ گلوبل قرآن موومنٹ اس لیے بنائی گئی ہے کہ لوگوں کو اعلیٰ اخلاق والے اور مثالی انسان بنایا جائے۔

یثرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا
باطل سے دبنے والے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تُو امتحاں ہمارا
بُتانِ رنگ و بُو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

## گلوبل قرآن موومنٹ کے بنیادی مقاصد

1۔ انجیل 475 زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے اور قرآن کریم اب تک صرف 100 کے قریب زبانوں میں ترجمہ ہو سکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ گلوبل قرآن موومنٹ دنیا میں زیادہ بولی جانے والی 500 زبانوں میں ترجمہ کرنے گی۔

2۔ دنیا میں 6800 زبانیں ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ گلوبل قرآن موومنٹ قرآن کریم کی منتخب آیات دنیا کی تمام زبانوں میں ترجمہ کرے گی اور اس کو internet پر بھی دے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



3۔ گلوبل قرآن موومنٹ ایک ایسے خوبصورت جنت نما مثالی معاشرے کے لیے کوشاں ہے جہاں ہر طرف خوشی اور سکون ہو۔ دنیا سے غربت اور جہالت کے خاتمہ کے لیے ہمیشہ گلوبل قرآن موومنٹ کوشاں رہے گی۔

## ہم جان مانگتے ہیں نہ مال

گلوبل قرآن موومنٹ نہ جان مانگتی ہے نہ مال مانگتی ہے۔ یعنی ہم کسی قسم کا چندہ یا روپیہ قبول نہیں کرتے۔ صرف آپ کی توجہ چاہتے ہیں تاکہ قرآن کے آفاقی اور انقلابی پیغام کو دنیا تک پہنچائیں اور لوگوں کی بھلائی اور فلاح کے لیے مل جل کر کام کریں۔

## ممبرشپ کے لیے کوائف

نام............. موبائل نمبر............. آپ کس شعبے میں مہارت رکھتے ہیں.............

آپ قرآن کے عالمگیر پیغام کو دنیا تک پہنچانے کے لیے اور مخلوق کی خدمت کے لیے کس رنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہوں گے (✓) کریں۔

علم کے ذریعے...... وقت کے ذریعے...... مال کے ذریعے (اپنے ہاتھ سے لوگوں کی بھلائی کے لیے خرچ کریں)...... دعاؤں کے ذریعے.............

## قرآن کریم کے پیغام کو پھیلانے اور لوگوں کو بھلائی کے لیے مال کو اپنے ہاتھ سے خرچ کرنے کے طریقے

جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ ہم نہ مال مانگتے ہیں نہ جان بلکہ آپ کی توجہ کے طلب گار ہیں جو مال آپ اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے ہاتھ سے خرچ کریں مال کو اپنے ہاتھ سے خرچ کرنے کے لیے مختلف طریقے پیش کیے جاتے ہیں مثلاً اگر آپ سو روپیہ یا پانچ سو یا ہزار روپے اس نیک مقصد کے لیے خرچ کرنا چاہتے ہیں تو اس طرح خرچ کریں۔

1۔ 100 روپے۔ (1) قرآن مجید کے پیغام پمفلٹ گلوبل قرآن موومنٹ کو دس لوگوں تک بذریعہ خط بھیج سکتے ہیں۔ (2) 100 روپے کے دو جوس کے پیکٹ دو بسکٹ کے پیکٹ لے کر کسی سرکاری ہسپتال میں چلے جائیں اور کسی غریب مریض کی عیادت کریں۔ اُسے جوس اور بسکٹ پیش کریں اور اُسے قرآن کے اس پیغام کو دنیا تک پہنچانے کے لیے درخواستِ دُعا کریں۔ کیوں کہ مریض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کی دعا قبول ہوتی ہے۔

2۔ 500 روپے: قرآن کریم کے پیغام (اشتہار) کسی بھی اخبار میں چھپوا سکتے ہیں، بنا بنایا اشتہار آپ کو مہیا کیا جا سکتا ہے۔

3۔ 1000۔(1) SMS کے ذریعے ہزاروں لوگوں تک قرآن مجید کے پیغام کو پہنچایا جا سکتا ہے اس سلسلے میں مختلف لوگوں کی سروسز دستیاب ہیں۔ (2) 1000 روپے کا راشن لے کر کسی غریب گھرانے کو دیا جا سکتا ہے۔

4۔ 5000 روپے۔ (1) کیبل پر قرآن مجید کے پیغام کو چلوایا جا سکتا ہے۔ (2) قرآن کے پیغام کو (پانچ ہزار پمفلٹ) چھپوا کر تقسیم کیے جا سکتے ہیں۔ (3) ڈیجیٹل قرآن کسی غیر مسلم کو تحفتاً پیش کیا جا سکتا ہے۔ (اس ڈیجیٹل قرآن پین میں دس زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ موجود ہے۔)

## اللہ سے محبت کرنے والوں کی تلاش

1۔ کیا آپ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہم دنیا میں گمشدہ جنت کی تلاش اور اللہ کو راضی کرنے کے لیے آئے ہیں اور گمشدہ جنت کا راستہ قرآن میں ہے۔ ارشادِ ربانی ہے: ''میں نے مومنین کے لیے جان و مال جنت کے بدلے میں خرید لیے ہیں۔ (سورۃ توبہ: 9:111)

2۔ کیا آپ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ قرآنی حکم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تمام لوگوں پر فرض ہے اور کیا آپ بھی اس پر عمل کر رہے ہیں؟۔

3۔ کیا یہ احساس آپ کے دامن گیر رہتا ہے کہ آپ نے بھی ایک دن مرنا ہے اور مر کر حساب دینا ہے اور ہمیں اس حساب کو آسان کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

4۔ کیا آپ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی انقلابی و آفاقی تعلیم دنیا تک پہنچانے کے لیے ذمہ داری ہماری ہے۔ اور ہم سب کو ہی یہ ذمہ داری پوری کرنی ہے۔

5۔ کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ ہماری نجات قرآن کریم پر عمل کرنے میں ہے۔ کیا آپ اور آپ کے اہلِ خانہ روزانہ کم از کم پانچ آیات قرآنی با ترجمہ سمجھ کر پڑھتے ہیں؟

6۔ کیا آپ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جو لوگ اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُنہیں اپنی طرف آنے کا راستہ دکھا دیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



7۔ کیا آپ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ کسی بھی معاشرے میں روحانی تعلیمات کو زندہ رکھنے کے لیے اپنی آنے والی نسلوں کو اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم سے جوڑنا ضروری ہے کیا آپ یہ عظیم ذمہ داری ادا کر رہے ہیں؟ یعنی وہ اخلاقی اور روحانی قدریں جو آپ کو اپنے بزرگوں سے ملی تھیں آپ نے اپنی نسلوں میں وہی قدریں راسخ کر دی ہیں۔ایک لاکھ چوبیس ہمارا انبیاء دنیا میں اس لیے نہیں آئے تھے کہ آپ کو مرنے کے بعد جنت ملے گی بلکہ وہ ایک خوبصورت مثالی اور جنت نما معاشرے کے قیام کے لیے تشریف لائے تھے۔اور مومنین کے لیے تو قرآن کریم میں جنتان کا ذکر ہے یعنی دنیا میں بھی جنت اور آخرت میں بھی۔گلوبل قرآن مومنٹ ایک ایسے ہی سنہری دور کے لیے کوشاں ہے جہاں ہر طرف خوشیاں اور سکون ہو۔لوگوں کو اُن کے حقوق ملیں اور ہر ایک کو مذہبی آزادی ہو مگر کسی دوسرے فرقے یا مذہب کو بُرا کہنے اور فتنہ فساد پھیلانے کی نہ ہم حمایت کرتے ہیں نہ ہی دنیا کا کوئی بھی صاحبِ شعور اس کی حمایت کر سکتا ہے۔گلوبل قرآن مومنٹ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف اور قرآن کریم کی طرف دعوت دیتی ہے۔آپ بھی اس دعوت میں شامل ہو کر اپنی دنیا اور آخرت سنوار سکتے ہیں۔

آپ کی دنیاوی واُخروی خوشیوں کے لیے کوشاں

بانی گلوبل قرآن مومنٹ

ڈاکٹر اختر احمد 0333-5242146

visit:www.gloquranmove.blogspot.com

المکتبۃ الرحمانیہ
99-جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر ....................
www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

# کتاب کا خلاصہ

- ☆ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کی حقانیت ثابت کرنے اور اسلام کا ڈنکا پوری دنیا میں بجانے والی کتاب۔
- ☆ قرآن کریم میں 1400 سال پہلے بیان کیے گئے حقائق کو آج کی سائنس تسلیم کر رہی ہے اس کی تفصیل اس کتاب میں موجود ہے۔
- ☆ جدید سائنس کے پیش کردہ کائنات کے بارے میں حیران کن اور ہوش ربا حقائق جن کو قرآن پہلے بیان کر چکا ہے بھی آپ کو اس کتاب میں پڑھنے کو ملیں گے۔
- ☆ اگر ہم دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کریں تو ایک حصہ یعنی وہاں کے رہنے والے لوگ اللہ اور مذہب پر یقین رکھتے ہیں اور دوسرا حصہ اللہ اور مذہب پر یقین نہیں رکھتا۔ اس کتاب میں دہریوں کے تمام اعتراضات کے جواب بھی ہیں اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کو اسلام کی طرف دعوت بھی ہے۔
- ☆ جنیٹک انجینئرنگ میں کیا کچھ ریسرچ ہو رہی ہے اور کیا قرآن میں جنیٹک انجینئرنگ کا بھی ذکر ہے اور ایسے حقائق جو کہ آپ کو حیران کر دیں گے۔
- ☆ بڑے بڑے اور عظیم سائنس دانوں اور مختلف شعبوں کے اعلیٰ ماہرین کا اللہ تعالیٰ کے آگے سر تسلیم خم۔ اُن کے ایمان افروز تاثرات جو پڑھنے کے قابل ہیں۔
- ☆ جسم انسانی کے پُراسرار عجائبات کا ذکر جو کہ شاید اس سے پہلے آپ کی نظر سے نہ گزرے ہوں۔ آپ یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ انسان کے اندر تو پوری کائنات چھپی ہوئی ہے۔
- ☆ Big Bang سے Big Crunch اور نئی کائنات کی تخلیق کے بارے میں حیران کن ریسرچ جس کو قرآن 1400 سال پہلے ہی بیان کر چکا ہے۔
- ☆ گذشتہ اور موجودہ دور میں بھی زماں و مکاں (Time and Space) پر کنٹرول حاصل کرنے والوں کے حیران کن واقعات کا ذکر جو آپ کے ایمان کو تازہ کر دیں گے۔
- ☆ کیا تیسری جنگِ عظیم سے بڑا بھی کوئی خطرہ اس دنیا کو درپیش ہے؟
- ☆ ٹرانس ہیومن یا پوسٹ ہیومن کیا ہے؟ اور کیا دنیا ان کو چند سالوں میں دیکھ سکے گی؟
- ☆ سائنس دانوں کے بقول کیا بطورِ انسان یہ ہماری آخری صدی ہے اور کیا آئندہ دو عشروں میں ٹرانس جینک قیامت برپا ہونے والی ہے۔ آپ کے رونگٹے کھڑے کر دینے والے حقائق۔
- ☆ ایک دنیا ایک مذہب One World One Religion کا نظریہ قابلِ عمل ہے۔ اور وہ کون سا مذہب یا دین ہے جو کہ دنیا پر Role کرے گا۔


کتاب کے لیے رابطہ: 0333-5242146, 0301-5435982

visit:www.gloquranmove.blogspot.com

www.thinknget.blogspot.com